بیمن تفضل جاعل الارض خالق البریہ

در زمان برکات توامان و سعادت اقتران کتاب مستطاب محتوی
بہ مسائل اصول عقائد با دلائل عقلیہ و نقلیہ و مشتمل بر احکام فروعیہ دینیہ و
متضمن وظائف و اوراد و آداب و اخلاق و اعمال و ادعیہ مرویہ مسمّی بہ

تحفۂ احمدیہ



اصلاح فرمودہ عالیجناب ملاذ کمک آداب العالم الربانی النور الشعشعانی الورع التقی
الزکی النقی نسیج وحدہ و فرید عہدہ العامل بالفرائض و السنن الذی عجز عن مدحہ اللسان
اللسن مولانا و مقتدانا جناب السید ابو الحسن مدظلہم العالی اتصلت بالنہار اللیالی

در مطبع اثناعشری لکھنؤ بتصحیح تمام مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین
محمد خاتم النبیین و علی افضل الوصیین علی بن ابی طالب
امیر المؤمنین و عترتہما الاطیبین الائمۃ الطاہرین
الذین بذلوا جہدہم فی اشاعۃ الدین و اذاعۃ الشرع المتین

اما بعد واضح ہو کہ یہ کتاب مشتمل ہے تین جلدوں پر جلد اول عبادات میں اور جلد دوم
آداب و دعوات میں اور جلد سوم اعمال سال میں ہے اور ابواب اس کتاب کے
بایں تفصیل لکھے گئے ہیں مقدمہ فضیلت علم میں باب پہلا اصول دین میں یعنی توحید
و عدل و نبوت و امامت و معاد کے بیان میں با دلیلہائے عقلی باب دوسرا
طہارت کے بیان میں اور شرح مطہرات و نجاسات و وضو و غسل و تیمم و احکام اموات
کے باب تیسرا نماز کے بیان میں بتفصیل اور تعقیبات نماز اور مسائل نماز میں
باب چوتھا مسائل روزہ و مفطرات صوم میں باب پانچواں بیان میں زکوٰۃ

اور دعائیں مخصوص کسی شب یا کسی روز سے ہین باب نوان ہلال دیکھنے اور اعمال اول
ہر ماہ اور اختیارات سعد و نحس ایام ہر ماہ کے بیان مین اور ذکر نحس اکبر اور ایام ولادت و
وفات ائمۂ معصومین علیہم السلام مین باب دسوان ادعیہ و اذکار مختصرہ مین جو ہر روز
پڑھنا چاہیے اگر اوٹھتے بیٹھتے یا راہ چلتے ان اذکار کا ورد رہے تو بہی بہتر ہو باب گیارھوان
تعداد اسماے الٰہی مین اور خواص اسماے حسنیٰ مین باب بارھوان ادعیہ متفرقہ کے
بیان مین جنکا وقت خاص معین نہین ہے ہر وقت پڑھ سکتا ہے مثلاً دعاے جوشن کبیر
وصغیر و دعاے مشلول و قاف اور دعاے صحیفہ اور قدح اور معراج اور حجب وغیرہ باب تیرھوان
زیارات چہاردہ معصوم علیہم السلام مین اور کیفیت عریضہ لکھنے کی خدمت امام زمان
علیہ السلام مین جلد سوم باب اول بیان اعمال ماہ محرم مین باب دوم بیان
اعمال ماہ صفر مین باب سوم بیان اعمال ماہ ربیع الاول مین باب چہارم بیان
اعمال ماہ ربیع الثانی مین باب پنجم بیان اعمال و ادعیہ ماہ جمادی الاولے مین
باب ششم بیان اعمال و ادعیہ ماہ جمادی الآخر مین باب ہفتم بیان ادعیہ و اعمال
ماہ رجب مین باب ہشتم بیان اعمال و ادعیہ ماہ شعبان مین باب نہم بیان
ادعیہ و اعمال ماہ رمضان المبارک مین باب دہم بیان اعمال و ادعیہ ماہ شوال
مین باب یازدہم بیان ادعیہ و اعمال ماہ ذیقعدہ مین باب دوازدہم بیان
اعمال و ادعیہ ماہ ذیحجہ مین خاتمہ بیان کیفیت نوروز اور اعمال روز نوروز مین
مقدمہ فضیلت علم اور طلب علم مین پہلے فضیلت علم و کیفیت اجتہاد و تقلید بطور
اجمال لکھی جاتی ہے پس جان تو کہ علم اشرف سعادات و افضل کمالات ہے
اور آیات و اخبار فضیلت علم مین بے شمار وارد ہوئے ہین چنانچہ مجلسی علیہ الرحمہ
کتاب عین الحیوٰۃ مین تحریر فرماتے ہین کہ باسانید معتبرہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ طلب علم ہر مسلمان پر واجب ہے تحقیق کہ حق تعالیٰ

طالبان علم کو دوست رکھتا ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس
جانو تم کہ دین کا کمال بسبب طلب علم اور بسبب عمل کرنے کے اوس علم پر ہے بتحقیق کہ
طلب علم تم لوگون پر طلب مال سے زیادہ تر لازم ہے اسواسطے کہ روزی تم لوگون پر
مقسوم ہو چکی ہے اور خدا اسکا ضامن رزق ہے البتہ وہ اپنی ضمانت پر وفا کریگا اور علم اہل
علم کو مفوض کیا گیا ہے تم لوگ مامور ہو کہ اہل علم سے طلب علم کرو اور جناب صادق علیہ
السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص علوم دین کو یاد نکرے حق تعالی قیامت مین اسکی
طرف نظر نہ فرمائیگا اور اعمال اوسکے قبول نکریگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا کہ وہ عالم کہ لوگ اوسکے علم سے منتفع ہون ستر ہزار عابدون سے بہتر ہے پس
جاننا چاہیے کہ تحصیل علم دین اسقدر کہ اعتقاد حقہ کو بیقین حاصل کرے اور طہارت و
نماز و روزہ و دیگر اعمال و مسائل ضروری دریافت کرے ہر شخص پر فرض ہے اور
حاصل کرنا مرتبہ اجتہاد کا واجب کفائی ہے یعنی ہر شخص پر واجب ہے مگر بعض اشخاص
کے حاصل کرنے سے اور اشخاص سے ساقط ہو جاتا ہے پس لازم ہے کہ سب مومنین مسائل
ضروریہ کو حاصل کرین اور چند شخص فقہ و اجتہاد مین ملکہ بہم پہونچائین اور باقی مومنین
طالبان علم کی اعانت و مدد کرین تا عقوبت آخرت سے نجات ملے اور یہ جو
اس زمانہ مین رائج ہے کہ تحصیل علم کیطرف لوگ توجہ نہین کرتے ہزار آدمیون مین
پانچ آدمی بھی تحصیل اجتہاد مین فکر نہین کرتے اور اپنی اولاد کو کار و بار دنیا سکھاتے
ہین تا تحصیل معاش کے قابل ہون اور دینیات نہین پڑھاتے ہین بلکہ مانع ہوتے
ہین تو یہ امر خلاف حکم خدا و رسول ہے اور موجب ہلاکت و خسران آخرت اور باعث
اضمحلال دین ہے پس ضرور ہے کہ ہر قبیلہ و قوم سے اور ہر شہر و قریہ سے تین چار آدمی
تحصیل علم دین کے لیے مخصوص کیے جائین جیسا کہ خداوند عالم قرآن شریف مین
فرماتا ہے فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي

الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ
یعنی کیون نہین باہر جاتے ہر فرقہ مین سے ایک گروہ تاکہ فقہ و معرفت حاصل کرین
دین مین اور تاکہ ڈرائین اپنی قوم کو جبکہ پھر کے جائین طرف اُس قوم کے شاید وہ
لوگ حذر کرین اور جناب امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباء کرام سے روایت کی ہے
کہ فرمایا جناب رسالت مآب نے کہ طلب علم واجب ہے ہر مسلمان پر پس طلب علم کرو
اوسکے مقام سے اور حاصل کرو اوس علم کو اہل علم سے تحقیق کہ تعلیم کرنا رضامندی خدا
کے لیے حسنہ ہے اور طلب علم کرنا عبادت ہے اور بحث کرنا علم مین ثواب تسبیح رکھتا ہے
اور تعلیم کرنا اوس شخص کو کہ اُس علم پر عمل نکرے اور اوس علم کو نجانے صدقہ ہے اور
سکھانا طالب علم کو سبب قرب الٰہی ہے اسواسطے کہ علم سے حلال و حرام الٰہی پہچانا جاتا
ہے اور سبب روشنی راہ بہشت ہے اور مونس وحشت ہے اور مصاحب غربت ہے
اور ہمزبان ہوتا ہے تنہائی مین اور رہنما ہوتا ہے شادی و غم مین اور حربہ ہے
دشمن کے لیے اور دوستان خدا کے نزدیک زینت ہے اور مذمت جہل مین احادیث کثیرہ
وارد ہین اون مین سے چند حدیثین لکھی جاتی ہین اس زمانے مین رعیت کی دو قسمین
ہین مجتہد یا مقلد مجتہد کے لیے شرط ہے کہ عالم با عمل اور عادل و متقی ہو اور استنباط
احکام دین و مسائل شرعیہ قرآن و احادیث سے کرے اور موافق اوسکے احکام
جاری کرے اور ضعفا و جہال کو موعظت و نصیحت ہدایت کرتا رہے اور مقلد کو اخذ
کرنا مسائل اور احکام دینیہ کا مجتہد جامع الشرایط سے فروع دین مین کافی ہے اور اصول
دین مین تفکر و تدبر لازم ہے اور اوسے بدلائل عقلی سمجھنا چاہیے اور یہہ بحث متعلق علم کلام
سے ہے اور وہ علم نہایت وسیع ہے یہان بطور اختصار کے لکھا جاتا ہے **باب**
پہلا اصول دین کے بیان مین اس باب مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی**
توحید خدا کی بیان مین اس فصل مین تین مطلب ہین **مطلب پہلا** بیان

اثبات وجود خداوند عالم مین جانتو کہ پہلے جو چیز کہ مکلف پر ابتدا ے تکلیف مین واجب ہے
تحصیل کرنا ایمان کا ہے اور ایمان جاننا اصول دین کا ہے اور اصول دین مین
اول معرفت اپنے خدا کی ہے اور وجود صانع عالم وجود اشیا سے زیادہ ظاہر
و آشکار ہے اسواسطے کہ جو کوئی فکر کرتا ہے پیدائش مین آسمانون اور زمینون
اور سورج اور چاند اور ستارون اور ہوا اور ابر اور مینھ اور پہاڑ اور دریا اور
حیوانات اور اپنے بدن اور روح کی خلقت مین اور عجیب و غریب صنعتین کہ جو
حق سبحانہ و تعالیٰ نے ان چیزونمین پیدا کی ہین تو وہ شخص جانتا ہے کہ یہہ سب
چیزین خود بخود نہین پیدا ہوئین اور کوئی انکا بنانے والا اور پیدا کرنے والا
ضرور ہے اور خالق انکا مثل ان چیزونکے نہین ہے اور کامل بالذات ہے
اور کوئی نقص اسکی صفت مین نہین ہے تحفۃ العارفین مین مذکور ہے کہ جناب
امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہین اَوَّلُ الدِّیْنِ مَعْرِفَتُہٗ یعنی ابتدا ے
دین معرفت خدا ہے پس پوشیدہ نہ ہے کہ پہلے خداوند عالم کا پہچاننا ہر بالغ اور
عاقل پر واجب ہے اور مراد پہچاننے سے اوسکی کنہ ذات کا دریافت کرنا نہین ہے
کہ اوسمین عقل بشر عاجز اور قاصر ہے لیکن صفات ثبوتیہ و سلبیہ کا پہچاننا لازم ہے
کہ اونھین صفات سے خداوند عالم پہچانا جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بیان
اوسکا بالتفصیل کیا جائیگا اب جاننا چاہیے کہ اصول دین مین تقلید کرنا اور غیر
کے قول کو قبول کرنا بدون تحقیق حق و باطل اور بدون ملاحظہ دلائل جائز
نہین ہے بلکہ چاہیے کہ بجاے خود مذاہب مختلفہ سے ایک مذہب کی حقیت بدلائل
و براہین ثابت کرلے مبادا غیر کے کہنے سے حق سمجھ کر مذہب باطل کو اختیار کیا ہو
اور روز جزا پیش خدا کوئی دلیل قوی اسکے پاس نہو اور عذاب شدید مین مبتلا
کیا جائے مگر شرط یہ ہے کہ التماسات ... غور و تامل کرتے اور ... اری خدا ...

آبا و اجداد کو دخل نہ دے تو امر حق ظاہر ہو جائیگا مطلب دوسرا صفات ثبوتیہ کے
بیان میں صفات ثبوتیہ اوسے کہتے ہیں کہ جو باتیں خداوند عالم کے لیے ثابت کرنا لازم
ہیں اور وہ آٹھ صفتیں ہیں چنانچہ کتاب تحفۃ العارفین سے یہہ بحث خلاصہ کر کے
لکھی جاتی ہے پہلی صفت یہہ ہے کہ حق تعالی قدیم اور ازلی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور
ہمیشہ رہیگا اسلیے کہ اگر حادث ہوتا تو چاہیے تھا کہ قدیم نہوا اور جب ثابت ہو چکا کہ
وہ واجب الوجود ہے تو اوسپر عدم اور فنا روا نہیں ہو سکتا دوسری یہہ کہ خدا قادر
و مختار ہے اوسکی قدرت کاملہ سے کوئی شے باہر نہیں ہے یعنی ہر چیز پر قادر و توانا
ہے پس فعل کرنے اور نکرنے دونوں میں مختار ہے لیکن فلاسفہ اپنی کج فہمی سے
کہتے ہیں کہ خدا کو ایجاد اشیا میں اختیار نہیں ہے آتش بلا مداخلت قدرت ہر شے کو
جلا دیتی ہے حالانکہ یہہ اونکا خیال خام ہے اسلیے کہ اوسمیں خدا کا عجز لازم آتا ہے اور
یہہ نقص ہے اور جناب باری جمیع عیوب اور نقصانات سے منزہ اور مبرا ہے اور قدرت
اور توانائی اوسکی من کل الوجوہ کامل ہے تیسری یہہ کہ خداوند عالم عالم ہے یعنی ہر
جزو و کل سے آگاہ اور مطلع ہے خواہ موجود ہو خواہ معدوم پس علم اوسکا قبل وجود اشیا
اور بعد وجود اشیا یکساں ہے کچھ تفاوت نہیں رکھتا اسلیے کہ اگر ازل سے نجانتا تھا
تو جاہل ہوگا اور اوسپر جہل روا نہیں ہے چوتھی یہہ کہ جناب قدس الہی حی قدیم ہے یعنی
زندہ ہے اوسکو موت اور فنا نہیں اسلیے کہ اگر زندہ نہو تو اوسپر علم اور قدرت دونوں
محال ہونگے پانچویں یہہ کہ خداوند عالم مدرک اور سمیع اور بصیر ہے اور معنی مدرک کے یہہ ہیں
کہ جو چیزیں کہ ہم بواسطہ حواس یعنی آلات جسمانی دریافت کرتے ہیں جناب باری اونھیں
چیزونکو بدون آلات حواس کے دریافت کرتا ہے اوسکو آلات حواس کی حاجت نہیں ہے
اسلیے کہ اوسنے اپنی قدرت کاملہ سے حواس کو بھی پیدا کیا ہے اور اسیطرح بدون حاجت
گوش ہر ایک کی آواز سنتا ہے اور بدون حاجت چشم ہر ایک کو دیکھتا ہے لیکن جس وقت

جسکے لیے جو مصلحت جانتا ہے کرتا ہے کبھی بیمار کرتا ہے کبھی صحت عنایت فرماتا ہے کبھی مار
ڈالتا ہے اسلیے کہ اپنے بندون کے حال و مصالح سے خوب آگاہ اور مطلع ہے اوس سے
کوئی چیز پوشیدہ نہین جیسا کہ اکثر آیات اور روایات مین وارد ہوا ہے کہ جناب باری نے
دو لوحین پیدا کی ہین اور اونمین سب چیزین لکھی ہین ایک کا نام لوح محفوظ ہے
کہ اوس مین جو کچھ لکھا جاتا ہے ہرگز فرق نہین ہوتا اسلیے کہ وہ موافق مصلحت و
مطابق علم رب العزۃ ہوتا ہے دوسری لوح محو و اثبات ہے کہ اوس مین جو کچھ
مرقوم ہوتا ہے حسب مصالح و حکمت تغیر و تبدل احکام بھی مشروط کیا جاتا ہے وہ
محو ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص کی عمر کے پچاس برس لکھے ہین یعنی مقتضائے حکمت یہ ہے کہ
جبتک اوس سے کوئی چیز باعث اوسکی زیادتی اور کمی عمر کا نہو عمر اوسکی پچاس برس کی
پوری ہوگی اور جسوقت کہ اوس سے عمل خیر مثل صلۂ رحم وغیرہ ظہور مین آئیگا تو پچاس
برس کے ساٹھ برس لکھدیے جائینگے اور جسوقت کہ قطع رحم کریگا تو پچاس برس کے چالیس رہ
جائینگے بخلاف لوح محفوظ کہ جو کچھ اوسمین مرقوم ہو چکا ہے زیادتی و کمی اوسمین نہین ہوتی
مثل اسکے کہ لوح محفوظ مین تحریر ہو گیا ہے کہ زید البتہ صلۂ رحم کریگا اور اس سبب سے
عمر اوسکی ساٹھ برس کی معین ہوگی یا ایک شخص البتہ قطع رحم کریگا اور بسبب قطع رحم عمر
اوسکی چالیس برس کی رہ جائیگی اور بظاہر غرض اس لوح محو و اثبات سے یہ ہے تا لوگون
پر ظاہر ہو کہ اعمال خیر کو امور تقدیر مین اسدرجہ تاثیر ہے کہ اونکے بجالانیکی وجہ سے عمر زیادہ
ہو جاتی ہے اور کسقدر اعمال بد کی نحوست ہوتی ہے کہ اونکے مرتکب ہونے سے عمر کم ہو جاتی
ہے چھٹی یہہ کہ خداوند عالم مرید اور کارہ ہے اور مرید کے معنی کئی ہین ایک یہہ کہ جناب
باری نے اپنے افعال کو بارادہ واقع کرتا ہے جیسا کہ متکلمین امامیہ فرماتے ہین کہ مراد ارادہ
سے علم بمصلحت فعل ہے پس جو فعل کرتا ہے اپنے ارادے اور اختیار سے کرتا ہے اسلیے
کہ ارادہ علم کی قسم سے ہے اور علم عین ذات ہے کہ اوسکو تغیر و تبدل نہین ہوتا دوسرے

کسی فعل سے کارہ ہونا اور کراہت سے مراد بنابران معنون کے علم مفسدہ ہے پس
حق تعالے کا ارادہ وقت مصلحت فعل ہے اور بوقت مفسدہ ترک سے متعلق ہوتا ہے
اور اس تعلق کو بھی کبھی ارادہ اور کراہت کہتے ہین تیسرے معنی ارادے کے یہہ ہین کہ موجود
کرنیکو ارادہ اور معدوم کرنے کو کراہت کہتے ہین جیسا کہ بعض حدیثون مین وارد ہوا ہے
چوتھے معنی ارادے کے یہہ ہین کہ جناب قدس الٰہی اپنے بندون سے ارادہ طاعت کا
کرتا ہے اور اونسے ارادہ ارتکاب معصیت نہین کرتا بلکہ ارتکاب معصیت سے کراہت رکھتا
ہے اور یہان ارادے سے مراد یہہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالے نے بندون کو حکم طاعت
کیا ہے اور مراد کراہت سے یہہ ہے کہ معصیت سے منع فرمایا ہے پانچوین معنی یہہ ہین
کہ ارادہ توفیق دیتا ہے اور کراہت یہہ ہے کہ سلب توفیق کرتا ہے ساتوین یہہ کہ حق
تعالے متکلم ہے یعنی خداوند عالم خالق اور موجد کلام ہے جس چیز مین چاہے کلام پیدا
کرے جیسا کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے لیے شجرۂ طور مین ایجاد کلام فرمایا
آٹھوین یہہ کہ خداوند عالم صادق ہے یعنی کلام اوسکا سچ ہے اسلیے کہ کذب قبیح ہے
اور فعل قبیح سے ذات مقدس الٰہی مبرا ہے **مطلب تیسرا** صفات سلبیہ کے بیان مین
صفات سلبیہ وہ ہے کہتے ہین کہ جن امور سے خداوند عالم منزہ ہے اور وہ چھہ ہین
تحفۃ الابرار مین منقول ہے کہ جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ صفات سلبیہ مین سے
پہلے یہہ ہے کہ خدا شریک نہین رکھتا اور سوا خدا کے واحد یکتا کوئی دوسرا
یا تیسرا خدا نہین ہے پس واضح ہو کہ خداوند عالم واحد احد ہے یعنی سوا اوسکے کوئی اور
واجب الوجود نہین ہے اور جو چیز کہ غیر ذات خدا موجود ہے ممکنات سے ہے اور ایک
مصنوع اوسکے مصنوعات سے ہے اور حق سبحانہ وتعالیٰ خداوندی مین کسی کو شریک نہین
رکھتا اسلیے کہ اگر اوسکا شریک ہو یعنی دو خدا ہون اور اونمین سے ایک کسی چیز کا
ارادہ کرے اور دوسرا اوسکا مانع ہو سکے تو اول کا عجز لازم آتا ہے اور اگر مانع نہو سکے

تو دوسرے کا عجز لازم آتا ہے اور خدا پر عجز روا نہین ہے اور اگر دونو کے موافق مرضی واقع
ہو تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہے اور یہہ محال ہے **دوسری** صفات سلبیہ سے یہہ ہے کہ
جناب باری کے لیے صورت اور جسم نہین ہے کہ وہ ان دونون سے مبرا ہے اس لیے
کہ اگر اوسکے لیے کوئی صورت اور جسم ہوتا تو چاہیئے تھا کہ کوئی اوسکے مشابہ اور مثل بھی ہوتا
حالانکہ کوئی اوسکے مثل نہین ہے لیکن سنیونمین تابعان احمد حنبل کہتے ہین کہ خدا کے
صورت اور جسم ہے اور عرش پر بیٹھا ہے اور جسم اوسکا عرش سے بقدر چہہ بالشت زیادہ ہے
اور بالشت بھی اوسی کے ہین اور ہر شب جمعہ کو ایک گدھے پر سوار ہوکے زمین پر آتا ہے
اور صبح تک ندا کرتا ہے کہ آیا میرے بندونمین سے کوئی ایسا ہے کہ اپنے گناہون سے توبہ کرے
اور مین توبہ اوسکی قبول کرون اور بعض اہل سنت کہتے ہین کہ زمانۂ حضرت نوح مین
جسوقت کہ طوفان آیا تو حق تعالے اسقدر رویا کہ اوسکی آنکھین آشوب کر گئین اور ملائکہ
عیادت کے لیے حاضر ہوئے اور بعض کہتے ہین کہ خدا بصورت انسان کبیر السن ہے کہ اوسکے
سر اور ڈاڑھی مین سیاہ او سفید بال مخلوط ہین **تیسری** صفت سلبیہ یہہ ہے کہ جناب
باری کے لیے مکان نہین ہے اور نہ کسی سمت مین رہتا ہے اسلیئے کہ یہہ لوازم جسمانی
سے ہے اور بطلان اسکا عقلاً او شرعاً ثابت ہے جیسا کہ کتاب توحید مین صدوق
علیہ الرحمہ نے سلمان بن اہران سے روایت کی ہے کہ مینے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے عرض کیا کہ آیا جناب باری کسی مکان مین رہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ کسی مکان مین
نہین رہتا اسلیے کہ اگر کسی مکانمین ہوتا تو چاہیئے تھا کہ حادث ہوتا اسلیے کہ متمکن مکان کا
محتاج ہے اور یہہ حوادث کی صفت ہے قدیم اس سے مبرا ہے اور ارشاد مین شیخ مفید
علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے کہ ایک عالم یہود ابوبکر کے پاس آیا اور اوسنے کہا کہ اس امت کے
پیغمبر کا خلیفہ تو ہے ابوبکر نے کہا ہان مین ہون یہودی نے کہا کہ مینے توریت مین دیکھا
ہے کہ انبیا کے خلفا عالم ہوتے ہین پس مجھ سے بیان کر کہ خدا کہان ہے ابوبکر نے

سادہ لوحی سے کہا کہ خدا آسمان پر ہے اور عرش پر بیٹھا ہے یہودی نے کہا یہی خدا تیرے مین
خالی ہے ابوبکر نے کہا کہ یہہ کلام زنادقہ کا ہے میرے پاس سے دور ہو ورنہ مین تجھے قتل کرونگا
وہ یہودی تعجب کرتا ہوا پھرا اور اسلام پر ہنستا ہوا چلا اثنائے راہ مین اوسکو حضرت امیر المومنین
علیہ السلام ملے حضرت نے فرمایا ای یہودی تیرا سوال مجھے معلوم ہوا اور جو کچھ کہ تو نے جواب
پایا وہ بھی دریافت ہوا اب مین بیان کرتا ہون اوسے سن کہ خداوند عالم خالق مکان
ہے اوسکے لیے کوئی مکان نہین بلکہ اوسکے آثار قدرت ہر جگہ موجود مین اب اگر تیری
کتابونمین بتادون تو آیا تو ایمان لائیگا یہودی نے عرض کیا کہ اگر یہہ ہماری کتابون
مین لکھا ہے تو البتہ مین ایمان لاونگا حضرت نے فرمایا آیا تو نے اپنی کتابونمین نہین دیکھا
کہ ایکروز حضرت موسیٰ بن عمران علی نبینا وعلیہ السلام بیٹھے تھے ناگاہ جانب مشرق سے
ایک فرشتہ آیا حضرت موسیٰ نے اوس سے پوچھا کہ تو کہان سے آتا ہے اوس نے
عرض کیا کہ خدائے عزوجل کے پاس سے بعد اوسکے دوسرا فرشتہ مغرب سے آیا موسیٰ نے
اوس سے بھی پوچھا کہ تو کہان سے آتا ہے اوسنے عرض کیا کہ خدائے جلشانہ کے پاس سے
آتا ہون بعد اسکے تیسرا فرشتہ آیا اوسنے کہا کہ مین آسمان ہفتم سے خدائے جلشانہ
کے پاس سے آتا ہون بعد اوسکے چوتھا فرشتہ آیا اوسنے کہا کہ مین طبقہ ہفتم زمین
سے خدا کے پاس سے آتا ہون اوسوقت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین حمد
کرتا ہون اوس خدا کی کہ اوس سے کوئی جگہ خالی نہین ہے یہودی نے یہہ سنکے کہا کہ مین
گواہی دیتا ہون کہ یہی حق ہے اور آپ ہی اپنے پیغمبر کی خلافت کے سزاوار ہین
چوتھی صفت سلبیہ یہہ ہے کہ حقتعالے پر حلول و اتحاد جائز نہین ہے پوشیدہ نہ رہے
کہ حلول ایک چیز کے دوسری چیز مین درآنے کو کہتے ہین جسطرح رنگ جسم مین درآتا
ہے اور اتحاد دو چیزونکے مل کر ایک ہو جانیکو کہتے ہین پس خدائے جلشانہ پر حلول
اور اتحاد روا نہین اسلیے کہ یہہ اجسام اور عواض جسم سے تعلق رکھتے ہین اور

جناب باری ان چیزوں سے مبرا اور منزہ ہے پس کیونکر کسی کے جسم میں در آئیگا العیاذ
کتاب کشف الحق میں علامہ حلی علیہ الرحمہ بعضے صوفیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ خدا
عارفوں سے متحد ہوتا ہے اور بعضے اس سے بھی زیادہ ترقی اور مبالغہ کرتے ہیں کہ خدا
نفس وجود ہے یعنی جو چیز ہے خدا ہے اور یہہ عین کفر ہے پس چاہیے کہ صاحب ایمان
ان اشرار سے احتراز کریں اور اونکے وسوسوں سے اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں پانچویں
صفت سلبیہ یہہ ہے کہ حقتعالی کو دنیا و آخرت میں کوئی دیکھ نہیں سکتا اسلیے کہ مرئی
بھی جسم سے تعلق رکھتا ہے اور حق تعالے اس سے مبرا ہے کتاب تحفہ میں شاہ
عبد العزیز دہلوی نے لکھا ہے کہ آخرت میں مومنین اوسکے دیدار سے مشرف ہونگے
اور کافرین و منافقین اس نعمت سے محروم رہینگے پس یہی مذہب سنیوں کا ہے اور اس دعوے پر
نہ دلیل عقلی ہے نہ نقلی لیکن ایک دلیل نقلی اونکے ہاتھ لگی ہے اوسپر کمال اعتماد رکھتے
ہیں اور اہل بصیرت کے نزدیک وہ بھی اونکے دعوے کے موافق نہیں ہے وہ
یہہ کہتے ہیں کہ اگر خدا کا دیکھنا جائز نہوتا تو حضرت موسے علی نبینا و علیہ السلام
کہ پیغمبر مرسل تھے کیونکر جناب باری سے دیکھنے کا سوال کرتے اور یہہ امر دو حال سے
خالی نہیں یا یہہ کہ حضرت موسے جانتے تھے کہ جناب باری کا دیکھنا ممکن نہیں تو
سوال اونکا عبث ہوتا ہے یا یہہ کہ نجانتے تھے تو کلیم اللہ پر جہل لازم آتا ہے لیکن
اہل سنت کی عقل سے تعجب ہے کہ فقط حضرت موسے علی نبینا و علیہ السلام کے سوال کو
دیکھا اور قبل و بعد کے الفاظ کو نہ دیکھا اور خداوند عالم کے جواب پر نظر نہ کی کہ فرمایا
ہے لن ترانی یعنی تو ہرگز نہ دیکھیگا مجھے اور لفظ لن واسطے دوام کے ہوتا ہے
یعنی کبھی نہ دیکھے گا جب حضرت موسے کو دیدار محال ہے تو اوروں کی نسبت بدرجۂ
اولی محال ہوگا اور حضرت موسی علیہ السلام کا سوال بسبب اصرار قوم اپنی قوم کی باتنے
تھا چنانچہ حقتعالے فرماتا ہے فقد سألوا موسی اکبر من ذلک فقالوا ارنا

اللہ جہرۃ فاخذتہم الصاعقۃ بظلمہم ترجمہ ظاہر الفاظ کا یہہ ہے پس
بتحقیق کہ سوال کیا اوس جماعت نے موسے علیہ السلام سے بزرگ تر اس سے پس کہا
کہ دکھاؤ ہمکو خدا کو علانیہ پس گرفتار کیا اوس جماعت کو صاعقۂ عذاب آلہی نے بسبب
ظلم کرنے اوس جماعت کے اس کلام آلہی سے واضح ہوا کہ یہہ سوال ظلم و معصیت تھا
اور بسبب اسکے صاعقہ اونپر نازل ہوا اور احادیث اہلبیت مین وارد ہے کہ جب اوس قوم نے
یہہ سوال عظیم کیا تو حضرت موسئے نے فرمایا کہ خدا قابل دید نہین ہے اوس قوم نے اصرار
کیا کہ آپ حق تعالے سے سوال تو کیجیے حضرت موسئے علیہ السلام نے عرض کی خداوندا
تو مطلع ہے کہ یہہ قوم کیا کہتی ہے وحی ہوئی تم سوال قوم بیان کرو تم سے مواخذہ جہالت
قوم کا نہوگا اوسوقت حضرت موسئے نے عرض کی رب ارنی جواب ہوا لن تریٰنی
تو مرا نہ دیکھیگا علاوہ اسکے اور آیات سے ثابت ہے کہ خدا قابل روئت نہین ہے چنانچہ
فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار یعنی ادراک نہین کرسکتین اوسکو آنکھین چھٹی صفت
سلبیہ یہہ ہے کہ خداوندعالم کی ذات مقدس کو تغیر اور تبدل نہین ہے اسلیے کہ
یہہ صفت مخلوق کی ہے اور جناب باری ہمیشہ سے ایک حال پر ہے اور ہمیشہ رہیگا اور ہشام
بن حکم سے مروی ہے کہ ایک زندیق نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا
کہ آیا خدا خوش اور غضبناک ہوتا ہے حضرت نے فرمایا البتہ لیکن مثل مخلوقات کے خوشی
اور غضب اوسکا نہین ہوتا اسلیے کہ جسوقت بندونکی طبیعت مین سرور اور غصہ عارض ہوتا ہے
تو انکی حالت کو تغیر ہوجاتا ہے اور جناب باری ہمیشہ سے ایک حال پر ہے اور ہمیشہ رہیگا

فصل دوسری بیان عدل مین اس فصل مین کئی مطلب ہین مطلب پہلا

جان لو کہ خداوندعالم عادل ہے ظلم نہین کرتا اور جو فعل بد ہین خدا سے واقع نہین ہوتے
بنا بر مذہب ما سیہ حق سبحانہ و تعالے افعال قبیح پر ہرگز راضی نہین ہوتا چنانچہ اس دعوے
پر نص قرآن شاہد ہے کہ پروردگار عالم ایک مقام پر فرماتا ہے قائما بالقسط اور

دوسری جا فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اور جا بجا حکم کرتا ہے کہ عدل کرو
اور ظلم نکرو کیونکر ہو سکتا ہے کہ بندون کو تو حکم کرے کہ عدل کرو اور خود عدل نکرے اور
دلیل عقلی ثبوت عدل خدا پر یہہ ہے کہ اگر خلاف عدل خدا سے وقوع میں آئے یعنی کوئی فعل
بد معاذ اللہ خدا سے صادر ہو تو یہہ کئی صورتون سے خالی نہین ہے ایک یہہ کہ قبیح اور
بدی سے عالم اور دانا نہو مثل اوس جاہل کے کہ حالت غفلت میں [illegible] ہی کام [illegible]
ہوا ہو اور جناب قدس الٰہی پر جہل روا نہین دوسرے یہہ کہ قبیح [illegible] عالم ہو
اور اوسکے ترک کی قدرت نہ رکھتا ہو مثل اوس شخص کے کہ از راہ مجبوری فعل قبیح کو باکراہ
کرے اور خداے عزوجل پر عجز روا نہین تیسرے یہہ کہ قباحت و بدی سے عالم ہو اور
اوسکے ترک پر بھی اختیار رکھتا ہو لیکن اوسکا محتاج ہے کہ بدون فعل قبیح اپنی احتیاج
رفع نہین کر سکتا مثلا رفع گرسنگی کے لیے سرقہ کرے اور اسکا باطل ہونا ظاہر ہے اس
واسطے کہ خداے جلشانہ کسی چیز کی احتیاج نہین رکھتا چوتھی یہہ کہ احتیاج نرکھتا ہو اور
عبث سرقہ کرے اور یہہ محض نادانی ہے جناب قدس الٰہی پر یہہ سب چیزین محال ہین
کیونکر اوس سے فعل قبیح ہوگا پس البتہ خدا عادل ہے لیکن اشاعرہ اہل سنت اپنی کج
فہمی سے تجویز کرتے ہین کہ خدا سے فعل قبیح ہو سکتا ہے مطلب دوسرا جبر و اختیار کے
مسائل مین تحفۃ العارفین مین مذکور ہے کہ بندے اپنے اکثر افعال مین کہ بعض اونمین سے
تکالیف شرعیہ سے بھی تعلق رکھتے ہین مختار ہین بنابر مذہب حق امامیہ لیکن اہل سنت
کہتے ہین کہ بندونکے افعال کا فاعل خدا ہے خواہ نیک ہون خواہ بد بلکہ خدا افعال نیک و
بد بندونکے ہاتھ سے جاری کرتا ہے اور بندے اسمین مجبور ہین اور شاہ عبد العزیز دہلوی
کا عقیدہ یہہ ہے کہ جو امر بندونسے صادر ہوتا ہے خواہ خیر ہو خواہ شر خواہ کفر خواہ ایمان
خواہ طاعت خواہ معصیت ان سب کا خالق خدا ہے بندونکو انکے پیدا کرنے کی طاقت
نہین ہے پس یہہ اقوال اہل سنت کئی وجہ سے باطل ہین [illegible]

جو بندہ کرتا ہے وہ فعل خدا ہوں جیسا کہ اہلسنت کہتے ہیں تو گناہ پر عقاب کرنا ظلم ہوگا
حالانکہ خدا ظلم نہیں کرتا ہے بلکہ ظالم پر لعنت کرتا ہے اور اس سے بدتر کون ظلم ہوگا کہ خود
ایک فعل بندے کے ہاتھ پر جاری کردے اور پھر اوس بندے کو سزا دے اور مواخذہ
کرے کہ کیوں تو نے ایسا فعل کیا وجہ دوسری یہہ کہ اگر یہہ مذہب اہل سنت کا درست
ہو تو بھیجنا پیغمبر کا اور مقرر کرنا شرع کا سب بیکار اور لغو ہوتا ہے جبکہ وہ ہر فعل کو خدا
کرتا ہے تو اون اسو پر مامور کرنا کہ پیغمبر کی اطاعت کرو اور نماز و روزہ کو بجا لاؤ اور
زنا و شراب نکرو یہہ سب فضول ہے نعوذ باللہ وجہ تیسری یہہ کہ بالیقین ہم اپنے
افعال اختیاری و غیر اختیاری میں فرق پاتے ہیں ایک فعل ہمارا اختیاری ہے
کہ ہم اپنے ارادہ و اختیار سے کرتے ہیں مثل اسکے کہ اپنے اختیار سے کوٹھے سے نیچے
اوتریں دوسرا غیر اختیاری کہ اوسمیں اختیار نہیں رہتا ہے مثل اسکے کہ پاؤں
پھسل جاوے اور بے اختیار کوٹھے سے گرپڑیں پس اگر کوئی فعل بندونکے اختیار میں
نہوتا تو چاہیے تھا کہ اوسمیں اور اسمیں کچھ فرق نہوتا حالانکہ ہر عاقل ان دونوں میں فرق
کرسکتا ہے اور کچھ اسمیں دلیل کی حاجت نہیں ہے پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ سب افعال
ہمارے یکساں ہوں اور سب بدون اختیار کے ہوں کتاب مجالس المومنین میں
قاضی نور اللہ شوستری لکھتے ہیں کہ ایک روز بہلول علیہ الرحمہ ابوحنیفہ کے
دروازے پر وارد ہوئے اور سنا کہ وہ اپنے شاگردوں سے کہہ رہا ہے کہ حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام نے تین چیزیں فرمائی ہیں کہ وہ میرے پسند نہیں ہیں ایک یہہ
کہ شیطان جہنم میں آگ سے جلایا جائیگا حالانکہ شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے
کیونکر ہوسکتا ہے کہ اوسکو آگ جلائے دوسرے یہہ کہ خدا کا دیکھنا غیر ممکن ہے پس یہہ
بھی کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو چیز موجود ہو اوسکو نہ دیکھے تیسرے یہہ کہ بندے اپنے فعل کے
مختار ہیں حالانکہ برخلاف اسکے نصوص وارد ہیں جسوقت کلام ابوحنیفہ کا تمام ہوا

تو بہلول نے زمین سے ایک ڈھیلا اوٹھا کر ابو حنیفہ کے مارا یہ پہونچے کہ آتا تھا وہ ڈھیلا
ابو حنیفہ کی پیشانی پر لگا پس ابو حنیفہ اور اوسکے شاگرد غصہ مین بہلول کے پیچھے دوڑے
اور اونکو پکڑ لیا چونکہ وہ خلیفہ کے خویش تھے اس جہت سے کچھ نہ کر سکے ناچار بادشاہ
کے پاس لائے اور شکایت کی بہلول سے اوسکے جواب مین بہلول نے ابو حنیفہ سے کہا
تجکو کیا ایذا دی ہے ابو حنیفہ نے کہا کہ تم نے میری پیشانی پر ڈھیلا مارا اوسکے صدمہ سے
میرے سر مین درد ہوتا ہے بہلول نے کہا کہ تو مجکو درد دکھا دے ابو حنیفہ نے
کہا کوئی درد کو نہین دیکھ سکتا بہلول نے کہا پس تو نے کیون ایسے حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام پر اعتراض کیا تھا کہ یہہ امر ممکن نہین ہے کہ خدا موجود ہو اور کوئی
کوئی نہ دیکھے اور پھر تو اپنے دوسرے دعوے مین بھی جھوٹا ہے اسلئے کہ وہ تو ڈھیلا
مٹی کا تھا اور تو بھی مٹی سے بنا ہے چاہیے تھا کہ مٹی سے مٹی کو ایذا نہ ہوتی ایسا کہ تیرا
قیاس فاسد ہے کہ شیطان آگ سے بنا ہے آگ اوسکو کیونکر جلا ئیگی اور تیسرا قول جو تو نے
بھی تیرا باطل ہے جو تو نے کہا تھا کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ بندے فاعل مختار
ہین اور حالانکہ بندے مجبور ہین پس اگر بندے مجبور ہین تو میری کیا خطا ہے تو کس
لیئے مجھکو خلیفہ کے پاس لایا ابو حنیفہ یہہ سنکے ساکت ہو گیا اور کچھ جواب نہ دیسکا آخر شرمندہ
ہو کے چلا گیا مطلب تیسرا اس بیان مین کہ خداوند عالم حکیم ہے تحفۃ العارفین مین مذکور
ہے کہ خداوند عالم حکیم ہے پس جو کام اوسکا ہے ساتھ حکمت اور مصلحت کے ہے
کوئی فعل عبث او بیفائدہ نہین کرتا لیکن فخر رازی کا یہہ گمان ہے کہ کفار کو تکلیف
ایمان کی دینا اور اونکو ہمیشہ جہنم مین جلانا اسمین کیا فائدہ و مصلحت ہے باوجود اسکے
کہ حق تعالے جانتا تھا کہ اگر انکو تکلیف ایمان کی دونگا تو یہہ ایمان نہ لاوینگے اسی
طرح عبد العزیز دہلوی کا یہہ مذہب ہے کہ شیطان کو پیدا کرنا اور اوسکو بنی آدم پر
دلیر مسلط کر دینا کہ انکو اغوا کرے اسمین کیا مصلحت ہے اور انکے ان کلمات کے جواب مین

جواب مین جناب سید العلما رحدیقہ سلطانیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ جناب اقدس الٰہی
قرآن مجید مین فرماتا ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا آیا پس گمان باطل
کرتے ہو تم کہ پیدا کیا ہمنے تمکو عبث حق یہہ ہے کہ کوئی فعل اوسکا حکمت اور مصلحت سے
خالی نہین ہے اور یہہ کچھ ضرور نہین کہ اوسکے سب فعلونکی حکمت عقل دریافت کرسکے
لیکن کہین کہین بعض افعال کی مصلحت ظاہر ہے اوسکو تفصیل عقل دریافت کرسکتی ہی
اگر اہل خلاف اپنے اوہام پر اعتماد کرکے مدبر حکیم وصانع علیم کی صنعت وحکمت کا انکار
کرتے ہین او اسی طرح بعض عوام بھی بسبب اپنے قصور عقل کے گمان کرتے ہین کہ
یہہ سب امور عالم عبث ہین اسمین کچھ حکمت اور مصلحت نہین ہے تو یہہ گمان باطل ہے
اسلیے کہ خداوند عالم حکیم اور دانا ہے کیونکر فعل لغو کرتا لیکن مثال ان اشخاص کی مثل انکے ہو
سکے ہے کہ ایک مکان عالیشان مین داخل ہون اور وہان ہر ایک چیز قرینہ سے رکھی
ہو اور بسبب اپنی نابینائی کے نہ دیکھین اور بمحل جابیجا پاون رکھین اور اون اشیا
مین الجھین اور اون چیزون کے رکھنے کی مصلحت نہ سمجھین اور پریشان وحیران ہوکے
صاحب مکان کی مذمت کرنے لگین پس یہی حال بعینہ اون لوگونکا تصور کیا جائے
کہ جو لوگ حکیم علی الاطلاق کی صنعت وحکمت کا انکار رکھتے ہین اسلیے کہ اونکی عقل
اوسکی صنعت وحکمت کو نہین پہونچتی اور خدا پر اعتراض بیجا کرنے لگتے ہین اور اشاعرہ
اہلسنت انکار غرض وغایت ومصلحت مین حکماے فلاسفہ کی پیروی کرتے ہین
کہ ایجاد خلائق کو عبث اور بیفائدہ جانتے ہین اور حق تعالی کی اسمین کوئی غرض صحیح
نہین قرار دیتے ہین پس انکی تکذیب مین قول خدا کافی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ یعنی نہین پیدا کیا ہمنے جن اور انس کو مگر واسطے عبادت
کے اور پھر فرماتا ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ
یعنی نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمینونکو اور جو کچھ اونکے درمیان مین ہے عبث

فصل تیسری نبوت کے بیان مین اس فصل مین پانچ مطلب ہین مطلب پہلا
بعثت انبیا کے بیان مین جناب غفرانمآب علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین کہ عقل سلیم حکم کرتی ہے
کہ خداوند عالم موجود ہے اور حکیم و دانا ہے فعل قبیح سے راضی نہین ہوسکتا پس اوسکی خوشنودی
و رضامندی ترک قبایح مین لابد ہوگی لیکن غیر ممکن ہے کہ بلا وساطت انبیا رضا کے
خدا پر ہر امر جزئی و کلی مین اطلاع ہوسکے پس خداوند عالم پر پیغمبرونکا بھیجنا راہ نمائی خلق
کے لیے واجب ہوگا و الا غرض حق سبحانہ وتعالے حاصل نہوگی یا یہہ کہ جناب باری اپنے
بندونکے فعل قبیح اور کردار بد پر راضی ہوجاوے اور یہہ بات بنظر حکمت حکیم مطلق قبیح
ہے پس جس شخص کے پاس ملائکہ آتے ہون اور وحی لاتے ہون وہ خود نبی ہوگا و الا
نبی کی تلاش کریگا اور ہشام بن حکم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ حضرت سے ایک زندیق نے سوال کیا تھا کہ آپنے نبوت انبیا کہان سے ثابت
کی حضرت نے فرمایا جسوقت کہ ہمنے ثابت کیا کہ ہمارا ایک خالق ہے صاحب صنعت و
حکمت اور وہ ایسا صاحب حکمت اور صانع ہے کہ روا نہین کہ اوسکی خلق اوسکو
مشاہدہ کرے اور اوس سے معاشرت و کلام کرسکے تا ایک دوسرے پر اپنی حجت
تمام کرے تو لامحالہ کوئی واسطہ ہونا چاہیئے کہ اوسکے قول کو بیان کرے اور اوسکے
پیغام کو اوسکے بندون تک پہنچاوے اور اونکی رہنمائی کرے جس مین کہ اونکے لیے
منفعت اور مصلحت ہو و الا موجب اونکی ہلاکت کا ہوگا پس عقلاً ثابت ہوا کہ حکیم
دانا کیطرف سے رسول کا آنا ضرور ہے کہ بندونکو امر و نہی خدا سے آگاہ اور مطلع
کرے اور جناب سید العلماء طاب ثراہ حدیقہ سلطانیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ
شیعون کے اعتقادات مین سے ایک یہہ بھی ہے کہ ابتدائے خلقت آدم سے
روے زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین ہوتی خواہ وہ حجت خدا ظاہر و مشہور ہو خواہ
پوشیدہ و مستور ہو یعنی ہر وقت حجت خدا خلق پر تمام ہوتی ہے لیکن بعضے

دربیان بعث حجج

عقلی نہین ثابت ہے کہ کہتے ہین کہ حجت خدا بعضے سرزمین مین تمام نہین ہوتی بعضے
پیغمبر نہین پہنچے جیسے جزیرہ ہین کہ نام اوسکا ثنی و بنیا رکھا ہے کہ وہ زیر حکومت
نصاری ہے کہ وہان حجت خدا کہان ہے پس اس کلام سے معلوم ہوا کہ اوسکا عقلی
کچھ بہرہ نہین ہے اسلیے کہ اس حدیث سے یہہ ثابت ہوا کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی
نہوگی لیکن ہر زمین پر حجت خدا کا ہونا ضرور نہین ہے بلکہ اگر ایک مقام مین بھی ہو تو
مصداق حدیث حاصل ہو جائیگا پس ہر مکلف پر لازم ہے کہ خود اوسکی جستجو کرے
اوسکی خدمت مین حاضر ہو اور اگر فرض کیا جاے ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے قبل وہ زمین آباد تھی تو ہو سکتا ہے کہ اونھون نے
کسی پیغمبر کی تلاش کی ہوگی اسلیے کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہین
ہوتی اور اگر اونھون نے پیغمبر کی جستجو نہین کی تو اسمین اونکی تقصیر لازم آئیگی
لیکن جو شخص کہ غافل محض ہے وہ معذور ہوگا **مطلب دوسرا** صفات انبیا کے
بیان مین اور تھوڑے سے نام اون پیغمبرون کے کہ اقرار جنکی نبوت و حقیت کا واجب ہے اور جو شخص ایک کا
بھی اونمین سے انکار کرے تو وہ کافر ہے اس بحث کو حق الیقین کی چوتھے باب سے
نقل کیا جاتا ہے بحث اول امامیہ کا اعتقاد یہہ ہے کہ بعثت یعنی بھیجنا پیغمبرون کا خدا
پر واجب ہے عقلا اسواسطے کہ لطف خدا پر واجب ہے اور موافق اجماع فرقہ شیعہ
اور بنابر آیات و احادیث متواترہ سب انبیا اول عمر سے آخر عمر تک گناہان صغیرہ و کبیرہ
سے عمدا اور سہوا مبرا و معصوم ہین اور اسپر بہت سی دلیلین عقلی اور نقلی قائم ہین اور
انبیا پر تبلیغ رسالت مین اور وحی مین بلکہ جملہ امور عادیہ اور عبادات مین سہو و
نسیان جائز نہین ہے اور اگر سہو و نسیان انبیا کی نسبت تجویز کیا جاے تو اونکے
اقوال قابل اعتماد نہین ہو سکتے اور جاننا چاہیے کہ جن آیتون اور حدیثون سے
انبیا کی معصیت کا ابہام ہوتا ہے وہ ماول ہین اس بات پر کہ اونسے مکروہ اور ترک اولے

ہوا اور اونکے مرتبۂ عظیم کے موافق تدریک ولی بھی امر عظیم ہے اس سبب سے اوسکی تعبیر لفظ معصیت سے کیجاتی ہے اور جو کچھ کہ لقب پیغمبران اور تاریخون مین قصص انبیا مذکور ہین وہ مشتمل ہین اونکی خطاؤن پر اکثر بسبب توہین کتب اہلسنت سے منقول ہین کہ اونھون نے یہود لوگون کی کتابون سے اخذ کیے ہین اسواسطے کہ خطائین آنحضرت خلفاے جور کی پوشیدہ کرین اور ایک جماعت شیعہ نے بھی بسبب نافہمی اونکو اپنی کتابونمین لکھا ہے اور حدیثین اونکی رد مین طرق اہلبیت علیہم السلام سے بہت ہین کہ کتب عربی اور فارسی مین منقول ہین اور یہہ رسالہ اونکے ذکر کی گنجائش نہین رکھتا لیس اون قصونپر اعتقاد اور اعتماد نکرنا چاہیے بحث دوسری حقیقت پیغمبرون کی معجزے سے معلوم ہوتی ہے اسواسطے کہ جو دعوی کسی مرتبۂ بلند کا کرے فقط اوسکے دعوے سے باور نکرنا چاہیے مگر جب مطابق دعوی نبوت کے معجزہ ظاہر کیا تو معلوم ہوا کہ نبی برحق ہے اور اطاعت اوسکی لازم ہوئی اسواسطیکہ اگر برحق نہوتا تو خدا پر لازم تھا کہ اوسکا ابطال کرتے اور معجزہ ظاہر ہونے نہ دے بحث تیسری چاہیے کہ پیغمبر اپنی تمام امت سے افضل ہو اور سب سے علم مین زیادہ ہو اسواسطیکہ تفضیل مفضول عقلاً ناجائز ہے اور چاہیے کہ پیغمبر عالم ہو سب علمونکا کہ اوسکی امت اون علمون کی محتاج ہو اور چاہیے کہ صفات کمال سے موصوف ہو مانند کمال عقل و زیرکی و فطانت و قوت رائے اور عفت و شجاعت و کرم و نرمی و مدارا اور ترک دنیا اور رعایت صلحا و علما اور اہل دین ملحوظ رکھنے اور پاک ہو کینہ اور بخل و حرص و حسد اور محبت دنیا اور حب مال و جاہ اور رغبت ناہی اور نامردی سے اور اون مرضون سے مبرا ہو کہ جو موجب نفرت خلق ہون مانند کوڑھ اور جذام اور اندھا ہونے اور گونگا ہونے اور بہرہ ہونیکے اور نسب مین بھی عیب نہو کہ ولد الزنا نہو اور آبا و اجداد اوسکے دنی نہون بلکہ صفت دنی اوس سے صادر نہو مانند اسکے کہ کوئی چیز کھانا بازار مین اور راہ چلنے مین اور مثل اسکے اور ان امور کو بھی علما ذکر کرتے ہین کہ اجداد

حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمیشہ مسلمان ہوئے ہین لیکن باپ اور
پیغمبرونکے اگرچہ کلام سے علما کے ظاہر ہوتا ہے کہ چاہیے مسلمان ہون لیکن ملا محمد باقر
مجلسی علیہ الرحمہ کے نزدیک ثابت نہین ہے وہ فرماتے ہین کہ دلیل عقلی اور نقلی اسپر قائم
نہین ہوتی اور بعضی حدیثین کہ احوال حضرت خضر وغیرہ مین وارد ہوئی ہین اسکی نجات
پر دلالت کرتی ہین اور توقف اس باب مین اولی ہے بحث چوتھی علما امامیہ نے اتفاق
کیا ہے اسبات پر کہ انبیا اور ائمہ علیہم السلام افضل ہین سب فرشتون سے اور اس
مضمون کی حدیثین بہت ہین اور دلیلین عقلی بھی اسباب مین بہت ہین اور سنیون
مین اس مسئلہ مین اختلاف ہے اور شمار انبیا کا ثابت نہین ہے مشہور ایک لاکھ چوبیس
ہزار پیغمبر ہین چاہیے مجملاً اعتقاد کرنا کہ سب نبی اور وصی انکے حق ہین اور جن نبیون
کے نام قرآن مجید مین وارد ہوئے ہین نبوت اونکی ضروری دین اسلام ہے
مانند حضرت آدم اور شیث اور ادریس اور نوح اور ہود اور صالح اور شعیب اور ابراہیم
اور لوط اور موسیٰ اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور یوسف اور داؤد اور سلیمان
اور ایوب اور یونس اور الیاس اور عیسیٰ علیہم السلام کے اقرار انکی نبوت اور حقیت کا
واجب ہے اور جو کہ ایک کا بھی انمین سے انکار کرے وہ کافر ہے اور تفاوت انکے
فضائل اور مرتبونمین بہت ہے اور افضل سب سے پانچ پیغمبر ہین نوح و ابراہیم
اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انکو اولو العزم کہتے ہین اور
شریعت انکی منسوخ کرنیوالی پہلی شریعت کی ہے اور افضل سب سے حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور بعد اونکے حضرت ابراہیم سب نبیون سے افضل ہین

مطلب ششم اجناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسب شریف و نبوت و
معجزات وغیرہ کے بیانمین مجلسی علیہ الرحمہ کتاب جلاء العیون مین لکھتے ہین کہ نسب
شریف و سلسلہ آبا آنحضرت حضرت آدم علیہ السلام تک اس تفصیل سے ہے

کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن المضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن اود بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن البنت بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم بن تارخ بن ناخور بن شروع بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لملک بن متوشلخ بن اخنوخ بن الیارذ بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہم السلام اور اسم شریف مادر گرامی رسولخدا آمنہ بنت وہب ہے اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت کے دس نام ہیں پانچ نام قرآن مین ہین اور پانچ غیر قرآن جو پانچ نام کہ قرآن مین ہین وہ یہہ ہین محمد و احمد و عبد اللہ و یٰس و نون اور جو نام قرآن مین نہین ہین وہ یہہ ہین فاتح و خاتم و کافی و مقفی و حاشر اور علی بن ابراہیم علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ حقتعالے نے جناب سالتمآب کا نام مزمل رکھا تھا اسواسطے کہ جسوقت حضرت پر وحی نازل ہوتی تھی حضرت اپنے تئین ایک جامہ مین پیچید کرتے تھے اور خطاب بمدثر فرمایا ہے اسواسطے کہ رجعت حضرت کی قبل از قیامت ہوگی یعنی کفن پیچیدہ اوٹھینگے اور دوبارہ عذاب الٰہی سے ڈرائینگے کتاب حق الیقین مین لکھا ہے کہ دلیل حضرت کے پیغمبر ہونے کی یہہ ہے کہ حضرت نے دعوی نبوت کیا اور بہت سے معجزات ظاہرہ مطابق و موافق اپنے دعوے کے ظاہر فرمائے اور یہہ دونون امر متواتر ہین لیکن دعوے پیغمبری کا پس کل مذاہب قایل ہین کہ حضرت نے دعوی پیغمبری کیا اور معجزے حضرت کے حد شمار سے زیادہ ہین بلکہ سب اقوال و افعال و اخلاق حضرت کے معجزے تھے اور متواتر ترین معجزات مین سے قرآن مجید ہے کہ تا روز قیامت باقی رہے گا اور جس زمانے مین جو پیغمبر مبعوث ہوتا تھا غالب معجزہ اوسکا جنس سے اوس فن کے ہوتا تھا کہ اوس زمانہ مین شایع تر ہو اور لوگ اوس زمانے کے اوس فن کے ماہر ہون اسلیے

کہ حجت اون لوگون پر تمام ہوجائے جیسا کہ زمانہ حضرت موسے مین مدار سحر پر تھا خدا نے اونکو عصا اور ید بیضا کرامت فرمایا باوجود اسکے کہ وہ لوگ ساحر تھے با اینہمہ معترف بعجز ہوئے اور جس زمانے مین حضرت عیسے علیہ السلام مبعوث ہوئے تو اوس زمانہ مین طب کی کثرت تھی اور اطبا حاذق مانند جالینوس وغیرہ کے موجود تھے پس حق تعالے نے حضرت عیسے کو معجزہ زندہ کرنیکا اور جذامی اور کوڑھی کو شفا بخشنے کا اور اندہے کو بینائی دینے کا عطا فرمایا کہ جو شبیہ اون طبیبونکے کام سے تھا لیکن نوع فعل البشر سے نتھا اور جس زمانے مین حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو عرب مین فن فصاحت وبلاغت پر مدار فضل وکمال تھا شعرا اشعار وعبارات فصیح وبلیغ لاتے تھے اور کعبے مین لٹکاتے تھے اور اوسپر فخر کرتے تھے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید پیش کیا اور فرمایا کہ اگر میری پیغمبری مین شک رکھتے ہو تو مثل اس قرآن کے لاؤ اونسے نہوسکا پھر فرمایا کہ ایک سورہ مثل اس قرآن کے لاؤ فصحاء عرب متوجہ ہوئے اور اتفاق کیا لیکن ایک چھوٹے سورہ کے مانند بھی نہ لاسکے باوجود اسکے کہ حضرت کو جھٹلاتے تھے اور قتل واسیر کرنیکا قصد رکھتے تھے مگر جب معارضہ قرآن چاہتے تھے نہوسکتا تھا اگر قادر ہوتے تو البتہ لاتے گو فصحا وشعراء عرب مین بکثرت تھے اور علما اور دانایان اہل کتاب موجود تھے اور بعد اوسکے آجتک دشمن حضرت کے دوستون سے زیادہ تر ہین مگر جواب قرآن نہ لاسکے اور کبھی نہ لاسکینگے پس معلوم ہوا کہ قرآن از قسم فعل البشر نہین ہے اور یہ فعل خالق عالم کا ہے اگر حضرت پیغمبر نہوتے تو خدا ایسا امر اونکی زبان پر جاری نکرتا اور صفات قرآن مجید کے بہت ہین بلحاظ اختصار نہین لکھے اور معجزے بھی اون حضرت کے بہت ہین چنانچہ حق الیقین مین ملا محمد باقر مجلسی رح نے لکھا ہے کہ خدا نے جس پیغمبر کو جو معجزہ عطا کیا مثل اوسکے اور زیادہ اوس سے حضرت کو معجزات کرامت فرمائے اور حضرت کے معجزونکا شمار نہین ہوسکتا ہزار معجزہ سے زیادہ اور کتابون

میں میتے لکھے ہیں اور عجیب حضرت کے چند قسم ہیں پہلی حضرت کے بدن شریف
کے معجزات میں ایک یہہ کہ ہمیشہ حضرت کی جبین نورانی سے نور چمکتا تھا اور رات
جاڑے کے شعاع جبین مبارک دیوار پر پڑتی تھی او جس وقت دست مبارک کو بلند کرتے تھے
انگشتان مبارک سے مانند شمع کے روشنی دیتی تھی دوسرے بو خوش حضرت
میں تھی جس راستہ گذر فرماتے تھے لوگ پہچان لیتے تھے کہ حضرت تشریف لائے
ہیں اور پسینہ حضرت کا جمع کرتے تھے کہ وہ بہترین عطر تھا اور اور عطروں میں ملاتے
تھے چنانچہ ایک ڈول پانی کا حضرت کی خدمت میں لائے حضرت نے ایک
چلو پانی منہ میں لیکے کلی کی اور ڈول میں ڈالی وہ پانی مشک سے خوشبو تر
ہوگیا تیسرے جب دھوپ میں کھڑے ہوتے تھے یا چلتے تھے تو حضرت کا سایہ
معلوم ہوتا تھا چوتھے جسکے ساتھ حضرت راہ چلتے تھے ہر چند وہ بلند ہوتا تھا حضرت
سوافق ایک سر و گردن کے اوس سے اونچے ہوتے تھے پانچویں ہمیشہ دھوپ
میں ابر حضرت پر سایہ کیے رہتا تھا اور ساتھ چلتا تھا چھٹے کوئی جانور حضرت کے سر پر
سے اوڑ کے نجاتا تھا اور کوئی جانور مثل مکھی اور مچھر وغیرہ کے حضرت پر نہ بیٹھتا
تھا ساتوین جسطرح حضرت سامنے سے دیکھتے تھے اوسی طرح سے جانب پشت
سے ملاحظہ فرماتے تھے آٹھوین خواب و بیداری حضرت کی یکسان تھی اور
نیند حضرت کے قوا کو ادراک سے بیکار نکرتی تھی اور باتین ملائکہ کی سنتے تھے
اور ملائکہ کو دیکھتے تھے اور جو کچھ دلوں میں گذرتا تھا اوسے جانتے تھے نوین یہہ کہ بدبو
حضرت کے مشام مبارک میں نہ پہونچتی تھی دسوین یہ کہ آب دہن جس کوئین
میں ڈالتے تھے اوسمین برکت ہوتی تھی اور وہ بہ آب ہوجاتا تھا اور جس صاحب
درد پر ملدیتے تھے شفا پاتا تھا اور دست مبارک جس طعام میں پہنچتا تھا اوسمین
برکت ہوتی تھی اور طعام قلیل بہت سے لوگونکو سیر کردیتا تھا چنانچہ ایک غالہ

اور ایک صاع جو مین جابر نے سات سو آدمیونکو سیر کیا گیارھوین یہہ کہ سب زبانین سمجھتے
تھے اور سب زبانونمین باتین کرتے تھے بارھوین حضرت کی ریش مبارک مین سترہ
سفید بال تھے کہ مانند آفتاب کے چمکتے تھے تیرھوین یہہ کہ مہر نبوت پشت مبارک پر
نقش تھی اور نور اوسکا نور آفتاب سے زیادہ تھا چودھوین یہہ کہ انگشتان مبارک
سے اسقدر پانی جاری ہوا کہ ایک جماعت کثیر سیراب ہوگئی پندرھوین یہہ کہ اونگلی
کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کیے سولھوین سنگریزے حضرت کے ہاتھ مین
تسبیح خدا کرتے تھے اور لوگ سنتے تھے سترھوین یہہ کہ جس چوپایہ پر حضرت سوار
ہولتے تھے راہوار ہوجاتا تھا اور پیر نہوتا تھا اٹھارھوین یہہ کہ ختنہ کیے ہوئے اور
ناف بریدہ اور آلایش خون وغیرہ سے پاک پیدا ہوئے تھے اور وقت ولادت
پاؤنکی جانب سے پیدا ہوئے تھے اور جب زمین پر تشریف لائے تو ایک نور مشک سے
بہتر پیدا ہوئی اور اوسنے تمام جہان کو معطر کیا پھر حضرت نے منھ کعبہ کیطرف کرکے
سجدہ کیا اور جب سر سجدہ سے اوٹھایا تو ہاتھ آسمان کیطرف بلند کیے اور وحدانیت
خدا اور اپنی رسالت کا اقرار فرمایا پھر حضرت سے ایک نور ساطع ہوا کہ اوسنے مشرق
مغرب عالم کو روشن کردیا اونیسوین یہہ کہ حضرت مدۃ العمر مین کبھی محتلم نہین ہوئے
بیسوین یہہ کہ جو فضلہ حضرت سے جدا ہوتا تھا اوس سے بوی مشک آتی تھی اور
کوئی اوسکو نہ دیکھتا تھا بلکہ زمین مامور تھی کہ اوسکو نگل جائے اکیسوین یہہ کہ
قوت مین کوئی فرد بشر حضرت کی برابری نہ کرسکتا تھا بائیسوین یہہ کہ جمیع مخلوقات
حضرت کی حرمت کی رعایت کرتی تھی اور جس پتھر اور درخت کیطرف سے گذرتے
تھے وہ حضرت کی تعظیم کے لیے جھکتا تھا اور سلام کرتا تھا اور لڑکپن مین ملایک
گہوارہ حضرت کا ہلاتا تھا تیئسوین یہہ کہ اگر زمین نرم پر چلتے تھے تو نشان قدم
محسوس نہوتا تھا اور جب زمین سخت پر راہ چلتے تھے تو اثر حضرت کے پاون کا

بنجاتا تھا جو تیسوین یہ کہ خدا نے حضرت کیطرف سے ایک ہیبت دلوںمین ڈالدی تھی
کہ باوجود ایسی تواضع اور شکستگی اور شفقت و مرحمت کے کوئی فرد البشر روئے
مبارک پر اچھی طرح نظر نکر سکتا تھا اور جو کافر دیر منافق حضرت کو دیکھتا تھا دہشت
سے خودبخود کانپنے لگتا تھا اور دو مہینونکی راہ سے کافرون کے دلون مین حضرت
کا رعب اثر کرتا تھا قسم دوسری معجزات وقت ولادت باسعادۃ شیعہ اور
سنی طرق متعددہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت کی شب ولادت کثیر السعادۃ
شیاطین آسمان پر جانے سے ممنوع ہوئے اور شہاب آسمان سے ظاہر
ہوئے یہانتک کہ لوگ ڈرے کہ قیامت برپا ہو گئی اور علم کاہنونکا جاتا رہا
اور سحر ساحر دلکا ضعیف ہو گیا اور جو بت عالم مین تھا منھ کے بھل گر پڑا اور
طاق کسرے کہ بادشاہ عجم نے نہایت استحکام سے بنایا تھا کہ ابتک باقی ہے
لرزہ مین آیا اور چودہ کنگرے اسکے گر پڑے اور درمیان سے شگافتہ ہو گیا
اور زمین تک دو حصہ ہو گیا اور ابتک شکستگی اوسکی اوسی قدر موجود ہے
اور ایک قصر کہ دجلہ پر بنایا تھا گر پڑا اور پانی اوسمین جاری ہوا اور دریاچہ
ساوہ کہ اوسکی پرستش کرتے تھے خشک ہو گیا اور ابتک کاشان مین اوسی
مقام پر ایک نمک سار موجود ہے اور آتشکدۂ فارس کہ ہزار برس سے اوسکی
پرستش کرتے تھے خاموش ہو گیا اور رودخانۂ ساوہ کہ برسون سے خشک تھا
پانی اوسمین جاری ہوا اور ایک نور اوس شب حجاز کیطرف سے چمکا اور
تمام عالم مین پھیلا اور تخت ہر بادشاہ کا اولٹ گیا اور سب بادشاہ وسوز گونگے
ہو گئے تھے اور بات نکر سکتے تھے اور ملائکہ مقرب اور ارواح پیغمبران واصفیا وقت
ولادت وافر السعادۃ حاضر ہوئی اور رضوان خازن بہشت ہمراہ حورونکے
نازل ہوا اور لوٹے اور طشت سونے اور چاندی اور زمرد کے بہشت سے

حاضر کیے گئے اور حضرت آمنہ کے لیے شربت بہشت آیا کہ اونھوں نے نوش فرمایا
اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بعد ولادت آبہای بہشت سے غسل دیا
اور عطرہاے فردوس سے معطر کیا اور حضرت کی پشت پر مہر نبوت کو نقش کیا
اور جو حریر سفید کہ ملائکہ بہشت سے لائے تھے اوسمین حضرت کو لپیٹا اور حضرت
کو جمیع روحانیون کو دکھایا اور سب ملائکہ آسمان و زمین مین حضرت کی حاضر
ہوئے اور حضرت پر سلام کیا اور وقت ولادت باسعادت دیوار کنگرہ کعبہ
معظمہ کے زمین سے جدا ہوئے اور حجرہ مقدسہ کیطرف سجدہ کرنیکو جھکے
اور اکثر عجیب و غریب امور اور معجزے وقت ولادت ظاہر ہوئے
چنانچہ چند معجزے کتاب حیات القلوب مین لکھے ہین قسم تیسری
انحضرت کے کہ جو آسمان سے متعلق ہین اور وہ بکثرت ہین پہلے شق القمر
دوسرے رجعت آفتاب نماز علی بن ابیطالب کے لیے تیسرے ستارونکا ٹوٹنا
اور کثرت شہاب وقت ولادت جیسا کہ مذکور ہوا چوتھے نازل ہونا مائدہ کا
آسمان سے اہلبیت علیہم السلام کے لیے پانچوین بجلی گرنا اور حضرت کے بعض دشمنون
پر نزول عذاب ہونا قسم چوتھی وہ معجزات جو حضرت سے زمین و سنگ
و درخت کی نسبت ظاہر ہوئے مانند اسکے کہ نالہ کرنا چوب خرما کا حضرت کی
مفارقت سے کہ حضرت نے اوسکو اپنی پشت مبارک کا تکیہ بنایا تھا اور طلب
کرنا حضرت کا درخت کو اور قبول کرنا اور آنا اوسکا حضرت کی طرف اور حضرت
کے اشارے سے بتونکا منہ کے بھل گر پڑنا اور ایک ساعت مین ہرا ہو جانا
اور پھل لگجانا درخت خشک مین اور حضرت کو درخت اور پتھر کا سلام کرنا اور خرمے
کے درختون کا سلمان فارسی کے لیے بونا اور اوسی ساعت اونکا بلند ہونا
اور میوہ دینا اور زمین مین اسپ سراقہ کے پاون گر جانا اور اس قسم کے معجزے

زیادہ حد و شمار سے ہین قسم پانچوین وہ معجزے کہ جو حضرت سے نسبت بحیوانات
ظاہر ہوئے مانند باتین کرنے آہو اور شتر اور گرگ اور سوسمار اور بزغالہ بریان
کے اور حضرت کے ناقہ کا شب عقبہ مین بولنا اور سفینہ غلام حضرت کو شیر کا راہ
بتلانا اور گواہی دینا حیوانون کا حضرت کی رسالت پر اور اسطرح کے بھی معجزات
بہت ہین قسم چھیٹی مستجاب ہونا دعاے حضرت کا اور زندہ ہونا مردون کا اور
بینا ہونا اندھون کا اور شفا پانا بیمارون کا اور اسطرح کے بھی معجزے بہت
ہین کہ شمار نہین رکھتے قسم ساتوین غالب ہونا حضرت کا دشمنون پر اور اونکے
شر سے محفوظ رہنا اور نازل ہونا ملائکہ آسمان کا حضرت کی نصرت کے لیے
جیسا کہ جنگ بدر اور اُحد وغیرہ مین ہوا اور آثار اوسکے لوگون پر ظاہر ہوئے
قسم آٹھوین غالب ہونا حضرت کا شیاطین اور جنون پر اور ایمان لانا جنونکا
حضرت کی رسالت پر جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے
قسم نوین خبر دینا امور پوشیدہ اور امور آیندہ کا مانند خبر دینے دولت بنی امیہ
کے مثل اسکے کہ بنی امیہ ہزار مہینے بادشاہی کرینگے اور مثل خبر دینے دولت
بنی عباس کے اور مظلوم ہونا اہلبیتؑ رسالت کا اور شہید ہونا امیرالمومنینؑ
اور حسنین علیہم السلام کا اور کیفیت ہر ایک کی شہادت کی اور تمام ہونا
ملک بادشاہ عجم کا اور باقی رہنا دولت نصاریٰ کا اور خبر دینا شہادت امام
رضا علیہ السلام کی اور دفن ہونا اونحضرت کا خراسان مین اور خبر دینا
شہادت حضرت امیرالمومنین علیہ السلام اور عمار کی اور اورونکی اور کیفیت اونکی
اور لڑنا حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا عائشہ اور طلحہ اور زبیر اور معاویہ اور خوارج
سے اور خبر دینا ابوذر کے مظلوم ہونے کی اور نکالنا اونکو مدینہ سے بلکہ جو کچھ اکثر
اہلبیتؑ اور صحابہ پر واقع ہوا حضرت نے اوس سے اخبار فرمایا اور خبر دینا وفات کا اپنی

بادشاہ حبش کا اوسکے انتقال کے وقت اور خبر دینا شہادت جعفر طیار اور زید
اور عبد اللہ بن رواحہ کی تبوک مین جس وقت یہ حضرات شہید ہوئے اور خبر دینا
شہادت حبیب ابن عدی کی مکہ مین اور خبر دینا اوس مال کی کہ عباس نے
مکہ مین پوشیدہ کیا تھا اور خبر دینا حضرت کا اون حالات سے جو کچھ کہ منافق اپنے
گھر و مین کہتے تھے اور جو کچھ کہ صحابہ اپنے گھر و مین کرتے تھے اور اکثر اشخاص
جو حضرت کے پاس آتے تھے حضرت اونسے پہلے حاجت اونکی بیان فرما دیتے
تھے اور ایسا فعل حضرت سے کم ظہور مین آتا تھا کہ معجزے سے خالی ہو اور جو کہ
تفصیل ان معجزون کی چاہے کتاب حیات القلوب کی جلد دوم کیطرف رجوع
کرے **فصل چوتھی** امامت کے بیان مین اس فصل مین آٹھ مطلب ہین
مطلب پہلا بیان مین اس امر کے کہ امام خدا کیطرف سے معین ہوتا ہے خلق
کے اختیار مین نہین ہے کتاب حق الیقین کے مطالب کا خلاصہ مضمون یہ
ہے کہ امت نے اختلاف کیا ہے اس بات پر کہ امام کا تعین واجب ہے یا نہین
اور اگر واجب ہے تو آیا خدا پر اوسکا معین کرنا واجب ہے یا امت پر جس امر پر
فرقۂ ناجیہ امامیہ نے اتفاق کیا ہے وہ یہ ہے کہ پروردگار عالم پر عقلاً و سمعاً
امام کا معین کرنا واجب ہے بالجملہ چند عقلی دلیلین نقل کیجاتی ہین پہلی یہ کہ
جو دلیل پیغمبرونکے بھیجنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہے وہی دلیل وجوب نصب
امام پر دلالت کرتی ہے دوسری یہ کہ معین کرنا امام کا لطف ہے اور لطف
خدا پر عقلاً واجب ہے اور اصلح خدا کے لیے عمل مین لانا امر واجب کا ہے اور
اس بات مین کسی طرح شک نہین ہوسکتا کہ بندونکے لیے جملہ احوال اور سب
زمانون مین رئیس یا ایسے کسی حاکم کا ہونا کہ انکے امور دین و دنیا کا مختار ہو عقلاً اصلح
معلوم ہوتا ہے اور ایسا رئیس ہمارا یا پیغمبر ہے یا امام اور جس زمانہ مین کہ پیغمبر نہو چاہیے کہ امام

ہو تیسری یہہ کہ جب بعثت حضرت رسولؐ کی مخصوص حضرت کے زمانے کے لیے
نتھی بلکہ حضرت سب خلائق پر تا قیام قیامت مبعوث ہوئے تھے اور ان بندگان
آلہی کے لیے ایک کتاب لائے تھے اور ایک شریعت جانب خدا سے مقرر ہوئی
تھی اور آداب و سنتیں ہر ایک امر مین مقرر ہوئی تھین چنانچہ مدت قلیل مین
ایک جماعت ایمان ظاہری لائی کہ اکثر اونمین سے باطن مین منافق تھے
پس کوئی عاقل یہہ امر تجویز نہین کر سکتا کہ خدا و رسول ایسے امر عظیم کو ناتمام
چھوڑین اور کوئی حفاظت کرنیوالا اس شریعت کا کہ جو مفسر اور واضح کنندہ
معانی قرآن مجید او سنت رسول کا ہو اور کذب و سہو اور تغیر و تبدل احکام سے
بری و معصوم ہو مقرر نکرین اور قرآن مجید مجمل اور غامض ان لوگومین چھوڑ دیا
جائے حالانکہ ابتک وہ قرآن جمع اور ترتیب نہین پایا اور جو کچھ قرآمین مذکور
ہے اوسمین نہایت اجمال ہے پس کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ اوس اجمال کو
ہر شخص ایک نہج پر سمجھے اور کوئی مفسر اوسکے لیے معین نہو علاوہ اسکے ہزار
مین سے ایک بھی احکام ضروریہ اوسکے ظاہر سے پیدا نہین ہوتے اور سنت
و احادیث مین نہایت اختلاف واقع ہے اور چند لوگ مسلم کہ طرح طرح کی غرضہائے
فاسدہ رکھتے ہون صاحب اختیار کیے جائین کہ حسب اہل باطل کو چاہین
اپنے واسطے معین کر لین اور وہ مرد جاہل جب کوئی امر مشکل درپیش ہو تو
صحابہ کو جمع کرے اور آپ مانند خر در گل مجبور ہو جائے اور ہر ایک سے پوچھے
اور اونمین سے ایک شخص کی عقل کو اپنی عقل باطل کے نزدیک ترجیح
دیدے جو کوئی تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہوگا ایسے امر قبیح کو خدا و رسول پر روا
نہ رکھیگا خصوصاً اوس صورت مین کہ معلوم ہو کہ خدا اپنے بندون کی نسبت
اس لطف و رحمت سے پیش آتا ہے پیغمبر عطوف و رحیم باینہمہ شفقت و مہربانی

اپنی امت کے حق مین کیونکر گوارا فرمائیگا کہ اوسکی امت ایسی حیرت وضلالت مین
گرفتار رہے اور ایسا پیغمبر کہ اپنے بدن شریف اور نفس لطیف پر ہدایت امت
کے لیے ہر طرح کی ذلت گوارا کرے کیونکر ہوسکتا ہے کہ ایکایک اپنے ہاتھ اوٹھالے
ایک رئیس یا ایک دہقانی اگر کسی دیہہ مین بیمار ہوتا ہے تو از راہ شفقت عزت
اور کھیتون پر کسی شخص لائق کو معین کرتا ہے اور رعایا کے حق مین وصیت کرتا
ہے اور ایک ضابطہ اپنے متروکات کے لیے قرار دیتا ہے کیونکر ہوسکتا ہے
کہ پیغمبر آخر الزمان دنیا سے جاوے اور اپنے دین وملت اور کتاب وسنت اور
رعیت وامت کے لیے کوئی وصی وجانشین معین نکرے اگر اسباب مین عقل
حاکم بحق نکریگی تو کسی امر دینی مین بھی حاکم بحق نکریگی چوتھی یہہ کہ سنی بھی اقرار
کرتے ہین کہ عادت مقررہ خدا کی سب پیغمبرونکی نسبت آدم سے تا خاتم الانبیا
یہہ تھی کہ جبتک خلیفہ پیغمبر معین نکرلیتا تھا اوسوقت تک وہ پیغمبر دنیا سے رحلت
نہ فرماتا تھا اور حضرت رسولؐ کا بھی سب لڑائیومین اور سفرومین یہی دستور
تھا کہ جب حضرت مدینہ مشرفہ سے باہر تشریف لیجاتے تھے تو کوئی رئیس اور
خلیفہ اپنا معین کرجاتے تھے اور سب شہرومین اور قریہ ہاے اسلام مین ایک
حاکم معین کرتے تھے اور امر امت کے امت پر نچھوڑتے تھے پس کیونکر اس
مفارقت کبری اور سفر آخری مین اس امت کو معطل چھوڑتے پانچوین یہہ
کہ رتبہ امام کا جسطرح سے کہ معلوم ومذکور ہوا اشرف منصب نبوت سے ہے اگر امام کو لوگ
امام بنالین تو ہوسکتا ہے کہ نبی کو بھی نبی بنالین اور یہہ امر باتفاق باطل ہے
اور بندونکے مصالح عام کے لیے عامہ امت کی ناقص عقلین حکم اصلح کب کرسکتی
ہین چنانچہ اکثر عقلاے صاحب تدبیر جب کسی بند وبست کے لیے کسی قریہ
مین کوئی حاکم معین کرتے ہین اور بعد اوسکے رائمین خطا ظاہر ہوتی ہے تو

اوس حاکم کو بدل ڈالتے ہین لیں ریاست دین و دنیا سے تمام خلق کے لیے کیونکر
عقلین آدمیونکی وفا کرینگی کہ کسیکو حاکم بنا ئین حالانکہ امامت مین عصمت شرط ہے
اور کوئی سواے خدا کے عصمت پر مطلع نہین ہوسکتا اور ادلۂ عقلیہ اس امر خاص
مین بہت ہین بلحاظ اختصار تحریر نہین کیے گئے اور آیات قرآن سے بھی ثابت
ہوتا ہے کہ امام خدا کیطرف سے معین ہوتا ہے چنانچہ اس باب مین اکثر آیات
حیات القلوب کی تیسری جلد مین موجود ہین مطلب دوسرا شرائط امامت
کے بیا مین حق الیقین مین مذکور ہے کہ موافق اقوال متکلمین و بنا بر شہرت
امامت مین تین شرطین ہین پہلی یہہ کہ چاہیے امام جملہ امور مین خصوصاً علم مین
کل امت سے افضل ہو اور یہہ امر بھی آیات قرآن سے ثابت ہے وہ آیتین
بلحاظ اختصار نہین لکھین دوسری شرائط امامت سے عصمت ہے اور
اجماع علماء امامیہ اس بات پر منعقد ہے کہ امام مثل پیغمبر کے ہے اول عمر سے
آخر عمر تک جمیع گناہان کبیرہ و صغیرہ سے معصوم ہے چنانچہ احادیث متواترہ
اس مضمون پر وارد ہوے ہین مؤلف کہتا ہے کہ اہلسنت بسبب محبت ابو بکر
و عمر و عثمان امامت مین عصمت شرط نہین جانتے اسلیے کہ اگر امامت مین عصمت
شرط جانین تو خلافت خلفاء ثلثہ باطل ہوجائیگی تیسری امامت مین فرقہ امامیہ
کے نزدیک امام کا ہاشمی ہونا شرط ہے اور یہہ امر اون نصوص سے ثابت ہے
کہ امام ہاشمی النسب ہی کے لیے نص با امامت وارد ہوئی ہے چنانچہ ان تین
صفتونکو متکلمین ذکر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ چاہیے جو صفتین پیغمبر مین مذکور
ہوئی ہین امام مین بھی ثابت ہون بلکہ اوسکے نسب مین بھی شبہہ نہو اور پدر
امام کا نبی اور مان غیر عفیفہ نہو اور جو عیوب کہ موجب تنفر خلق ہین اون سے
امام بری ہو اور سلطان المحققین نصیر الملۃ والدین اپنے بعض رسائل مین

لکھتے ہین کہ امام مین آٹھ شرطین معتبر ہین پہلی معصوم ہونا گناہان کبیرہ وصغیرہ سے دوسری عالم ہونا تیسری شجاع ہونا چوتھی یہہ کہ صفات کمال رکھتا ہونا مانند دلیری وسخاوت ومروت وغیرہ پانچوین یہہ کہ پاک ہو اون عیوب سے کہ باعث نفرت خلق ہون چھٹی یہہ کہ قرب ومنزلت اوسکی خدا کی نزدیک سب سے بیشتر ہو اور زہد وعبادت واطاعت اوسکی سب سے زیادہ تر ہو ساتوین یہہ کہ معجزات اوس سے ظاہر ہون کہ اور لوگ مثل مین اوس معجزے کے عاجز ہون اسلیے کہ وقت ضرورت معجزہ اوسکی حقیت کے لیے ایک دلیل ہو آٹھوین یہہ کہ امامت اوسکی عام ہو اور امامت اوسی ہی مین منحصر ہو مولف کہتا ہے کہ علاوہ اسکے اور صفتین اور خصائص امام کے لئی کتب معتبرہ مین بکثرت مین بلحاظ اختصار سنین لکھے گیئے اسی قدر جاننا کافی ہے کہ جو صفتین نبیؐ کی بیان ہوئین وہی صفتین امام مین ہوتی ہین مطلب تیسرا اون آیات کے بیان مین کہ جو امامت وفضیلت حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام پر دلالت واضحہ رکھتی ہین چنانچہ یہہ سب آیتین سنیون کی تفسیرون اور کتب معتبرہ سے لکھی جاتی ہین تا کسی کو مجال انکار باقی نرہے حق الیقین مین مذکور ہے کہ آیہ وافی ہدایہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ یعنی نہین ہے صاحب اختیار اور اولے تمھارے امور مین مگر خدا اور رسول اور وہ کہ ایمان لائے ہین اور وہ برپا رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو حال نماز مین کہ رکوع مین ہوتے ہین شیعون اور سنیون نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ یہہ آیہ شان جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام مین نازل ہوا ہے چنانچہ علماے اہلسنت سے صاحب جامع الاصول نے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین

اور سیوطی نے بہت سندون سے اور فخر رازی نے دو سند سے اور زمخشری اور بیضاوی اور نیشاپوری اور ابن الصبح اور واحدی اور واقدی اور ثعالبی اور بیہقی اور صاحب مشکوۃ اور مولفین اور مفسرین شیعون اور سنیون کی اسدی سے اور مجاہد اور حسن بصری اور اعمش اور عتبہ بن ابی الحکم اور غالب بن عبد اللہ اور قیس بن ابی الربیع اور غالب بن سعی اور ابن عباس اور ابوذر اور جابر وغیرہ سے روایت کرتے ہین اور وجہ اس آیہ کی دلیل ہونیکی امامت امیر المومنین علیہ السلام پر یہ ہے کہ لفظ ولی لغت مین چند معنی پر مستعمل ہے یاور اور دوست اور صاحب اختیار اور اولی بتصرف اور دو معنی اخیر کے معانی مین ایک دوسرے سے قریب ہین اور دو معنی اول کے یہ ظاہر ہے کہ اس آیہ مین مراد نہین ہین اسواسطے کہ یاور اور دوست مومنون کے مخصوص خدا اور رسول اور بعض مومن کہ موصوف ساتھ اس صفت کے ہون نہین ہین بلکہ سب مومن یاور اور دوست ایک دوسرے کے ہین جیسا کہ حقتعالے نے فرمایا ہے وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور ملائکہ بھی نصیب اور یاور مومنون کے ہین چنانچہ خداوند تعالی فرماتا ہے نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ بلکہ بعض کفار محب و یاور بعض مومنون کے ہوتے ہین اور اگر سنی کہین کہ آیہ مین لفظ جمع وارد ہوئی ہے پس یہ آیہ جناب امیر علیہ السلام کے لیے کیونکر مخصوص ہوگا جواب اوسکا یہ ہے کہ عرب اور عجم مین لفظ جمع من باب تعظیم یا کسی غرض و فائدہ خاص کیواسطے شخص واحد کے لیے بھی بولتے ہین اور قران مین نظیر اسکے اکثر مقام پر موجود ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی خصوصیت کا دعوے نہین کرتے اسواسطے کہ شیعون کی احادیث مین وارد ہوا ہے کہ سب ائمہ اس آیت مین داخل ہین جنانچہ ہر امام قریب امامت اس فضیلت پر فائز ہوتا ہے

اور صاحب کشاف کہتا ہے کہ مراد اس آیہ سے اگرچہ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں لیکن خدا نے لفظ جمع سے فرمایا ہے کہ اور لوگ بھی حضرت کی متابعت کرین حاصل یہ کہ یہ آیہ شان مین جناب امیر علیہ السلام کی وارد ہوا ہے اور مراد ولایت سے اس آیہ مین امامت ہے دوسرے آیہ کریمہ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین یعنی اے وہ گروہ کہ ایمان لائے ہو ڈرو خدا سے اور رہو ساتھ صادقون اور راست گویون کے سب چیزون مین خصوصاً دعوی ایمان مین بگفتار و کردار اور ظاہر ہے کہ انکے ساتھ رہنے سے انکی متابعت کردار و گفتار مین مقصود ہے نہ یہ کہ صادقین کے ساتھ رہو اسواسطے کہ یہ امر محال اور بیفائدہ ہے اور یہ حکم تا قیامت سب مومنین کے واسطے نافذ ہے اور امام اوسی کو کہتے ہین کہ جس شخص کی متابعت واجب ہو اور خلق اوسکی متابعت کرے خلاصہ یہ کہ اس آیہ مین حکم متابعت ہے نہ حکم مصاحبت اور صادق سے مراد یہ ہے کہ ہر قول و فعل مین صادق ہو اور جو ایسا ہوگا وہ معصوم ہے پس واجب ہے کہ معصوم ہر زمانہ مین ہو تا کہ خلائق اوس معصوم صادق کے ساتھ رہین اور یہی مذہب شیعونکا ہے پس جاننا چاہیے کہ باتفاق شیعہ و سنی سوائے خاتم النبیین و امیر المومنین و ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین عہد سید المرسلین سے آجتک کوئی فرد بشر معصوم نہین ہے پس منحصر ہوا کہ مراد اس آیہ مین یہی حضرات ہین اور احادیث اہلبیت علیہم السلام مین بھی یہی مضمون وارد ہوا ہے اور بعض تفاسیر اہلسنت مین بھی یہی مذکور ہے اور فخر رازی کہ سنیونکا امام ہے اوسکی تفسیر مین لکھا ہے کہ اس آیہ مین خدا مومنونکو حکم کرتا ہے کہ صادقون کے ساتھ رہین پس چاہیے کہ صادق موجود ہون اسواسطے کہ رہنا ساتھ کسی چیز کے مشروط ہے اوس چیز کے موجود ہونے پر پس لازم ہے کہ ہر زمانے مین صادق ہون پس

چاہیے کہ تمام امت باطل پر اجماع نکرے مولف کہتا ہے کہ فخر رازی کی اس تفسیر
سے ثابت ہوا کہ ہر زمانے مین کسی حجت خدا کا ہونا لازم ہے اور یہی مذہب شیعون
کا ہے چنانچہ کلمۂ حق زبان پر علمائے مخالفین کے بھی جاری ہوا آیت سے حقتعالی
فرماتا ہے أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ یعنی
آیا پس وہ شخص کہ حجت اور برہان پر ہے اپنے پروردگار کیطرف سے اور بعد
اوسکے ہے ایک شاہد اور گواہ اوسکا شل اوس شخص کے مراد اس آیہ مین اوس
شخص سے کہ جو بیّنہ پر ہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور شاہد
کی تفسیر مین اختلاف ہے اور احادیث معتبر مین وارد ہوا ہے کہ مراد شاہد سے
جناب امیر المومنین علیہ السلام ہین کہ حضرت کی حقیت پر گواہ ہین چنانچہ ابن ابی الحدید
اور ابن مغازلی اور سیوطی اور منثور اور طبری اور اکثر سنی لطریق متعدد عباد بن
عبداللہ بن الحرث سے روایت کرتے ہین کہ ایک روز حضرت امیر المومنین علیہ السلام
نے منبر پر فرمایا کہ کوئی شخص قریش مین سے نہین ہے مگر یہہ کہ ایک آیہ یا دو آیہ اوسکی مدح
اوسکی مذمت مین نازل ہوئے ہین پس ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کی شان مین کونسا
آیہ نازل ہوا ہے حضرت کو غیظ آیا اور فرمایا کہ تو نے سورۂ ہود مین اس آیہ کو نہین پڑھا
کہ رسولخدا بیّنہ اپنی خدا کیطرف سے ادا فرمائین اور مین گواہ اونکا ہون یہہ آیت
بسبب لفظ یتلوہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کے خلیفہ بلا فصل ہین چوتھی إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ
یعنی نہین ہے تو اے محمد مگر ڈرانے والا اس گروہ کا عذاب الہی سے اور واسطے
ہر ایک قوم کے ایک ہدایت کنندہ ہے اور سنی لطریق متعدد روایت کرتے ہین
کہ اس مقام پر لفظ ہادی سے مقصود جناب امیر المومنین علیہ السلام ہین چنانچہ
شواہد التنزیل مین ابی بردہ اسلمی سے روایت کیا ہے کہ ایک روز حضرت رسول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیلئے پانی طلب کیا اور جب فارغ ہوئے تو ہاتھ علی کا لیکے
اپنے سینے سے لگایا اور کہا اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ پھر ہاتھ سینے پر علی کے رکھا اور کہا
وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ اور بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ تو ہے نور بخشنے والا خلائق کا اور
علامت راہ ہدایت اور امیر قاریان قرآن کا ہے میں گواہی دیتا ہون کہ تو ایسا
ہی ہے اور حافظ ابو نعیم اصفہانی کہ سنیون کے مشاہیر محدثین مین سے ہے
کتاب مَانَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِیْ عَلِیٍّ مین چند سندون سے ابن عباس سے روایت
کرتا ہے کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا تو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دست مبارک اپنا دوش حضرت امیر پر رکھا اور فرمایا کہ یا علی تو ہی ہادی ہے اور
بعد میرے ہدایت پانیوالے تجھی سے ہدایت پائینگے پانچوین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ یعنی بعض
آدمیون مین سے وہ شخص ہے کہ بیچتا ہے اپنی جانکو واسطے طلب خوشنودی خدا کے
اور خدا مہربان ہے اپنے بندون پر احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ مین طرق شیعہ
وسنی سے وارد ہوا ہے کہ جس شب کفار قریش نے قتل رسول خدا کا ارادہ کیا
اور حضرت کو حق سبحانہ وتعالی کیجانب سے حکم ہوا کہ تم اپنے مقام پر علی ابن ابیطالب
کو سلا دو اور کفار قریش سے پوشیدہ ہو کر غار مین چلے جاؤ جسوقت جناب
رسالتماب نے علی ابن ابیطالب کو یہہ بشارت دی تو جناب امیر شادمان ہوئے
اور شکریہ مین اس نعمت کے کہ اپنی جان فدای جان حضرت رسول کرتے ہین
سجدۂ شکر بجا لائے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرش خواب پر سو
رہے اور مشرکین کی برہنہ شمشیرون سے پروا نکی تو اوسوقت یہہ آیہ کریمہ جناب امیر
کی شان مین نازل ہوا چنانچہ اس آیہ کا جناب امیر علیہ السلام کی شان مین نازل ہونا اکثر سنی
کتب تفسیر وحدیث مین بطریق متعدد روایت کرتے ہین فخر رازی نے تفسیر کبیر مین

اور نیشاپوری اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں و حافظ ابونعیم نے نزول آیات میں اور احمد نے مسند میں اور سمعانی نے فضائل میں اور غزالی نے احیاء العلوم میں اور مورخین و محدثین و شعراء اہل سنت نے اپنی تصانیف میں اس واقعہ کو ذکر کیا ہے چھٹے آیہ تطہیر
اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا یعنی ارادہ نہین کیا ہے خدا نے مگر یہہ کہ برطرف کرے تم سے شرک اور گناہ اور شک ور ہر بدی کو ای اہلبیت پیغمبر اور پاک کرے تمکو جیسا کہ پاک کرنا چاہیے احادیث متواترہ مین بطریق شیعہ و سنی وارد ہوا ہے کہ یہہ آیہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کی شان مین نازل ہوا سوا انکے ازواج وغیرہ سے کوئی اس آیہ مین داخل نہین ہے چنانچہ اکثر سنیون کے صحاح اور تفاسیر معتبرہ مثل تفسیر ثعلبی و جامع الاصول و صحیح ترمذی و مشکوٰۃ و صحیح مسلم وغیرہ اس امر کے مُصدِق ہین اور صحیح مسلم اور جامع الاصول مین روایت ہے کہ حصین بن سبرہ نے زید ابن ارقم سے پوچھا کہ آیا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج انکے اہلبیت مین داخل ہین زید نے کہا نہ واللہ زوجہ ایک مدت خاص تک شوہر کے ساتھ رہتی ہے اور جب اوسکو طلاق دیتے ہین تو وہ اپنے باپکے گھر چلی جاتی ہے اور اپنی قوم مین ملجاتی ہے بلکہ اہلبیت حضرت کے عزیزان مخصوص ہین کہ صدقہ اونپر حرام ہے اور مکرر احادیث مخالفین مین وارد ہوا ہے کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر و جناب سیدہ و حسنین علیہما السلام کو عبا مین داخل کیا اور فرمایا کہ خداوندا یہی میرے اہلبیت ہین ام سلمہ نے قصد کیا کہ مین بھی داخل ہو جاؤن حضرت نے فرمایا کہ عاقبت تیری بخیر ہے لیکن تو ان پنجتن مین شامل نہین ہو سکتی ساتوین آیہ مباہلہ ہے
فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ

أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ یعنی جو تجھ سے مجادلہ کرے امر عیسی میں بعد اسکے کہ آیا ہے تیری طرف علم اور برہان اور ظاہر کیا تو نے انپر اور اونھون نے نقبول نکیا پس کہہ انسے ای محمدؐ کہ بلائین ہم پسر اپنے اور تم پسر اپنے اور ہم عورتین اپنی اور تم عورتین اپنی اور ہم جانین اپنی یعنی اون لوگون کو جو بمنزلہ ہماری جان کے ہین اور تم اون لوگون کو جو بمنزلہ تمھاری جان کے ہین بعد اسکے تضرع اور دعا کرین ہم اور لعنت کرین ہم اور دوری رحمت خدا سے چاہین او پر اونکے کہ جھوٹ کہتے ہین ہم مین اور تم مین سے پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبا اوڑھی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسین علیہم السلام کو داخل عبا کیا اور کہا کہ خداوندا ہر ایک پیغمبر کے اہلبیت ہوتے ہین بار الٰہا یہہ میرے اہلبیت ہین پس انسے دور کر شک اور گناہ کو اور پاک کر انکو جیسا کہ پاک کرنا چاہیے پس جبرئیل نازل ہوئے اور یہہ آیہ شانمین انکی لائے اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ کو اپنے ساتھ مدینہ سے مباہلہ کے لیے باہر لے گئے چونکہ نصاریٰ سے حقیت حضرت کی جانتے تھے بعد اوآنحضرت کے کھڑے ہونے کے مع ان حضرات عصمت وطہارت کے مقام مباہلہ مین آثار نزول عذاب زمین وآسمان مین ظاہر ہوئے عالم بزرگ نصاریٰ نے کہا قسم بخدا مین چند صورتین دیکھتا ہون کہ اگر دعا کرین کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے اوکھڑ جائین تو اوکھڑ جاینگے اسحالت مین نصاریٰ نجران نے مباہلہ پر جرات نکی بلکہ استدعای مصالحہ کیا اور ہر سال جزیہ دینا قبول کر لیا حضرت نے انکو لعنت نکی اور بحکم خدا جزیہ قرار دیا اس مباہلہ سے چند امر ظاہر ہوئے پہلے حقیت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے

ظاہر ہوا کہ آل عبا علیہم السلام بزرگوار ترین خلق تھے کہ انکو حضرت نے اپنے مین شریک
کیا تیسرے یہہ آنحضرت کے نزدیک عزیز ترین خلق تھے کہ حضرت اظہار حقیت کے
لیے انکو مقام دعا پر اپنے ہمراہ لائے جو تھے یہہ کہ حسنؑ و حسینؑ فرزند حقیقی حضرت
قرار پائے اور رتبہ انکا سب صحابہ سے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نزدیک باوجود صغر سنی زیادہ تر ہوا پانچوین یہہ کہ حضرت فاطمہؑ بہترین زنان عالم
تھین اور بیبیوں اور سب عزیزوں سے حضرت کے نزدیک مخصوص اور قریب تر
تھین اور خدا کے نزدیک عالی رتبہ تھین چھٹے یہہ کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
باتفاق سنی و شیعہ داخل مباہلہ تھے اور ابناءنا ونساءنا کا مصداق تھے بلکہ داخل انفسنا
تھے یعنی بمنزلہ نفس و جان پیغمبر تھے پس جو کمال کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین مجتمع تھے چاہیئے کہ جناب امیر علیہ السلام مین بھی باستثناے پیغمبری وہی کمال
ہون آٹھوین وتعیہا اذن واعیۃ یعنی جمع کرتا ہے اور حفاظت کرتا ہے
آیات قرآنی اور حقائق ربانی کو وہ کان کہ حفظ کنندہ اور نگاہدارندہ ہے اور شیعہ و
سنی طرق بسیار سے روایت کرتے ہین کہ یہہ آیہ شان حضرت امیر المومنین
علیہ السلام مین نازل ہوا ہے چنانچہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اور حافظ ابونعیم نے
حلیہ مین اور واحدی نے اسباب نزول مین اور نطنزی نے خصائص مین اور
راغب اصفہانی نے محاضرات مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین اور ابن
مردویہ نے اپنی کتاب مناقب مین اور اکثر محدثین اور مفسرین شیعہ و سنی نے اس امر کی
تصریح کی ہے اور بعضی روایتین اس لفظ سے ہین کہ حضرت امیر المومنین علیہ
السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو گلے لگایا اور ارشاد
کیا کہ مجھے میرے پروردگار نے مامور فرمایا ہے کہ مین تجھکو اپنا قریب گردانون اور
دور نکرون اور اپنے علوم تجھے بتاؤن لہذا مجھ پر لازم ہے کہ اپنے پروردگار

الٰہی تو مستحق مین فرمان برداری بجالاون اور مجکو سزاوار ہے کہ تو اون علوم کا حفظ
کراور اونمین فراموش نکرین یہہ آیہ نازل ہوا تو مین اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجۡعَلُ لَہُمُ الرَّحۡمٰنُ وُدًّا یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے
ہین اور عملہاے شائستہ کرتے ہین جلد قرار دیتا ہے واسطے اونکے خداوند
مہربان دوستی ثعلبی لکہتا ہے کہ یعنی خدا انکو دوست رکہتا ہے اور دوستی انکی
موسنین اہل آسمان وزمین کے دل مین جاگزین فرماتا ہے براء ابن عازب
سے اپنی سند مین روایت کرتا ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب
امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ اے علی خدا سے کہو کہ بار خدایا میرے لیے کوئی
عہد قرار دے اور میری محبت ومودت مومنونکے دلون مین جاگزین فرما
پس خدا نے اس آیہ وافی ہدایہ کو بہیجا اور حافظ ابو نعیم بہی کتاب ما نزل من القرآن
فی علی مین بسندہا سے خود براء ابن عازب سے قریب اسی مضمون کے روایت
کرتا ہے اور اکثر مفسرین ومحدثین اہلسنت نے روایت کی ہے کہ یہ آیہ شان
حضرت امیر علیہ السلام مین نازل ہوا ہے اور اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن
کو محبت علی بن ابیطالب علیہ السلام ضرور ہے اور مخفی نہ رہے کہ یہہ محبت جو
اس آیت مین مذکور ہے اور حضرت نے اوسکے لیے دعا کی ہے یہ محبت خاص
ہے جو کہ جزو ایمان ہے اور اگر یہہ محبت خاص نہو تو علامت نفاق کی ہے اور مقام
پر محبت عام جو کہ ہر مومن کے ساتھ ہونا چاہیے مقصود نہین ہے چنانچہ یہہ مضمون
احادیث اہلسنت سے بہی ثابت ہوتا ہے مشکوٰۃ مین صحیح ترمذی ومسند احمد
ابن حنبل سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ علی کو منافق دوست نرکہیگا اور مومن دشمن نہ رکہے گا اور کتب اہل سنت
مین مذکور ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر سے ارشاد

فرمایا کہ تجھکو دوست نہین رکھتا مگر مومن اور دشمن نہین رکھتا مگر منافق اور حضرت
امیرالمومنین علیہ السلام نے خود ارشاد کیا کہ قسم بخدا محمد سے پیغمبر خدا نے عہد فرمایا
کہ دوست نہین رکھتا ہے مجکو مگر مومن اور دشمن نہین رکھتا ہے مجکو مگر منافق اور
اور حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے ہین جو علی علیہ السلام کو دوست
رکھتا ہے بتحقیق کہ وہ مجکو دوست رکھتا ہے اور جو علی کو دشمن رکھتا ہے بتحقیق کہ وہ
مجکو دشمن رکھتا ہے اور جو کہ علی علیہ السلام کو آزار پہونچاتا ہے بتحقیق کہ مجکو آزار پہونچایا
ہے اور جو کہ مجکو آزار پہونچاتا ہے بتحقیق کہ خدا کو آزار پہونچاتا ہے اور جابر سے روایت
کی ہے کہ ہم زمانہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین منافقین کو نہ پہچانتے
تھے مگر بسبب بغض علی بن ابیطالب علیہ السلام اسی مقام تک ابن عبد البر کی حدیث
تھین اور صحیح ترمذی وغیرہ مین اسی سے قریب اور احادیث ہین مولف کہتا ہے
یہہ احادیث امامت امیرالمومنین اور ائمہ اثنا عشر سلام اللہ علیہم اجمعین پر دلالت
واضحہ رکھتی ہین اسواسطے کہ ایک شخص کا منجملہ امت پیغمبر باین صفت مخصوص
ہونا کہ مودت اوسکی علامت ایمان اور دشمنی اوسکی علامت کفر ہو عقل وانصاف
کے نزدیک یہہ تخصیص ممکن نہین ہو سکتی مگر امام کی نسبت جو معصوم ہو اور کیونکر
ہو سکتا ہے کہ رعایا مین سے ایک شخص کی دشمنی کے سبب سے مسلم پر اطلاق
کفر ہو جائے اور وہ شخص کہ جسکی مودت فرض کیجائے جس صورت مین معصوم نہوگا
تو گناہگار ہوگا اور گناہگار سے بغض رکھنا بسبب اوسکے گناہ کے بعض اوقات
واجب و لازم ہو جاتا ہے پس ان حدیثون اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ جناب
امیر علیہ السلام امام بھی ہین اور معصوم بھی ہین اور دوست حضرت کے مومن ہین
اور دشمن اونکے منافق ہین جس جماعت نے کہ علی بن ابیطالب علیہ السلام
سے دشمنی کی اور حضرت کو آزار پہونچایا اور بجبر بیعت کے لیے بلایا اور جنگ صفین

وجل مین اذیت دی سب منافق تھے اور خدا فرماتا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ
الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ دسوین لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ یعنی نہین ہے نیکی اسبات مین کہ داخل ہو گھرون مین پشت کیطرف
اور لیکن نیکوکار وہ شخص ہے کہ پرہیزگاری کرے اور داخل ہو گھرون مین انکے دروازون
سے اور پرہیز کرو خدا سے اور اوسکے عذاب سے شاید رستگار ہو اور محقق اور
مفسرین اہل سنت کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ امور دین اوسکی راہ سے
اور علم و حکمت کو اوسکے معدن سے حاصل کرنا چاہیے اور راہ علم اور دریاب علم
اہلبیت علیہم السلام ہین چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سے روایت کی ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا
اور مشکوٰۃ مین ترمذی سے روایت کی ہے کہ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا
اور استیعاب مین روایت کی ہے کہ اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا
فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ مِنْ بَابِهَا اور مناقب خوارزمی مین بھی مثل انکے
روایات سے روایت کی ہے اور مضمون سب کا یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین شہر علم و حکمت ہون اور علی دروازہ اوسکا ہے
پس جسکو علم مطلوب ہو چاہیے کہ دروازہ کی طرف سے آئے مؤلف کہتا ہے کہ
یہ حدیث متواتر ہے کوئی اسکا انکار نہین کرسکتا اور بمفاد آیہ شریفہ چاہیے کہ
طلب علم کے لیے جناب امیر علیہ السلام کیطرف رجوع کرین اور عدم احتیاج امام کی
طرف تحصیل علم دین کی ہے پس اونحضرت کی موجودگی مین دوسرے کو امام اور مرجع
علم دین قرار دینا باطل ہو گا گیارھوین فَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ
مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اگر عائشہ اور حفصہ مدد اپنی دوسرے

الی کرین ایذا اور آزار دینے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس خدا یا ور اوسکا
سہے اور جبرئیل اور صالح المومنین چنانچہ شیعہ اور سنی بطرق متعددہ روایت کرتے
ہین کہ صالح المومنین حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہین حافظ ابو نعیم نے کتاب
ما نزل من القرآن فی علی مین اور ثعلبی نے تفسیر مین اور ابن مردویہ نے مناقب
مین اسما بنت عمیس وغیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا کہ صالح مومنان علی بن ابیطالب علیہما السلام ہین بارھوین
اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ آیہ دیگر وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ
هُمُ الْفَائِزُونَ یعنی آیا گردانتے ہو تم پانی دینا حاجیونکو چاہ زمزم سے اور عمارت
کرنا مسجد الحرام کا مثل اعمال اوس شخص کے کہ ایمان لایا ہے خدا اور روز قیامت
کا اور جہاد راہ خدا مین کیے ہین برابر نہین ہے یہہ فضیلت اور ثواب مین اور خدا
ہدایت نہین کرتا ہے راہ بہشت کی گروہ ستمگاران کو اور ترجمہ دوسری آیت کا
یہہ ہے کہ وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور ہجرت کی ہے دار الاسلام مین اور جہاد
کیا ہے راہ خدا مین اپنے مالون اور اپنی جانون سے بزرگتر ہے درجہ اونکا نزدیک
خدا کے اور یہہ ہین رستگار اور پہونچے ہین مطلب مقصود کو شیعہ اور سنی کے
مفسرین اور محدثین نے اتفاق کیا ہے کہ یہہ آیہ شان حضرت امیر المومنین علیہ
السلام مین نازل ہوا ہے چنانچہ صاحب کشاف اور فخر رازی اور بیضاوی کی نہایت
تعصب رکھتے ہین اس کا انکار نہین کرتے اور ثعلبی نے حسن بصری اور شعبی اور
محمد بن کعب قرظی سے روایت کی ہے کہ یہہ آیت مقدسہ علی بن ابیطالب علیہ السلام

اور عباس اور طلحہ بن شیبہ مین نازل ہوئی ہے اوسوقت کہ یہہ لوگ فخر کرتے
تھے طلحہ نے کہا مین صاحب خانۂ کعبہ ہون اور کنجیان کعبہ کی میرے ہاتھ مین ہین
اگر چاہون رات کو کعبہ مین سو سکتا ہون عباس نے کہا زمزم اور پانی دینا حاجیونکا
مجھ سے متعلق ہے اگر چاہون رات کو مسجد الحرام مین سو سکتا ہون حضرت امیر المومنین
علیہ السلام نے فرمایا مین نہین جانتا تم کیا کہتے ہو مینے چھ مہینے پیشتر سب سے رو بقبلہ
نماز پڑھی اور راہ خدا مین جہاد کیا یہہ گفتگو تھی کہ یہہ آیہ نازل ہوا تیرھوین
اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اُولٰئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ یعنی وہ
لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اعمال شایستہ کئے ہین بہترین خلائق ہین پھر
بعد اوسکے فرمایا جَزَاؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا
الْاَنْھَارُ خَالِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ذٰلِکَ لِمَنْ
خَشِیَ رَبَّہٗ یعنی جزا انکی نزدیک انکے پروردگار کے بہشت عدن ہے جاری
ہوتی ہین نیچے اوسکے نہرین کہ ہمیشہ و ابدالاباد اونمین رہینگے خدا راضی ہے انسے
اور یہہ راضی ہین خدا سے یہ واسطے اوس شخص کے ہے کہ ڈرے اپنے خدا سے
احادیث معتبرہ مین طریق شیعہ و سنی سے وارد ہوا ہے کہ یہہ آیہ شان مین حضرت
امیر المومنین علیہ السلام اور شان مین اونکے شیعونکے نازل ہوئی ہین چنانچہ
حافظ ابو نعیم نے بسند خود بواسطہ ابن عباس حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا تو حضرت رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ مصداق اس آیہ کا تو اور تیرے شیعہ ہین
اور روز قیامت تو اور شیعہ تیرے اور پسندیدہ خدا حقتعالی سے راضی آئینگے اور
خدا تم سے راضی ہے اور دشمن تیرے غضبناک اس حال سے وارد ہونگے
کہ نجین گردن ہونگی اور ابو القاسم نے شواہد التنزیل مین ابن عباس سے

روایت کی ہے کہ یہ آیہ شان مین علی اور اونکے اہلبیت کے نازل ہوا اور ابن مردویہ
اور سب محدث سنیون کے بطریق متعدد اس مضمونکو روایت کرتے ہین اور تائید
کرنیوالی اس قول کی وہ حدیث ہے کہ فخر رازی وغیرہ نے ابن مسعود سے روایت
کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عَلِیٌّ خَیرُ البَشَرِ مَن اَبیٰ
فَقَد کَفَرَ یعنی علی بہترین بشر ہے جو کہ انکار کرے کافر ہے چودھوین قُل کَفیٰ
بِاللّٰہِ شَہِیدًا بَینِی وَبَینَکُم وَمَن عِندَہٗ عِلمُ الکِتَابِ یعنی اے محمد بس
ہے خدا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ شخص کہ نزدیک اوسکے
ہے علم کتاب یعنی علم قرآن یا لوح محفوظ احادیث مین وارد ہوا ہے کہ مراد
اوس شخص سے کہ اوسکو علم کتاب ہے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اور ائمہ
طاہرین علیہم السلام ہین چنانچہ سنی شیعی سے روایت کرتے ہین کہ کوئی شخص
بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بن ابیطالب علیہ السلام سے زیادہ تر
کتاب خدا کا جاننے والا نتھا اور ابو نعیم اور ثعلبی نے باسناد خود محمد بن حنفیہ
سے روایت کرتے ہین مَن عِندَہٗ عِلمُ الکِتَابِ علی بن ابیطالب علیہ
السلام تھے پندرھوین آیۂ نجویٰ ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ مفسرین سنی نے
روایت کی ہے کہ اصحاب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت
سوال کیا کرتے تھے حقتعالی نے اسی سبب سے اور امتحان صحابہ کے لیے
تا ظاہر ہوجاوے کہ اصحاب مین کون مقام اخلاص مین ثابت قدم ہے اس
آیہ کو نازل فرمایا یَا اَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا اِذَا نَاجَیتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَینَ
یَدَی نَجوٰیکُم صَدَقَۃً یعنی اے گروہ مومنین کہ ایمان لائے ہو جسوقت تم [illegible]
سے راز کہو لیس پہلے اس راز لینے سے کچھ تصدق کرو بیضاوی اور سب مفسر
لکھتے ہین کہ اس آیہ کو سنکر دس دن تک کسی صحابی نے سوای حضرت امیر المؤمنین

علیہ السلام رسولخدا سے کوئی راز اور کوئی مطلب بیان نہین کیا یہانتک کہ یہ آیہ منسوخ
ہوگیا اور اس مضمون پر شیعہ و سنی سب نے اتفاق کیا ہے اور مجاہد سے حافظ
ابو نعیم اور سب مفسرون نے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
نے فرمایا کہ ایک آیہ قرآن مین ایسا ہے کہ اوسپر کسی نے مجھ سے پہلے عمل نہین
کیا اور میرے بعد بھی اوسپر کوئی عمل نکریگا اور وہ آیہ نجوے ہے کہ میرے پاس
ایک دینار تھا مین نے اوسے دس درہم کو بیچا اور جسوقت مینے چاہا ایک درہم
تصدق دیا اور رسولخدا سے راز بیان کیا یہانتک کہ یہ آیہ منسوخ ہوگیا اور دوسری
روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری برکت سے خدا نے اس امت کو
اس حکم مین تخفیف دی اور اسدی نے بھی کہ سنیون کے علما مین سے ہے
اسی طرح روایت کی ہے **مولف** کہتا ہے کہ ان روایات اور اس آیہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ جو حدیثین سنیون نے بنائی ہین کہ خلفا سے جو اپنے
مال کو راہ خدا مین صرف کرتے تھے کذب محض ہے اسلیے کہ اگر اونکو امر دین
مین اعتنا ہوتی وہ تین دن تک راز کہنے سے کیون باز رہتے **سولھوین**
وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا یعنی چنگل مارو ریسمان خدا پر
سب لوگ اور پراگندہ و پریشان نہو جانا چاہیے کہ ریسمان خدا کنایہ ہے اوس
چیز سے کہ جسکو خدا نے اس امت کی نجات کا سبب گردانا ہے اور احادیث کثیرہ
مین وارد ہوا ہے کہ مراد حبل اللہ سے اہلبیت رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
ہین چنانچہ ثعلبی نے اپنی تفسیر مین ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ہین حبل اللہ جسے خدا نے
اس آیہ مین ارشاد فرمایا ہے اور حافظ ابو نعیم نے بھی اس مضمون کو ابو حفص
صائغ سے روایت کیا ہے **سترھوین** وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ

یعنی پیغمبر اوکا فرمانو کہ یہہ سوال کیے جاینگے حافظ ابونعیم حلیہ مین اور ابوالقاسم حکانی
شواہد التنزیل مین اور ابن شیرویہ فردوس الاخبار مین اور ابن مردویہ مناقب مین
اور سوا انکے اور اہلسنت باسناد کثیرہ ابن عباس اور ابوسعید خدری سے روایت
کرتے ہین کہ یہہ کفار محبت علی بن ابیطالب علیہما السلام سے سوال کیے
جاینگے اٹھارھوین قُل لَّا اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِي
الۡقُرۡبٰى وَمَنۡ يَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِيۡهَا حُسۡنًا موافق احادیث
معتبرہ شیعہ وسنی اس آیہ کے حاصل معنی یہہ ہین کہ کہہ اے محمد ان لوگون
سے کہ مین تم سے بعوض تبلیغ رسالت کسی قسم کی اجرت کا سائل وطلبگار نہین
ہون مگر یہہ کہ اپنے عزیزون اور اقربا کی مودت چاہتا ہون اور جو شخص میری مودت
مین زیادتی حسنہ چاہے مین اوسکے لیے نیکی و ثواب اوسکا زیادہ کرتا ہون اور
صحیح مسلم مین ابی جبیر سے روایت کی ہے کہ اس آیہ مین لفظ قربی سے قرابت
آل محمد مراد ہین اور ابوالقاسم حکانی نے شواہد التنزیل مین ابن جبیر سے
اور اوسنے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا تو صحابہ
نے عرض کی یا رسول اللہ کون ہین وہ لوگ جنکی محبت ہمپر مامور ہوئے
ہین حضرت نے ارشاد فرمایا کہ علی ہے اور فاطمہ اور اولاد اونکی اور بروایت
ابونعیم دو پسر علی و فاطمہ کے اور ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر مین ابن عباس سے
اس مضمون کو روایت کیا ہے اور شواہد التنزیل مین ابوامامہ باہلی سے روایت
کی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے پیغمبرونکو جداجدا
متفرق سے پیدا کیا اور مین اور علی ایک درخت سے پیدا ہوئے ہین مین
اوس درخت کی جڑ ہون اور علی اوسکی شاخ ہین اور حسن اور حسین علیہما السلام
اوسکے میوے ہین اور شیعہ ہمارے اوس درخت کے پتے ہین جو کوئی ایک شاخ

مین بھی اوسکی شاخون مین سے چنگل مار یگا وہ نجات پائیگا اور جو کہ اوسکو چھوڑ
سکے اور طرف میل کریگا وہ جہنم مین جائیگا اور اگر کوئی بندہ درمیان صفا
او مروہ کئی ہزار برس عبادت خدا کرے یہانتک کہ مانند مشک بوسیدہ ہو اور
محبت ہماری نہ رکھتا ہو خدا اوسکو اوندھے منھ جہنم مین ڈالیگا پھر حضرت نے
یہی آیہ مذکور پڑھا اور ثعلبی اور صاحب کشاف اور فخر رازی سے جریر بن عبد اللہ
سے روایت کی ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا جو کہ محبت آل محمد پر مرے وہ شہید مرتا ہے اور آمرزیدہ گار ہے اور
توبہ کیے ہوئے مرتا ہے اور با ایمان کامل مرتا ہے اور اوسکو ملک الموت
اور منکر و نکیر بہشت کی بشارت دیتے ہین اور اوس شخص کو بہشت کیطرف
اسطرح لیجائینگے جسطرح دولھن کو دولھا کے گھر مین لیجاتے ہین اور بہشت
کیطرف اوسکی قبر مین دو دروازے کھول دینگے اور حقتعالی ملائکہ رحمت کو
اوسکی قبر کی زیارت کے لیے بھیجتا ہے اور جو شخص محبت آل محمد پر انتقال
کریگا وہ میری سنت پر مریگا اور جو شخص دشمنی آل محمد پر مریگا تو جب
اوسکو قیامت مین حاضر کرینگے تو اوسکی دونو آنکھو مین لکھا ہوگا کہ یہہ رحمت
خدا سے نا امید ہے اور جو شخص دشمنی آل محمد پر مرتا ہے کافر مرتا ہے اور جو
بغض آل محمد پر مرتا ہے بوی بہشت نہین سونگھتا ہے مولف کہتا ہے
کہ سنیون کی روایات و احادیث اور آیات قرآنی سے فضائل محمد و آل محمد
اور فضائل شیعیان علی بن ابیطالب اور انکا مومن اور اہل بہشت ہونا اور
دشمنان اہلبیت کا اہل جہنم و کافر ہونا بکمال وضاحت ثابت ہوتا ہے
اونیسوین اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ
مَاٰبٍ یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور اعمال شایستہ کرتے ہین طوبی ہے

واسطے انکے ہے اور نیک ہے بازگشت اونکی آخرت مین ثعلبی نے ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ طوبی ایک درخت ہے کہ جڑ اوسکی بہشت مین علی بن ابیطالب
علیہ السلام کے دولت سرا مین ہے اور ہر مومن کے گھر مین اوسکی ایک شاخ
ہے اور جسقدر آیات کہ شان حضرت امیر المومنین و اہلبیت طاہرین سلام اللہ
علیہم اجمعین مین نازل ہوے ہین بکثرت ہین بخیال اختصار اسی مقدار پر اکتفا کی
گئی اور جو آیتین کہ مذکور ہوئین تفصیل انکی بحار الانوار و حق الیقین و حیات القلوب
مین موجود ہے **مطلب چوتھا** اون احادیث متواترہ کے بیان مین جو امامت
و خلافت حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب پر دلالت کرتی ہین اور یہہ سب
حدیثین سنیون کی کتابون سے لکھی گئی ہین تا کسی کو مجال انکار باقی نرہے اس
مقام مین حق الیقین سے بعض مطالب خلاصہ کر کے لکھے جاتے ہین پہلی
حدیث غدیر ہے کہ جو امامت امیر المومنین علیہ السلام پر نص صریح اور متواتر
و مسلم سنی و شیعہ ہے اور اس حدیث کو شیعہ و سنی نے اپنی تفسیر ہای معتبر
اور تواریخ معتمد مین اس کثرت سے لکھا ہے کہ کسیکو شک و شبہہ اور مجال
انکار نہین رہا اگر اس حدیث کا کوئی انکار کرے تو وجود مکہ معظمہ کا بھی وجود
تواتر انکار ممکن ہو جائیگا سفینۃ النجاۃ کا خلاصہ ترجمہ یہہ ہے کہ ارباب تفسیر و
تاریخ سنی بھی اور شیعہ بھی لکھتے ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
بعد حج آخری کہ دو مہینہ قبل از وفات حضرت مکہ معظمہ سے جانب مدینہ منورہ روانہ
ہوے ذیحج کی اٹھارہوین تاریخ اثنای راہ مین یہہ آیہ نازل ہوا یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ
وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ معنی اس آیہ کے یہہ ہین کہ ای پیغمبر پہونچا خلائق
کو جو کچھ کہ بھیجا گیا تیری طرف جانب خدا سے اور اگر نہ کریگا تو اوس امر کو کہ جسپر

مامور ہوا ہے اور نہ پہونچائیگا اوسکو خلق کیطرف تو گویا نہ پہونچایا تونے پیغام
اپنے پروردگار کا اور نہ ادا کی رسالت اوسکی اور خدا لنگاہ رکھیگا تجھکو شر سے
آدمیون کے اوسوقت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غدیر خم مین فوری
اوترے حالانکہ وہ مقام قافلہ کے اوترنے کا نہ تھا اور دوپہر تھی اور عین شدت
گرمی کی تھی پھر پالانہائے شتر سے ایک بلندی مثل منبر کے بنائی پھر حضرت
اوس منبر پر تشریف لیگئے تاکہ سب آدمی حضرت کو دیکھین اوسوقت ایک
خطبہ بیان فرمایا اور خلائق کو اپنی وفات کی خبر دی اور آدمیونکو تمسک قرآن مجید
اور اہلبیت پر مامور کیا پھر فرمایا اَلَستُ اَولٰی بِکُم مِن اَنفُسِکُم یعنی آیا مین
نہین ہون اولی تم مین تم سب سے اور اکثر روایتون مین یون وارد ہوا ہے
اَلَستُ اَولٰی بِالمُؤمِنِینَ مِن اَنفُسِہِم یعنی آیا مین نہین ہون اولی
مومنین مین سب مومنون سے حاصل معنی دونون کے ایک ہین اور غرض
اس سے حضرت کی یہہ تھی کہ بیان کرین کہ امور مین ہر ایک مومن کے خود اوس
سے مین زیادہ اختیار رکھتا ہون اور حکم میرا اوسکے امور مین اوسکے حکم سے
زیادہ تر جاری ہے حضرت کے ارشاد فرمانے کے بعد سب آدمیون نے کہا
اسیطرح ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر حضرت نے علی مرتضے
علیہ السلام کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور سبکو دکھایا اور فرمایا فَمَن کُنتُ مَولَاہُ
فَعَلِیٌّ مَولَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِ مَن وَالَاہُ وَعَادِ مَن عَادَاہُ وَانصُر مَن
نَصَرَہُ وَاخذُل مَن خَذَلَہُ معنے اسکے یہہ ہین کہ جس کسی کا مین مولا
ہون علی بھی اوسکا مولا ہے خدایا دوست رکھ اوس شخص کو کہ جو دوست
رکھے علی کو اور دشمن رکھ اوس شخص کو جو دشمن رکھے علی کو اور مدد کر اوس شخص
کی کہ جو مدد کرے علی کی اور یاری نکر اوس شخص کی کہ جو علی سے کنارہ کشی کرے

مسند احمد حنبل مین مذکور ہی کہ بعد اسکی علی بن ابی طالب علیہ السلام سے عمر نی آکر کہا
مبارک اور گوارا ہو تمکو ای علی کہ تم ہر مرد و زن با ایمان کی مولا ہو بعد اسکی حضرت
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ پر یہہ آیہ نازل ہوا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا معنی اسکی یہہ ہین کہ آجکی دن کامل کیا مینی واسطے
تمہاری دین تمہارا اور تمام کیا مینی تمپر اپنی نعمت کو اور راضی ہوا مین واسطی تمہارے
کہ اسلام ہوا دین تمہارا پہر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا اللہ اکبر و الحمد
لِلّٰہِ عَلٰی اِکْمَالِ الدِّیْنِ وَاِتْمَامِ النِّعْمَۃِ وَرِضَاءِ الرَّبِّ بِرِسَالَتِیْ وَوِلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ
اَبِیْ طَالِبٍ اور اس قصہ کو سنیون کے بڑی بڑی کتابون اور تفسیرونمین مثل مسند احمد
حنبل اور صحیح ترمذی اور موطای ابن مالک و ابن انس اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور
صحیح ابی داؤد اور مشکوۃ وغیرہ مین لکہا ہی اور روضۃ الصفا مین مذکور ہی کہ جسوقت
یہہ واقعہ غدیر خم مین واقع ہوا تو اوسوقت دشمنان علی بن ابی طالب علیہ السلام ظاہر
مین خوش تہی اور باطن مین زندہ درگور اور اپنی جان سے بیزار چنانچہ ثعلبی کہ علمای
معتبر اور مفسرین اہل سنت مین سے ہے تفسیر سورہ سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ مین لکہتا ہے
کہ جب یہہ واقعہ غدیر خم حارث بن نعمان فہری نی سنا تو شتر پر سوار ہو کے مدینہ
مین آیا اور اپنی ناقہ سی اوترکی خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین حاضر
ہوا اور بحث کرنی لگا اور کہا ای محمد تمنی ہمکو کلمہ پڑہنی کا حکم دیا ہمنی قبول کیا نماز
پنجگانہ کا حکم فرمایا ہمنی قبول کیا ایک مہینی کے روزونکا حکم دیا ہمنی قبول کیا تم ان
باتونپر راضی نہوی یہانتک کہ ہاتہہ اپنی ابن عم علی بن ابیطالب کی بلند کیی اور اونکو
ہمپر تفضیل دی اور اونکی حق مین ارشاد کیا کہ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ
آیا یہہ کام تمنی اپنی طرف سی کیا یا خدا کیطرف سی کیا حضرت نی فرمایا کہ قسم بخدا کہ
یہہ امر سی خدا کیطرف سی کیا یہہ سنکی حارث نے پیٹ پہیری اور اپنی ناقہ کیطرف پہرا اور

کہتا تہا خداوندا جو کچہہ کہ محمدؐ نے کہا اگر حق ہے تو مجہپر آسمان سے پتہر برسا یا ابہی کوی عذاب
دردناک مجہپر نازل کر وہ ابہی اپنی ناقہ تک نہ پہونچا تہا کہ ایک پتہر آسمان سے اوسکی سر پر
گرا اور اوسکی مقعد سے باہر نکل گیا اوسوقت یہہ آیہ نازل ہوا سَاَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ
وَّاقِعٍ دوسری دلیل حدیث منزلت ہی کہ وہ بطریق سنّی و شیعہ متواتر ہی کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اکثر مقامات پر
فرمایا اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اور اکثر روایات مین یہہ فقرہ بہی وارد
ہی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی تم مجہہ سے وہ نسبت رکہتے ہو کہ جو ہارون کو موسی سے
نسبت تہی مگر میری بعد کوی پیغمبر نہو گا اگر پیغمبر ہوتا تو اس منصب کے سزاوار تمہین تہے صحیح ترمذی
اور صحیح مسلم اور جامع الاصول مین اور ابن عبد البر نی کتاب استیعاب وغیرہ مین کہ یہہ
سب کتابین سنیونکی کتب معتبرہ سے ہین اس حدیث کو لکہا ہی تیسری دلیل خصوصیت
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ہے محبت خدا و رسول مین اور یہہ امر اکثر مقام پر
ظاہر ہوا ہی پہلی قصہ طیر ہی چنانچہ جامع الاصول مین صحیح ترمذی سے روایت کی کہ
انس بن مالک نی کہا کہ ایک بار حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین مرغ
بریان کو لائی حضرت نی فرمایا اَللّٰھُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ یَاْکُلُ مَعِیَ ھٰذَا
الطَّیْرَ یعنی خدایا میری پاس اوس شخص کو بہیجدے کہ جو تیری نزدیک محبوب ترین خلق
ہی تا کہ وہ میری ہمراہ اس طائر کو کہائی اور یہہ حدیث احمد بن حنبل نی مسند مین اور
ابن مغازلی شافعی نے کتاب مناقب مین تیس طریق سے اور ابن مردویہ نی مناقب مین
اور اخطب خوارزم اور حافظ ابو نعیم نی حلیۃ الاولیا مین اور بلاذری نی اپنی تاریخ مین اور خرکوشی
شرف المصطفے مین اور سمعانی نے فضایل الصحابہ مین اور طبری نے کتاب الولایۃ مین اور
ابن البیع نی صحیح مین اور ابو علی نی مسند مین اور نطنزی نے اختصاص مین اس حدیث
کو بطریق متعدد لکہا ہی کہ یہہ کثرت حد تواتر سے بہی زیادہ ہو گئی اور کسیکو مجال انکار نہین

رہی مولف کہتا ہی کہ جب سند اس حدیث کی ثابت ہوی تو یہہ حدیث امامت علی بن ابی طالب علیہ السلام پر دلیل واضح ہے اسواسطی کہ محبت خدا و رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عبث نہین بغیر اسکی کہ استحقاق ثواب و کثرت عبادت اطاعت الہی و جمیع فضائل و مناقت سبب اسکا ہو پس جب جناب امیر علیہ السلام ان وجوہ سی خدا کی نزدیک محبوب ترین خلق مین تو البتہ صفات حسنہ مین کل خلق سے بہتر و افضل ہونا ثابت اور جب افضلیت مسلم ہو چکی تو لازم ہوا کہ بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہی خلیفہ بہی ہون اسواسطیکہ خلاف عقل ہے کہ اعلی و افضل او بہترین خلق کی ہوتی ایک ادنی کو حاکم قرار دیا جاوی اور اعلی اوسکی رعیت گردانا جای دوسری یہہ کہ صاحب جامع الاصول نی بحوالہ صحیح مسلم ابوہریرہ سی روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے روز خیبر ارشاد فرمایا تحقیق کہ مین یہہ علم اوس شخص کو عطا کرونگا کہ جو دوست رکہتا ہی خدا و رسول کو اور خدا و رسول اوسی دوست رکہتی ہین اور خدا اوسکی ہاتہہ سی فتح نمایان ظاہر کریگا عمر نی کہا مین امارت کو دوست نرکہتا تہا مگر اوس روز مین اپنی تئین حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سامنی اس امید سی لی گیا کہ حضرت مجہکو اس علم کے دینی کی لئی بلائین حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی حضرت علی کو بلایا اور علم اونہین دیا اور اونسی ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور مونہہ پشت کی طرف نکرنا کہ حق تعالی تمہاری ہاتہہ پر فتح ظاہر کری حضرت امیر تہوڑی راہ طی فرما کی ٹہر گئی اور حضرت کہڑی ہو مگر پشت کی طرف نظر نہ کی اور باواز بلند حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سی پوچہا کہ مین کب تک ان لوگونسی قتال کرون حضرت نی فرمایا کہ انسی قتال کرو یہانتک کہ یہہ وحدانیت خدا اور میری رسالت کی شہادت دین اگر یہہ ایسا کرین گی تو گویا اپنی جان اور اپنی مال کی تمہاری ہاتہہ سی حفاظت کرینگی مگر حساب انکا خدا پر موقوف ہی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ مین بہی اس مضمون کی حدیثین موجود مین اور ثعلبی نے تفسیر قول حق تعالی مین ویَهدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیمًا روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی اہل خیبر کا

محاصرہ کیا یہانتک کہ صحابہ پر گرسنگی شدید غالب ہوئی پس حضرت نی علم لشکر عمر کو دیا اور مع ایک جماعت صحابہ اوسکو جنگ خیبر کی لئی بہیجا جب دشمنونکا مقابلہ ہوا تو عمر اور اصحاب اوسکے بہاگی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہر آئی اور عمر اپنی رفقا کو جبن وبزدلی کی نسبت دیتا تہا اور اوسکی رفقا عمر کو جبن وبزدلی کی نسبت دیتی تہی حضرت کو اوس روز درد شقیقہ عارض ہوا حضرت باہر تشریف نلای ابوبکر نی علم کو لیا اور وہ گیا وہ بہی مع اصحاب بہاگا پہر عمر نی علم اوٹہایا اور گیا اور شکست پائی جب یہہ خبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی فرمایا کہ قسم بخدا کل مین اوس شخص کو علم دونگا کہ وہ دوست رکہتا ہی خدا ورسول کو اور خدا ورسول اوسکو دوست رکہتی ہین اور وہ قہر وغلبہ سی قلعہ کو لی لیگا اور علی علیہ السلام اوسوقت لشکر مین نہ تہی جب دوسرا روز ہوا تو اس امر کی ابوبکر اور عمر اور اکثر قریشی منتظر ہوی اور ہر ایک امیدوار تہا کہ شاید علم مجہی دیا جائی پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی سلمہ ابن اکوع کو بہیجا اور علی علیہ السلام کو بلایا حضرت ایک شتر پر سوار ہو کر بکمال تعجیل تشریف لائی اور اونٹ کو حضرت کی قریب بٹہایا حضرت اپنی چشمہای مبارک شدت درد کی وجہ سی ایک سرخ پارچہ یمنی سی باندہی ہوی تہی سلمہ کہتا ہی کہ مین علیؑ کا ہاتہہ تہام کی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لایا حضرت نی فرمایا ای علی کیا حال ہے تمہارا جناب امیر علیہ السلام نی عرض کے میری آنکہونمین درد ہے حضرت نی فرمایا میری قریب آو جب امیر المؤمنین علیہ السلام نزدیک حضرت آئی تو حضرت نی آب دہن مبارک اونکی آنکہونمین لگایا اوسی وقت شفا حاصل ہوا اور بعد اسکی جبتک زندہ رہی درد چشم مین مبتلی نہین ہوی بعد اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کو علم دیکر روانہ کیا **مولف** کہتا ہی کہ سنیون کی ان روایات سی کئی امر ثابت ہوی ایک یہہ کہ عمر وابوبکر محبت خدا ورسول نرکہتی تہی اسواسطی کہ منصف کی نزدیک کلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ عمر وابوبکر بہاگ آئی ہین

خدا اور رسول کو دوست نہین رکہتی ہین انہین علم ندونگا بلکہ جو خدا اور رسول کو دوست رکہتا ہے
اور جسی خدا اور رسول دوست رکہتی ہین اوسی علم دونگا اور جب ابوبکر وعمر دوست خدا ورسول
نہوی تو ثابت ہوا کہ یہہ دونوا ایمان نرکہتی تہی اسلیئی کہ خدا قران شریف مین ارشاد فرماتا ہے
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ یعنی جو لوگ کہ ایمان لای ہین محبت اونکی نسبت بخدا بیشتر ہے
مشرکونکی محبت سی کہ جو محبت مشرکون کو بتون کی نسبت حاصل ہے اور دوسری مقام پر ارشاد
فرماتاہی اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہو لوگون سی کہ اگر دوست رکہتی ہو خدا کو تو میری متابعت کرو تا خدا دوست رکہے
تمکو معلوم ہوا کہ ایمان ومتابعت پیغمبر ومحبت خدا ایہہ لوگ نرکہتی تہی دوسری بہاگنا اور کم
جراتی عمر وابوبکر کی ثابت ہوئی اور یہہ عیوب منافی امامت وخلافت ہین تیسرے ان
روایات سی ثابت ہوا کہ خدا ورسول حضرت امیر علیہ السلام کو دوست رکہتی اور یہہ خدا
ورسول کو دوست رکہتی تہی پس ایسا شخص البتہ مستحق خلافت ہی چوتہی دلیل خصوصیت
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی حضر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اخوت اور برادری
اور صاحب اسرار ہونی مین ہے مخفی نرہی کہ قصہ برادری قرار دینی کا متواترات اور مسلمات
فریقین مین سی ہی چنانچہ جامع الاصول مین بروایت صحیح ترمذی انس سی روایت کی ہے
کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی باہم دیگر اصحاب مین برادری قرار دی تو
حضرت امیر المومنین علیہ السلام روتی ہوے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوی اور عرض
کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنی اپنے اصحاب مین ایک دوسری سی برادری
قرار دی اور میری اخوت کسی سے معین نفرمائی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا تم دنیا واخرت مین میری بہائی ہو اور احمد حنبل نی چہہ سندون سی ایک جماعت صحابہ
سی اور ابن مغازلی نی آٹہہ سند اور ابن صباغ مالکی نی فصول مہمہ مین روایت کی ہے
اور حاصل مضمون سب کا یہہ ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ہر ایک مہاجر و

انصار کو بھی شخص کی ساتھ کہ جو سعادت یا شقاوت میں مثل اوسکی تھا برادری قرار دی چنانچہ ابوبکر
کو عمر کی ساتھ اور عثمان کو عبد الرحمان بن عوف کی ساتھ اور طلحہ کو زبیر کی ساتھ اور سلمان
کو ابوذر کی ساتھ اور اسیطرح سب صحابہ کو ایک دوسری کا بھائی قرار دیا اور حضرت امیر علیہ
السلام کو کسیکا بھائی مقرر نفرمایا حضرت امیر علیہ السلام رونے لگی حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ مینی تمکو اپنی لئی رکھا تھا پس حضرت امیر علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور بلند
کیا اور ارشاد فرمایا کہ علی مجھسی ہی اور مین علی سی ہون اور علی کو مجھسی وہ نسبت ہی کہ جو نسبت
ہارون کو موسی سی تھی حق الیقین مین مذکور ہی کہ سنیوں کی ان اخبار سی ظاہر ہوا کہ حضرت
امیر المومنین علیہ السلام کل صحابہ سی ممتاز تھی سوای حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کوی اپنا
شبیہ و نظیر نہین رکھتی تھی کہ وہ حضرت کی قابل برادری ہوتا پس چاہئی کہ امامت و ریاست
مین بھی جناب امیر علیہ السلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شبیہ ہون اور مسند
احمد حنبل مین چند سندون سی جابر انصاری سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی ارشاد فرمایا کہ مینی در بہشت پے لکھا دیکھا کہ آسمانوں کی خلقت سے ہزار برس پیشتر
محمد رسول خدا ہی اور علی برادر رسول خدا ہی اور صحیح ترمذی اور مسند ابو علی اور مناقب
ابن مردویہ اور فضایل سمعانی اور اکثر کتب اہل سنت مین جابر سی روایت کی کہ روز فتح
طایف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی علی سی اپنی راز پنہان کی عمر نے ابوبکر سی کہا کہ
رسول خدا آجتک اپنے راز کو اپنی پسر عم سی بہت طول دیا اور بموافق روایت ترمذی بعض
بعض لوگوں نی کہا کہ راز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بن ابی طالب سی طولانی
ہوا جب یہہ سخن حضرت رسول تک پہنچا حضرت نی ارشاد فرمایا کہ مین علی سی راز نہین
کہتا تھا خدا علی سی راز کہتا تھا مولف کہتا ہی انصاف سی دیکھنا چاہئی کہ جو راز دار
خدا و رسول ہو وہ تو محکوم قرار دیا جاوی اور خلیفہ رسول نہ کہلائی اور جو صفات رذیلہ
رکھتی ہون وہ خلیفہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن جائین یہہ کب مقتضای

عقل ہی آور ابن اسیر نے نہایہ مین آور ابن ابی الحدید نی شرح نہج البلاغہ مین اور احمد
حنبل نی مسند مین اور ابن مردویہ نی مناقب مین اور اکثر شیعہ و سنّی نی اپنی کتابون مین روایت
کی ہی کہ حضرت رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حال احتضار مین فرمایا کہ میری پاس میری
حبیب کو بلاؤ اور دوسری روایت مین کہ میری خلیل کو بلاؤ لوگ ابوبکر لائی جب حضرت کی نظر
ابوبکر پہ پڑی تو حضرت نی اپنا سونہہ چھپا لیا اور پہر کہا میری دوست کو بلاؤ لوگون نی عمر کو حاضر
کیا حضرت نی سونہہ پہیر لیا اور پہر کہا میری صدیق کو بلاؤ عایشہ نی کہا حضرت علی کو طلب کرنے
مین جب علی علیہ السلام آئی تو اونکو جو چادر حضرت اوڑہی تہی اوسمین علی بن ابی طالب علیہ
السلام کو داخل کیا اور گلی سی لگایا اور اونسی اپنا راز بیان فرمایا یہانتک کہ عالم اعلی کیطرف
انتقال فرمایا شیعہ و سنی بطریق متواتر روایت کرتے ہین کہ جب مہاجرین مدینہ مین آئی تو سب نے
مسجد کی گرد گہر بنائی اور دروازی اون گہرونکی مسجد کیطرف رکہی اور بعض مہاجر مسجد مین سوتی تہے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی معاذ بن جبل کو بہیجا تا ندا کری کہ تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حکم فرماتی ہین کہ تم سب اپنی دروازونکو بند کرلو مگر دروازہ علیؑ کا جاری رہی اس بات
مین لوگون نی بجای خود کلام کئی جب وہ سخن حضرت تک پہونچی تو حضرت نی خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ
مجہی قسم ہے خدا کی کہ مینی ان دروازون کو بند نہین کیا اور دروازہ علی مینی جاری نہین رکہا بلکہ
مجہی خدا نی حکم کیا اور مین موافق حکم بجا لایا اس مضمونکو احمد بن حنبل نی مسند مین آور صاحب
خصایص علویہ نی اور سمعانی نی فضایل مین اور ابونعیم نی حلیہ مین اور اکثر محدثون نی تیس
آدمیونسی روایت کی ہے اور ابن ابی الحدید کہتا ہی کہ احمد بن حنبل نی مسند مین اس مضمون کو
بہت سی سندونسی روایت کیا ہی اور ابن حجر بہی احمد حنبل سی اور ابن اسیر نہایہ مین اور
صاحب جامع الاصول صحیح ترمذی سی اور صاحب مشکوٰۃ بہی اس مضمون کو روایت کرتا ہے
پس یہہ منقبت عظیمہ کتب اہل سنت سی ثابت ہی اور صاحب جامع الاصول صحیح ترمذی سے
روایت کرتا ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سی ارشاد

فرمایا کہ اس مسجد مین سوای میری کسی دوسری کو جنب ہونا حلال نہین ہے اور حق الیقین مین
مذکور ہی کہ یہہ فضیلت اور خصوصیت وہ منقبت ہے کہ اس سی زیادہ غیر متصور ہی اور سنی اور
شیعہ بطریق متواتر روایت کرتی ہین کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی چاہا کہ
بتہای قریش کو بام کعبہ سی گرائین اور توڑین تو حضرت امیر علیہ السلام کو اپنی کاندہی پر بلند
کیا کہ اون بتون کو اوتارلین چنانچہ احمد نی سند مین اور ابو علی موصلی اور صاحب تاریخ
بغدادی نی اور زعفرانی فضایل مین اور خطیب خوارزمی نی اربعین مین اور نظیری نی خصایص
مین اور ایک جماعت کثیرہ نی جابر سی اسی مضمون کو روایت کیا ہی اور سنیونکی کتب مین لکہا ہے
کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت اوٹہنی کا ارادہ کرتی تہی علی علیہ السلام کا
ہاتہہ تہام لیتی تہی اور جسوقت بیٹہتی تہی حضرت امیر علیہ السلام پر تکیہ کرتی تہی اور خصایص
نطیری مین روایت کی ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہینکتی تہی تو حضرت
امیر علیہ السلام کہتی تہی رَفَعَ اللّٰہُ ذِکْرَکَ یعنی خدا ذکر آپکا بلند کری بعد اوسکی حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ جواب مین کہتی تہی اَعْلَی اللّٰہُ کَعْبَکَ یعنی خدا تمہارا پاون دشمنون
پر بلند کری اور جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ غضبناک ہوتی تہی تو سوای علی کے
کسیکو جرات نہوتی تہی کہ حضرت سی بات کری اور عایشہ سی روایت کرتی ہین کہ عایشہ
نی کہا مینی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو دیکہا کہ حضرت نی علی کو گلی سی لگایا اور اونکی
بوسی لئی اور دو مرتبہ فرمایا کہ میرا باپ فدا ہو تجہ پر ای شہید یگانہ اور جب علی موجود نہوتی تہی تو
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتی تہی کہان ہی حبیب خدا اور محبوب رسولخدا اور
سنیون کی سندہای متعددہ سی صحاح مین اور اکثر اونکی کتب مین روایت کرتی ہین کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ارشاد فرمایا کہ علی مجہسی ہی اور مین علی سی ہون میری جانب
سی احکام ادا نہین کرتا مگر علی اور ابن عبد البر نی استیعاب مین روایت کی ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ہجرت کی دوسری سال مین اپنی بیٹی فاطمہ علیہا السلام کو کہ سیدۂ

بیان تزویج

زنان اہل جنت دنظیر مریم تہین علیؑ سی تزویج کیا اور حضرت فاطمہؑ سی کہا کہ تجھکو مینی ایسے
شخص سے تزویج کیا کہ جو دنیا و آخرت مین سید و بزرگ خلق ہے بتحقیق کہ اسلام اوسکا سب
صحابہ سی مقدم تہا اور علم اوسکا سب سی بیشتر ہی اور حلم اوسکا سب سی عظیم تر ہی اسما
بنت عمیس کہتی ہین مین ہی دیکہا کہ جسوقت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی جناب سیدہ صلوات
اللہ علیہا کا جناب امیر علیہ السلام سی عقد کر دیا تو ان دونون برگزیدگان خلق کی لئی دعا مین
نہایت مبالغہ کیا اور انکی دعا مین کسی اور کو شریک نکیا اور علی علیہ السلام کی لئے اسطرح
دعا کرتی تھے جسطرح کہ جناب فاطمہؑ کی لئی دعا کرتی تہی **مؤلف** کہتا ہی کہ ان روایات
سی ثابت ہوتا ہی کہ امیر المومنین علیہ السلام سزاوار خلافت و امامت ہین اور ایسی شخص کے ہوتے
کوئی دوسرا شخص حاکم اور امام نہین ہوسکتا اور اس حدیث اخیر سی معلوم ہوا کہ جناب امیر
علیہ السلام دنیا و آخرت مین سید و بزرگ خلق تہی اور اسلام و علم و حلم مین سب سی مقدم و
افضل تہی پس چاہئی کہ وہی خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون نہ
یہہ کہ جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ دنیا و اخرت مین سردار خلق کرین وہ دنیا مین
ایک ادنی شخص کا محکوم ہوا اور یہہ بہی اس روایت سی ثابت ہوا کہ ابوبکر کا سابق الاسلام
ہونا جیسا کہ بعض اشخاص شبہہ کرتی ہین غلط ہی پانچوین دلیل بیانمین اس بات کی ہی کہ روایات
مستفیضہ و اخبار صحیحہ و مقبولہ اہل سنت سی یہہ امر ثابت ہی کہ ہمیشہ حق جناب امیر علیہ السلام کے
ساتھہ تہا اور حضرت حق کی ساتھہ تہی اور جناب امیر علیہ السلام کبہی حق سی جدا نہوتی تھے
چنانچہ مناقب خوارزمی مین ابولیلی سی روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ بعد میری ایک فتنہ ہوگا جب وہ فتنہ ظاہر ہو تو سب کو چاہئی کہ ملازمت علی بن ابی
طالب علیہ السلام کی اختیار کرین کہ علی حق و باطل کا جدا کرنیوالا ہے **مؤلف** کہتا ہی کہ
اس روایت سی ثابت ہوا کہ امیر المومنین علیہ السلام بعد پیغمبر لائق اطاعت اور جدا کنندہ
حق و باطل ہین اور جو خلافت بخلاف رای حضرت واقع ہوئی وہ باطل تہی اور اب

عمرسی کتاب مذکورمین روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی ارشاد
فرمایا کہ جو علیؑ سی دوری کرتاہی گویا مجھسی دوری کرتاہی اور جو کہ مجھسی دور سے
کرتاہی خداسی دوری کرتاہے اور ابو ایوب انصاری سی کتاب مذکورمین روایت
کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے عمارسی ارشاد فرمایا کہ اگر تم دیکھو کہ
علی علیہ السلام ایک وادی مین جاتی ہین اور لوگ دوسری وادی مین جاتی ہین
تو تم علی علیہ السلام کے ساتھہ جانا اور لوگونکو چھوڑ دینا کہ علی کسیکو راہ ضلالت کے ہدایت
نکرینگی اور اپنا قدم راہ ہدایت سی باہر نہ لی جائین گی اور کتاب مذکورمین ابو ذرسی روایت
کی ہے اور ابو ذر نی ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی
ارشاد فرمایا کہ علی حق کی ساتھہ ہی اور حق علی کی ساتھہ ہی آپسمین یہہ دونون جدا نہونگی جبتک
کہ حوض کوثر پر میری پاس نہ آوین اور ابن حجر کتاب صواعق مین طبرانی سی روایت کرتاہے
کہ ام سلمہ نی کہا کہ مین رسو لخدا صلی اللہ علیہ والہ سی سنا کہ حضرت کہتی تہی کہ علی قران کی ساتھ
ہی اور قران علی کے ساتھہ ہے آپسمین یہہ دونون جدا نہونگی یہانتک کہ میری پاس حوض کوثر
پر وارد ہون چھٹی ثبوت مفضیلت جناب امیرالمؤمنین کل صحابہ پر چنانچہ ابن ابی الحدید کہ سنیونکا
عالم معتبر ہے بیان کرتاہی کہ قول تفضیل امیرالمؤمنین علیہ السلام یہہ ایک قول ہی قدیم الایام
سی کہ صحابہ اور تابعین اس بات کی قایل تہی کہ امیرالمؤمنین علیہ السلام سب سی افضل ہین
اور جملہ صحابہ مین عمار اور مقداد اور ابو ذر اور سلمان اور جابر ابن عبداللہ اور بریدہ اور
ابو ایوب اور سہل بن حنیف اور ابو الہیثم بن التیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابو الطفیل اور
عباس بن عبد المطلب اور بنی العباس اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب افضل ہین اور زبیر
بہی پہلی اسیکا قائل تہا بعد اسکی پہر گیا اور بنی امیہ سی بہی ایک جماعت قائل ہوی ہی اونمین
خالد بن ولید بن العاص اور عمر بن عبد العزیز بہی ہین اور ثعلبی کہ سنیونکا بہت بڑا مفسر ہے
نقل کرتاہے کہ یہہ آیہ مصحف بن مسعود مین کہ وہ صحابہ کبار مین سی تہی اسطرح تہا ان اللہ

اصطفیٰ آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل محمد علی العالمین اور ابن حجر کتاب
صواعق محرقہ مین فخر رازی سی روایت کرتا ہی کہ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پانچ چیزونمین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی برابر ہین پہلی سلام مین کہ حق تعالیٰ
فرماتا ہی کہ السلام علیک ایھا النبی اور پہر فرماتا ہی سلام علی آل یٰسین دوسری
تشہد کی صلوٰۃ مین تیسری طہارت مین کہ حق تعالی فرماتا ہی طٰہٰ یعنی طاہر اور فرماتا ہی
ویطھرکم تطھیرا چوتہی صدقی کی حرام ہونی مین پانچوین محبت مین کہ حق تعالی فرماتا ہی
فاتبعونی یحببکم اللہ اور فرماتا ہی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ
مولف کہتا ہی کہ ابن حجر اور فخر رازی کی اس روایت سی ثابت ہوا کہ اہل بیت شریک
پیغمبر ہین صلوات مین مگر اہلسنت نی اپنی تعصب سی آل کا لفظ صلوات سی نکال ڈالا
چنانچہ سب سنیونکی کتابونمین موجود ہی کہ بعد اسم جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ ہر جگہہ
صلی اللہ علیہ وسلم لکہی ہین اور آلہ نہین لکہتی دوسری یہہ امر ثابت ہوا کہ مثل حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اونکی اہل بیت گناہ اور خطا اور نسیان سی پاک ہین تیسری یہہ معلوم ہوا
کہ علی اور آل علی علیہم السلام تمام عالم سی اشرف ہین پس یہہ لوگ محکوم اور تابع نہین
ہوسکتی اور حق الیقین اور باقی کتب امامیہ مین اکثر حدیثین سنیونکی کتب معتبرہ سی لکہی
ہین کہ وہ امامت علی بن ابیطالب علیہ السلام پر دلیل واضح ہین مولف نی بخیال اختصار
نہین لکہین **مطلب پانچوان** باقی گیارہ امامون کی اثبات حقیت مین بنا بر روایات
سنی وشیعہ حق الیقین مین ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نی لکہا ہی کہ اطلاق شیعہ کا اوس شخص پر
کرتی ہین کہ بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو خلیفہ
جانی اور امامیہ اور اثنا عشریہ اوس شخص کو کہتی ہین کہ بارہ امامونکو تا حضرت مہدی صاحب
الامر علیہ السلام امام اور خلیفہ خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانی باینصورت کہ
بعد حضرت رسول ص علی بن ابیطالب امام واجب الاطاعت ہین اور بعد اونکی امام حسن بعد اونکی

امام حسینؑ بعد اونکی علی بن الحسین زین العابدینؑ بعد اونکی امام محمد باقرؑ بعد اونکی امام جعفر صادقؑ بعد اونکی امام موسی بن جعفر الکاظمؑ بعد اونکی علی بن موسی الرضاؑ بعد اونکی محمد بن علی التقیؑ بعد اونکی علی بن محمد النقیؑ بعد اونکی حسن بن علی العسکریؑ بعد اونکی حجۃ بن الحسن المہدیؑ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور ان سب اماموںکو معصوم سمجھی اور یہہ اعتقاد کری کہ حضرت مہدی صاحب الزمان علیہ السلام زندہ اور اکثر خلق کی نظر سی غایب ہین اور حضرت لابد ظاہر ہونگی اور جمیع بدعتون کو دور کرینگی اور عالم کو پر از عدالت کرینگی

مؤلف کہتا ہی کہ یہہ مذہب حق امامیہ کا ہی اور باقی شیعونکی فرقونکا حال بخیال طول نہین لکہا مخفی نرہی کہ سوا اس مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی اور سب مذہب باطل ہین دلیل اس مذہب کی حق ہونی کی اور بارہ ایمہ علیہم السلام کی امامت ثابت کرنیکا طریقہ مخالفین پر پانچ طریق سی ممکن ہی کہ حق الیقین مین بکمال التفصیل مذکور ہی خلاصہ اوسکا تحریر کیا جاتا ہی **پہلا** طریق بنا بر نص حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اور یہہ دو قسم پر ہی **ایک** نص اجمالی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بارہ امامون کی خبر دی ہے **دوسری** نص تفصیلی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ کیا اور اونحضرت نی امام حسن علیہ السلام کو اور امام حسن علیہ السلام نی امام حسین علیہ السلام کو اسیطرح صاحب الزمان علیہ السلام تک ایک امام نی دوسری امام کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اس مقام مین نص اجمالی کتب مخالفین سی کئی طرح مختصر الکہی جاتی ہی **پہلی** یہہ کہ صاحب جامع الاصول نی صحیح بخاری اور مسلم نی جابر بن سمرہ سی روایت کی ہی کہ مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سنا کہ حضرت نی ارشاد فرمایا کہ بعد میری بارہ امیر ہونگی پس ایک کلمہ ارشاد فرمایا کہ مینی اوسی نہ سنا مینی اپنی باپ سی پوچہا کہ حضرت نی کیا فرمایا میری باپ نی کہا کہ حضرت نی ارشاد فرمایا کہ وہ سب قریش سی ہین اور دوسری روایت مین فرمایا کہ ہمیشہ امر خلق ماضی اور جاری ہی جبتک کہ بارہ آدمی انکی حاکم والی

رہین گی اور مسلم نی بسند دیگر جابر سی روایت کی ہی جابر نی بیان کیا کہ مین اپنی باپ کی ہمراہ
خدمت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گیا مینی سنا کہ حضرت کہتی تہی کہ ہمیشہ یہہ دین عزیز
اور غالب اور بلند مرتبہ ہی بارہ خلیفہ تک میری باپ نی کہا کہ حضرت نی ارشاد فرمایا کہ سب
قریش سے ہونگی اور مثل اسی مضمون کی ابو جحیفہ اور عبد اللہ بن عمر اور عایشہ سے بہی روایت
کی ہی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین عبد اللہ بن عمر سی روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی
اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ یہہ امامت ہمیشہ قریش ہی مین رہیگی جبتک کہ مخلوق خدا مین ایک
متنفس بہی باقی رہی اور مثل ایسکی اکثر حدیثین اہل سنت کی کتب مین منقول ہین چنانچہ حق
الیقین مین چند حدیثین نقل کی ہین اور ہر عاقل یہہ امر یقین جانتا ہی کہ کسی فرقہ مین بجز مذہب
شیعہ اثنا عشریہ بارہ امام قریشی نسب نہین ہوی **دوسری طرح** یہہ ہے کہ احادیث ثقلین اور
مثل اونکی جو بکثرت وارد ہین اور فریقین مین متواتر اور مشہور ہین وہ امامت ایمہ اثنا عشر
پر دلالت صریحہ رکہتی ہین چنانچہ منقول ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا
اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابُ اللّٰہِ وَعِتْرَتِی یعنی مین تم مین دو بزرگ چیزین چہوڑی
جاتا ہون کہ ایک اونمین سی قران ہے دوسری میری اہلبیت یہہ سب حدیثین اسی امر پر دلالت
کرتی ہین کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی متابعت قران اور اہل بیت کا حکم
فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہہ دونو تا روز قیامت ایک دوسری سی جدا نہونگی **تیسری طرح**
یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید نی صاحب حلیۃ الاولیا سی روایت کی ہے اور فضایل احمد بن حنبل
مین اور خصایص نطنزی مین بہی مذکور ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جو شخص چاہے
کہ زندگانی اوسکی مثل میری زندگانی کی ہو اور مرنا اوسکا مثل میری مرنیکی ہو اور جنت
عدن کہ خدا نی اوسکو اپنے دست قدرت سے بویا ہے اور وہ میرا مکان ہے اوسمین ساکن
ہو تو چاہیی کہ بعد میری ولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام اختیار کری اور اماموں اور
وصیوں کی کہ جو اوسکی فرزندین پیروی کری بتحقیق کہ یہہ سب میری عترت ہین اور میری طینت

سے پیدا ہوئی ہین اور میرا علم و فہم خدا نے اونہین کرامت فرمایا ہی پس میری امت مین
وای ہو اوس جماعت پر کہ جو انکی تکذیب کرین اور درمیان انہین میری اور انکے جدائی ڈالین
اور رعایت میری انکی حقمین نکرین خدا میری شفاعت اُن تک نہ پہونچاوی چوتھی حدیث
یہہ ہے کہ زمخشری روایت کرتا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ
سرور سینہ و دل ہے میری اور دو پسر اوسکی میری میوۂ دل ہین اور شوہر اوسکا میرا نور بصر ہی اور
اوسکی اولاد مین سے جو امام ہین وہ امین پروردگار ہین یہہ سب امام ایک ریسمان کشیدہ
ہین درمیان خدا کے اور درمیان خلق خدا کی جو شخص انکی متابعت مین توسل چاہیگا وہ نجات
پائیگا اور جو کہ انسی خلاف کریگا اور جدا ہوگا درک اسفل جہنم مین جائیگا اور بعض اور
احادیث بہی اس قسم کی کتب اہل سنت مین بکثرت موجود ہین مخفی نرہی کہ سنیونکی ان
احادیث معتبرہ سی صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد نبی امام معصوم اور برحق یہی بارہ بزرگوار
ہین اس مقام پر مضطر ہو کر اکثر اہلسنت کہتی ہین کہ ہم بہی ان امامونکو واجب الاطاعۃ جانتے
ہین اور یہہ اونکا کہنا کذب محض ہے اسلئی کہ اگر ان ایمہ کو واجب الاطاعۃ جانتی تو ابن ادریس
شافعی اور احمد بن حنبل اور مالک اور ابو حنیفہ کہ یہہ چارون ایمہ معصومین علیہم السلام کے
زمانہ مین تہی اور ایمہ کے مخالف تہی سنیون نی انہین اپنا امام اور مجتہد اور پیشوا کیون قرار
دیا اور ایمہ سی روگردانی کیون کی چنانچہ ابو حنیفہ کی مناظری حضرت امام جعفر صادق علیہ
السلام کے ساتہہ مشہور ہین اور ایک ادنی دلیل ان معصومین کے چہوڑ دینی کی یہہ ہے کہ
اگر سنیونکی کتابین انصاف سی دیکہی جائین تو ہر مقام پر ابن ادریس شافعی اور احمد بن حنبل
اور مالک اور ابو حنیفہ کا اجتہاد اور انکی روایتین موجود ہین اور ایمہ طاہرین سلام اللہ علیہم
اجمعین کے احادیث کا کیا ذکر کسی مقام پر نام بہی نہین ہے اور بعض مخالفین کہ جو زیادہ عداوت رکہتی ہین
اونہون نے بارہ امام کی معنی بدل دئی اور چند بادشاہان بنی امیہ کی اسما کہ جنکا فسق و
فجور اور ظلم و خونریزی مشہور آفاق ہے اونہین بارہ امام شمار کیا چنانچہ جناب مستطاب افضل العلما

سید محمد عباس صاحب مد ظلہم جواہر عبقریہ مین لکہتی ہین کہ خلفای حضرت خیر الانبیا موافق
احادیث متفق علیہا کہ متواتر بالمعنی ہین بارہ آدمی ہوتی ہین اس مقام پر کلام اہلسنت کا عجب
رکہتا ہے متعصبین اہل سنت کی مثل قاضی عیاض و شیخ الاسلام لکہا ہی کہ بارہ امام سی مراد
یہہ لوگ ہین خلفاء اربعہ اور معاویہ اور یزید اور عبد الملک اور اوسکی چارون بیٹی یعنی ولید
اور سلیمان اور ہشام اور یزید اور اوسکا بیٹا ولید لیکن ہر عاقل منصف بیقین جانتا ہے کہ مراد
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارہ خلیفہ سے ائمہ طاہرین علیہم السلام ہین اور خلفای بنی امیہ
اور بنی عباس تو بکثرت ہین بارہ شخص نہین ہین اپنی طرف سی بارہ اشخاص تجویز کرنا دعوای
بی دلیل و بی اصل ہے علاوہ اسکی سوای ہماری ائمہ کے یہہ اشخاص کہ جو خلیفہ قرار دی گئی ہین
افعال شنیع انکے و نسب رذیل انکا کتب اہل سنت مین مذکور ہے چنانچہ تفصیل اسکی جواہر عبقریہ
مین مسطور ہے **طریق** دوسرا اثبات امامت کا افضلیت ہی اسواسطی کہ یہہ حضرات افضل و بہتر
اہل زمین تہی چنانچہ کتب اہل سنت مین بہی فضایل انکی موجود ہین اور بخصوص ان بارہ امام
کے فضائل مین اہلسنت نی اکثر کتابین تالیف کی ہین از انجملہ فصول ایمہ فی فضایل الایمہ
اور صواعق محرقہ وغیرہ ہی اور ان احادیث کے دیکہنی سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ان بارہ امام
کا عالم مین نظیر نہ تہا اور خاصۃ حسنین اور جناب امیر علیہ السلام کی فضایل سنیون نی بکثرت
نقل کئی ہین پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو بہترین اہل روی زمین ہو وہ رعیت ہو جای اور
جو رتبہ مین کم ہو وہ امام ہو جای کہ یہہ امر عقلاً ہی جائز نہین ہو سکتا **طریق** تیسرا عصمت ہے
مخفی نرہے کہ علمانی بدلایل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہے کہ امام کا ہر گناہ سی معصوم و پاک ہونا واجب ہے اور
کوئی فرقہ تمام عالم مین عصمت امام کا قائل نہین ہے بجز فرقہ شیعہ اور کوئی شخص عالم مین ایسا نہین
ہی کہ اوسکو لوگ معصوم جانین بجز ان بارہ امام علیہم السلام کے پس سوا انکی اور کوئی امام نہین ہو سکتا
اور اہل سنت تو جناب پیغمبر کو بہی معصوم نہین جانتی تا بہ ابو بکر و عمر چہ رسد پس معلوم ہوا کہ سب
مذہب باطل ہین اور مذہب شیعہ حق ہے **طریق** چوتہا معجزہ ہی چنانچہ ہر امام سی ان بارہ امامون

مین سے معجزات بی انتہا ظاہر ہوئی اور واقفیت معجزات شیعون مین درجۂ تواتر کو پہونچی ہے
بلکہ مخالفین مین بہی متواتر ہین چنانچہ ابن طلحہ شافعی نے مطالب السؤل مین اور ابن صباغ
نے فصول مہمہ مین اور جامی نے شواہد النبوۃ مین اور باقی علمائی ان ایمہ کے اکثر معجزات
نقل کئی ہین مگر لفظ معجزہ کا اطلاق نہین کیا ہی بلکہ کرامت کہتی ہین اگر اہل سنت یہہ کہین کہ
ہماری مذہب مین شیعونکی معجزات متواتر نہین ہین اسوجہ سے ہم اونکو صحیح نہین جانتی اور
اونکا اعتقاد نہین لاتی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ جسطرح منکرین و کفار جناب رسالتمآب صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزونکو متواتر و صحیح نہین جانتی اور اعتقاد نہین لاتی اسیطرح اہل سنت
بہی ایمہ کے معجزات کو صحیح و متواتر نہین جانتی پس جو جواب کہ اہلسنت کفار و منکرین معجزات
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دینگی وہی جواب شیعہ بہی سنیون کو اثبات معجزات
ایمہ معصومین علیہم السلام مین دینگی اور طریق اثبات امامت بہت ہین بلحاظ اختصار نہین
لکہی **مطلب** چہٹا بارہوین امام جناب صاحب الزمان علیہ السلام کے حال مین اور
حضرت کی کیفیت غیبت و ظہور مین کتب سنی و شیعہ سی جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ نی بحار کے
تیرہوین جلد مین حضرت کا حال بتفصیل ذکر کیا ہے اس مقام پہ آگاہی مومنین کے لئی مختصر نقل
کیا جاتا ہے حق الیقین مین مذکور ہے کہ شیخ صدوق محمد بن بابویہ بسند صحیح احمد بن اسحاق سے
روایت کرتے ہین کہ محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ مین خدمت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام
مین حاضر ہوا مین چاہتا تہا کہ اونحضرت سے سوال کرون کہ بعد آپکی کون امام ہوگا حضرت نے
میری سوال سی پیشتر فرمایا کہ ای احمد خدانی جس روز سی کہ آدم کو پیدا کیا ہے ابتک زمین
کو حجت سے خالی نہین رکہا اور تا روز قیامت خالی نرکہیگا کوئی نہ کوئی حجت خدا خلق پہ
ضرور رہوگا کہ اوسکی برکت سی حق تعالی اہل زمین کے بلاؤن کو دفع کری اور بسبب اوسکے
آسمان سی مینہ برسائی اور برکتہای زمین کو روئیدہ کری مینی عرض کے یا ابن رسول اللہ
بعد آپکی کون خلیفہ اور امام ہوگا حضرت اوٹہی اور دولت سرا مین تشریف لی گئے اور پہر

باہر رونق افزا ہوئی ایک صاحبزادہ تین برس کا مثل ماہ شب چہاردہ حضرت کی دوش مبارک پر تہا حضرت نے فرمایا کہ ای احمد یہی بعد میری امام ہی اور اگر تو خدا اور حجتہای خدا کی نزدیک گرامی نہوتا تو مین تجھی اس فرزند کو نہ کہاتا اس فرزند کا نام اور کنیت موافق نام اور کنیت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور یہہ فرزند زمین کو پر از عدل کریگا بعد اسکی کہ زمین ظلم وجور سی مملو ہوجائی ای احمد مثل اس فرزند کے اس امت مین مثل خضر اور ذوالقرنین کی ہے اور خدا کی قسم کہ یہہ فرزند میرا غیبت کبری اختیار کریگا اور اسکی غیبت مین ہلاک ہونی اور گمراہ ہونی سے نجات نپائینگے مگر اوس شخص کو کہ جسکی خدا ثابت قدم رکہی اور اسکی امامت کا قائل ہو اور حق تعالی اوسی توفیق دی کہ جو اسکی زمانہ فرج اور تعجیل ظہور کی دعا کری مین عرض کی کوئی معجزہ یا کوئی علامت ظاہر ہوسکتی ہے تاکہ مجہی اطمینان قلب ہوجائی پس وہ صاحبزادہ زبان عربی مین بکمال فصاحت گویا ہوا اور ارشاد فرمایا کہ مین ہون بقیہ خدا زمین مین اور دشمنان خدا سی انتقام لینی والا حضرت نی فرمایا کہ اس معجزہ کو مشاہدہ کرنیکے بعد اب کسی سے حالات اسکی دریافت نکرنا احمد کہتی ہین کہ مین خدمت امام علیہ السلام سی مسرور وشاد کام پہرا اور دوسری دن پہر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مینی عرض کیا یا ابن رسول اللہ سرور میرا اوس چیز سی کہ جو آپنی مجہپر انعام فرمائی زیادہ ہی لیکن اب ارشاد فرمائی کہ اس حجت خدا مین سنت خضر وسنت ذوالقرنین کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ ای احمد وہ سنت طول غیبت ہی مینی عرض کی یا ابن رسول اللہ اسکی غیبت طولانی ہوگی حضرت نی فرمایا ہان قسم بحق پروردگار عالم اسقدر طول ہوگا کہ اکثر لوگ جو اسکی امامت کی قائل ہونگی وہ دین حق سی پہر جائینگی اور باقی نرہیگا دین حق پر مگر وہ شخص کہ خدائی عہد ولایت ہمارا روز میثاق اوس سے لیا ہو اور اوسکی دل مین قلم صنعت سی ایمان کو لکہا ہو اور اوسکو روح ایمان کی ساتہہ مؤید کیا ہو ای احمد یہہ امر امور غریبہ خدا مین سی ہے اور ایک راز ہی رازہای پنہان خدا سی اور

ایک حقیقت ہی غیبہای خدا مین سے پس جو کچھہ مینی تجھی عطا کیا ہے اوسی لی اور پوشیدہ
رکھہ اور شاکر خدا بجالا تا روز قیامت مقام علیین مین ہمارا رفیق ہوا اور یعقوب بن منقوش
سی روایت کی ہے اونہون نی بیان کیا کہ مین ایک روز خدمت حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام مین شرف یاب ہوا حضرت تخت پر بیٹھی تہی اور اوس تخت کی دہنی طرف ایک حجرہ
تہا اور اوس حجرہ کی دروازی پر پردہ پڑا تہا مینی عرض کے ای آقا میری بعد آپکی اس امر
امامت کا صاحب کون ہی حضرت نی فرمایا پردہ کو اوٹھاو مینی پردہ اوٹھایا تو ایک صاحبزادہ
باہر تشریف لایا کہ قد مبارک اوسکا تقریبا پانچ بالشت کا تہا اور سن شریف اوسکا آٹھہ برس
یا دس برس کا ہوگا جبین مبارک اوس صاحبزادی کی کشادہ تہی اور روی اقدس سفید اور دیدہ
انور درخشان اور دستہای مطہر قوی اور زانوہای مبارک پیچیدہ اور دہنی رخسار پر ایک
تل تہا اور سر پر ایک کاکل تہی وہ صاحبزادہ آکر اپنی پدر بزرگوار کی زانو پر جلوہ افروز ہوا
حضرت نی فرمایا کہ تمہارا امام یہی ہے پس وہ صاحبزادہ اوٹھا حضرت نی فرمایا ای فرزند
گرامی وقت معلوم تک کہ تیری ظہور کی لئے مقرر ہوا ہی چلا جا مین دیکہتا تہا کہ وہ صاحبزادہ
داخل حجرہ ہوا بعد اسکی حضرت نی فرمایا ای یعقوب حجرہ کو دیکہہ مین داخل حجرہ ہوا لیکن مینی
کسی کو اوس حجرہ مین نہ دیکہا اور سنیونکی اکثر کتابونمین اسطرحکی احادیث موجود ہین کہ جو
حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خبر دیتی ہین چنانچہ داود نی سنن مین اور ترمذی نے ابن
مسعود سی روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ اگر عمر دنیا سی
ایک روز باقی رہجائیگا تو ہرآئینہ خدا اوس روز کو طولانی کریگا یہانتک کہ میری امت سے
یا میرے اہلبیت سے ایک شخص ظاہر ہو کہ نام اوسکا موافق میری نام کی ہوگا اور وہ زمین کو عدالت
سے مملو کریگا جسطرح کہ ظلم وجور سے مملو ہوگی اور مثل اسی روایت ہے کہ ابو ہریرہ سی بہی
منقول ہے اور سنن ترمذی مین ابو اسحق سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
نی ایک روز اپنی فرزند امام حسین علیہ السلام کو دیکہا اور فرمایا کہ یہہ میرا فرزند سید او

سردار قوم ہے چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بہی اسکا نام سید رکہا ہے
اور صلب سی اسکی ایک شخص پیدا ہوگا کہ نام اوسکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا نام ہے
اور وہ خلافت مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سی تہایت مشابہ ہی اور کوئی
فرد بشر اوسکا شبیہ نہین ہے اور وہ زمین کو پر از عدل کریگا حافظ ابو نعیم کہ مشہورین
محدثین مین سی ہی چالیس حدیثین سنیونکی صحاح مین سی روایت کرتا ہے کہ وہ سب مشتمل
ہین صفات اور احوال اور اسم ونسب جناب صاحب الزمان علیہ السلام پر اور اون
حدیثون مین سی ایک یہہ حدیث ہی کہ خلاصہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ علی بن حلال اپنی باپ
سی روایت کرتا ہی کہ مین خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اوسوقت حاضر
ہوا کہ حضرت دنیا سی مفارقت فرمایا چاہتی تہی اور جناب فاطمہ حضرت کی سر کے پاس بیٹہی تہین
اور روتی جاتی تہین جب سیدہ کے رونی کی آواز بلند ہوئی تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نی اونکی طرف سر اقدس بلند کیا اور فرمایا کہ ای حبیبہ میری تمہارے رونی کا کیا
سبب ہی فاطمہ نی عرض کے مین ڈرتی ہون کہ بعد آپکی امت آپکی مجکو ضایع کریگی اور میری
رعایت نکریگی حضرت نی فرمایا ای حبیبہ میری تو نہین جانتی کہ خدانی جب زمین پر نظر کی تو
اپنی بندونمین سی تیری باپ کو برگزیدہ کیا اور اوسکو مبعوث برسالت فرمایا پہر دوبارہ نظر
کی تو اوسوقت تیری شوہر کو برگزیدہ کیا اور مجہپر وحی نازل فرمای کہ مین اوس سی تیرا نکاح
کردون ای فاطمہ خدانی مجہکو سات خصلتین عطا کی ہین کہ مجہسی پہلی نہ کسیکو عطا فرمائی تہین اور
نہ عطا فرمائیگا مین خاتم پیغمبران ہون اور خدا کی نزدیک گرامی ترین اور محبوب ترین خلق
ہون اور مین تیرا پدر ہون اور میرا وصی خدا کی نزدیک بہترین اوصیا اور محبوب ترین
اوصیا ہے اور میرا چچا حمزہ خدا کے نزدیک بہترین شہدا اور محبوب ترین شہدا ہے اور وہ تیری شوہر کا بہی عم بزرگوار
ہی اور وہ شخص بہی ہمسی ہے کہ جسی خدانی دو پر عنایت کئی ہین کہ وہ بہشت مین ملایکہ کی ساتہ
پرواز کرتا ہی اور وہ تیری باپ کا چچا زاد بہای ہی اور تیری شوہر کا برادر جلیل القدر ہی اور

تیری دونو بیٹی حسن وحسین کہ جو سبطین امت و بہترین جوانان اہل بہشت ہین وہ بہی تیری
نسل سی ہین اور قسم ہی اوس خدا کی کہ جسنی مجہی مبعوث کیا کہ باپ ان دونو کا ان دونو
سی بہتر ہی اور ای فاطمہ مین قسم کہاتا ہون اوس خدا کی کہ جسنی خدائی مجہکو دیکر [illegible] پیغمبری
کے لئی بہیجا ہے کہ حسنین علیہما السلام کی اولاد مین مہدی امت پیدا ہوگا اور [illegible]
مین ظاہر ہوگا کہ دنیا ہرج و مرج سی مملو ہوگی اور فتنہ و فساد ظاہر ہونگی اور [illegible] کی راہین
بند ہو جاینگی اور ایک دوسری کو باہم دیگر غارت کرینگی [illegible] بزرگ [illegible] کریگا اور نہ
کبہی بزرگ کی تعظیم کریگا اوسوقت حق تعالی حسنین کی فرزندونمین سی اوس شخص کو ظاہر فرمائیگا
کہ جو قلعہ ہای ضلالت کو فتح کری اور وہ قلوب کہ جو حق سی غافل ہین اونہین مفتوح کریگا اوس
جسطرح کہ مینی دین خدا پر قیام کیا اوسیطرح وہ بہی آخر زمانہ مین دین خدا پر قیام کریگا
اور جسطرح زمین جور و ظلم سی مملو ہوگی اوسیطرح وہ اوس زمین کو پر از عدل کریگا ای
فاطمہ اندوہناک نہو اور نہ رو خدا تجہپر میری نسبت رحیم تر اور مہربان تر ہی بسبب اوس
منزلت کی کہ جو تجہی میری نزدیک حاصل ہے اور بسبب اوس محبت کی کہ جو تیری طرف سی میری
دلمین جاگزین ہے اور خدا نی تجہی اوس شخص کے ساتہہ تزویج فرمایا ہے کہ حسب اوسکا کل
مخلوق سے بزرگ تر اور نسب اوسکا سب سی گرامی تر ہے اور وہ رعیت کے نسبت
رحیم ترین مردم اور برابر تقسیم کرنی مین عادل ترین مردم ہے اور احکام الہی کے نسبت
بینا ترین مردم ہے مینی خدا سے سوال کیا ہے کہ تو میری اہل مین سب سی پہلی مجہسی
ملحق ہو اور علی بن ابی طالب علیہ السلام نی فرمایا کہ فاطمہؑ بعد وفات حضرت رسول
صلی اللہ علیہ والہ وسلم پچہتر روز زندہ رہین اور بعد اسکی اپنی والد ماجد سی ملحق ہوگئین
مولف کہتا ہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مہدیؑ کی نسبت
حسنین علیہما السلام کے طرف اس جہت سی فرمای کہ حضرت ان دونو بزرگوارون کے
نسل سی ہین چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت امام حسنؑ

علیہ السلام کی یہی تہین الغرض حضرت مہدی علیہ السلام کی خبر سنیون کی روایات سی صاف ظاہر اور حضرت
کی خبر ولادت بہی کتب اہل سنت مین مثل فصول مہمہ وغیرہ موجود لکن مقام تعجب ہی کہ اہل سنت ان
احادیث پر نظر نہین کرتی اور حضرت کا انکار کرتی ہین کبہی اسکا تعجب ہی کہ اسقدر عمر کیونکر ہو سکتی ہے
اور حضرت کیون غایب ہین حالانکہ دلایل و براہین اور جواب شبہات مخالفین شیعون کی کتب مین موجود ہین
چنانچہ بحار کی تیرہوین جلد اور حق الیقین اور جواہر عبقریہ اور استقصار الافحام مین یہہ بحث بتفصیل مذکور
ہی سوا اسکی اہل سنت انبیا مین حضرت خضر حضرت الیاس حضرت ادریس حضرت عیسی علیہم السلام
اور اشقیا مین شیطان اور دجال وغیرہ کو آجتک زندہ جانتی ہین مگر بسبب تعصب جناب صاحب
الزمان علیہ السلام کی زندہ رہنی کا انکار کرتی ہین حالانکہ جسطرح یہہ انبیا زندہ ہین اوسیطرح
صاحب الامر علیہ السلام کا زندہ رہنا بہی مقام تعجب نہین ہو سکتا اور اہل سنت کا یہہ کہنا کہ اگر
جناب صاحب الزمانؑ پیدا ہو چکی ہین اور زندہ ہین تو کیون غایب ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ
ہر فعل نبیؐ اور امامؑ کی مصلحت سبکو معلوم ہونا ضرور نہین ہے جسطرح بمصلحت شعب ابیطالبؑ
مین یا غار مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غایب ہوی تہی یا اور انبیاؑ بہی مثل حضرت
موسیؑ و عیسیؑ و ادریس و یونس بمصلحت بنا بر حکم خدا غایب ہوی تہی اوسیطرح امام زمانؑ بہی
بمصلحت بنا بر حکم خدا غایب ہین پس جو جواب ان انبیا کی غیبت کا اہلسنت دینگی وہی جواب
امام زمانؑ کی بہی غیبت کا ہوگا اور مثال امام زمانؑ کی بعینہ مثل آفتاب کی ہی کہ کسی شہر مین
آفتاب نکلتا ہی اور کسی شہر مین بسبب ابر کی نظر نہین آتا مگر با وجود ابر نور آفتاب سی لوگ متمتع ہوتے
ہین اگر کوی احمق کہی کہ آفتاب آسمان پر ہی ابر مین کیون غایب ہوگیا اور ابر مین غایب ہونی سی کیا
نفع ہی تو یہہ کلام اوسکا لغو ہوگا لوگ اوسی مجنون کہینگی اسیطرح دشمنان اہلبیت کا بہی یہہ
مقولہ کہ اگر جناب صاحب العصر علیہ السلام پیدا ہو چکی ہین تو کیون غایب ہین اور حضرت کی امامت کا اس
حال مین کیا فایدہ ہی قابل اعتنا نہین ہو سکتا حضرت کی قدم کی برکت سی انواع و اقسام کی بلائین دفع
ہوتے ہین گنہگارون پر عذاب نازل نہین ہوتا مومنین بسبب انتظار ظہور ثواب پاتی ہین منکرین کے

قلوب و ایمان کا امتحان ہوتا ہی وہ مستحق جہنم ہوتی ہین زمین پر مینہ برستا ہی زمین سی دانہ پیدا ہوتا ہی
زمین پر برکتین نازل ہوتی ہین اسیطرح وجود حضرت کی برکت سی بیشمار فائدی پہونچتی ہین جیسی کہ
زمانہ ہای سابق مین وجود انبیا سی تمام عالم مین فیض پہونچتا تہا اگرچہ وہ غایب یا مظلوم رہتی تہی
چنانچہ قول خداوند عالم وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ اس مطلب پر شاہد ہی مطلب

ساتوان بیان رجعت مین کتاب حق الیقین مین مذکور ہی ضروریات مذہب امامیہ سی اقرار رجعت ہی
یعنی قیامت کی پہلی زمانہ حضرت قایم علیہ السلام مین ایک جماعت نیکونکی اور ایک جماعت بدونکی محشور
ہوگی نیکون کو اسلئی زندہ کرینگی کہ وہ زمانہ دولت ایمہ دیکھکر خوش ہون اور کسی قدر دنیا مین حسنات کا
صلہ پاوین اور بد اسلئی زندہ کئی جاینگی تاکہ عذاب دنیا مین قبل از عذاب آخرت مبتلا ہون اور وہ
سلطنت کہ جسکی نسبت راضی نتہی کہ اہلبیت کو پہونچی وہ اہلبیت کی اختیار مین دیکہین اور شیعیان ائمہ علیہم السلام
دشمنان دین سی انتقام لین اور باقی مخلوقات قبرونمین رہینگی یہانتک کہ قیامت مین محشور ہون چنانچہ
احادیث مین وارد ہوا ہی کہ رجعت مین رجوع نہین کرتا مگر وہ شخص کہ جو محض ایمان رکہتا ہو یا محض
کفر رکہتا ہو لیکن اور مخلوق اپنی حال پر چہوڑدی جاینگی اور شیخ ابن بابویہ کتاب من لا یحضر مین حضرت
صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ وہ شخص ہمسی نہین ہی کہ جو رجعت کا ایمان نرکہتا ہو اور
متعہ کو حلال نجانتا ہو اور مجلسی علیہ الرحمہ لکہتی ہین کہ مینی کتاب بحار مین دوسو حدیثونسی زاید چالیس
مصنفین علمای امامیہ سی کہ وہ پچاس اصل معتبر مین ایراد کرتی ہین لکہی ہین جس شخص کو شک ہو
اوس کتاب کی طرف رجوع کری یا وہ جو آیتین کہ تفسیر اونکی رجعت ہوی ہی وہ متعدد ہین بخیال اختصار
چند آیتین لکہی جاتی ہین (۱) يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا یعنی جس روز
کہ مبعوث کرینگی ہم ہر امت مین سی ایک فوج اوس جماعت سی کہ جو تکذیب کرتی ہین ہماری آیاتکی
اور احادیث کثیرہ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ یہہ آیہ رجعت کی باب
مین نازل ہوا ہی کہ خدا ہر امت سی گروہ گروہ زندہ کریگا اور آیہ قیامت یہہ ہی کہ حق تعالی
ارشاد فرماتا ہی کہ وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا یعنی محشور کرینگی ہم اونکو پس نچہوڑینگی ہم ایک

کو بہی اوٹہین سی کہ زندہ نکرین حضرت نی فرمایا کہ مراد آیات سی امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام
ہین **دوسری** حق تعالی فرماتاہی وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ
تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ یعنی جسوقت کہ واجب ہو عذاب خدا اونپر یا یہہ
جسوقت کہ نازل ہو عذاب اونپر نزدیک قیامت کی باہر لاینگی واسطی اونکی ایک دابہ زمین سی کہ
باتین کری انسی تحقیق کہ لوگ تہی کہ ہماری آیات کا یقین نرکہتی تہی احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی
کہ اس مقام پر دابہ سی مراد حضرت امیر المومنینؑ ہین کہ حضرت قریب قیامت ظاہر ہونگی اور
عصای موسیؑ اور انگشتری سلیمانؑ اونکی پاس ہوگی اور عصا کو مومن کی آنکہونکی درمیانین
لگائینگی کہ اوسی نقش ہو جائیگا کہ یہہ شخص مومن ہی حقا اور انگوٹہی کو کافر کی دونون آنکہونکے
درمیانین لگائینگی کہ اوسی نقش ہو جائیگا کہ یہہ شخص کافر ہی حقا اوسنی بہی مثل ان اخبار کی
اپنی کتب مین عمار اور ابن عباس وغیرہ سی روایت کرتی ہین اور صاحب کشاف نی بہی
روایت کی ہی کہ دابہ مقام صفا سی باہر نکلیگا اور اوسکی پاس عصای موسیؑ اور انگشتری
سلیمانؑ ہوگی پس عصا کو محل سجود مومن پر یا دو آنکہونکی درمیان مین لگائیگا اوسوقت ایک نقطہ سفید
پیدا ہوگا کہ تمام مونہہ اوس مومن کا اوس نقطہ سی مانند ستارہ درخشان روشن ہو جائیگا کہ اوسکی
دونون آنکہونکی درمیانین لکہا جائیگا مومن اور انگوٹہی کو بینی کافر پر لگائیگا پس وہ مقام سیاہ
ہو جائیگا اور بسبب اوسکی تمام مونہہ سیاہ معلوم ہوگا یا اوسکی دونون آنکہونکی درمیانین لکہا جائیگا
کافر اور صاحب کشاف لکہتاہی کہ بعض قرا تُكَلِّمُهُمْ بی تشدید پڑہتی ہین یعنی جراحت کریگا اونکو
اور احادیث سنی و شیعہ مین یہہ امر متواتر ہی کہ حضرت امیر المومنینؑ مکرر خطبونمین فرماتی تہی کہ مین
صاحب عصا و میسم ہون یعنی جس چیز سی داغ کرتی ہین اوسنی ابو ہریرہ اور ابن عباس اور
اصبغ بن نباتہ وغیر سی روایت کرتی ہین کہ دابۃ الارض حضرت امیر المومنینؑ ہین اور ابن ماہیار
نی کتاب ما نزل من القران فی الائمہ مین اصبغ بن نباتہ سی روایت کی ہی کہ اصبغ کہتی ہین
معاویہ میری طرف مخاطب ہوا اور اوسنی کہا کہ تم گروہ شیعہ گمان کرتی ہو کہ دابۃ الارض علی

بن ابیطالب میں ہی کہا کہ ہم تنہا نہیں کہتی یہودی بہی یہی کہتی ہیں معاویہ نی ایک عالم یہود کو
بلایا اور پوچہا کہ تم اپنی کتابوں میں ذکر دابۃ الارض پاتی ہو اوسنی کہا ہان معاویہ نی کہا دابۃ
الارض کیا چیز ہی اونہون نی جواب دیا کہ وہ ایک شخص ہی معاویہ نی کہا کہ جانتی ہو اوسکا
کیا نام ہی اونہون نی بیان کہ الیا معاویہ نی کہا الیا علی سی نزدیک ہی **تفسیری** قول حقتعالے
اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ یعنی تحقیق کہ جسنی تجہپر واجب کیا قران کو
ہر آئینہ تجہکو پہیریگا طرف محل عود کی اور احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ اس آیہ سی رجعت حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ جانب دنیا عالم رجعت میں مراد ہی حق الیقین میں منقول ہی کہ سعید بن عبد اللہ
نی بصائر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ شیطان نی خدا سی سوال کیا
کہ مجہی اوس روز تک مہلت دی کہ جس روز قیامت میں آدمی زندہ کئی جائیں حق تعالی نی فرمایا
کہ تجہکو مہلت دی یعنی روز وقت معلوم تک جب وہ روز معلوم ہوگا تو شیطان مع اتباع ظاہر
ہوگا اور اتباع شیطان سی مراد وہ لوگ ہین کہ جن لوگون نی روز خلقت آدم سی تا روز رجعت
آخری جناب امیر علیہ السلام متابعت شیطان کی ہی راوی نی پوچہا کہ جناب امیر کی لئی کیا بہت سے
رجعتیں ہونگی حضرت نی فرمایا کہ ہان بہت سی رجعتیں ہونگی اور ہر امام جس زمانہ میں تہا اوس زمانے کے
اشخاص نیک وبد اوس امام کی ساتہہ رجعت کرینگی تا کہ حق تعالی مومنون کو کافرون پر غالب فرماوی اور
مومنین اونسی انتقام لین پس جب وہ روز ہوگا کہ حضرت امیر علیہ السلام مع اصحاب رجعت فرمائینگی اور
شیطان بہی مع اتباع قریب کوفہ کنار آب فرات آئیگا اور باہم ملاقات ہوگی تو ایسی لڑائی ہوگی کہ کبہی
نہوئی ہوگو یا مین دیکہتا ہون کہ کچہ اصحاب حضرت کی سو قدم پیچہی ہٹگئی ہین اور بعضون نی اپنی پاؤن
فرات مین ڈالدئی ہین اس اثنا مین ایک ابر آسمانسی اوتریگا کہ وہ ملایکہ سی مملو ہوگا اور رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہاتہہ مین ایک حربہ نور ہوگا اور حضرت اوس ابر کی سامنی ہونگی جب نظر شیطان
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر پڑیگی تو پچہلی پاون بہاگیگا اور سوقت اوسکی اتباع کہین گی کہ اب تو
فتح ہو چکی تو اب کہان بہاگا جاتا ہی شیطان جواب دیگا کہ مین وہ دیکہتا ہون کہ تم اوسکو نہین دیکہتی

مجھی خداوند عالم سی خوف معلوم ہوتا ہی پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ شیطان کی قریب تشریف لیجا ینگے
اور ایک حربہ اوسکی دونون شانونکی درمیان مین مارینگی کہ شیطان اور اوسکی سب اصحاب ہلاک
ہوجاینگی بعد اسکی سب بندگان خدا خدا کی بوحدانیت پرستش کرینگی اور کیسکو خدا کا شریک نجانینگی
اور جناب امیر علیہ السلام چوالیس ہزار برس بادشاہی کرینگی یہانتک کہ حضرت کی ایک ایک شیعہ سی
ایک ایک ہزار لڑکی پیدا ہونگی پس اوسوقت دو باغ سبز جنکو حق تعالی نی سورہ رحمان مین فرمایا ہے
مُدْہَامَّتَانِ مسجد کوفہ کی دو جانب پیدا ہونگی اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہے
کہ حساب خلایق ایام رجعت مین قبل از قیامت جناب امام حسین علیہ السلام کی ساتہہ ہوگا اور
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ پہلی جو شخص کہ رجعت فرمائینگا حضرت امام حسین علیہ
السلام ہونگی اور اتنی مدت بادشاہی کرینگی کہ بسبب پیری حضرت کی ابرو آنکہون پر لٹک آئینگی
علی بن ابراہیم نی اپنی تفسیر مین شہر بن حوشب سی روایت کی ہی کہ حوشب نی بیان کیا کہ مجھسی
حجاج نی کہا کہ قران مین ایک آیت ہی کہ اوسکی تفسیر نی مجھکو عاجز کیا ہی اور اوسکی معنی میری سمجھ
مین نہین آتی وہ آیت یہہ ہی وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ
یعنی کوئی نہین ہی اہل کتاب سی مگر یہہ کہ ایمان لاتا ہی ساتہہ حضرت عیسیٰ کی قبل اپنی مرنیکی
حالانکہ قسم بخدا کہ مین حکم کرتا ہون قتل یہودی و نصرانی کی لئی اور مین اوسکی لبونکو
دیکہتا رہتا ہون مگر اوسکی لب جنبش نہین کرتی یہانتک کہ یہودی یا نصرانی مرجاتا ہی مینی
کہا کہ ای امیر اس آیت کی یہہ معنی نہین ہین جو تم سمجھی ہو اوسنی کہا پہر کیا معنی ہین مینی جواب دیا
کہ حضرت عیسی علیہ السلام پیش از قیامت آسمانسی نازل ہونگی پس کوئی یہودی و نصرانی باقی نرہیگا مگر
یہہ کہ حضرت عیسیٰ کی ساتہہ اونکی مرنیسی قبل ایمان لائیگا اور حضرت عیسی علیہ السلام امام زمان علیہ
السلام کی پیچھی نماز پڑہینگی حجاج نی کہا وای ہو تجہپر تونی یہہ معنی کسنی سنی ہین کہا کہ مینی امام محمد باقر
سی سنی ہین حجاج نی کہا قسم بخدا یہہ معنی جو تجھی حاصل ہوئی ہین چشمہ صاف سی حاصل ہوئی ہین قطب راوندی
وغیرہ نی بواسطہ جابر امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ امام حسین علیہ السلام نی کربلا مین قبل اپنی شہادت کی

فرمایا کہ میری نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھسی ارشاد فرمایا کہ ای فرزند تجھکو عراق کی طرف لیجائینگے اور وہ زمین کہ جہان پیغمبرون اور وصیون نے باہم ملاقات کی ہے یاکرینگی اور اوس زمین کو عمورا کہتی ہین وہان تو شہید ہوگا اور تیری ساتھہ تیری اصحاب کی بہی ایک جماعت شہید کی جائیگی لکن اون سب کو زخمہای نیزہ و شمشیر کی اذیت محسوس نہوگی جسطرح کہ حق تعالی نی حضرت ابراہیم پر آگ سرد کردی تہی اوسیطرح آتش جنگ تجہپر اور تیری اصحاب پر سرد کردیگا بعد اوسکی حضرت نی فرمایا بشارت و خوشنودی ہو تم لوگون کو کہ ہم اپنی پیغمبر کی پاس جاتی ہین جبتک خدا چاہیگا اوسوقت تک خدمت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین رہینگی پس پہلا وہ شخص کہ جو زمین شق ہوکر نکلیگا وہ مین ہون اور میرا نکلنا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام اور امام آخر الزمان کا نکلنا ایک زمانی مین ہوگا بعد اسکی گروہ ملائکہ کہ جو کبہی زمین پر نہ اوتری ہونگی ہمراہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و لشکر ملائکہ مجہپر نازل ہونگی اور محمد اور علی اور مین اور بہائی میری اور کل وہ لوگ جنپر خدا نی منت رکھی ہی انبیا اور اوصیا مین سی آسمان ابلق نور پہ کہ قبل اسکی کوئی فرد بشر مخلوقات سی اوسپر سوار نہوا ہی سوار ہونگی پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ علم اپنا و شمشیر اپنی قایم علیہ السلام کی ہاتہہ مین دینگی بعد اسکی جو خدا چاہیگا وہ ہم دیکہینگی پس حق تعالی مسجد کوفہ سی ایک چشمہ روغن اور ایک چشمہ آب اور ایک چشمہ شیر جاری کریگا پس اسوقت امیر المومنین علیہ السلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی تلوار مجہکو دینگی اور مجہی جانب مشرق اور مغرب بہجینگی پس جو دشمن خدا ہوگا اوسکو مین قتل کرونگا اور جس بت کو پاونگا جلادونگا یہانتک کہ زمین ہند مین پہونچکر کل بلاد ہند فتح کرونگا اور حضرت دانیال اور یوشع پیغمبر زندہ ہوکر خدمت جناب امیر علیہ السلام مین آئینگی اور کہینگی کہ خدا اور رسول خدا نے اون خبرون مین کہ جو جو وعدی کئی تہی راست فرمایا تہا پس ستر آدمی اونکی ہمراہ بصرہ کی طرف روانہ ہونگی اور جو کوئی مقابلہ اور مقاتلہ مین آئیگا اوسکو قتل کرینگی اور ایک لشکر جانب روم روانہ کرینگی کہ وہ فتح یاب ہوگا پس ہر حیوان حرام گوشت کو

مین قتل کرونگا یہانتک کہ سوا انبیاؤن اور طیب کی روی زمین پر کوئی شی نہ باقی رہیگی اور
مین جزیہ برطرف کرونگا اور یہود و نصاری اور تمام ملل کو اختیار دونگا خواہ اسلام قبول کرین
خواہ شمشیر اختیار کرین پس جو مسلمان ہوگا اوسسی بہ نیکی پیش آونگا اور جو اسلام نہ لائیگا اوسکو
قتل کرونگا اور کوئی شیعہ ہمارا نہوگا مگر یہہ کہ خدا ایک فرشتہ اوسکی طرف نازل کریگا کہ اوسکے
مونہہ سی خاک دور کری اور مکان اور عورتین اوسکی اوسی بہشت مین دکھاوی اور ہر نابینا
اور ہر اپاہج اور ہر صاحب بلا کو خدا ہم اہلبیت کی برکت سی نجات دیگا اور حق تعالی آسمان
سی زمین کیطرف اسدرجہ برکات نازل کریگا کہ درختہای میوہ دار کی شاخین میوونکی کثرت سی ٹوٹ
جائینگی اور موسم سرما کی میوی فصل گرما مین اور فصل گرما کی میوی سرما مین پیدا ہونگی اور یہی ہین معنی قول
حق تعالی کی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ الایہ ترجمہ اس آیت کا یہہ ہی کہ اگر اہل
شہرونکی ایمان لائین اور پرہیزگاری اختیار کرین تو ہر آئینہ کہول دوین اوپر اونکی برکتین آسمانون اور
زمینونکی لیکن تکذیب کی اونہون نی پیغمبرون ہمارےکی پس لیا ہمنی اونکو ساتہہ عذاب کی بسبب اون چیزونکی کہ کسب کیا
اونہون نی اور خداوند تعالی شیعونکو ایسی کرامت عطا فرمائیگا کہ اونپر کوئی زمین کی شی مخفی نرہیگی یہانتک
کہ اگر کوئی شخص چاہیگا کہ گہر کا حال دریافت کری تو خدا اوسکو اون امور کا الہام فرمائیگا کہ جو اوسکی اہل خانہ
کرتی ہونگی اور شیخ مفید اور شیخ طوسی نی بسندہای معتبر جابر سی اور جابر نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت
کی ہی کہ بخدا سوگند پہر ایک شخص اہلبیت سی بعد اپنی وفاتکی تین ہزار نو برس تک بادشاہی کریگا مینی عرض کی کہ
یہہ کونسا زمانہ ہوگا حضرت نی فرمایا بعد اسکی کہ قایم آل محمد علیہ السلام دنیا سی رحلت کرین مینی عرض کی کہ قایم علیہ
السلام کی برس بادشاہی کرینگی فرمایا اونیس برس اور چند ماہ بعدہ وفات قایم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پچاس
برس تک فتنہ و ہرج باقی رہیگا پہر منتصر یعنی انتقام کشندہ کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہین دنیا
مین آئینگی اور اپنا اور اپنی اصحاب کی خون کا عوض لینگی اور اسقدر قتل کرینگی کہ لوگ کہینگی کہ یہہ
اگر ذریت پیغمبر سی ہوتی تو اسقدر آدمیونکو قتل نکرتی پس بعد اسکی حضرت سفاح یعنی حضرت امیر
المومنین علیہ السلام تشریف لائینگی اور کلینی اور صفار نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی

روایت کی ہی کہ جناب امیر علیہ السلام نی ارشاد فرمایا کہ خدانی مجہکو چہہ چیزین عطا کی ہین علم موت
وبلایا اور حکم کرنا خلایق مین بحق اور مین ہون صاحب رجعتون کا اور صاحب دولتونکا اور مین ہون
صاحب عصا اور میسم اور مین ہون وہ دابۃ الارض کہ خلق سی کلام کریگا حضرت امام رضا علیہ
السلام سی روایت ہی کہ جو شخص وحدانیت خدا اور رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اقرار کری اور
معراج اور سوال نکیرین اور حوض کوثر اور شفاعت اور خلق بہشت و دوزخ اور صراط اور میزان
اور بعث و نشور اور جزا اور حساب کا ایمان لائی پس وہ شخص بحق و براستی ایمان لایا اور وہ ہم اہل
بیت کی شیعون مین سی ہی اور اس باب مین احادیث بکثرت وارد ہین چنانچہ اکثر احادیث مجلسی
علیہ الرحمہ نی بحار مین نقل کی ہین اور اس باب مین شک نہین ہی کہ اصل رجعت فی الجملہ متواتر
بالمعنی ہی جو شخص اسمین شک کری ظاہر یہہ ہی کہ وہ منکر قیامت بہی ہی اور جو امور نصوص
متواترہ سی ثابت ہون فقط استبعادات وہم سی اونکا انکار محض بیدینی ہی اور بعض خصوصیات
کہ جو روایات شاذہ مین وارد ہوی ہین اونکا یقین نہین ہوسکتا لیکن انکار بہی بیجا ہی
اور اختلاف خصوصیات اسکا باعث نہین ہوتا کہ اونکی اصل کا بہی انکار کیا جاوے
چنانچہ اکثر خصوصیات حشر و بہشت وجہنم و صراط و میزان وغیرہ مین اخبار مختلف وارد ہین
اور یہہ باعث اسکا نہین ہوسکتا کہ اصل کا ہی انکار کیا جائی خلاصہ اس بحث کا یہہ ہی کہ
رجعت بعض مومنون کی اور بعض کافرون اور مخالفون کی متواتر ہی اور انکار اسکا باعث
خروج دین تشیع سی ہی اور رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت امام حسین
علیہ السلام بہی متواتر ہی بلکہ رجعت حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ بہی متواتر یا قریب متواتر ہی
اور رجعت سائر ائمہ علیہم السلام مین بہی احادیث صحیحہ بکثرت وارد ہین اور اگر متواتر نہ سمجہی جاتین
تو اوس مرتبہ پہ ضرور ہونگی کہ اعتقاد ان سب امور کا لازم اور انکار باعث فساد عقیدہ ہے
لیکن خصوصیات رجعت ائمہ ؑ کہ آیا ظہور قایم علیہ السلام کی ساتہہ ایک ہی زمانہ مین ہون یا قبل یا بعد
ہون معلوم نہین ہوسکتی بعض احادیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ ہر امام کی لئی رجعت بترتیب حالت امامت ہوگی و اللہ عالم

فصل پانچوین معاد کی بیان مین

اس فصل مین ستارہ مطلب ہین مطلب پہلا بیچ معاد کے بیان مین کتاب حق الیقین مین
مذکور ہی کہ معاد کی معنی لغت مین تین طرحسے آئی ہین پہلی عود کرنا اور رجوع کرنا ایک
حال کی طرف یا عود اور رجوع کرنا ایسے حال کیطرف کہ اُس سے منتقل ہوا ہو دوسرے
مکان عود تیسرے زمانہ عود اور اسمقام پر مراد یہ ہی کہ روح کا حیات کی طرف عود کر
نا کہ اُن اعمال نیک و بد کی جزا کہ جو حیات دنیا مین کئی ہین حاصل کرے اور یہ تین
معنی جو بیان ہوئے سب کا ایک ہی مطلب ہی اور معاد کی دو قسمین ہین ایک معاد
روحانی دوسرے جسمانی معاد روحانی یہ ہی کہ روح کا بعد مفارقت بدن باقی رہنا
پس اگر انسان نیکو کارون مین سے ہی تو روح مسرور و خوش رہیگی اور اگر بدکارون
مین سے ہی تو معذب و مغموم رہیگی چنانچہ فلاسفہ اسی معاد کی قائل ہین اور
بہشت و دوزخ اور پاداش و عقاب کو انہین دو حالتون سے تاویل کرتے ہین
اور معاد جسمانی یہ ہی کہ یہی بدن قیامت مین عود کرین آور دوبارہ انہین روحین داخل ہون
اور اگر اہل ایمان و سعید ہین تو اسی جسم سے داخل بہشت ہون اور اگر اہل کفر
و شقاوت ہین تو داخل جہنم ہون اور آتش جہنم مین معذب ہین اور یہ امر ضروریات
دین اسلام مین سے ہی بلکہ اس مقولی پر اتفاق جمیع اہل ملل کا ہی اور یہود و نصاریٰ بھی
اسکے قائل ہین اور کتب الٰہی اسپر ناطق ہین خصوصا قرآن مجید کہ اکثر آیتین اُسکی
اس معنی پر دلالت صریحہ رکہتی ہین اور قابل تاویل نہین ہین دوسرا مطلب
موت کے حق ہونے مین اور ذکر اون چیزون کا جو موت سے متعلق ہین
کتاب حق الیقین مین احادیث متعددہ منقول ہین اون احادیث کا خلاصہ کہا جاتا ہے
پس واجب ہی جاننا اور اقرار کرنا کہ ہر زندہ کے لئے سوائے خدا کی موت ہے
چنانچہ خدا فرماتا ہی کل نفس ذائقۃ الموت اور کسی ممکن کو حیات ابدی نہین ہے

اور ملک الموت کا بھی اقرار کرنا اس معنی ضرور ہی کہ خدا نے حضرت عزرائیل کو قبض
ارواح کے لئے معین فرمایا ہے اور اُنکا اور فرشتون کو فرمان بردار کیا ہے
کہ وہ سب حضرت عزرائیل کے حکم سے قبض ارواح کرتے ہین اورا ونہین عزرائیل
سپرد کر دیتے ہین اور اس باب مین جو آیتین وارد ہین ظاہر معنی اونکے بقدر یسیر
منافات رکھتے ہین کہ بعض آیات مین خدا نے قبض ارواح کی اپنی طرف نسبت
دی ہے اور بعض آیات مین ملک الموت کی طرف نسبت دی ہی اور بعض آیات مین
ملائکہ کی طرف نسبت دی ہی اکثر علما ان آیات کا مطلب اسطرح جمع فرماتے ہین کہ
بعض اشخاص کی قبض روح ملک الموت کرتے ہین اور بعض کی قبض روح ملائکہ کرتے ہین
اور ملک الموت کو دے دیتے ہین اور ملک الموت سب روحین قبض کر کے خدا کی
جناب مین لے جاتے ہین اور احادیث معراج مین طریقہ ہاے متعددہ سے وارد
ہوا ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک الموت کو آسمان اول پر
دیکھا اور اُنسے پوچھا کہ تم آن واحد مین کسطرح متعدد روحین قبض کرتے ہو حالانکہ بعض اشخاص مشرق مین
اور بعض مغرب مین ہین اُنھون نے عرض کی کہ مین روحون کو بلاتا ہون وہ بلانے سے
چلی آتی ہین اور بنا بر دوسری روایت کے بیان کیا کہ تمام دنیا میرے نزدیک مثل
ایک کاسہ کے ہی کہ جسطرح بندگان خدا کے سامنے کاسہ رکھا ہو جسطرف سے وہ چاہین
ہاتھ بڑھا کے لقمہ اوٹھا لین اور دنیا میرے نزدیک مثل ایک درہم کے ہی کہ جسطرح
بندگان الٰہی کے ہاتھ مین درہم ہو جسطرف چاہین اُسے پھیر دین مگر چونکہ ایمان اجمالی
کافی ہی پس تفحص ان تفصیلو نکا ضرور نہین ہے اور انکار ملک الموت اور تاویل کرنا
اُسے قواے بدنی یا نفوس فلکی یا عقل فعال کے ساتھ جیسا حکما کہتے ہین کفر ہے
اور اِس باب مین اختلاف ہے کہ آیا حیوانات کی روح ملک الموت قبض
کرتے ہین یا اور فرشتے قبض کرتے ہین جناب آخوند مجلسی ملا محمد باقر علیہ الرحمہ فرماتے

کہ کوئی نص صریح اس باب مین نظر سے نہین گذرے اور فکر اسمین ضرور
نہین ہی اجمالا یہ جاننا چاہیئے کہ حیات اور موت سب حیوانات کی قدرت
خدا سے ہی اور وہی سب کا زندہ کرنیوالا اور مردہ کرنیوالا ہی اور ہوسکتا ہی کہ ملک الموت بھی
قبض روح کرتے ہون اور ملائکہ بھی قبض روح کرتے ہون اس لئے کہ خدا کی
کارکن بہت ہین اور حق الیقین مین فرماتے ہین کہ واجب ہی اقرار کرنا ان
چیزون کا کہ جو اخبار صحیحہ معتبرہ مین وارد ہوے ہین مثل سکرات موت اور شدت
جان کندن اور کیفیات موت اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ ہدی
علیہم السلام کا وقت قبض روح مومنین بشارت دینے اور آسانی مرگ کے لئے
تشریف لانا اور کافرون اور منافقون اور مخالفون کی قبض روح کے وقت
زیادتی شدت اور صعوبت مرگ اور عذاب ابدی کی خبر دینے کو آنا اور اس باب مین
فکر کرنا نچاہیئے کہ تشریف لانا ان حضرات کا ہر میت کے پاس کسطرح سے ہے اور
میت انہین کسطرح دیکھتی ہے اور یہ حضرات جسد اصلی سے تشریف لاتے ہین یا
جسد مثالی سے رونق افزا ہوتے ہین اس لئے کہ ان امور مین فکر کرنا باعث غلبہ
شیطان اور وسوسہ شیطان کا ہوتا ہی اور احادیث معتبرہ مین حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب وقت وفات مومن آتا ہے تو خدا دو ہوائین اسکی طرف
بھیجتا ہی ایک ہوا کا نام منسیہ ہی اور ایک نام مسخیہ ہی پس منسیہ خیال اہل وعیال
بھلا دیتی ہی اور مسخیہ اُسے جان دینے پر سخی اور راضی کرتی ہی اور جب ملک الموت
قبض روح کے لئے تشریف لاتے ہین تو اُس سے کہتے ہین کہ ای دوست خدا
جزع نکر قسم ہی اُس خدا کی کہ جسنے محمدؐ کو حق کی ساتھ بھیجا ہی کہ مین تجھپر تیرے پدر
و مادر سے مہربان تر اور شفیق تر ہون اپنی آنکھین کھول اور دیکھ پس اُس شخص کو
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین اور فاطمہ اور حسن

اور حسنین علیہم السلام اور باقی ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین نظر آتے ہین
اُسوقت عزرائیل کہتے ہین کہ یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تیرے امام ہین
کہ تو انکا رفیق ہوگا پس وہ شخص آنکھین کھولتا ہے اور اُنکو دیکھتا ہے اور منادی اسکو خدا کیطرفسے
آواز دیتا ہے کہ یا ایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة
فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اس آیہ کے معنون مین حضرت فرماتے ہین
کہ اے وہ نفس کہ مطمئن ہوا تو محمد اور اہلبیت محمد کیطرف اپنے پروردگار کی جانب
رجوع کر اُس حالت مین کہ راضی ہوا تو اپنے ائمہ کی ولایت کا اور بسبب
ثواب واجر پسندیدہ ہوا تو پس داخل ہو میرے بندون مین یعنی محمد اور اہلبیت
محمد کے ساتھ میرے بہشت مین داخل ہو اُسوقت کوئی چیز اُس میت کو
اس امر سے بہتر نہین معلوم ہوتے کہ روح اوسکی مفارقت کرے اور منادی سے
ملحق ہوجاوے احادیث دیگر مین وارد ہے کہ مومن کے وقت مرگ جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب امیرؑ اور ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور
حضرت جبرئیل آتے ہین اور ملک الموت سے سعی کرتے ہین کہ بہ نرمی و مدارا
قبض روح کرو اور اُس مومن کو بشارت بہشت دیتے ہین اور جب کافر کا
وقت موت آتا ہے تو اُسوقت بھی یہ حضرات تشریف لاتے ہین اور ملک الموت سے
فرماتے ہین کہ بسختی و دشواری اسکی قبض روح کرو کہ یہ ہمارا دشمن ہے اور عذاب خدا
اور عذاب دوزخ سے اُسے ڈراتے ہین **مطلب تیسرا** احوال عالم
برزخ مین کتاب حق الیقین مین مذکور ہے کہ عالم برزخ اور اُسکی ثواب وعقاب کی
تصدیق کرنا ضرور ہے اور بعد مفارقت بدن روح کا باقی رہنا اور منکر ونکیر کا قبر مین سوال کرنا
بھی ضرور ہے اور برزخ موت سے قیامت تک کی مدت کو کہتے ہین جب میت کو دفن
کرتے ہین تو سوال کے لیے دو فرشتے آتے ہین اور خدا سے تا کمر بدن میت مین

روح کو داخل فرماتا ہی وہ فرشتی میت کو بٹھلاتے ہین اور اُس سے سوال کرتے ہین
اور جنسے سوال کرتے ہین بعض اُنمین بعد سوال راحت ونعمت مین
ہوجاتے ہین اور بعض عذاب وشدت مین مبتلی ہوجاتے ہین اور سوال اور
ضغطہ اور فشار قبر اسے بدن پر ہوتا ہی اور باقی امور برزخ روح کے ساتھ متعلق ہین
اور تفصیل ان مطلبونکی مطالب آیندہ مین ہوگی مطلب چوتھا بقای روح کے
بیان مین حق الیقین مین مذکور ہی کہ بعد مفارقت بدن روح کے باقی رہنے مین شک
نہین ہی اور احادیث کثیرہ بطریق شیعہ وسنی سے مذکور ہی کہ بعد مفارقت
بدن روح ایک بدن لطیف سی متعلق ہوتی ہی کہ وہ بدن لطیف مثل بدن دنیا کے
ہوتا ہی اور لطافت مین مثل بدن ملائکہ اور جنات کی ہوتا ہی اور اور اُسی بدن سے
روح حرکت کرتی ہی اور اوڑتی ہی آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ روح کی مجسم
ہو جانے کا اور جسد مثالی کے ہونیکا یہ دونون احتمال احادیث سی پائی جاتی ہین
اور بعد وفات انبیا اور اوصیا کی ظاہر ہونے مین احادیث کثیرہ وارد ہوئی ہین
مثل اسکے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ
وآلہ کو مسجد قبا مین ابو بکر کے تئین دکھا دیا اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے حضرت
امیر المومنین علیہ السلام کو مع اصحاب دیکھا اور حضرت صادق علیہ السلام کا حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھنا اور حضرت امیر کا حضرت یوشع کو دیکھنا اور انسے
باتین کرنا اور ملاقات کرنا اور مثل ان روایات کے بصائر الدرجات وغیرہ مین
بطریق متعددہ روایات دیگر بھی منقول ہین یہ سب حدیثین جیسا کہ احتمال روح کے
مجسم ہونے کا اور جسد مثالی کا رکھتی ہین اُسی طرح جسد اصلی ہونے کا بھی
احتمال رکھتی ہین یعنی یہ حضرات علیہم السلام اپنے جسد اصلی مین ظاہر ہوا کرتے ہین
چنانچہ شیخ مفید اور ایک جماعت متکلمین اور محدثین امامیہ قائل ہین کہ

بعد مین روز کے یا زیادہ ارواح مقدسۂ انبیا اور اوصیا کو جسد ہاے اصلی
کیطرف پھیر دیتے ہین اور اونکو آسمان پر لیجاتے ہین اور حضرت رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا انبیا کو شب معراج مین دیکھنا اسی پر حمل کرتے ہین اور یہ جو حدیثون مین
وارد ہی کہ بنی امیہ بعد مرنے کے مسنخ ہو جاتے ہین بصورت وزغ یعنی چھپکلی تو اسمین
بھی تینون احتمال ہین یعنی صورت مثالی یا روح کا مجسم ہونا یا بدن اصلی کا مسخ ہوجانا
مگر بعض حدیثون مین جسد اصلی کا مراد ہونا ظاہر تر ہی اور صحائف الابرار مین
فضل بن شاذان سی روایت کی ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام صحرای نجف مین
سنگریزون پر لیٹے تھے قنبر نے عرض کی کہ مین فرش بچھا دون حضرت نے
فرمایا نہین اس مقام پر یا کسی مومن کی تربت ہی یا مجلس مومن مین مشارکت کرنا
اور اسکی ساتھہ ہمنشینی کرنا ہی اصبغ بن نباتہ نے عرض کیا کہ مجھے یہ تو معلوم ہوا کہ
اس مقام پر کسی مومن کی قبر ہی لیکن ہمنشینے اونکی کیا معنی رکھتی ہی حضرت نے
فرمایا کہ ای پسر نباتہ اس صحرا مین ہر مومن اور مومنہ کی روحین نور کی قالبون مین
اور نور کے منبرون پر موجود ہین اور حسن بن سلیمان نے بھی کتاب مختصر مین
اس حدیث کو فضل بن شاذان سے روایت کیا ہی اور آخر مین اس روایت کی
یہ عبارت زیادہ کی ہی کہ ای پسر نباتہ اگر پردہ اوٹھا دیا جاے تو تو اسوقت دیکھی کہ
مومنون کی روحین حلقہ بحلقہ بیٹھی ہین اور ایک دوسرے کی دیکھنے کے لئے جاتی ہین
اور ایک دوسرے سی صحبت کرتے ہین اور ہر مومن کی روح اس وادی مین
موجود ہی اور کافر کی روح وادی برہوت یمن مین رہتی ہی محاسن مین بسند صحیح
حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ امام علیہ السلام نے ابوبصیر کو
ارشاد فرمایا کہ جو شخص تم مین سے ہماری ولایت کی اعتقاد پر مرتا ہی وہ شہید مرتا ہی اگرچہ
اپنے رخت خواب پر مرے اور خدا کے نزدیک اپنی روزی سے متنعم ہوتا ہی

احادیث کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ جب تم زیارت قبور خویشان و برادران مؤمن کی لئے
جاتے ہو تو وہ مطلع ہوتے ہین اور تمسے اُنس کرتے ہین اور جب پھرتے ہو
تو اُنھین وحشت ہوتی ہی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ حضرت
صادق علیہ السلام سے نے فرمایا کہ ہر مؤمن و کافر وقت زوال شمس اپنے اہل کی
زیارت کے لئے آتا ہی اگر مومن دیکھتا ہی کہ اہل اُسکے عمل صالح کرتے ہین
تو بسبب اون اعمال خیر کے حمد خدا بجالاتا ہی اور اگر کافر دیکھتا ہی کہ یہ عمل صالح
کرتے ہین تو باعث اُسکی حسرت کا ہوتا ہی اور بسند کالموثق اسحاق بن عمار سے
منقول ہی کہ مینے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کی کہ آیا میت
اپنے اہل کی زیارت کے لئے آتی ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان مینے عرض کی
کتنی مدت کے بعد حضرت نے فرمایا ایک ہفتہ یا ایک مہینے مین یا ایک برس مین
بقدر اپنی منزلت کی ایک مرتبہ مینے عرض کی کس صورت سے آتی ہی حضرت نے
فرمایا بصورت مرغ لطیف اپنے عزیز و اقارب کی دیوارون پر آکر بیٹھتی ہی اور انھین
دیکھتی ہی اگر اُنھین خیر و خوبی مین پاتی ہی تو شاد و مسرور ہوتی ہی اور اگر حالت شر
اور پریشانی مین دیکھتی ہی تو محزون و غمگین ہوتی ہی اور دوسری روایت مین ارشاد
فرمایا کہ میت موافق اپنے فضائل کے ہر روز یا تیسری دن یا کم سے کم ہر ہفتہ مین
ایک مرتبہ وقت زوال شمس بصورت گنجشک یا گنجشک سی کوچک تر اپنی عزیز و
اقارب کے دیکھنے کو آتی ہی اور اُسکے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہی اور اُس میت کو
وہ امور کہ جو اُسکے باعث سرور ہوتی ہین اُنھین دکھاتا ہی اور وہ امور کہ جو باعث
اندوہ ہوتے ہین اونھین اوس میت کی آنکھون سے پوشیدہ کردیتا ہی پس وہ میت
شاد و خوش حال پھرتی ہی اور یہ بھی حدیث معتبر مین منقول ہی کہ ابو بصیر نے حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے حالات ارواح مومنین کا سوال کیا حضرت نے

فرمایا کہ ارواح مومنین حجرہ ہاے بہشت مین ہین اور طعام بہشت کہاتے ہین اور
شراب بہشت پیتے ہین اور کہتی ہین پروردگارا قیامت کو ہمارے لئی برپاکر
اور ہمسے تو نے جو وعدہ کیا ہی اُسے عطاکر اور ہمارے آخر کو اول سو ملحق فرما
اور روحین مشرکون کی آگ مین معذب ہین وہ کہتی ہین پروردگارا ہمارے لئی
قیامت کو برپا نکر اور جو کچہہ تو نے وعدہ کیا ہی اوسے عمل مین نہ لا اور ہمارے آخر کو
ہمارے اول سے ملحق نفرما الغرض ان احادیث متواترہ سے معلوم ہوا کہ روح
بعد فناء بدن باقی رہتی ہی اور فی الجملہ شاب و معذب ہوتی ہی **مطلب پانچوان**
سوال قبر اور فشار قبر اور ثواب و عذاب قبر کے بیان مین حق الیقین مین مذکور ہی
کہ قبر مین سوال ہوتا ہی اور روحکو سوال کے لئی بدن مین داخل کردیتے ہین
بلکہ اعتقاد اسکا ضروریات دین اسلام سے ہی اور منکر اسکا کافر ہی ابن بابویہ نے
حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص تین چیزون کا انکار کرے
وہ ہمارا شیعہ نہین ہی معراج سوال قبر شفاعت اور اسی طرح دو فرشتونکا
سوال کے لئے قبر مین آنا بہی متواتر اور ضروری مذہب ہے اور اکثر اخبار مین وارد ہوا ہی
کہ اُن فرشتون مین ایک منکر ہی دوسرا نکیر ہی اور بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ
مؤمنون کے لئے مبشر اور بشیر آتے ہین اور مخالفون کے لئے منکر اور نکیر آتی ہین
اسواسطے کہ مؤمنون کے لئے خوب صورت ہوکے آتے ہین اور انکو نعمتہای
بے انتہی کی بشارت دیتے ہین اور کافرون اور مخالفون کے لئی صورتہاے
مہیب سے آتے ہین اور عذاب آلہی سے ڈراتے ہین اور متکلمین امامیہ مین
مشہور یہ ہی کہ سوال قبر ہر فرد بشر کے لئی نہین ہی بلکہ مخصوص مومن کامل اور کافر
شدید الکفر کے لئے ہی اور مستضعفون اور لڑکون اور مجنونونکے لئے سوال قبر
نہین ہی اور اسی طرح اوس شخص کے لئی بہی سوال قبر نہین ہی کہ جسکی قبر مین کہودی بعد

تلقین عقائد حقہ کیجاے تو اُسوقت دونون فرشتے آپسمین کہتے ہین کہ ہمین چلیجانا چاہیے کہ یہ تلقین اس میت کے لئے حجت ہوچکی اور اس باب مین اختلاف ہی کہ آیا انبیا اور اوصیا سے بھی سوال قبر ہوتا ہی یا نہین اور اس مسئلہ مین فکر کی ضرورت نہین معلوم ہوتی اگرچہ سوال کا نہونا اظہر ہی اور اطفال کے سوال مین بھی سنی خلاف کرتے ہین اور اظہر سوال کا نہونا ہی اور کلینی نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ میت مومن کو جب اُسکے گھر سے نکالتے ہین تو ملائکہ قبر تک اُسکی مشایعت کرتے ہین اور اُس پر اژدحام کرتے ہین یہانتک کہ اُس میت کو قبر تک پہونچاتے ہین اور جب وہ اپنی قبر مین پہونچتا ہی تو زمین اُس سے کہتی ہی مرحبا خوش آمدی تو اپنے اہل کیطرف آیا قسم خدا کی مین دوست رکہتی تہی کہ مثل تیرے کوئی شخص مجھپر راہ چلی تو دیکھیگا کہ مین تجھسے کیا کرونگی بعد اسکے قبر اُسکی وسیع وکشادہ کردیتی ہین جہانتک کہ نگاہ کام کرے اور اُسکی قبر مین دو فرشتے منکر اور نکیر داخل ہوتے ہین اور اُسسے سوال کرتے ہین کہ پروردگار تیرا کون ہی میت کہتی ہی پروردگار میرا خدا ہی پہر سوال کرتے ہین کہ دین تیرا کیا ہی میت کہتی ہی دین میرا اسلام ہی پہر سوال کرتے ہین کہ پیغمبر تیرا کون ہی میت جواب دیتی ہی کہ میرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پہر سوال کرتے ہین کہ امام تیرا کون ہی میت جواب دیتی ہی کہ امام میرے علی ابن ابیطالب ہین پس آسمان سے منادی ندا کرتا ہی کہ میرے بندے نے سچ کہا ای فرشتو فرش ہاے بہشت اسکی قبر مین بچھاؤ اور ایک دروازہ بہشت اسکی قبر مین کہولدو اور جامہ ہاے بہشت سے اسکو پہناؤ یہانتک کہ ہمارے پاس آئے اور جو کچھ ہمارے نزدیک ہی اُسکی حق مین بہتر ہی پس اُس سے فرشتے کہتے ہین کہ مانند خواب نوشداماد استراحت کر اور اُس نیند کی سو کہ جسمین کوئی خواب پریشان نہو اور اگر کافر ہوتا ہی تو ملائکہ غضب اُسکے جنازہ کی

اُسکی قبر تک مشایعت کرتے ہین اور زمین اُس سے کہتی ہی کا مای حبّابری جگہہ تو آیا
واللہ مین دشمن رکہتی تھی کہ مجہپر مثل تیرے کوئی شخص راہ چلے البتہ تو دیکھیگا
کہ مین تجھسے کیا کرونگی پس زمین اوسکو فشار دیتی ہی یہانتک کہ ہڈیان اُسکے
پہلو کی ایک دوسری سے ملجاتی ہین پس منکر و نکیر اُسکے سامنے آتے ہین
بخلاف اُس صورت کے کہ جس صورت سے مؤمن کے پاس آتے ہین
اور اُسکو بٹھاتے ہین اور روح کو تا کمر اُسکے بدن مین داخل کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ پروردگار تیرا کون ہی وہ مضطرب ہو جاتا ہی اور کہتا ہی کہ مین سنتا تھا
کہ لوگ کہتے تھے فرشتے کہتے ہین ہرگز نجا ئیگا تو اور اسی طرح پیغمبر اور امام کا
سوال کرتے ہین اور وہ یہی جواب دیتا ہی پس آسمان سے آواز آتی ہے
کہ یہ بندہ میرا جہوٹ کہتا ہی قبر مین اِسکے آگ بچھاؤ اور اسی آگ کی کپڑے پہناؤ
اور اُسکے لئی ایک دروازہ آگ کیطرف کھولدو یہانتک کہ یہ میری طرف آئے
اور جو کچھہ اِسکے لئی میرے نزدیک ہی وہ اس حالت سی بدتر ہی پس تین مرتبہ
گرز آتش اُسپر مارتے ہین کہ ہر مرتبہ آگ اوڑتی ہی کہ اگر وہ ضربتین تہامہ کے پہاڑون پر
لگائی جائین تو سب ریزہ ریزہ ہو جائین اور خدا اُسکی قبر مین سانپونکو مسلط کرتا ہی
کہ وہ سانپ اُسے کاٹتے ہین اور پہاڑتے ہین اور شیطان اوسکو غمناک اور اندوہگین
کرتا ہی اور اُسکے عذاب کی صدا سب مخلوقات خدا سنتے ہین اور کتب اہل سنت سی
ثابت ہوتا ہی کہ قبر مین محبت امیر المؤمنین علیہ السلام کا سوال کیا جائیگا چنانچہ
جناب مجتہد العصر سید محمد عباس صاحب نے روائح القرآن مین لکھا ہی کہ سدی نے
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کی ہی کہ بتحقیق ولایت علی علیہ السلام
سے قبرونمین سوال کیا جائیگا پس کوئی مردہ مشرق و مغرب اور صحرا و دریا مین باقی
نرہیگا مگر یہ کہ منکر و نکیر اُسسے ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام کا بعد موت

سوال کرینگے اور ہیبت سی کہین لگے کہ نبی تیرا کون ہی اور امام تیرا کون ہی اور حق الیقین مین
بسند صحیح حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب مومن
مرتا ہی تو اُسکے ساتھہ اُسکی قبر مین چھہ صورتین داخل ہوتی ہین کہ ایک اُنمین سے
خوشرو تر اور خوش ہیئت تر اور خوشبو تر اور پاکیزہ تر کل صورتون سے ہوتی ہی پس
ایک اُن صورتون مین سے دہنی طرف کھڑی ہوتی ہی اور ایک بائین طرف
اور ایک سامنے اور ایک پس پشت اور ایک بالاے سر ظاہر مین اور ایک
پائین اور جو صورت کہ سب صورتون مین زیادہ تر خوبصورت ہی وہ سرہانے کھڑی ہوتی ہی
پس سوال یا عذاب خدا جسطرف سے آتا ہی جو صورت جس طرف کھڑی رہے
مانع ہوتی ہی اور جو صورت کہ سب سی زیادہ خوبصورت ہی سب صورتون سے
کہتی ہے کہ تم کون ہو خدا تمکو میری طرف سے جزاے خیر دے داہنی طرف کی
صورت کہتی ہی مین نماز ہون بائین طرف کی صورت کہتی ہی مین زکوٰۃ ہون سامنے کی
صورت کہتی ہی مین روزہ ہون پس پشت کی صورت کہتی ہی مین حج و عمرہ ہون پائین پا
کی صورت کہتی ہی مین نیکی اور احسان ہون کہ اسنے اپنے برادران مومنین سی کیا ہی
پھر وہ سب صورتین اُس صورت سے کہتی ہین کہ تو کون ہی کہ ہم سب سے بہتر
اور خوشرو تر اور خوشبو تر ہے وہ صورت جواب دیتی ہے کہ مین ولایت آل محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون

بیان فشار قبر اور ثواب قبر اور عذاب قبر

حق الیقین مین مذکور ہی کہ ضغطۂ قبر اور ثواب اور عقاب قبر فی الجملہ اجماعی کل مسلمین ہی
اور احادیث معتبرہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ ضغطۂ قبر بدن اصلی پر ہوتا ہی اور سبکے لیے
ضغطۂ قبر نہین ہوتا ہی جسنے سوال قبر ہوگا اُسپر ضغطہ بھی ہوگا اور جسے سوال قبر نہوگا
اُسپر فشار بھی نہوگا اور علی بن ابراہیم تفسیر آیہ و من ورائہم برزخ الی یوم یبعثون

مین فرماتے ہین کہ برزخ ایک امر درمیان دو امر ونکی ہی کہ وہ ثواب وعقاب دنیا وآخرت کے درمیان مین ہی اور یہ آیہ ان لوگونکا قول رد کرتا ہی کہ جو عذاب قبر کا اور ثواب وعقاب کا پیش از قیامت انکار کرتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قسم بخدا مین تمہارے لئے خائف نہین ہوتا مگر عالم برزخ سے جسوقت کہ قیامت مین تمہارا کام ہمسے متعلق ہوگا تو ہم تمہارے شفاعت کیلئے اولی ہین اور بسند صحیح روایت کی ہی کہ یونس نے حضرت امام رضا سے اُس شخص کا حال پوچھا کہ جسے دار پر کھینچتے ہین آیا عذاب قبر اُسے پہونچتا ہی حضرت نے فرمایا ہان خدا ہوا کو حکم کرتا ہی تاکہ اُسے فشار دے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضغطہ قبر مؤمن کیلئے ایک کفارہ ہے اُن چیزون کا کہ جو اُس مؤمن سے بسبب ضائع کرنے نعمتہاے خدا کی صادر ہوئی ہین اور بہراوکفین حضرت سے روایت کی ہی کہ جو شخص مومنین مین سے وقت زوال آفتاب روز پنجشنبہ سے تا وقت زوال روز جمعہ انتقال کرے تو خدا اُسکو فشار قبر سے محفوظ رکھتا ہی اور دوسری روایت مین وارد ہی کہ اگر شب جمعہ مرے تو فشار قبر اور عذاب قبر اُس سے برطرف ہو جاتا ہی اور راوندی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص اپنے رکوع کو تمام عمل مین لاوے تو وحشت قبر اُسپر وارد نہوگی اور ابن عباس سے روایت کی ہی کہ عذاب قبر کی تین حصہ ہین ثلث حصہ بسبب غیبت کی ہی اور ثلث حصہ بسبب نمیمہ اور سخن چینی کے ہی اور ثلث حصہ بول سے اجتناب نکرنے کی وجہ سے ہی اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ عمر بن یزید نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ مینے آپسے سنا ہی کہ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ سب شیعہ بہشت مین جائینگے ہرچند گناہگار ہون حضرت نے فرمایا واللہ مینے سچ کہا

کہ سب شیعہ بہشت جائینگے مینے عرض کی فدا ہون مین آپ پر بہت لوگ گناہ
کبیرہ کرتے ہین حضرت نے فرمایا پیغمبر مطاع اور اُسکے وصی واجب الاتباع کی
شفاعت سے تم سب داخل بہشت ہوگے لیکن واللہ مین تمھارے لئے
عالم برزخ سے ڈرتا ہون مینے عرض کی برزخ کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا
قبر اور روز انتقال سے روز قیامت تک کا زمانہ عالم برزخ ہی حدیث حسن کالصحیح مین
زرارہ سے منقول ہی وہ کہتے ہین کہ مینے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا
میت کی ساتھ جریدے کسواسطے رکھتے ہین حضرت نے فرمایا اسلیئے کہ جب تک وہ
جریدی تر رہتے ہین میت سے عذاب وحساب دور رہتا ہی جس وقت مین کہ
میت کو داخل قبر کرتے ہین اور لوگ دفن کرکی پھرتے ہین وہی ساعت اور وہی روز عذاب کا ہی پس دو جریدے
بسبب اِسکے قرار دیئے ہین کہ اُس ساعت مین عذاب نکیا جاے اور جب
اُسوقت عذاب نہوا تو انشاء اللہ تعالی جریدتین خشک ہونیکے بعد بھی نہوگا مطلب چھٹا

بعض شروط اور علامات قیامت کے بیان مین کہ جو امور نفخ صور سے پہلے
واقع ہونگے اور بیان کیفیت نفخ صور صاحب حق الیقین فرماتے ہین کہ جو علامات
قیامت سے چند چیزین ہین پہلی یاجوج وماجوج کا نکلنا کہ ذکر اُسکا قرآن مین موجود ہی
اور کتب اخبار مین بتفصیل مذکور ہی دوسری ظہور دابۃ الارض کہ قبل اِسکے
بیان رجعت مین ذکر ہوا تیسرے آفتاب کا جانب مغرب سے نکلنا چوتھی
ایک دھوین کا پیدا ہونا اور احادیث کثیرہ مین طریق سنی وشیعہ سے وارد ہوا ہی
کہ حقتعالی اسنے اسرافیل کو پیدا کیا ہی اور اُنکے ساتھ ایک صور خلق فرمایا ہی کہ ایک سرا
اُسکا مشرق مین ہی اور دوسرا سرا مغرب مین ہی اور جس روز سے کہ اسرافیل پیدا ہوئے ہین
مُنہ مین صور لئے ہوے منتظر امر الٰہی ہین کہ جسوقت فرمان حقتعالی ہو تو صور پھونکین
اور مفسرین روایت کرتے ہین کہ قیامت اُسوقت برپا ہوگی کہ دو شخص کپڑے کھولی

ہونگی تاکہ خرید و فروخت کرین ہنوز کپڑون کی لپیٹنے کی نوبت نہ آئیگی کہ قیامت برپا ہو جائیگی اور کسی شخص نے لقمہ اٹھایا
ہوگا اور ہنوز اُسکے منھہ مین نہ پہونچا ہوگا کہ مر جائیگا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی
کہ استطاعت نہین رکھتی ہین کہ کچھہ وصیت کرین اپنے اہل کیطرف پھر نیکی اور
علی بن ابراہیم نے بسند معتبر ثویر بن ابی فاختہ سے روایت کی ہی کہ حضرت امام
زین العابدینؑ سے کسی نے سوال کیا کہ پہلی نفخہ سے دوسرے نفخہ تک کسقدر
فاصلہ ہوگا حضرت نے فرمایا جسقدر خدا چاہے بعد اسکے استفسار کیا یابن رسول اللہ
اسرافیل کیونکر صور پھونکینگے حضرت نے فرمایا پہلی نفخہ مین خدا اسرافیل کو
حکم فرمائیگا کہ دنیا مین اترو پس اسرافیل مع صور اوترینگے اور صور ایک سر اور
دو جانب رکھتا ہی اور درمیان دونون جانبون کے بقدر مابین زمین و آسمان فاصلہ ہی
جب ملائکہ اسرافیل کو دیکھینگے کہ صور لیکے زمین کی طرف آتے تو کھینگی کہ خدا نے
اہل زمین و آسمان کے مردہ کرنیکی اجازت دی ہی پھر اسرافیل حظیرہ بیت المقدس پر
اوترینگے اور منھہ کعبہ کی طرف کرینگے جب اہل زمین اسرافیل کو دیکھینگی تو
کہینگے کہ خدا نے اہل زمین کے مار ڈالنے کی اجازت دی ہی پھر اسرافیل اُس
صور مین پھونکینگے اور آواز اُس طرف سے نکلیگی کہ جو زمین کی طرف سے ہے اُسوقت
زمین پر کوئی صاحب روح زندہ نرہیگا اور سب مر جائینگے پھر آواز اُس جانب سے
نکلیگی کہ جو آسمان کی طرف ہی اُسوقت کوئی ذی روح آسمان پر باقی نرہیگا اور
سب مر جائینگے مگر اسرافیل زندہ رہینگے پھر خدا اسرافیل سے فرمائیگا کہ اے
اسرافیل مر جا وہ بھی مر جائینگے اور یہ حالت اُسوقت تک رہیگی کہ جب تک خدا چاہیگا
پھر خدا آسمانون کو حکم دیگا کہ حرکت مین آئین اور پہاڑون کو حکم ہوگا کہ روان
ہون اور حرکت مین آئین اور ہموار ہو جائین اور بچھہ جائین اور یہ زمین اُس زمین سے
بدل جائیگی کہ جسپر گناہ نکیا گیا ہو اور کشادہ ہو جائیگی اور کوئی بنا اور کوئی پہاڑ اور کوئی درخت

اور کوئی گہانس روے زمین پر نرہیگی مثل اسکے کہ جسطرح پہلی زمین کو بچھایا تھا
وہی حالت زمین کی ہوجائیگی اور حق تعالی عرش اپنا پانی پر رکھیگا جسطرح کہ اول مرتبہ
رکھا تھا اور استقلال عرش بسبب عظمت و قدرت خدا ظاہر ہوگا اُسوقت خداوند
جبار بآواز بلند کہ جو کل آسمانون اور زمینون تک پہونچے ارشاد فرمائیگا کہ آج کے دن بادشاہی
کس کے لئے مخصوص ہی جب کوئی نہوگا تو خود جواب مین فرمائیگا کہ خداے یگانہ قہار
کے لئے ہی اور مینے تمام خلائق پر غلبہ کیا اور تمام خلق کو مار ڈالا مین ہون خداوند
یکتا کہ سوا میرے کوئی خدا نہین ہی اور مین کوئی شریک اور کوئی وزیر نہین رکھتا
اور مینے اپنے دست قدرت سے کل مخلوق کو پیدا کیا اور مین نہین اپنی مشیت سے مار ڈالتا
ہون اور مین انکو اپنے دست قدرت سے زندہ کرتا ہون پہر خداوند جبار اپنی قدرت سے
صور مین پہونکے گا اُسوقت صور کے اُس جانب سے کہ جو آسمانون کی طرف ہی
صدا نکلیگی پہر آسمانون مین کوئی باقی نرہیگا مگر یہ کہ زندہ ہوجائیگا اور جسطرح سے تھا
ویسا ہی بیٹھیگا اور حاملان عرش پیدا ہونگے اور بہشت اور دوزخ حاضر ہونگے
اور خلائق حساب کے لئے محشور ہوگی یہ سب کہکے حضرت اُسوقت بہت روئی

مطلب ساتوان اُن احوال کے بیان مین کہ جو قیامت سے پہلی

واقع ہونگی کتاب حق الیقین مین مذکور ہی کہ ایمان لانا اُن سب مقدمات حشر کا
جنکی خدا نے آیات کریمہ مین خبر دی ہی ضرور ہی اور پیروی بعض حکما اور متابعت کفار کے
سبب سے تاویل آیات قرآن سزاوار نہین ہی چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ جس روز
لپیٹونگا مین آسمانون کو مانند لپیٹنے نامون کے اور پہر فرماتا ہی کہ جسوقت شق
ہون آسمان اور رنگہاے مختلف دکھائین اور پہر فرماتا ہی کہ شق ہو آسمان پس
اُس روز سست ہوا اور فرماتا ہی کہ جسوقت آسمانون کو اپنی جگہہ سے دور کرین
اور پہر فرماتا ہی کہ آسمان شگافتہ ہون اور ستارون کے باب مین کئی جگہہ فرماتا ہی

کہ نور اونکا جاتا رہی اور آسمان ٹکڑے ہو کر پڑین اور آفتاب اور ماہتاب سی نور جاتا رہی
اور آفتاب اور ماہتاب آپسمین ملجائین اور پہاڑ مانند دہنکی ہوئی پشم کی حرکت مین
آئین اور گر پڑین اور مانند ذرّون کے ہوا پر جائین اور زمین پر بچھ جائین اور زلزلہ
عظیم زمین مین بہم پہونچے کہ جمیع مکان اور بلندیان زمین سے دور ہون اور ہموار ہون
اور کوئی بلندی اُسمین نرہے اور زمین سطح ہوجاے اور فرماتا ہی کہ کریگا
زمین کو ایک بیابان ہموار کہ نہ دیکھی تو اُسمین پستی اور نہ بلندی اور علی بن ابراہیم
اپنی تفسیر مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین
کہ جب خدا چاہیگا کہ لوگونکو محشور اور جمع کرے تو حکم فرمائیگا کہ منادی ندا کرے پس تمام
جن وانس کو ایک چشم زدن مین ایک مکان مین جمع کریگا پہر آسمان اوّل کو اوتاریگا
اور عقب مین لوگون کے رکہیگا پہر آسمان دوم کو اوتاریگا کہ وہ آسمان اوّل سی دوچند ہے
اور اسے ترتیب سے تمام آسمانونکو اوتاریگا اور لوگون پر محیط فرمائیگا پہر ایک ابر کو ایک
گروہ ملائکہ کے ساتہہ اوتاریگا اُسوقت منادی اس آیہ سے ندا کریگا کہ یامعشر الجن
والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا
لاتنفذون الا بسلطان یعنی ای گروہ جن وانس اگر ہوسکے تمسی کہ نفوذ کرو اور
بہاگو تم اقطار آسمان وزمین سے تو نفوذ کرو اور نفوذ نکر سکوگی مگر باعانت وقدرت خدا
پس حضرت نے گریہ فرمایا راوی نے پوچہا کہ جناب رسولخدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور شیعہ اُنکے اُسوقت کہان ہونگی حضرت نی
فرمایا کہ مقام انکا چند مقام ہاے بلند پر ہوگا کہ وہ مقام مشک سے خوشبوتر ہین
اور بالاے منبرہاے نور ہوگا حالانکہ لوگ محزون ہونگے اور ڈرتے ہونگے
اور یہ حضرات خائف نہونگے پس حضرت نے ایک آیہ پڑہا کہ مضمون اوسکا
یہ ہے کہ جو کوئی لاے کوئی حسنہ پس واسطے اسکی بہتر اسی ہی اور یہ لوگ

کہ نورا و نکا جاتا رہی اور آسمان سے گر پڑین اور آفتاب اور ماہتاب سی نور جاتا رہی
اور آفتاب اور ماہتاب آپسمین ملجائین اور پہاڑ مانند دھنکی ہوئی پشم کی حرکت مین
آئین اور گر پڑین اور مانند ذرّون سکے ہوا پر جائین اور زمین پرچہ جائین اور زلزلہ
عظیم زمین مین بہم پہونچے کہ جمیع مکان اور بلندیان زمین سے دور ہون اور ہموار ہو
اور کوئی بلندی اُسمین نرہے اور زمین سطح ہوجاے اور فرماتا ہی کہ کریگا
زمین کو ایک بیابان ہموار کہ ندیکھی تو اُسمین پستی اور نہ بلندی اور علی بن ابراہیم
اپنی تفسیر مین بسند حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین
کہ جب خدا چاہیگا کہ لوگونکو محشور اور جمع ایسے تو حکم فرمائیگا کہ منادی ندا کرے پس تمام
جن وانس کو ایک چشم زدن مین ایک مکان مین جمع کریگا پہر آسمان اوّل کو اوتاریگا
اور عقب مین لوگون کے رکھیگا پہر آسمان دوم کو اوتاریگا کہ وہ آسمان اوّل سی دو چند ہے
اور اسے ترتیب سے تمام آسمانونکو اوتاریگا اور لوگون پر محیط فرمائیگا پہر ایک ابر کو ایک
گروہ ملائکہ کے ساتھہ اوتاریگا اُسوقت منادی اس آیہ سے ندا کریگا کہ یا معشر الجن
والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا
لا تنفذون الا بسلطان یعنی ای گروہ جن وانس اگر ہوسکے تمسی کہ نفوذ کرو اور
بہاگو تم اقطار آسمان وزمین سے تو نفوذ کرو اور نفوذ نکرسکوگے مگر باعانت وقدرت خدا
پس حضرت سنے گریہ فرمایا راوی سنے پوچھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام اور شیعہ اُنکے اُسوقت کہان ہونگے حضرت نے
فرمایا کہ مقام انکا چند مقام ہاے بلند پر ہوگا کہ وہ مقام مشک سے خوشبو ترہین
اور بالاے منبرہاے نور ہوگا حالانکہ لوگ محزون ہونگے اور ڈرتے ہونگے
اور یہ حضرات خائف نہونگے پس حضرت سنے ایک آیہ پڑھا کہ مضمون اوسکا
یہ ہے کہ جو کوئی لاے کوئی حسنہ پس واسطے اُسکی بہتر اُسی ہی اور یہ لوگ

اُس روز کی فزع سے ایمن ہین پہر حضرت نے ارشاد فرمایا قسم خدا کے کہ
حسنہ اس آیہ مین امیر المومنین علیہ السلام سے مراد ہی

مطلب آٹھوان

حشر وحوش کے بیان مین خدا فرماتا ہی وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ یعنی جسوقت
وحشی محشور ہون اور مجمع البیان مین اس آیہ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ حقتعالے
وحوش کو محشور فرمائیگا تاکہ انہین وہ چیزین کرامت فرماے کہ جسکے یہ مستحق ہین یعنی
جو جو الم انہین دنیا مین پہونچے ہین اونکا عوض دے اور بعض وحوش کا بعض
وحوش سے انتقام لے پس جسوقت ان حیوانات کو اُس چیز کا کہ جسکے مستحق تھے
عوض ملے گا تو بعد اسکے علما مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ جنکو عوض ملیگا
ہمیشہ صاحب نعمت رہینگے اور احادیث معتبرہ مین طرق سنّی وشیعہ سے منقول ہی
کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ قیامت مین چار شخص سوار ہونگے مین براق
سوار ہونگا اور اخی صالح ناقۂ خدا پر سوار ہوسنگے کہ اونکے قوم نے اُسے پی
کیا تہا اور بیٹی میری فاطمہ ناقۂ عضبا پر سوار ہوسنگے اور علی بن ابیطالب ایک ناقہ پر
ناقہاے بہشت مین سے سوار ہوسنگے اور حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم سے منقول ہی کہ اپنے لئے اچہے جانورون کی قربانیان کرو کہ صراط پر یہے تمہارے
مرکب ہوسنگے اور مروی ہی کہ غازیون نے دنیا مین جن گہوڑون پر سوار ہو کے
جہاد کیا ہی وہی گہوڑے بہشت مین اسکے مرکب ہون سگے اور حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہی کہ بہشت مین بہائم نہوسنگے مگر بلعم بن باعور کا الاغ اور حضرت
صالح کا ناقہ اور حضرت یوسف کا بھیڑیا اور اصحاب کہف کا کتا اور اس باب مین
حدیثین بکثرت وارد ہین پس ظاہر آیات واخبار سے پایا جاتا ہی کہ جو ظلم وحوش پر
واقع ہوسے ہین اُسنکے تدارک کے لئے وحوش بہی محشور ہون گے اور بعض حیوان
بعض مصلحتونکی سے زندہ کئے جاینگے اور بعضے حیوان مانند ناقۂ صالح وغیرہ کہ جنکا

ذکر ہو چکا ہی داخل بہشت ہونگے اور انکا داخل بہشت ہونا مکلفین سکے ثواب
وتعظیم مین داخل ہی اور محشور ہونا جمیع حیوانات کا اور عاقبت اُنکے کہ محشور ہونگے
اخبار معتبرہ سے ظاہر نہین ہی اس لئے اکثر متکلمین شیعہ مجمل لکھتے ہین اور
متعرض تفصیل نہین ہوتے اور باقی مکلفین کے باب مین مثل ملائکہ اور
جن وشیاطین اختلاف نہین ہی یہ سب محشور ہونگے اور کل ملائکہ داخل
بہشت ہونگے اور شیاطین داخل جہنم ہونگے الا شاذ ونادر کہ جو ایمان لایا ہو جیسا کہ
بعض روایات شاذہ سے ظاہر ہوتا ہی اور عاصیان جن داخل جہنم ہونگے
اور مومنان جن بسبب اعمال صالحہ شاب ہونگے لکن اس باب مین اختلاف ہی
کہ داخل بہشت ہونگے یا اعراف مین رہینگے اکثر کا اعتقاد یہ ہی کہ داخل بہشت ہونگے
اور درجات انکے درجات بنی آدم سے پست تر ہونگے اور بعض علما فرماتے ہین
کہ ثواب انکا اعراف مین حاصل ہوگا **مطلب نوان حشر اطفال ومجانین**
وغیرہ کے بیان مین حق الیقین مین لکھا ہی جاننا چاہیئے کہ اصحاب مین اس باب مین
اختلاف نہین ہی کہ اطفال مومنین اپنے پدرونکے ساتھہ بہشت مین جائینگے
اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ ہمارے
شیعون کے اطفال کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت فرماتی ہین اور
انہین انکے پدرون کو قیامت مین بطور ہدیہ عنایت فرمائینگی اور ابن بابویہ نے
بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب کوئی طفل
اطفال مومنین سے مرتا ہی تو ملکوت سموات پر منادی ندا کرتا ہی کہ فلان پسر
فلان مرگیا اگر باپ یا مان یا عزیز مومن اُس لڑکے کا مرگیا ہی تو اُس لڑکیکو اُسے
دیتے ہین تاکہ بچے کو غذا دیں والا حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو دیتے ہین
کہ حضرت اُسے غذا دیتی رہتی ہین یہانتک کہ باپ یا مان یا عزیز مومن اُسکا مری

اُسوقت حضرت فاطمہ علیہا السلام اُس بچے کو اُسسے دیدیتی ہین اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حقتعالی اطفال مومنین کو حضرت ابراہیم وسارا کو دیتا ہی اور اُس بچے کو یہ دونون بزرگوار اُس درخت سے کہ جو بہشت مین ہین غذا پہونچاتے ہین اور وہ درخت مثل پستان ہاے گاؤپستان رکہتا ہی اور قصر مروارید مین بروز قیامت ان بچون کو لباس عمدہ پہنائینگے اور خوشبو کرکے بطور ہدیہ انکے پدرونکو دینگے پس یہ سب بچے اپنی پدرونکے ساتہہ بہشت مین بادشاہ ہونگے اور یہی معنی ہین قول خدا کے پس حضرت نے یہ آیا پڑہا والذین اٰمنوا واتبعتہم ذریتہم الخ آخوند ملا محمد باقر مجلسیؒ فرماتے ہین ممکن ہی کہ بعض اطفال کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت کرین اور غذا دین اور بعض اطفال کو حضرت ابراہیم اور حضرت سارا کو عنایت کرین اور پہلی حضرت فاطمہ علیہا السلام غذا دین اور بعد اسکے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت سارا کو عنایت کرین اور اطفال کفار مین مذہب مسلمین مین اختلاف ہی مگر علماے شیعہ مین اختلاف نہین ہی علماے امامیہ فرماتے ہین کہ اطفال کفار بہی داخل جہنم نہونگے اور اکثر کہتے ہین کہ داخل اعراف ہونگے اور کلینی اور ابن بابویہ اور اکثر محدثین شیعہ کا اعتقاد یہ ہی کہ حقتعالی قیامت مین اطفال کفار کو مکلف کریگا اور موافق اُس تکلیف کی جو مطیع ہوگا ثواب پائیگا اور جو عاصی ہوگا عقاب اُسپر کیا جائیگا اور موافق اس مضمون کے بکثرت حدیثین وارد ہوئی ہین چنانچہ ابن بابویہ خصال مین بسند صحیح زرارہ سے روایت کرتے ہین وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جب قیامت ہوگی تو خداوند عالم پانچ شخصون پر اپنی حجت تمام کریگا ایک طفل دوسرے وہ شخص کہ جو ایام جاہلیت مین ہوا اور ایام جاہلیت اُس زمانہ کو کہتے ہین کہ جو زمانہ ایک پیغمبر کے بعثت کے دوسرے پیغمبر کی بعثت تک ہوتا ہی پس ایام جاہلیت مین بسبب غلبہ اہل ضلالت

جن اشخاص پر حجت تمام نہوئی ہو وہ معذور ہونگی یا وہ شخص کہ ابتدائی لغزش مین
دین حق کو نہ سمجھا ہو اور اُسپر حجت قائم نہوئی ہو تیسرے وہ احمق کہ جو حق و باطل مین
تمیز نکر سکے اور مستضعف ہو چوتھے دیوانہ کہ کچھ نہ سمجھتا ہو اور مکلف نہو اور یاد رہ
گونگا اور بہرا پس انمین سے ہر ایک پر خدا حجت تمام کریگا اور ایک پیغمبر کو مبعوث
فرمائیگا اور ایک آگ اُنکے لیے روشن ہوگی اور ان لوگون سے وہ پیغمبر کہیگا
کہ پروردگار تمہارا حکم فرماتا ہو کہ اس آگ مین داخل ہو جو کوئی اُس آگ مین داخل ہوگا
اُسپر وہ آگ سرد ہو جائیگی اور جو کہ حکم خدا نہ مانیگا وہ جہنم مین جائیگا مطلب دسوان
میزان اور حساب اور سوال اور رد مظالم کے بیان مین تفصیل ان مطالب کی حق
الیقین مین مذکور ہے خلاصہ اُن مضامین اور احادیث کا یہ ہو کہ جاننا چاہیئے کہ درمیان
مسلمانون کے حقیت میزان مین اختلاف نہین ہی اور قرآن مجید مین تصریح اسکے اکثر
مقامات پر وارد ہی چنانچہ سورۂ اعراف مین خداوند عالم فرماتا ہے
وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا
يَظْلِمُونَ ۝ یعنی وزن اور تولنا اعمال کا روز قیامت مین حق ہی پس جسکی
سنگین ہو ترازو وہ رستگار ہے اور جسکی سبک ہو ترازو پس یہی
وہ لوگ کہ نقصان کیا ہی اپنی جانون کا بسبب اسکے کہ تھے ہمارے آیات پر ستم
کرنیوالے اور سورۂ مومنین مین بھی اسی مضمون کی قریب ارشاد فرماتا ہی اور سورہ
قارعہ مین بھی خفت اور ثقل موازین کو ارشاد کیا ہی پس اصل میزان مین کوئی
شک نہین ہی اور انکار اُسکا بالکلیہ کفر ہی لیکن اُسکے معنی مین اختلاف ہی اکثر مفسر
اور متکلمین شیعہ و سنی ان آیات کی ظاہر پر عمل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ خداوند عالم قیامت مین
ایک ترازو نصب کریگا کہ وہ زبانہ رکھتی ہوگی اور دو پلہ بزرگ رکھتی ہوگی اور بندون کے

اعمال اسمین تولیگا حسنات کو ایک پلہ مین رکھیگا اور سیئات کو دوسرے
پلہ مین رکھیگا اور علماے شیعہ و سنی نے کیفیت وزن مین اختلاف بھی کیا ہی
اسواسطے کہ اعمال عرض ہین وزن نہین رکھتے پس بعضی کہتے ہین کہ صحیفہ اعمال
تولینگے اور بعضی کہتے ہین کہ اعمال مجسم ہوجاینگے اعمال حسنہ بصورتہاے
خوب و نورانی مجسم ہوجاینگے اور اعمال بد بصورت تاریک و سیاہ مجسم
ہوجاینگے اور یہ قول نہایت بعید ہی اور مذہب حق سے موافق نہین ہی البتہ قریب
بعقل یہ امر ہی کہ مناسب اعمال و اقوال نیک و بد خداوند عالم صورتہاے
نیک و بد خلق فرماتا ہی کہ جس سے حسن و قبح ان اعمال و اقوال کا دریافت
ہوتا ہے اور اس باب مین بھی اختلاف ہی کہ آیا ترازو سب کے اعمال کی ایک
یا ہر شخص کے لئے ایک ترازو علحدہ ہی بر فرض تقدیر کہ اگر کل اشخاص کے لئے
ایک ہی ترازو ہی یا باعتبار عقائد اور اعمال اور اخلاق اور انواع افعال ترازوین
متعدد ہین بہرکیف چونکہ خصوصیت ان شقون کی معلوم نہین ہی ایمان اجمالی
اس باب مین کافی ہی اور ایک جماعت متکلمین شیعہ و سنی اسکے قائل ہین
کہ میزان عدالت سے کنایہ ہی اور مقدار ثواب اور عقاب اعمال کا بروجہ عدالت
ہونا مراد ہے اور بعض متکلمین کہتے ہین کہ اگر یہ شخص عدالت خدا کا اقرار رکھتا ہی
تو احتیاج تولنے اور ترازو کی کیا ہی اور اگر اعتقاد عدالت کا نہین رکھتا ہی
تو اس تولنے کو کب باور کریگا پس فائدہ اس تولنے مین نہین معلوم ہوتا اور
موئید اسکے وہ حدیث ہی کہ جسکو احتجاج مین ہشام بن الحکم سے روایت کیا ہی
کہ ایک زندیق نے حضرت صادق علیہ السلام سے میزان کا سوال کیا حضرت نے
فرمایا کہ اعمال جسم نہین ہین کہ سنگینی اور سبکی رکھتی ہون اور تولنے کا محتاج
وہ شخص ہی کہ جو اشیا کا شمار اور سنگینی اور سبکی نجانتا ہو اور خدا پر کوئی چیز مخفی

نہین ہی اُسنے پوچہا کہ پس میزان کی کیا معنی ہین حضرت نے فرمایا کہ میزان سے
عدل مراد ہے اوسنے پوچھا یا حضرت اس آیہ کے کیا معنی ہین کہ
خدا فرماتا ہی جو کہ سنگین ہو موازین اوسکا حضرت نے فرمایا یعنی عمل خیر زیادہ ہو
اور کلینی اور ابن بابویہ بسند معتبر ہشام بن سالم سے روایت کرتے ہین کہ
حضرت صادق علیہ السلام سے آیہ ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ
کے معنے دریافت کئے گئے حضرت نے فرمایا کہ موازین انبیا اور اوصیا علیہم
السلام ہین آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بسبب وجوہ عقلیہ ظاہر معنی آیات سے
دست بردار ہونا نچاہیئے لیکن چونکہ اسباب مین روایتین مختلف ہین تو اصل
میزان کا اعتقاد کرنا چاہیئے اور اُسکے معنی علم ائمۃ علیہم السلام پر محول کرنا چاہیے
اور ان روایات مختلف مین ایک روایت کے مضمون کا یقین ہوجانا مشکل ہی

بیان حساب اور سوال اور حکم مظالم عباد

آیتین اور حدیثین اس باب مین بکثرت ہین اور ایمان اُنکا مجملاً واجب ہی اور
آیات متعددہ مین وارد ہوا ہے کہ خدا سریع الحساب ہی اور اسرع الحاسبین ہے
اور حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ میری طرف ہی بازگشت کل مخلوق کی اور مجہپر ہی
حساب انکا اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ حق تعالی حساب خلائق ایک
چشم زدن مین فرمائیگا اور دوسرے روایت مین وارد ہی کہ جتنی دیر مین ایک
گوسفند کا دودھ دوہا جاتا ہی اُتنی دیر مین حق تعالی حساب خلائق سے فارغ ہوگا
اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ خدا کو حساب ایک شخص کا
دوسرے کے حساب کی وجہ سے مشغول نہین کرتا جسطرح کہ اُسکو روزی دینا
ایک کا دوسرے کی روزی دینے سے مشغول نہین کرتا اور ابن بابویہ نے
رسالہ عقائد مین لکہا ہی کہ اعتقاد میرا حساب اور میزان مین یہ ہی کہ یہ سب حق ہین

اور بعض کیطرف خدا خود متوجہ ہوتا ہی اور بعض کو اپنی حجتون یعنی انبیا اور اوصیا پر چھوڑ دیتا ہی پس حساب انبیا و ائمہ کا خود خدا کرتا ہی اور ہر ایک پیغمبر اپنے اوصیا کا حساب کرتا ہی اور اوصیا امتونکے حساب کے متولی ہوتے ہین اور خدا انبیا کا گواہ ہے اور سب رسول اوصیا کے گواہ ہین اور ائمہ مخلوقات کے گواہ ہین اور کلینی نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ اہل شرک کے لئے ترازوین نصب نہین ہوتین اور دیوان اعمال نہین کھولی جاتے انکو فوج فوج جہنم مین لیجاتی ہین اور نصب ہونا میزان کا اور نشر اور دیوان اعمال اہل اسلام کے لئے ہوتے ہین اور علی بن ابراہیم اور ابن بابویہ اور شیخ طوسیؒ بسند ہاے معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ بندہ اپنی جگہ سے خدا کے سامنے سے دو قدم حرکت نکریگا تا اینکہ اُس سے چار خصلتونکا سوال کیا جائیگا ایک تو اُسکے عمر کا کہ کس چیز مین فانی کی دوسرے اُسکے جسد کا اور جوانی کا کہ کس چیز مین کہنہ کی تیسرے اُسکے مال کا کہ کہان سے پیدا کیا اور کس چیز مین خرچ کیا ہی چوتھے اہلبیت کی محبت کا اور ابن بابویہ بسند معتبر روایت کرتے ہین کہ اُس روایت کا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ جب روز قیامت ہوگا تو دو بندۂ مومن کو حساب کے لئے ٹھہرائینگے کہ وہ دونون اہل بہشت سے ہونگے ایک فقیر ہوگا دوسرا غنی فقیر کہیگا پروردگارا تو نے مجھے کس لئے ٹھہرایا ہی قسم مجکو تیرے عزت کی کہ تو جانتا ہی کہ تو نے مجھے کوئی حکومت و ولایت نہین دی تھی کہ مین اُس ولایت مین عدالت کرتا اور مجکو تو نے مال بھی زیادہ ندیا تھا کہ حق تیرا اُسمین واجب ہوتا کہ مینے وہ حق دیا یا ندیا اور تو نے مجھے میری روزی بھی بقدر میری کفایت کی عنایت کی تھی پس خداوند جلیل فرمائیگا کہ بندہ میرا سچ کہتا ہی اسی چھوڑ دو کہ داخل بہشت ہو اور وہ غنی عرصۂ محشر مین اسقدر کھڑا رہیگا کہ اُسے اس مقدار مین پسینہ

جاری ہوگا کہ اگر چالیس اونٹ بہین تو وہ پسینہ اُنکے لئی کافی ہو بعد اسکے وہ داخل
بہشت ہوگا اور وہ فقیر کہیگا کہ تجھے کس چیز نے قید کیا تہا غنی جواب دیگا طول حساب نی
کہ ایک چیز بعد دوسرے چیز کے تقصیرات سے ظاہر ہوتی تھی اور خدا اُس تقصیر کو
عفو فرماتا تھا یہانتک کہ حق تعالیٰ نے مجکو اپنی رحمت سے گہیر لیا اور توابین مین ملحق
کیا پس وہ غنی کہیگا کہ تو کون ہی وہ فقیر جواب دیگا مین وہی فقیر ہون جو محشر مین تیری ساتھہ
حاضر تہا غنی کہیگا کہ نعیم بہشت نے تجکو ایسا تغیر دیا ہی کہ مینے تجہے نہ پہچانا اور سکے
سند وں نے منقول ہی کہ عبدکا بندے سے پہلی سوال کیا جائیگا محبت اہلبیت علیہم
السلام ہی اور شیخ طوسی حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ
حضرت نے ارشاد فرمایا جب روز قیامت ہوگا تو خدا ہمکو ہمارے شیعوں کی حساب معین
فرمائیگا پس اُنھون نے جو گناہ خدا کے کئے ہونگے ہم خدا سے سوال کرینگے کہ ہمارے
خاطر سے بخشدے اور جو کچہہ حق ہمارا انپر ہوگا ہم بخشدینگے بعد اسکے حضرت نی یہ آیہ پڑہا
ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم اور عیاشی نے حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہی کہ حضرت نے اس آیہ کی تفسیر مین ان السمع والبصر والفؤاد کل
اولٰئک کان عنہ مسئولا ارشاد فرمایا یعنی کان سے سوال کرینگی اون
چیز ونکا کہ جو اُن کانون نے سنی ہین اور آنکھہ سے اُن چیزون کا کہ جو اُس آنکھہ نے
دیکھی ہین اور دل سے اون چیز ونکا کہ دل نے جن چیز ونکا اعتقاد کیا ہی اور کلینی اور
برقی بسندہای صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ تین چیزین
ہین کہ بندۂ مومن سے اُسکا حساب نلیا جائیگا وہ کہانا کہ جو کہاوے اور وہ پوشاک
کہ جو پہنے اور وہ زوجۂ صالحہ کہ جسکے یہ شخص اعانت کرے اور بسبب اُس زوجہ کے
اپنے نفس کے حفاظت فعل حرام سے کرے کلینی نے حضرت علی بن الحسین
علیہما السلام سے روایت کی ہی کہ جس روایت کا خلاصۂ مضمون یہ ہی کہ جب

روز قیامت ہوگا تو خدا لوگونکو قبرونسی عریان اور پابرہنہ اور بی ریش اور بی عیب مثل روز تولد ایک
صحرا مین محشور فرمائیگا اور ملائکہ اونکو لیجائینگے یہانتک کہ عقبہ محشر مین کہڑی ہون اور لوگ
ازدحام کرینگی اور ایک دوسری پر سوار ہونگی اور ملائکہ انہین اوس عقبہ سی آگے نہ بڑہنی دینگی پہر
ان سب کی چہرہ ہپنی لگے اور پسینا انکا بکثرت جاری ہوگا اور نالہ و گریہ انکا بلند ہوگا یہ پہلا ہول
ہی اہوال روز قیامت سی پس ایک فرشتہ خدا آواز دیگا کہ سب سنین کی بعد اسکی آوازین انکی
پست اور آنکہین خاشع ہو جائینگے اور بدن انکے لرزنی لگینگی اور دل انکے خوفناک ہونگی اور
یہ لوگ اپنی سرونکو اوس آواز کیطرف بلند کرینگے پہر خداوند حاکم عادل انکو آواز دیگا کہ مین
ہون وہ خدا کہ سوا میری کوئی خدا نہین ہے اور مین حاکم اور عادل ہون اور ظلم نہین کرتا اور
آج مین تم مین بعدالت حکم کرتا ہون اور حق ضعیف قوی سے لیتا ہون اور لوگونکی مظلمی حسنات
اور سیئات سی بدلتا ہون اور مظلومونکے عفو کرنی پر ثواب عطا کرتا ہون اور آج اس عقبہ سی
کوئی ظالم کہ اوسکی ذمہ کسی قسم کا مظلمہ ہو نجات نہ پائیگا مگر یہ کہ مظلوم اوس مظلمہ کو بخشدی اور مین
اوس مظلوم کو اس مظلمہ بخشنی کی عوض مین ثواب عطا کرونگا پس تم مین ایک دوسری کا دامن گیر ہو اور
جسنی دنیا مین جس شخص پر ظلم کیا ہو وہ مظلوم ظالم سی اپنا مظلمہ طلب کری مین تمہارا گواہ
ہون اور میری گواہی کافی ہی اوسوقت مظلوم دوڑینگی اور ظالمونکو پیدا کرینگی اور مدت دراز
تک یہ سب اوسی کیفیت مین رہینگی پہر حال انکا شدید تر اور پسینہ انکا بیشتر ہوگا اور دوسری
روایت مین وارد ہی کہ پسینہ انکی مونہہ تک آئیگا اور فریاد و فغان برپا ہوگی اور اکثر مظلوم یہ
آرزو کرینگی کہ اپنی مظالم سی درگذرین اور اس عقبہ سی نجات پائین پس ایک منادی ندا کریگا کہ
خاموش رہو اور اپنی پروردگار کی ندا سنو جب یہ خاموش ہونگی تو آواز آئیگی کہ خدا فرماتا ہے
اگر تم چاہتی ہو کہ اس عقبہ سی نجات ملی تو ایک دوسری کی مظلمی کو بخشدو اور اگر نہین بخشتے تو
مین بہی تمہاری مظلمونکا مطالبہ کرتا ہون پس اکثر مظلوم شاد ہونگی اور بامید رہائی اس شدت
سی نجات پائین اپنی مظلمی بخشدینگی اور بعض مظلوم کہینگی کہ پروردگارا ہماری مظلمے اس سی

عظیم تر و بزرگ ترین کہ ہم اونہین بخشدین اوسوقت رضوان خازن بہشت کو آواز آئے گی
کہ ایک قصر نقرہ قصر ہای جنت الفردوس سی بانواع نعمات ظرفہای طلا و نقرہ و حور العین و
غلمان سی آراستہ کرکی مظلوم مومن کو دکہا پس ایک منادی خدا کیطرف سی ندا کریگا کہ ای
گروہ خلائق سر بلند کرو اور اس قصر کو دیکہو جب لوگ نظر کرینگی تو ہر ایک آرزو کریگا کہ ای کاش
یہ قصر مجہی عطا کیا جائی اوسوقت منادی ندا کریگا کہ یہ قصر اوس شخص کا ہی جو کسی مومن کا مظلمہ
بخشدی پس بعض اشخاص اپنی مظلمی عفو کردینگی اور اوس عقبہ سی نجات پائین گے مگر کچھ
لوگ باقی رہجائین گے کہ وہ عفو نکرینگی پہر حق تعالی فرمائیگا کہ میری بہشت مین وہ شخص داخل
نہین ہوتا کہ جسکی ذمہ کسی مسلمان کا مظلمہ ہو یہانتک کہ وہ مظلمہ وقت حساب اوس سی لیا جائے
ای گروہ خلائق مستعد حساب ہو پہر ان سبکو راہ دیجائیگی تا کہ عرصہ حساب مین نزدیک عرش
الٰہی حاضر ہون اوسوقت دیوان کہولی جائینگی اور ترازوین نصب ہونگی اور پیغمبر اور آئمہ کہ گواہ
خلق ہین اور ہر ایک امام اپنی اہل زمانہ کی گواہی دیگا کہ انہین امر الٰہی پر سبب توقف کیا ہی
اور انہین خدا سی کس شی کی طلب ہی بعد اسکی ایک مرد قریش نی عرض کی یا ابن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ اگر کسی مومن کو کسی کافر سے مظلمی کا مطالبہ ہو تو وہ مومن اوس کافر
سی کس چیز کا خواہان ہوگا حالانکہ وہ کافر اہل جہنم سے ہی حضرت نی ارشاد فرمایا کہ اوس مسلم
کی گناہ موافق اوس مظلمہ کی اندازہ کئی جائین گے اور اوس کافر کو بسبب اوس مظلمی یا بسبب
اوس گناہ مسلم کی زیادہ تر عذاب کیا جائیگا سائل نے عرض کی کہ اگر کسے مسلم کا مظلمہ کسی دوسرے
مسلم پر ہو تو اوس مسلم سی وہ مظلمہ کیونکر لیا جائیگا حضرت نی فرمایا کہ حسنات ظالم سی بقدر
حق مظلوم حسنات لے جائین گی اور وہ حسنات مظلوم پر اضافہ کئی جائینگے سائل نی پوچھا کہ اگر ظالم
حسنات نرکہتا ہو تو کیا کرین گی حضرت نی فرمایا گناہان مظلوم موافق اوس مظلمہ کی لیکر گناہان
ظالم پر بڑہای جائینگی مولف کہتا ہی کہ آیات و اخبار سی حقیقت اصل حساب و سوال بروز قیامت
متیقن اور معلوم ہی مگر خصوصیت اسکی کہ آیا کس شخص سی سوال کرینگی اور کسکو بیحساب بہشت یا جہنم

مین لیجائینگی متیقن نہین ہے اور یہ بھی معلوم نہین ہی کہ کس چیز کا سوال اور حساب کیا جائیگا
اسوجہی کہ اخبار اس باب مین مختلف ہین اور اعتقاد اجمالی کافی ہے اور جاننا چاہیئی کہ عریان
محشور ہونی اور لباس پہنی ہوئی مبعوث ہونیکی باب مین احادیث مختلف وارد ہین بعض روایات
مین وارد ہوا ہی کہ عریان محشور ہونگی چنانچہ حدیث فاطمہ بنت اسد اسی مضمون پر دلالت
کرتی ہی اور بعض احادیث مین وارد ہی کہ کفن پہنی ہوئی محشور ہونگی مطلب کیارہوان سوال
انبیا اور شہادت شہدا اور ناسون کو داہنی اور بائین ہاتہہ مین دینی اور بعض کیفیت ہول قیامت
کی بیانمین حق الیقین مین تفسیر علی بن ابراہیم سے بسند کالصحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
اس آیہ کی تفسیر مین روایت کی ہے هٰذا يوم ينفع الصّادقين صدقهم یعنی یہ وہ
روز ہی کہ نفع دیتی ہے سچ کہنی والونکو راست گوئی اونکی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا
کہ جب روز قیامت ہوگا تو لوگ حساب کی لئی حاضر ہونگی اور ہولہای قیامت مین وارد
ہونگے اور عرصہ حساب مین بعد مشقت بسیار پہونچینگی پس ان سبکو قریب عرش خدا کی ٹہرائینگے
اور خدا انسے خطاب فرمائیگا جو شخص کہ سبسے پہلے طلب ہوگا اوسی اسطرح کی آواز سی طلب کرینگی
کہ وہ آواز تمام خلائق سنے اور جنہین کہ پہلی طلب کیا جائیگا وہ محمد بن عبد اللہ پیغمبر قرشی عربی
ہونگی اور وہ عرش خدا کی داہنی طرف کہڑی ہونگی پہر علی ابن ابیطالب کو بلائینگی اور وہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائین طرف کہڑی ہونگے بعد اسکی سب ائمہ مع کل امت اپنی
اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی بائین طرف کہڑی ہونگی پس ہر پیغمبر مع اپنے امت کی
اول انبیا سی آخر انبیا تک آئینگے اور عرش کی بائین طرف کہڑی ہونگی پس پہلی سوال کی لئی
قلم طلب ہوگا وہ آئیگا اور بصورت انسان عرش خدا کی برابر کہڑا ہوگا پہر خدا اوس سے سوال
کریگا کہ جو کچہہ مین سنے تجھکو وحی سے الہام کیا تہا اوسی تو سنے تحریر کیا قلم کہیگا ہان ای پروردگار
میری تو جانتا ہی کہ مینی لکہا جو کچہہ تونی حکم فرمایا خدا ارشاد کریگا کہ تیری اس بات کی کون گواہی
دیگا قلم کہیگا پروردگارا کوئی مخلوق تیری رازپر سوا تیری مطلع نہین ہو سکتا تہا خدا فرماے گا

کہ تو نے اپنی حجت تمام کی پھر لوح کو طلب کریگا اور اسیطرح سوال فرمائیگا لوح عرض کریگی کہ ہان
پروردگارا جو کچھہ قلم نے مجھپر تحریر کیا تھا اوسکو مینے اسرافیل کو پہنچا دیا پھر اسرافیل بلائی جاینگے وہ
بصورت آدمی آوینگے اور قلم و لوح کی پاس کھڑی ہونگے بعد اسکے پھر خدا فرمائیگا کہ لوح
نے جو کچھہ کہ قلم نے اوسپر ویسے ہی تحریر کیا تھا وہ اوسنے تجھے پہونچا دیا اسرافیل جواب دینگی ہان پروردگارا
مینے اوسی جبرئیل کو پہونچا یا اوسوقت جبرئیل بلائی جاینگی وہ آینگی اور پہلوی اسرافیل مین کھڑی ہونگے
پھر خدا فرمائیگا کہ آیا اسرافیل نے جو کچھہ اوسی پہونچا تھا وہ تجھی پہونچا یا وہ عرض کرینگے
ہان پروردگار مینے اوسی سب تیری پیغمبرون کو جو کچھہ تیرا حکم مجھی پہنچا تھا پہنچا دیا اور اوسلے
رسالت تیری ہر پیغمبر اور ہر رسول سے کردی اور جمیع وحیین اور حکمتین اور کتابین تیرے
اُنکو پہونچا دین اور آخر مین جسپر رسالت و وحی اور حکمت و علم و کتاب و کلام تیرا پہونچایا محمدؐ
بن عبد اللہ قرشی عربی تھے کہ وہ تیری حبیب ہین بعد اسکی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا کہ جسکا خلاصہ مضمون یہ ہی کہ پہلی جسبی فرزندان آدم سی سوال کے لئی طلب کرینگے وہ
محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین خدا وندہین اپنی عرش سے قریب جگہہ دیگا اور اوس
روز کسیکی قرب و منزلت خدا کی نزدیک مثل اونکی نہو گی پھر خدا اونسی خطاب فرمائیگا کہ آیا جبرئیل
نے تمکو جو کچھہ مینی وحی کی تھی اور جو کچھہ تمہاری پاس کتاب و حکمت و علم سی بہیجا تھا پہنچا یا رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہینگی ہان اے پروردگار میری جبرئیل نے یہ سب چیزین مجھی پہنچائین بعد
اسکی حقتعالی محمد مصطفی سے ارشاد کریگا آیا وہ امور کہ جو تمہین جبرئیل نے پہونچائی تھی تمنی اپنی امت
کو پہنچا دیے حضرت کہینگی ہان پروردگار مینے اپنی امت کو پہونچا دی اور مینی تیری راہ مین جہاد کیا
پھر حقتعالی فرمائیگا کہ تیری ان امور کی کون گواہی دیگا حضرت کہینگے پروردگارا تو میری
تبلیغ رسالت کا شاہد ہی اور ملائکہ تیری اور میری امت کی بندگان نیک گواہ ہین لیکن میری لیئے
تیری گواہی کافی ہے پھر ملائکہ بلائی جاینگے اور حضرت کی تبلیغ رسالت کی گواہی دینگے
پھر امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم طلب کی جاینگی اور ان سب سی سوال کیا جائیگا کہ آیا

محمدی تمکو رسالت میری پہونچائی اور کتاب اور حکمت اور علم میرا تمہین تعلیم کیا وہ سب حضرت کی تبلیغ
رسالت اور کتاب اور تعلیم حکمت وعلم کی گواہی دینگے پھر خدا فرمائیگا ای محمد مصطفی آیا تمنی بعد
اپنی اپنی امت مین کسیکو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا تہا کہ میری حکمت وعلم سی قیام باحکام کری
اور میری کتاب کا مفسر ہو اور جن امور مین بعد تمہاری تمہاری امت مین اختلاف ہو اوسے
بیان کرے اور زمین پر میری حجت اور رہبر خلیفہ ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہینگے ای پروردگار
مینی اپنی امت مین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو کہ بہائی میرا اور وزیر میرا اور وصی میرا اور
بہتر میری امت کا تہا خلیفہ کیا اور مین نے اوسے اپنے حیات مین اپنی امت سے
لئے نصب کیا تا کہ نشانہ راہ ہدایت ہو اور مینی اطاعت علی کی سے لئے اپنی امت کو مامور کیا
اور علی کو اپنی امت پر اپنا خلیفہ اور اونکا امام قرار دیا تا کہ میری امت تا روز قیامت علی کی
متابعت کری بعد اسکے علی بن ابیطالب علیہ السلام کو بلائینگی اور اونسی پوچہینگی کہ آیا محمد
علیہ الصلوۃ والسلام نی تمہین وصیت کی تہی اور اپنی امت پر تمہین اپنا خلیفہ کر دیا تہا اور اپنی
حیات مین تمہین نصب کیا تہا کہ تم نشانہ راہ ہدایت ہو اور بعد اوسکی وفات کے اوسکی قائم مقام ہو اوسوقت
جناب امیر علیہ السلام کہینگے ہان ای پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نی مجھے وصیت کی
تہی اور مجہکو اپنی امت مین خلیفہ کیا تہا اور جب تو نی محمد صلعم کو اپنی پاس بلایا تو اونکی امت نے
میری خلافت کا انکار کیا اور مجہ سی مکر کیا اور مجہکو ضعیف کیا اور نزدیک تہا کہ مجہی قتل کرین
اور مجھے ترک کرکے اوس شخص کو اختیار کیا کہ جسے کسی قسم کا استحقاق خلافت نتہا
اور میرے بات نہ سنی اور اطاعت میری حکم کے نہ کی بعد اسکے مینی تیری فرمانی سے
امت سے قتال اختیار کیا یہانتک کہ اشقیاء امت نی مجہکو قتل کیا بعد اسکی علی علیہ السلام سی
خدا فرمائیگا آیا بعد اپنے امت محمد مین سے تمنے کوئی حجت اور کوئی خلیفہ زمین پر چہوڑا تا کہ وہ
لوگون کو میری دین کیطرف ہدایت کرے اور میری راہ رضا کیطرف خطاب کرے علی علیہ السلام
عرض کرینگے ہان ای پروردگار میری نے حسن اپنی [illegible] کو کہ وہ تیری پیغمبر کا نواسا تہا

اوسی انپا وصی کیا تہا اوسوقت امام حسنؑ کو بلائینگی آور وہی سوال کرینگی کہ جو علی بن ابیطالب
علیہ السلام سی کیا تہا اسی طرح ایک ایک امام بعد ایک امام کی طلب کیا جائیگا اور حجت اوسکے
اوسکی اہل زمانہ پر تمام کیجائیگی پہر حق تعالی عذر انکا قبول فرمائیگا اور حجت اونکی جائز رکہیگا
اوسوقت خدا فرمائیگا کہ یہ وہ دن ہے کہ سچونکو سچ کہنا نفع بخشتا ہی اور عیاشی نی حضرت
صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب روز قیامت ہوگا تو ہر شخص کو اوسکا نامہ دینگی
اور کہینگی اس نامہ کو پڑہ بعد اسکے حق تعالی اوسکی دلمین جمیع افعال کہ جو اپنی زندگی مین کئی ہین
مثل نگاہ کرنی اور بات کہنی اور قدم اوٹہانی کی اسطرح القا فرمائیگا کہ اس شخص کو وہ افعال
اس نہج پر معلوم ہونگی کہ مین نے ابہی کئے ہین اوسوقت یہ شخص کہیگا وای ہو مجہپر اس نامہ نی
میری کسی گناہ صغیرہ وکبیرہ کو نہین چہوڑا مگر یہ کہ سب گناہون کو شمار کر لیا ——————

مولف کہتا ہی کتاب مذکور مین گواہی دنیا اعضا وغیرہ کا اور نامۂ دنیا
مین جانیکا داہنے ہاتہہ مین دنیا اور دوزخیون جانیکا بائین ہاتہہ مین دنیا نہایت بسط سی لکہا ہے
بلحاظ اختصار ترک کیا گیا **مطلب بارہوان** وسیلہ اور لواء حمد اور حوض کوثر اور شفاعت
اور کل فضائل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت علیہم السلام کی بیان مین حق الیقین
مین مذکور ہی کہ احادیث شیعہ وسنی کی ان سب چیزونکی باب مین متواتر ہین بلکہ یہ سب امور
ضروریات دین سی ہین اور ایمان لانا ان سب پر واجب ہی خصوصا حوض کوثر اور شفاعت
اکبر پر ایمان لانا ضرور لازم ہے کلینی اور ابن بابویہ اور علی بن ابراہیم اور کل محدثین نے
بسند ہای صحیح ومعتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نی فرمایا جسوقت خدا سی میری لئے سوال کرو تو وسیلہ کا سوال کرو اصحاب نی پوچہا
وسیلہ کیا چیز ہے حضرت نی فرمایا بہشت مین میری لئی ایک درجہ ہی کہ وہ ہزار پایہ رکہتا ہے
اور ایک پایہ سی دوسری پایہ تک اتنی مسافت ہی کہ اوس مسافت کو اسپ نجیب عرصے
ایک مہینہ مین تیز روی سی طے کرے اور بعض پایہ اوسکی زبرجد کی ہین اور بعض یاقوت کی ہین

اور بعض جواہر ہای قسم دیگر کی ہونگے اور بعض سونے کی اور بعض چاندی کے اور بعض عود کی
اور بعض مشک کی اور بعض عنبر کی اور بعض نور کی ہونگے پس اونکو بروز قیامت لائینگی اور
سب پیغمبرونکی درجونکے پاس نصب کرینگی اور وہ اون درجون مین ممتاز ہوگا جس طرح کہ چاند
ستارون مین ممتاز ہی اوس روز کوئی پیغمبر اور کوئی شہید اور کوئی صدیق باقی نرہیگا مگر یہ کہ
کہیگا خوشا حال اوس شخص کا کہ جسکے لئی یہ درجہ ہی پس ایک منادی سب پیغمبرون اور صدیقون
اور شہیدون کو اور مومنون کو ندا کریگا آگاہ ہو یہ درجہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی بعد اسکی حضرت رسول
صلعم نے فرمایا کہ مین اوس روز پوشاک نور پہنی ہونگا اور تاج پادشاہی اور اکلیل کرامت سر پر
ہوگا اور علی بن ابیطالب علیہ السلام میری آگی آگی چلین گی اور لوا و علم میرا اونکی ہاتہہ مین ہیگا
اور وہ لوای حمد ہی اور اوس پر لکہا ہوگا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ المفلحون ہم الفائزون باللہ
جس وقت ہم پیغمبرونکی طرف سی گذرینگی تو پیغمبر کہینگی کہ گویا یہ دو ملک ہین کہ انکو ہم نہین پہچانتی اور جب ملائکہ
کیطرف سی گذرینگے تو وہ کہینگی کہ گویا یہ دو پیغمبر مرسل ہین یہانتک کہ مین منبر پر چڑہونگا اور بعد
میری سے علی منبر پر آئینگی جب مین منبر کے درجہ اعلی پر پہونچونگا تو علی ایک پایہ مجھسی پست
کہڑی ہونگی اور علم میرا اونکی ہاتہہ مین ہوگا پہر جمیع پیغمبر اور مومنین ہماری طرف سر بلند کرکی
اور ہماری طرف دیکہین گی اور کہینگی خوشا حال ان دونو بندونکا کہ یہ دونو خدا کی نزدیک
کسقدر گرامی اور مکرم ہین پس ایک منادی خدا کیطرف سے ندا کریگا کہ سب پیغمبر اور جمیع
خلائق سنین کہ یہ حبیب میرا ہی محمد اور یہ ولی میرا ہی علی بن ابیطالب علیہ السلام خوشا حال
اوس شخص کا جو اسی دوست رکہی اور وای اوس شخص پر کہ اسی دشمن رکہی اور اوسپر جہوٹ
باندہی پہر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا اوس روز قیامت مین کوئی شخص
باقی نرہیگا کہ تجھکو دوست رکہتا ہو مگر یہ کہ راحت پائیگا اور تر و تازہ مونہہ اوسکا سفید
اور دل اوسکا شاد ہوگا اور کوئی شخص اون لوگون مین سی باقی نرہیگا کہ اوسنے تجھسی دشمنی کی
ہو یا تجھسی لڑا ہو یا تیری حق امامت کا انکار کیا ہو مگر یہ کہ مونہہ ان سب کی سیاہ ہونگی اور

پاوین اُنکی کانپین سگے اس حالت مین دو ملک جانب رب علی سی میری طرف آئینگی ایک رضوان خازن بہشت اور دوسرا مالک خازن جہنم پہر رضوان میری پاس آئیگا اور مجہی سلام کریگا اور کہیگا السلام علیك یارسول الله مین اوسکی سلام کاجواب دونگا اور کہونگا اے ملک خوشبو اور خوش رو اور گرامی اپنی پروردگار کی نزدیک تو کون ہی وہ عرض کریگا کہ مین رضوان خازن بہشت ہون مجکو میری پروردگار نی حکم فرمایا ہی کہ مین آپکی خدمت مین بہشت کی کنجیان حاضر کرون اے محمد مصطفی اسی لی لیجیے مین کہونگا مینی اپنی پروردگار کیطرفسی قبول کیا اور حمد کرتا ہون مین اوسکا اس نعمت پر کہ جو اوسنی مجہی عنایت فرمائی ان کنجیونکو میری بہائی علی بن ابیطالب علیہ السلام کو دیدو رضوان وہ کنجیان علی علیہ السلام کو دیگا اور پہر جائیگا بعد اسکے میری پاس مالک خازن جہنم آئیگا اور کہیگا السلام علیك یاحبیب الله مین کہونگا علیك السلام اے ملک کسقدر منکر ہی دیکہنا تیرا اور قبیح ہی مونہہ تیرا تو کون ہے وہ عرض کریگا مین مالک خازن جہنم ہون مجکو میری پروردگار نی حکم فرمایا ہی کہ مین کلید ہای جہنم آپکی خدمت مین حاضر کرون مین کہونگا کہ مینے اپنی پروردگار سی یہ عطیہ قبول کیا اور اوسکی لیے حمد وستایش مخصوص ہی بسبب اسکی کہ اوسنی میری نسبت انعام فرمایا اور مجہی اوس نعمت کی وجہ سی اورون پر فضیلت کرامت فرمائی ان کنجیونکو بہائی میری علی بن ابیطالب علیہ السلام کو دیدو مالک وہ کنجیان علی علیہ السلام کو دیگا اور پہر جائیگا بعد اسکی علی علیہ السلام مع کلید ہای بہشت وجہنم آئینگے یہانتک کہ کنارہائی جہنم پر بیٹہین سگے اور مہار اوسکی ہاتہہ مین لینگی اسوقت کہ نالہ اوسکا بلند ہوگا اور حرارت اوسکی انتہا کی ہو سگے اور شرارے اوسکی بلند ہونگی جہنم آواز دیگا کہ یا علی علیہ السلام مجہپر سی مرور کر جائیے کہ آپکا نور میری زبانے کو بجہا دیتا ہی علی علیہ السلام کہینگی قرار لی کہ آج کی دن تجکو میری اطاعت کرنا لازم ہے بعد اسکی فوج فوج لوگ آئینگی اور علی بن ابیطالب علیہ السلام کہینگی کہ اسے چہوڑدی کہ یہ میرا دوست ہی اور اسے لی کہ یہ میرا دشمن ہے پس اوس روز جہنم غلام سے

سے زیادہ اطاعت علی علیہ السلام کی کریگا اگر علی چاہیگا اوسکو انپی دہنی طرف لیجائیگا اور
اگر چاہیگا بائین طرف لیجائیگا اسوسطے علی کو تقسیم کرنیوالا بہشت و دوزخ کا اوس روز علی ہے
اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ جب قیامت ہوگی تو
محمد مصطفی صلے اللہ علیہ و آلہ کو بلائینگی اور ایک حلہ گلرنگ اونہین پہنائینگی اور اونہین عرش کے
دہنی طرف مقیم کرینگی پہر حضرت ابراہیم کو بلائین گی اور انہین ایک حلہ سفید پہنائین گی اور عرش
کی بائین طرف ٹہرائین سگے پہر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو طلب کرینگی اور انہین ایک
حلہ گلرنگ پہنائین گی اور دہنی طرف حضرت رسول صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی جگہہ دین گی
پہر حضرت اسمعیل ع کو طلب کرینگی اور ایک حلہ سفید اونہین پہنائینگے اور انہین حضرت ابراہیم
کی بائین طرف جگہہ دین سگے پہر حضرت امام حسن علیہ السلام کو طلب کرینگی اور ایک حلہ گلرنگ
پہنائین سگے اور اونہین حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی دہنی طرف مقیم کرینگی پہر حضرت
امام حسین ع کو طلب کرینگی اور اونہین امام حسن علیہ السلام کی دہنی طرف جگہہ دین گی اور اسیطرح
سب ائمہ علیہم السلام کو طلب کرینگی اور حلہ ہای گلرنگ پہنائین گی اور ہر ایک کو بترتیب جگہہ
دین سگے پہر انکی شیعونکو طلب کرینگی اور اونکی آئمہ کی سامنے متوقف کرینگی پہر حضرت فاطمہ
علیہا السلام اور سب عورتین اونکی اولاد مین سے اور اونکی شیعونمین سی طلب ہونگی اور
سب بی حساب داخل بہشت ہونگی پہر منادی خدا کیطرف سی عرش پر اور افق اعلی سے آواز
دیگا کہ خوب پدر ہی پدر تیرا یا محمد صلعم اور وہ ابراہیم علیہ السلام ہی اور خوب بہائی ہے بہائی
تیرا اور وہ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہے اور خوب دو نواسی ہین تیری حسن اور حسین
علیہما السلام اور خوب جنین ہی جنین تیرا کہ شکم فاطمہ مین شہید ہوا اور وہ محسن ہی اور خوب امام
ہین امام ہدایت کنندہ تیری ذریت سی فلان اور فلان اور جمیع ائمہ کا تا حضرت قائم
علیہم السلام نام لیگا اور خوب شیعہ مین تیری اور خوب ائمہ مین بعد تیری تحقیق کہ محمد اور وصی
محمد اور محمد کی نواسی اور کل آئمہ ذریت محمد سی فائز اور رستگار ہین پس حکم کریگا کہ سبکو بہشت

مین لیجائین چنانچہ خدا فرماتاہی کہ جو کہ دور کیا جاوی آتش جہنم سے اور داخل کیا جاوی بہشت
مین پس فائزہواہی سعادت ابدی سے اور امالی اور خصال مین ابن عباس سی روایت
کی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جبرئیل میری پاس شادان وخوشحال آئے
اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خداوند علی اعلی آپکو اور علی کو سلام کہتاہی اور فرماتاہی محمد میرا
پیغمبر رحمت ہی اور علی میرا برپا دارندہ حجت ہی مین اوس شخص کو عذاب نکرونگا کہ جو علی
سی موالات ودوستی رکہتا ہوا گرچہ اوسنی میری معصیت کی ہو اور اوس شخص پر رحم نکرونگا کہ جنے
علی سے دشمنی کی ہو اگرچہ وہ میری اطاعت کری پہر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی
فرمایا کہ جبرئیل روز قیامت لواء حمد لئی ہوی میرے پاس آئینگے اور لواء حمد ستر شقہ رکہتا
ہی کہ ہر ایک شقہ آفتاب اور ماہتاب سی وسیع تر ہی اور مین ایک کرسی پر کرسی ہای
رضوان اور ایک منبر پر منبر ہای قدس وخوشنودی خدا کی بیٹہا ہونگا پس مین اوس علم کو لونگا
اور علی ابن ابیطالب کو دونگا یہ سنکی عمر اوچہلا اور حضرت کی سامنے آیا اور کہا یا رسول اللہ
کسطرح سی علی کو اوس علم کی اوٹہانیکی طاقت ہوگی کہ اوس علم کی ستر شقہ ہونگی اور ہر شقہ
آفتاب وماہتاب سی بزرگتر ہوگا حضرت منغض ہوی اور فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو
خدا علی کو مثل قوت جبرئیل کے طاقت کرامت فرمائیگا اور مثل نور آدم کی نور اور مثل حلم
رضوان کے حلم اور مثل جمال یوسف جمال اور قریب صدای داؤد کی آواز عنایت کریگا اور
اگر یہ نہوتا کہ داؤد خطیب اہل بہشت ہونگی تو ہر آئینہ علی کو مثل اونکی آواز عطا کرتا اور علی
اول ہے اون شخصونمین کہ جو خالص چشمۂ سلسبیل وزنجبیل سے سیراب ہونگی اور علی کی اور
اوسکی شیعونکی خدا کی نزدیک وہ منزلت ہی کہ جو لوگ گذشتہ اور آئندہ ہین اوس منزلت
کی آرزو کرینگی بیان حوض کوثر حق الیقین مین مذکور ہی کہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ اور
اکثر علما بطریق متعددہ ابوذر رضی اللہ عنہ سی روایت کرتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا کہ امت میری حوض کوثر پر مع سات رایتون کی میسر وارد ہوگی پہلی رایت عجل ہی

یعنی ابوبکر پس مین اوٹہونگا اور ہاتہہ اوسکا پکڑونگا جب ہاتہہ میرا اوسکی ہاتہہ پر پہونچیگا رنگ
اوسکا سیاہ ہوجائیگا اور پاؤن اوسکی کانپنے لگینگے اور دل اور کلیجہ اور اکثر اعضا اوسکی
مضطرب ہونگی اور جو لوگ اوسکی شریک ہونگی اونکا بہی یہی حال ہوجائیگا اوسوقت مین
کہونگا کہ وہ شئی بزرگ مین کہ جنمین مین سنے تم لوگونمین چہوڑا تہا میری خلافت کو کسطرح ادا کیا
وہ کہینگی کہ ہمنے قرآن مجید کی تکذیب کی اور اوسکی پہاڑ ڈالا اور اہلبیت پیغمبر پر ظلم کیا اور
حق اونکا غصب کیا مین اونسی کہونگا کہ بائین طرف جاؤ پس یہ سب پیاسی اور بدحال
جانب شمال کہ مقام عذاب ونکال ہے اپنی کالی مونہہ لیکی چلے جائینگی اور ایک قطرہ
کوثر سی بہرہ مند نہونگی پہر مجہپر اس امت کی فرعون یعنی عمر کی رایت مع اکثر امت وارد ہونگے
اور یہ گروہ مبرجون ہی ابوذر نے عرض کی مبرجون سی مقصود راہ گم کردہ ہین حضرت نے
فرمایا بلکہ انہون نے دین کو فاسد اور حق کو روکش وباطل کیا ہی اور یہ وہ گروہ ہین کہ دنیا
کی لیے غضبناک ورضامند ہوتی ہین اور سخط وعداوت انکی محض واسطی دنیا کی ہے جب
مین اس شخص کا ہاتہہ پکڑونگا تو رنگ اوسکا سیاہ ہوجائیگا اور پاؤن اوسکی کانپنے لگین
گی اور دل اوسکا دہڑکنی لگے گا اور اوسکی اصحاب کی بہی مثل اوسکی حالت ہوجائیگی پس
مین انسے پوچہونگا کہ تمنی ثقلین سے کیا کیا وہ کہین گے ثقل بزرگ کو ہمنی دروغ سی نسبت
دی اور پارہ پارہ کیا اور ثقل کوچک سی جنگ کی اور اونکو قتل کیا مین کہونگا کہ تم بہی طرف
شمال اپنی یارونکی پیچہے جاؤ پس یہ بہی پیاسی محروم اپنی کالی مونہہ لیکی چلے جائینگی اور ایک
قطرہ آب کوثر سی سیراب نہونگی پہر رایت ہامان آئیگی اور ہامان سے مراد عثمان ہے کہ
وہ پچاس ہزار آدمی کا میری امت سے امام ہوگا اور احوال انکا اور سوال وجواب انکا اسیطرح
ہوگا پہر رایت مخدج آئیگا یعنی سرکردہ خوارج اور وہ ستر ہزار آدمیونکا میری امت مین سے
پیشوا ہوگا اور حال انکا بہی اوسیطرح ہوگا پہر مجہپر امیر مؤمنان کے رایت وارد ہوگے
کہینچنے والا اوس جماعت کا جو اوس رایت کی ہمراہ ہونگی علی بن ابیطالب ہین اور جہیری

اون سبکی سفید اور ہاتھ پاؤن اونکی نورانی ہونگی اور جب مین اٹھونگا اور ہاتھ اونکا پکڑونگا
مونہہ اونکا اور اونکی اصحاب کا سفید اور نورانی ہوگا پس مین اونسے پوچھونگا کہ تمنے
میری بعد ثقلین سے کیا کیا وہ کہین گی ہمنے ثقل بزرگ کی تصدیق اور متابعت کی
اور ثقل کوچک کی معاونت اور یاری کی اور اونکی دشمنون سی قتال کیا پس مین کہونگا
آؤ اور آب کوثر سی سیراب ہو اوسوقت وہ سب ایکبار اوس پانی سی پئین گی کہ بعد
اسکی ہرگز تشنہ نہونگی اور امام اونکی مانند آفتاب تابان ہونگی اور مونہہ بعض لوگون کے
اونمین سی مانند ماہ کامل ہونگی اور بعضونکی مانند ستارہ درخشان ہونگی جسوقت ابوذر نی اس
حدیث کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی عرض کیا تو مقداد نی بہی گواہی دی کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اسیطرح فرمایا تہا مولف کہتا ہی کہ خبر حوض کوثر کتب مخالفین
سی بہی ثابت ہی چنانچہ مسلم نی اپنی صحیح مین انس سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ ایک نہر ہی کہ پروردگار نی میری سلئے اوس نہر پر
خیر کثیر کا وعدہ فرمایا ہی اور وہ حوض مخصوص میری سلئے ہی اوس نہر پر روز قیامت میری
امت وارد ہوگی اور ظرف اوس نہر کی موافق عدد ستارہ ہای آسمان ہین پہر ایک جماعتکو میری امت
سی میری سامنی سی کہینچ لیجاینگی مین کہونگا پروردگارا یہ میری امت سی ہین جواب مین
کہا جاویگا تو نہین جانتا کہ انہون سے نے بعد تیری کیا بدعتین کین پہر کتاب حق الیقین مین مذکور
ہی کہ احادیث متواترہ مین طرق شیعہ وسنی سی یہ مضمون وارد ہوا ہی کہ سورۂ انا اعطیناک الکوثر
مین کوثر سی مراد حوض کوثر ہی اور اہلسنت عائشہ اور ابن عمر سی روایت کرتی ہین کہ کوثر
بہشت مین ایک نہر ہی اور ابن عباس سی روایت کرتی ہین کہ جب سورہ کوثر نازل ہوا تو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ منبر پر تشریف لی گئی اور حضرت نی یہ سورہ لوگونکو سنایا جب منبر
سی اوتری تو لوگون سے نے کہا یا رسول اللہ خدا نی کوثر جو آپکو عطا کیا ہی وہ کیا چیز ہی حضرت نی
فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہی بہشت مین شیر سی سفید تر اور تیر سی راست تر اور مدسہ اوسکی کنارے

یاقوت اور موتی سے قبہ ہین اوس نہر پر مرغ سبز گردن دار رہتی ہین گردنین اونکی مثل گردنہای شتران خراسان سے ہین اصحاب نے عرض کی وہ مرغ کسقدر خوشنما ہین حضرت نے فرمایا آیا تم چاہتی ہو کہ مین تمہین اس سے بہتر مژدہ سناون اصحاب نے عرض کی کہ ہان یا رسول اللہ فرمایا جو کوئی اوس مرغ کو کہا ئی اور اوس پانی مین سے پئی تو خوشنودی خدا پر فائز ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ حوض کوثر بہشت مین ایک نہر ہی کہ خدا نے اپنے پیغمبر کو اونکی پسر ابراہیم کی عوض مین عنایت فرمائی ہی اور ابن قولویہ کامل الزیارۃ مین بسند معتبر مسمع بن کردین سے روایت کرتے ہین کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کی دل مین ہماری مصیبت کی وجہ سے درد پیدا ہوتا ہی تو وہ شخص مرنیکی وقت فرحناک ہوتا ہی اور وہ فرحت اوس سے نہین زائل ہوتی یہانتک کہ حوض کوثر پر ہمسی ملاقات کری اور جسوقت کہ ہمارا دوست حوض کوثر پر وارد ہوتا ہے تو اوسکی ورود سے حوض کوثر کو فرح و سرور حاصل ہوتا ہی اور ہماری دوست کو حوض کوثر ہر قسم کی غذا سے متلذذ کرتا ہی اور نہین چاہتا کہ اس مقام سے دوسری مقام پر جاے اے مسمع جو شخص کہ حوض کوثر سے ایکبار سیراب ہو تو کبہی پیاسا نہوگا اور بعد اسکی تعب تشنگی مین مبتلا نہوگا اور آب کوثر سردی مین مثل کافور کی ہی اور بو مین مثل بوی مشک اور ذائقہ مین مثل ذائقہ زنجبیل کی ہے اور شہد سے شیرین تر اور مسکہ سے نرم تر اور آب دیدہ سے صاف تر اور عنبر سے خوشبو تر ہی اور آب کوثر چشمہ تسنیم بہشت سے نکلتا ہی اور بہشت کی تمام نہرون پر جاری ہوتا ہی اور سنگریزہای مروارید و یاقوت پر مرور کرتا ہی اور گرد اوسکی ستارہای آسمان سے زیادہ پیالہای پر تکلف رکہی ہین اور بوی خوش اوسکے ہزار برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہی اور قدح اوسکی چاندی اور سونی اور جواہرہای رنگارنگ کے ہین جو شخص آب کوثر سے پیتا ہی اوسی ہر طرحکی خوشبو محسوس ہوتی ہی یہانتک کہ وہ شخص کہتا ہی کہ اگر مجہی اسے مقام پر چہوڑ دیتی تو بہتر تہا مین اسکی عوض مین دوسری چیز

کا طالب نہین ہون سے اے پسر کرین تو بھی اونہین مین سے ہوگا جو لوگ حوض کوثر
سی سیراب ہونگی اور جو آنکھہ کہ ہماری مصیبت پر رویگی البتہ وہ آنکھہ حوض کوثر کی دیکھنے
سی خوشحال و شاد ہوگی اور حوض کوثر سی ہمارے دوستون کو سیراب کیا جاتا ہی موافق ہمارے
محبت اور متابعت کی اونہین لذت حاصل ہوتی ہے پس جس شخص کی محبت ہمسی بیشتر ہی
لذت بہی اوسکی زیادہ ہوگی اور حوض کوثر پر امیر المومنین علیہ السلام موکل ہین اونکی دست
مبارک مین چوب درخت عوسج کا ایک عصا ہوگا اور دوسری روایت مین ہی کہ درخت طوبی
کا عصا ہوگا کہ ہماری دشمنونکو حضرت اوس عصای طوبی سی ہٹائین گی ایک شخص ہمارے
دشمنون مین سے کہیگا کہ مین دنیا مین اقرار شہادتین رکہتا تہا حضرت فرمائین سگے کہ تو اپنی
امام ابوبکر یا عمر یا عثمان کے پاس جا اور اوس سے سوال کرتا کہ وہ تیری شفاعت کری
وہ کہیگا جس امام کو آپ ارشاد فرماتی ہین اوسنے تو مجہی چہوڑ دیا حضرت فرمائین سگے
کہ پہر اوس شخص کیطرف جا کہ جسکو تو امام جانتا تہا اور اوسی تمام خلق پر ترجیح دیتا تہا اور اوسی
ہی سے سوال کر کہ وہ تیری شفاعت کری کہ جو تیری نزدیک بہترین خلق تہا اسلئی کہ بہترین
خلق کی شفاعت رد نہین ہوتی وہ کہیگا بسبب تشنگی مین ہلاک ہوتا ہون حضرت فرمائینگی
خدا تیری تشنگی زیادہ کری سمع نی عرض کی فدا ہون مین آپ پر آپکی دشمن کو کس طرح
قدرت ہوگی کہ وہ حوض کوثر تک جاسکے حالانکہ حوض کوثر تک اور اشخاص نجا سکینگے
حضرت نی ارشاد فرمایا اسکا یہ سبب ہی کہ وہ شخص اعمال قبیحہ سی پرہیزگار ہوگا اور جس وقت
ہم اہلبیت کا ذکر اوسکی سامنی کیا جائیگا تو وہ ہین ناسزا کہیگا اور چند امور کا تارک
ہوگا کہ اور لوگ اون امور پر ہماری نسبت مین بسبب گستاخی جرات کرتی ہونگی وہ اونسی نہین
باز رہیگا لیکن اس شخص سی یہ امور جو ظہور مین آئینگے ہماری محبت کی وجہ سی اور ہم اہلبیت
کی رعایت کی سبب سی نہونگی بلکہ باعث اسکا سی عبادت باطلہ مین ہوگی اور دل اوسکا
منافق ہوگا اور نیت اوسکی مستلزم نصب عداوت اہلبیت اور متابعت دشمنان اہلبیت

ہوگی اور ابوبکر و عمر کو سب آدمیون پر مقدم رکھی گا اسی وجہ سے قریب حوض کوثر آئیگا اور
محروم پھر جائیگا بیان شفاعت حق الیقین مین اخوند مجلسی تحریر فرماتی ہین جاننا چاہئے
کہ مسلمانون میں اس امر مین اختلاف نہین ہی اور یہ امر ضروری اسلام سی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم روز قیامت اپنی امت بلکہ جمیع امتون کی شفاعت فرمائین گے اور بعض تفصیلات شفاعت
مین اختلاف ہی اور علمای امامیہ مین اسباب مین اختلاف نہین ہی کہ شفاعت فساق شیعہ
کی واسطے ہوگی اگرچہ اونہون نی گناہان کبیرہ کئی ہون اور شفاعت حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی لئے مخصوص نہین ہے بلکہ فاطمہ زہرا اور ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم بھی
اجازت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی شیعون کی شفاعت کرینگی اور احادیث متعددہ
سے ثابت ہوتا ہی کہ علما و صلحای شیعہ بھی شفاعت کرینگی اور تفصیل ان مطالب سے
حق الیقین مین مذکور ہے مطلب تیرہوان صراط کی بیان مین حق الیقین مین مسطور ہے
کہ ضروریات دین مین سے یہ بھی امر ہی کہ صراط کی ہونیکا ایمان لانا لازم ہی اور صراط ایک
پل ہی کہ روی جہنم پر کشیدہ ہی جبتک کوئی اوس پل سی نہین گذرتا داخل بہشت نہین ہوتا اور
روایات معتبرہ شیعہ اور سنی مین وارد ہوا ہی کہ صراط بال سی باریک تر اور شمشیر سی برندہ تر اور
آگ سی گرم تر ہی اور مومنان خالص آسانی مانند برق جہندہ صراط سی گزر جائین گے اور
بعض بدشواری گذرینگے لیکن نجات پائین گے اور بعض اوسکی عقبات سی جہنم مین گرینگے
اور صراط آخرت نمونہ صراط مستقیم دنیا ہی کہ وہ دین حق اور راہ ولایت اور متابعت جناب
امیر المومنین علیہ السلام اور حضرات ائمہ معصومین ہی جو دنیا مین اس صراط سے برخلاف ہوا
ہی اور منحرف ہوا ہی اوسنی باطل کیطرف گفتار یا کردار مین توجہ کی ہے تو اوسی عقبہ مین صراط
آخرت پر اوسکی پائون لغزش کرینگے اور جہنم مین گریگا اور صراط مستقیم سورہ حمد مین انہین دونون صراط کیطرف
اشارہ ہی اور معانی الاخبار مین منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام سے کیفیت صراط
پوچھی حضرت نی فرمایا کہ وہ راہ معرفت خدا کی ہی اور صراطین دو ہین صراط دنیا اور صراط آخرت

صراط دنیا وہ امام ہی کہ اطاعت اوسکی فرض و اجب ہی جسنے کہ اوسی دنیا مین پہچانا اور
اوسکی پیروی کی وہ شخص سب سے وعدہ صراط آخرت سی کہ پل جہنم ہی گذر جائیگا اور جسنے کہ
اوسی دنیا مین نہ پہچانا قدم اوسکا صراط آخرت پر لغزش کریگا اور جہنم مین گریگا تفسیر حضرت امام
حسن عسکری علیہ السلام مین صراط مستقیم کی تفسیر مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم دنیا یہ ہی کہ
حق ائمہ علیہم السلام مین غلو نکری اور اونکی امامت مین تقصیر نکری اور دین حق پر مستقیم رہے
اور باطل کیطرف خواہش نکری اور صراط آخرت سو مومنونکی راہ بہشت ہی مومنین اوس
راہ بہشت سی جہنم وغیرہ کیطرف عدول نہین کرتی اور شیخ نی مجالس مین بطریق اہلسنت انس سے روایت کیے
ہی کہ رسو لخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو صراط کو جہنم پر نصب
کرینگی نہ گذریگا اوسپر مگر وہ شخص کہ نامہ رخصتی رکہتا ہوگا کہ جسمین ولایت علی ابن ابیطالب
علیہ السلام مرقوم ہوگی اور قول خدا وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ سی یہ مراد ہی کہ باز رکہو انکو
بتحقیق کہ یہ سوال کئی گئی ہین ولایت علی ابن ابیطالب سی اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام مین جناب رسو لخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کی ہی کہ جب خدا جمیع
خلایق کو مبعوث کریگا تو ایک منادی پروردگار کیطرف سی زیر عرش خدا ندا کریگا کہ گروہ خلایق اپنے
انکہین بند کرو تا کہ فاطمہ علیہا السلام دختر محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ کہ سیدہ نساء العالمین
ہی صراط سی گذری پس محمدؐ اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور ائمہ طاہرین کے سوا کہ یہ حضرات
جناب سیدہ کی محرم ہین تمام خلایق اپنے انکہین بند کرلینگی اور جسوقت جناب سیدہ
داخل بہشت ہونگی تو ایک جامہ اونحضرت کا صراط پر کہنچا ہوگا کہ ایک سرا اوسکا اونحضرت
کی دست مبارک مین ہوگا اور دوسرا سرا عرصات قیامت مین رہیگا پس منادی پروردگار
کیطرف سے ندا کریگا ای دوستان فاطمہ علیہا السلام ہر ایک تم مین سی ایک ایک رشتہ ہای
جامہ سیدہ زنان عالمیان تمام لی پس کوئی شخص دوستان جناب فاطمہ مین سی باقی نرہیگا
مگر یہ کہ ہر ایک ایک ایک تار مین اون تارون مین سے لپٹ جائیگا یہانتک کہ تین ہزار

کروڑ سی زیادہ اوس جامہ سی لپٹین گے کہ ہر ایک گروہ دس لاکھ آدمیونکا ہوگا اور بسبب
برکت جناب فاطمہ علیہا السلام وہ سب آتش جہنم سی نجات پائینگے **مؤلف**
کہتا ہی کہ جسقدر واجبات خدا اور امر و نہی خدا ہین اوسیقدر عقبہ صراط پر احادیث سے
بہی ثابت ہوتی ہین جس نے جس واجبات خدا یا امر و نہی خدا مین تقصیر کی ہے بروز حشر
اوس عقبہ پر روکا جائیگا اور وہ احادیث کہ جمین تفصیل اسکے ہی بخیال اختصار نہین لکہی
گئی **مطلب چودہوان حقیقت اور حقیت بہشت و دوزخ کی بیان مین** حق الیقین مین
مذکور ہی جاننا چاہئیے کہ اقرار کرنا بہشت و دوزخ جسمانیکا جسطرح کہ بتصریح آیات واخبار
متواترہ مین وارد ہوا ہی واجب ہی اور ضروریات دین اسلام سی ہی اور جو شخص کہ مطلقاً
بہشت و دوزخ کا انکار کری مانند ملاحدہ یا بہشت و دوزخ کی تاویل کری مانند فلاسفہ
تو بیشک وہ کافر ہے اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نی بسند معتبر ابو الصّلت ہروی سی روایت
کی ہے کہ وہ کہتی ہین کہ مینے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچہا کہ یا ابن رسول اللہ
کیفیت بہشت اور آتش جہنم سی مجہے مطلع فرمایئے کہ آیا اس زمانی مین پیدا ہو چکی ہین یا نہین
حضرت نی فرمایا کہ ہان پیدا ہو چکی ہین چنانچہ شب معراج رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم داخل بہشت ہوی تہے اور حضرت نی جہنم کو بہی ملاحظہ فرمایا تہا مینے عرض کی ایک
جماعت کہتی ہی کہ بہشت و دوزخ مقدر ہوی ہین ابہی پیدا نہین ہوی حضرت نے فرمایا
یہ لوگ ہمسی نہین ہین اور ہم اُنین سے نہین ہین جسوقت کوئی شخص بہشت و دوزخ کی پیدا
ہونیکا انکار کری تو وہ تکذیب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہی اور ہماری تکذیب
کرتا ہی اوسی ہماری ولایت سی بہرہ نہین ہے وہ شخص جہنم مین مخلد ہوگا اور علی بن ابراہیم
نی روایت کی ہے کہ بہشت و دوزخ کے پیدا ہونیکی یہ دلیل ہے کہ خدا فرماتا ہی عِنْدَهَا
جَنَّةُ الْمَاوٰی یعنی نزدیک سدرة المنتہی کے ہی کہ وہ ماوای مؤمنان ہے اور سدرة المنتہے
آسمان ہفتم مین ہی اور بہشت بہی اوسی جگہہ ہی اور خصال مین ابن عباس سی روایت کی ہے

کر دو یہودی آئے اونہون نے حضرت امیر المومنینؑ سی چند سوال کئی اور اون سوالوںمین یہ بھی پوچھا کہ بہشت کہان ہی اور جہنم کہان ہی حضرت نی فرمایا بہشت آسمان مین ہے اور جہنم زمین مین ہے اونہون نی پوچھا کہ سبعہ کیا چیز ہی حضرتؑ نی فرمایا کہ جہنم کی سات دروازے ہین کہ ایک دوسری کے موافق ہی اونہون نے پوچھا ثمانیہ کیا چیز ہے فرمایا کہ وہ بہشت کی آٹھ دروازے ہین اور ابن بابویہ نی کتاب صفات الشیعہ مین حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ جو شخص اقرار کری رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اور ایمان لاوے معراج اور سوال قبر اور حوض اور شفاعت اور خلق بہشت و جہنم اور صراط اور میزان اور بعث و نشور اور جزع اور حساب کا وہ مومن ہی حقا اور رسم اہلبیت کی شیعہ مین سی ہے مطلب پندرہوان اون صفتونکی بیانمین کہ جو صفتین کہ آیات و اخبار مین بہشت کی لئی وارد ہوئے ہین اور اعتقاد اونکا لازم ہی کتاب حق الیقین مین مذکور ہی کہ جاننا چاہئی کہ بہشت دار بقا اور سلامتی ہے اور باجماع امت بہشت مین موت نہین ہے اور بہشت مین اندھا ہونا اور بہرہ ہونا اور پیری اور بیماری اور درد و آفت و مرض اور ہم و غم و الم نہین ہوتا اور فقیری اور احتیاج اور واماندگی نہین ہے اور جس شے کی نفس خواہش کری اور آنکھین جس سے لذت اوٹھائین آدمی کے لئی حاصل ہے اور بہشت دار خلود ہی اور پاکون اور نیکوکارون کی منزل ہی اوسمین بغض و عداوت اور حسد و نزاع اور جدل نہین ہے اور جسکو جو کچھ خدا نی عطا کیا ہی وہ اوسپر راضی ہی اوسے زیادہ مرتبہ کی آرزو نہین کرتا اور بعض علما لکھتی ہین کہ صاحبان مرتبہ اعلی ارباب مرتبہ ادنی کے دیکھنی کو آتی ہین اور ارباب مرتبہ ادنی صاحبان مرتبہ اعلی کے دیکھنی کو نہین جاتی کہ مبادا مرتبہ اونکا اونکی نظر مین پست ہو اور عیش اونکا منغص ہو اور یہ امر ضرور نہین ہے اسوا سطی کہ ممکن ہے کہ خدا اونکو اپنی مرتبہ پر یہ راضی رکھتا ہو کہ آرزو اور خواہش مرتبہ اعلی کی نکرین اور اہل بہشت بول و غائط و کثافت سی بری ہین بلکہ پسینہ بھی اہل بہشت

کا خوشبو ہوتا ہی اور اہل بہشت کی عورتین حیض و نفاس اور آنجاستہ سو اوت اور بول و غائط اور رشک و حسد اور عداوت و بدی اور اخلاق مذمومہ نہین رکھتین اور ازواج مطہرہ کی تفسیر مین یہی عورتین مقصود ہین اور روشنی بہشت کی آفتاب اور ستارون سی نہین ہے اور ہمیشہ مانند اوس ہوا کی ہوا چلتی ہی کہ جو طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک چلا کرتے ہی اور ظل ممدود کو اسی سے تفسیر کرتی ہین اور شراب دنیا مستی اور دردسر اور بول اور قی اور تلخی اور تسلی رکھتی ہی اور لغو اور فحش اور گالیان اوسکی لوازمات سی ہین اور شراب بہشت ان باتون مین سے کوئی بات نہین رکھتی اور شراب دنیا کی لذت سی بمراتب زیادہ لذت رکھتی ہے اور منزلین بہشت کی اکثر غرفی ہین اسواسطی کہ لذت نہرون اور پھولون اور سبزی کی سیر کی غرفون مین بیشتر ہوتی ہے اور غرفہای دنیا مین یہ عیب ہے کہ دشواری اور احتیاج اور تنگی ہوتی ہے اور اہل بہشت کو احتیاج اور تنگی نہین ہے اگر چاہین تو آب ساقی اوتر سکتی ہین اور مروی ہے کہ بہشت کی نہرین زمین کے گڑھی مین نہین ہین بلکہ بلند ہوتے ہین اور سطح اہل بہشت چاہتی ہین مکانون مین اور غرفون اور درختونکی نیچے جاری ہوتے ہین اور ابن بابویہ رحمہ اللہ نے لا یحضر اور امالی مین عبد اللہ بن علی سے روایت کرتے ہین کہ عبد اللہ بن علی نے بیان کیا کہ مین شہر مصر مین خدمت بلال موذن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پہونچا مین نے اونسی وصف بنای بہشت پوچھا اونہون نی کہا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی سنا ہی کہ حصار بہشت کی ایک اینٹ سونیکی اور ایک چاندی اور ایک یاقوت کی ہے اور بجای گاریکی مشک خالص صرف کیا گیا ہی او کنگری اوس حصار کی یاقوت سرخ اور یاقوت سبز اور یاقوت زرد کی ہین میںنے پوچھا کہ دروازی اوس حصار کی کس چیز کی ہین اونہون نے کہا کہ دروازی اوسکی مختلف ہین باب الرحمۃ یاقوت سرخ کا ہی مینے کہا حلقہ اوس دروازی کا کس چیز کا ہے کہا کہ باب الصبر چھوٹا ہی اور اوسمین ایک پٹ یاقوت سرخ کا ہے اور وہ حلقہ نہین رکھتا

اور باب الشکر یاقوت سفید کاہی اور وہ دو مصرع تلعے دو پٹ رکہتا ہے اور درمیان
ان دونو پٹو نکا پانسنے برس کے راہ رکہتاہی اور اس دروازی مین سے ایک آواز آتی
ہے کہ خداوندا میری اہل کو میری طرف لاین سے نے کہا آیا دروازہ باتین کرتاہی اونہون نے
جواب دیاہان خدانی اوسکو گویا کیا ہے اور باب بلا یاقوت زرد کاہی اور اس دروازی
مین ایک پٹ ہی اور بہت کم لوگ ہین جو اس دروازی سے داخل ہونگی اور ایک
دروازہ بزرگ ہی پس اوس دروازی سے خدا کی بندگان نیک کہ اہل زہد وورع
سے ہین داخل بہشت ہونگی اور وہ لوگ خدا کیطرف رغبت کرنیوالی اور خدا سے
انس رکہنی والے ہین جب داخل بہشت ہونگی تو کشتیونمین بیٹہکر آب صاف کی دونہرون
مین سیر کرینگی اور وہ کشتیان یاقوت کی ہونگی اور جس چیز سے اون کشتیون کو حرکت
دینگی وہ موتیونکی ہوگی اور اون کشتیونمین نور کی فرشتے بیٹھے ہونگی کہ پوشاکین اونکی سبز
ہونگی سینے کہا کہ آیا نور سبز سے سبز ہونگی اونہون نے بیان کیا کہ پوشاکین سبز ہونگے
اور اونمین نور پروردگار عالمیان کے نور سی ہوگا یہ لوگ نہر کے دونون طرف سیر
کرینگی سینے کہا اوس نہر کا نام کیاہی اونہون نے کہا جنۃ الماوی سینے کہا آیا درمیانمین
اس بہشت کی کوئی اور بہشت ہے اونہون نے کہا ہان جنت عدن اور وہ بہشتونکی
وسط مین ہے اور حصار اوسکا یاقوت سرخ کاہی اور سنگریزی اوسکی موتیون کی ہین سینے
کہا درمیان مین اوس بہشت کی کوئی اور بہشت بھی ہے اونہون نی کہا ہان جنت الفردوس
ہے اور حصار اوسکا نور ہی اور غرفی اوسکے نور پروردگار عالمیان سے ہین اور
روایت مین وارد ہواہی کہ زنان اہل بہشت آپسمین ہاتہہ پکڑ کی ایسے آواز وسنی گاتی
ہین کہ مثل اونکی خلائق سنے نہ سنی ہونگی وہ کہتی ہین کہ ہم ہین راضیات کہ خشم مین نہین آتے
ہم ہین باقامت کرنیوالی کہ ہرگز حرکت نہین کرتے ہم ہین خیرات حسان اور اپنی شوہرون
کی دوست حورین جب یہہ باتین کہینگی تو زنان دنیا اونکی جوابمین کہینگے ہم ہین نماز پڑہنی والے

اور جنہی نماز نہین پڑہی ہے ہم مین روزہ رکہنی والے اور جنہی روزہ نہین رکہا اور ہم مین
وضو کرنیوالی اور جنہی وضو نہین کیا اور ہم مین تصدقات کرنیوالی اور جنہی تصدق نہین
کیا اوسوقت زنان دنیا انپر غالب ہو جائینگے اور ابن بابویہ ابن عباس سی روایت
کرتے ہین کہ حلقہ دروازہ بہشت کا یاقوت سرخ کا ہی اور سونیکی صفحونپر لگتا ہی جب وہ
حلقہ صفحہ پر پڑتا ہے تو صدا دیتا ہی کہ یا علی اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے
کہ نصرانی شامی نے حضرت امام محمد باقر سے پوچہا کہ اہل بہشت طعام کہاتی ہین اور فضلہ
نہین جدا ہوتا نظیر اسکی دنیا مین کیا ہے حضرت نی فرمایا نظیر اسکی بچہ ہی کہ شکم مادر مین جو کچہ مان
اوسکی کہاتی ہے وہ بہی کہاتا ہی اور فضلہ نہین کرتا اور ابن بابویہ نی حضرت امیر المومنین
علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ بہشت مین ایک درخت ہی کہ اوسکی چوٹی سے حلہ نکلتی
ہین اور اوسکی جڑ سے گہوڑی مع زین و لگام بالدار نکلتی ہین کہ لید اور پیشاب نہین کرتے
اور دوستان خدا اونپر سوار ہوتی ہین اور وہ بہشت مین اپنی راکب کی ساتہہ جس جگہ منظور
ہوتا ہی پرواز کرتے ہین پس وہ لوگ جو انسے پست تر ہین کہتے ہین کہ ای پروردگار
ہمارے کونسا عمل اسکا باعث ہوا ہے کہ یہ تیری بندی اس مرتبہ پر پہونچی ہین خدا فرماتا ہے
کہ یہ راتون کو عبادت مین کہڑی ہوتی تہی اور سوتی نہ تہی اور دنکو روزہ رکہتی تہے
اور کچہہ نہ کہاتے تہی اور تیری دشمنونسی جہاد کرتے تہی اور ڈرتے تہی اور لشکر ... سے
اور بخل نکرتے تہی اور علی بن ابراہیم نی حضرت صادق علیہ السلام سی بسند صحیح روایت
کی ہی کہ طوبی بہشت مین ایک درخت ہی کہ جڑ اوسکی حضرت امیر المومنین علیہ السلام
کی دولت سرا مین ہے اور ہر شیعہ کی قصر مین ایک ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے
پہنچی ہے اور ہر پتہ اوسکا ایک امت پر سایہ کرتا ہی اور حضرت نی فرمایا کہ خدا کے رسول
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت فاطمہ علیہا السلام کی بہت بوسی لیتی تہی عائشہ کو نا گوار
ہوا اونی کہا کیون شوہر دار کو تم کیلئے بوسی لیتے ہو حضرت نی فرمایا ای عائشہ شب معراج

مین داخل بہشت ہوا جبرئیل مجھکو درخت طوبی کے قریب لے گئی اور اوسکا میوہ مجھکو دیکے مینے اوسی کہایا بعد اسکی خدا نے اوس میوہ کو میری پشت مین پانی کردیا جب مین زمین پر آیا تو خدیجہ سی مینے مقاربت کی اوسی فاطمہ کا حمل ہوا اب جسوقت مین فاطمہ کے بوسی لیتا ہون تو مجھی سیدہ سی بو درخت طوبی کی معلوم ہوتی ہے اور علی بن ابراہیم نی بسند کالصحیح حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہے خلاصہ اوسکا یہی کہ ہر روز جمعہ مومنین پر بہشت مین نعمات زیادہ ہوتی ہین اور وہ حدیث طولانی ہے آخر اوسکا یہی کہ راوی نے کہا کہ مین آپ پر فدا ہون مین چاہتا ہون آپسے ایک امر دریافت کرون لیکن مجھی شرم مانع ہوتی ہی حضرت نی فرمایا سوال کر اوسنی کہا آیا بہشت مین غنا اور سرود بہی ہوگا حضرت نی فرمایا تحقیق کہ بہشت مین ایک درخت ہی کہ خدا بہشت کی ہواؤن کو حکم فرمائیگا کہ چلین پس اوس درخت سی انواع و اقسام کی صدائین ظاہر ہونگی کہ خلائق نے اوس خوبی کے ساتھ کوئی سازو نغمہ ہرگز نہ سنا ہوگا پھر حضرت نی فرمایا کہ یہ عوض ہی اون لوگون کی لئے کہ جنھون نی دنیا مین خوف خدا سی غنا کا سننا ترک کیا تہا اور ابن بابویہ نے خصال مین جابر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ در بہشت پر دو ہزار برس قبل از خلقت آسمان و زمین لکہا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور متعدد روایات مین وارد ہوا ہی کہ روز زفاف حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا جبرئیل و میکائیل نے کئی ہزار فرشتون سی بہشت مین حاضر ہوئی تہا نی درخت طوبی کو حکم فرمایا کہ اپنی حلہ او رسندس و استبرق اور مروارید و زمرد و یاقوت و عطر بہشت نثار کر اور خدا نی مہر مین حضرت فاطمہ علیہا السلام کے طوبی کو عطا فرمایا اور اوسکو علی بن ابیطالب علیہ السلام کی دولت سرا مین قرار دیا اور کتاب اختصاص مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ داخل بہشت ہوی تم میری رحمت سی اور نجات پائی تمنے آگ سی بسبب میری عفو کی اور تقسیم کرو بہشت کو درمیان اپنے موافق اپنی عمل کے اپنی عزت کی قسم ہے کہ تمکو نازل

کرتا ہون مین دار خلود و دار کرامت مین اور جب تم داخل بہشت ہوگی تو قد تمہارا مثل قد حضرت
آدم ہوگا کہ وہ ساٹھہ ذراع تہا اور جوانی تمہاری مثل حضرت عیسیٰ کی جوانی کے ہوسکے کہ وہ
تینتیس ۳۳ برس ہین اور زبان تمہارے مثل زبان محمد مصطفیٰ ہوگی یعنے لغت عربی اور صورت
حضرت یوسف حسن و جمال مین ہوگی اور نور تمہاری چہرونسی جھلکیگا اور قلوب تمہارے
مثل حضرت ایوب کی ہونگی یعنے کینہ او حسد سی بری ہونگی اور کتاب مذکور مین مسطور ہے
کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا کہ بہشت مین بجای سنگ چاندی کی زمین ہے
اور بجای خاک زعفران ہی اور جاروب سی جو کچہ جہاڑا جاتا ہی وہ مشک اذفر
ہی اور سنگریزی اوسکی در و یاقوت ہین اور کرسیان اوسکی مروارید اور یاقوت سے ہین
چنانچہ خدا نے فرمایا ہی عَلٰی سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ یعنی سب بنے ہوی کرسیون پر بیٹھی ہونگی حضرت
نے فرمایا مراد یہ ہی کہ وہ کرسیان مروارید اور یاقوت سی بنے ہونگی اور اون کرسیون
پر چھلے بنی ہوی ہونگی اور وہ چھلہ مروارید و یاقوت کی ہونگے لیکن یہ سب تر اور حریر سے
نرم تر اور اون کرسیون پر موافق ساٹھہ غرفونکی غرفہ ہای دنیا سے تلی اوپر فرش ہونگی
اور یہی معنے ہین قول حق تعالیٰ کے فُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ اور یہ جو فرماتا ہی کہ عَلَى الۡاَرَآئِكِ
يَنۡظُرُوۡنَ تو حضرت نی ارشاد کیا ارائک سی مراد وہ کرسیان ہین کہ جن پر چھلہ نصب ہین
اور بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا کہ نہرین بہشت کی بی نشیب زمین
پر جاری ہین کہ برف سی سفید تر اور شہد سی شیرین تر اور مسکہ سی نرم تر ہین اور مٹی نہر
کی مشک خوشبو ہی اور ریت اوسکی در و یاقوت ہی اور جس جگہہ اور جس سمت کہ دوست
خدا اپنی بہشت مین چاہتے ہین نہرین اور چشمی جاری ہو جاتی ہین اگر کوی اہل بہشت چاہے
کہ تمام اہل دنیا کی جن و انس سے دعوت کری تو سبکو کہانا اور پینا اور زیور اور حلہ ہای بہشت
کافی ہونگی اور اوسکی نعمتون سے بقدر ذرہ کمی نہوگی حضرت باقر علیہ السلام سی روایت
کی ہے کہ اہل بہشت امرد اور سادہ رو ہونگی اور بال انکے بدن مین نہونگی اور سر مہ

لگائی ہوئی ہونگی اور تاج اکلیل سر پر اور طوق انکی گردنون مین اور کڑی اور انگوٹھیان نرم
اور لطیف اور کرم پہنی ہونگی اور ہر ایک کو انہین کہانی اور پینی اور جماع کرنیمین سو مردونکی
قوت دیجائیگی اور لذت طعام چاشت اور طعام شب چالیس برس انکی موہنہ مین رہیگی اور
خداوند غفور و قدیر انکی چہرونکو نورانی کریگا اور انہین حریر سفید رنگ اور زیور طلاسی آراستہ
کریگا اور کپڑی اسکے سبز ہونگی اور اہل بہشت ہمیشہ زندہ رہینگی کبہی نہ مرینگی اور بیدار
رہینگی ہرگز نہ سوئینگی اور ایسے بی نیاز ہونگی کہ ہرگز فقیر نہونگی اور ایسے فرحناک ہونگی کہ ہرگز
محزون نہونگی اور ایسے خندان ہونگی کہ ہرگز گریان نہونگی اور ہمیشہ گرامی رہینگی ہرگز خوار
نہونگی نیک طبیعت ہونگی اور کبہی ترشرو نہونگی اور ہمیشہ متنعم و شاد رہینگی اور یون لذت سے کہائینگی کہ ہرگز گرسنہ
نہونگی اور ایسی سیراب ہونگی کہ ہرگز پیاسے نہونگی اور وہ پوشاک پہنین گی کہ ہرگز عریان نہونگی
اور سوار ہوکر ایک دوسری کے ملاقات کو جائینگی اور انہین غلامان صاحب حسن و جمال سلام
کرینگی اور جامہائی آفتابی اور سونیکی ظروف ہمیشہ انکی ہاتہونمین رہینگی اور وہ سب انکی خدمتمین
استادہ رہینگی اور یہ کرسیون پر تکیہ لگا کر بیٹہین گے اور انکی طرف نظر کرینگی اور تحیۃ و سلام
خداوند عالم کا ان پر ہمیشہ پہنچا کریگا **مطلب سولہوان** صفات اور خصوصیات اور عقوبات
جہنم کے بیان مین جاننا چاہیی کہ قرآن مجید مین جہنم اور عذاب جہنم کی بیان مین آیتین اور اسیطرح
احادیث بکثرت وارد ہین خلاصہ مضمون چند حدیثون کا حق الیقین سے لکہا جاتا ہے کہ
حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہی کہ جہنم کی سات در ہین یعنے سات طبقہ ہین کہ
ایک طبقہ دوسری طبقہ پر ہے حضرت نی ایک ہاتہہ دوسری پر رکہا اور ارشاد کیا کہ اسطرح
بعد اسکی فرمایا کہ خدانی بہشتون کو عرض مین بنایا اور آگ کو تلی اوپر پیدا کیا اور پائین تر سبکے
جہنم ہے اور اوسکی اوپر لظی اور اوسکی اوپر حطمہ اور اوسکی اوپر سقر اور اوسکی اوپر جحیم اور اوسکے
اوپر سعیر اور اوسکی اوپر ہاویہ اور بعض کہتے ہین کہ پائین تر سبکی ہاویہ ہی اور اوسکی اوپر جہنم ہی اور
بعضی کہتی ہین آگ سات درکات رکہتی ہی اور مرہ درکات تی اعلی ہین درکہ اول گناہگاران اہل توحید

کا مقام ہے کہ وہ اوس درکہ مین معذب ہوتی ہین اور موافق اپنی اعمال کبہی سزا پاتی ہین پہر باہر
نکال لئی جاتے ہین دوسرا درکہ یہودیونکی جا ہی تیسرا درکہ نصارا کا مقام ہی چوتہا درکہ صائبون
کا محل ہے پانچوان درکہ مجوسیونکی جگہہ ہی چہٹا درکہ مشرکان عرب کی سے لئے ہی ساتوان درکہ
درک اسفل ہے اور وہ منافقونکا محل ہے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی
روایت کی ہے کہ اہل جہنم پر لوہا کی گرز لگاتے ہین پس اگر ایک گرز اون گرزون مین سے
روی زمین پر لایا جائی اور جن وانس جایین کہ اوسکو زمین سے اوٹہائین تو ہرگز نہ اوٹہا سکین
اور منقول ہے کہ آگ اپنی زبانہ پر گنہگارونکو اوٹہا کی اوپر پہینک دیگی جب در طبقات
جہنم کی پہونچینگی تو انکی سر و پر گرز لگا سے جائینگی کہ ستر برس کی راہ تک نیچی دہستی چلی جائینگی
اور ایک ساعت یہ گنہگار قرار نہ پائین گے چنانچہ حق تعالی سورہ صافات مین وصف
اہل جہنم مین فرماتا ہی اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا
شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ
مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ
حَمِيْمٍ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ حاصل ترجمہ لفظی اس آیہ شریفہ
کا یہ ہی آیا نعمات بہشت بہتر ہین از روی مہمانی کی یا درخت زقوم تحقیق گردانا ہمنے اوس
درخت کو امتحان واسطی ظالمونکی اور وہ ایک درخت ہی کہ پیدا ہوتا ہے جڑ مین جہنم کے
اور شگوفہ اوسکا مانند سرہای شیاطین کی ہے پس تحقیق کہ کافر کہاتے ہین اوسمین
سی پہر پر کرتی ہین اپنے شکمونکو اوس سی پہر اہل نار کیواسطی اوپر زقوم کی پانی جہنم کا ہے
کہ نام اوسکا حمیم ہے پہر بازگشت اونکی طرف جحیم کی ہے مفسر لکہتی ہین کہ زقوم ایک درخت آگ
مین ہے کہ نہایت تلخی اور خشونت اور بدبو رکہتا ہی چونکہ ابوجہل اور کفار قریش ہنستے تھی
کہ آگ مین درخت کیونکر اوگ سکتا ہے لہذا خدا نی فرمایا کہ اوسکو امتحان کیا ہی مینی واسطے
ستمگارونکی اور رؤس شیاطین کی نسبت بعضی لکہتے ہین کہ ایک میوہ تلخ و بدبو صحرا مین ہوتا ہے

اور بعضی کہتے ہین شیاطین ایک سانپ کی قسم سے ہی کہ میوہ جہنم کو اوس سانپ کی سرسے تشبیہ دیگئی ہے
اور بعضی کہتے ہین کہ عرب مین بری چیزونکو شیطان کی سرسے تشبیہ دیتے ہین اور منقول
ہے اہل جہنم پر اسقدر بھوک غالب ہوتی ہی کہ آگ کی عذاب کو بھول جاتی ہین اور مالک
سے استغاثہ کرتی ہین پس مالک انکو اوس درخت کی طرف لیجاتا ہی اور اوس جماعت مین
ابو جہل بہی ہوتا ہی پھر اہل جہنم اوس درخت کی میوہ سی کہاتی ہین اور پیٹ انکا بھر جاتا ہے
بعد اسکے انکا شکم مثل اوس دیگ کی کہ جسمین جوش آیا ہو جوش کہاتا ہے پھر پانی مانگتے ہین
مالک وہ حمیم کہ حرارت جسکی نہایت کو پہونچی ہے اور برسون دیکہا ہی جہنم مین جوش ہونے
ہی اسکے لئی لاتا ہی جب وہ حمیم نزدیک انکی پہونچتی ہے تو منہ انکی بہن جاتے ہین اور
جب انکی شکم مین پہونچتا ہی تو جو کچھ اونکی شکم مین ہی گہلا دیتی ہے چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ گنہگار آواز دینگی اے
مالک مار ڈالی ہمکو پروردگار تیرا مالک انکی جواب مین کہیگا ہمیشہ عذاب مین رہوگی اور ہرگز
تمکو موت نہ آئیگی اور ابن عباس کہتے ہین کہ اس استغاثہ کا یہ جواب ہزار برس کی بعد دینگے
اور خداوند عالم دوسری مقام مین فرماتا ہی اَلْقِیَا فِی جَهَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ احادیث سنی و شیعہ
مین وارد ہوا ہے کہ القیا بصیغہ تثنیہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور امیر المومنین
علیہ السلام سی خطاب ہی یعنے تم دونو ڈالو جہنم مین ہر ایک کفران کرنیوالی معاند کو یعنی اپنے
دشمنونکو داخل جہنم کرو اور اپنے دوستون کو داخل بہشت کرو اور عیاشی نے حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ کفار و مشرک اہل توحید و مسلمانون کو سرزنش
کرینگی کہ تمہاری توحید نی تمکو فائدہ نہ بخشا ہم اور تم داخل جہنم ہو کے برابر ہین اوسوقت خدا
مسلمانونکی حمایت کریگا اور ملائکہ سے فرمائیگا کہ تم انکی شفاعت کرو پس جسکے نسبت خدا
چاہیگا ملائکہ شفاعت کرینگی پھر پیغمبرونسی فرمائیگا کہ تم شفاعت کرو پس جسکے لئی حق تعالی کو
منظور ہوگا پیغمبر اوسکی شفاعت کرینگی پھر مومنونسی فرمائیگا کہ تم شفاعت کرو وہ بھی موافق مرضی خدا
شفاعت کرینگے بعد اسکی خدا فرمائیگا مین سب رحم کرنیوالون سی رحیم تر ہون تم میری رحمت

مین سے چلے آو بعد انکی اہل جہنم مثل پروانون کے اور مثل اون جانورون کے کہ آگ
کے پاس جمع ہوتی ہین نکلین گے پہر حضرت نی فرمایا کہ بعد اسکی ... کہینچینگے
اور دروازونکو کفار اور مشرکو نپر بند کرینگی قسم خداکی کہ جو لوگ باقی رہجائینگے ... ہمیشہ
جہنم مین مخلد رہین گے اور علی بن ابراہیم بسند صحیح ابو بصیر سی روایت کرتی ہین اونہون
نے بیان کیا کہ حضرت صادق علیہ السلام سی مینی عرض کے یا ابن رسول اللہ مجہکو ڈرائیے
کہ دل میرا سنگین ہوگیا ہی حضرت نی فرمایا کہ آمادہ ہو زندگی دراز کی سے لیے تحقیق کہ جبرئیل
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی پاس رو ترش کئے ہوی آئے حالانکہ پیشتر جب آتے
تہے تو مسکراتی ہوی آتے تہی حضرت نی ترش روئیکا سبب پوچہا جبرئیل نی کہا کہ آج
فرشتون نی اپنے ہاتہونسی وہ دہونکنیان کہ جن سی آتش جہنم بہڑکتی تہے رکہی ہین حضرت
نے فرمایا کہ ای جبرئیل آتش جہنم کی دہونکنیان کیا چیز ہین اونہون نے عرض کی کہ
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدانی حکم فرمایا تہا کہ ہزار برس آتش جہنم کو دہونکین تا کہ سفید ہو جائے
پہر ہزار سال اور دہونکین کہ سرخ ہو جای پہر ہزار سال اور دہونکین کہ سیاہ ہو جاسے اب
آتش جہنم سیاہ اور تاریک ہوگئی اور ضریع کہ اہل جہنم کا پسینہ زناکارونکی فرجون
کی پیپ اور کثافت ہی کہ جسی جہنم کی دیگون مین جوش دیتے ہین اور عوض پانی کے اہل جہنم
کو پلاتی ہین اگر اوسمین سے ایک قطرہ دنیا کی پانیون مین ڈالدیا جای تو سب اہل دنیا اوسکی
بدبو سی مرجاین اور اگر اون زنجیرون مین سے کہ ستر گز کی ہین اور گردنین اہل جہنم کے
ڈالتی ہین اگر ایک حلقہ اوس زنجیر کا دنیا پر رکہدین تو اوسکی گرمی سے تمام دنیا پگہل جای
اور اگر ایک پیراہن پیراہن اہل جہنم سے زمین پر لٹکایا جای تو اہل دنیا اوسکی بدبو سے
ہلاک ہوجاین جسوقت جبرئیل نے یہ بیان کیا تو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
جبرئیل دونون روی خدانی ایک فرشتہ کو بناب رسالتمآب کی پاس بہیجا اور کہا کہ ...
کہا کہ خدا تمہارا تمہین سلام کہتا ہے اور فرماتا ہی کہ مین نے تمکو ... مین کیا کہ ...

تا کہ سنو جب ایسی عذاب کی ہو بعد اسکی حضرت جبرئیل جسوقت خدمت حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آتے تہی متبسم او رخندان ہوتی ستہے پہر حضرت صادق علیہ السلام
نی فرمایا اہل جہنم عظمت جہنم اور کیفیت عذاب آلہی اور اہل بہشت عظمت بہشت اور اوسکی نعمتونکی
حالت اوس روز جانین سگے جب اہل جہنم داخل جہنم اور اہل بہشت داخل بہشت ہونگی اور اہل
جہنم ستر برس کوشش کرینگی تا کہ اپنی تئین جہنم کی اوپر پہونچائین جسوقت کنار جہنم پر پہونچین سگے تو
ملائکہ گرز آہن اونپر لگائین سگے وہ پہر قعر جہنم تک چلی جائین سگے پہر پوست انکی بدلی جائینگے
اور پوست تازہ انکی بدنونپر پہنائے جائینگی تا کہ عذاب ان پوستونپر زیادہ تر تاثیر کری بعد اسکی
حضرت نی ابو بصیر سی فرمایا کہ جو کچھ مینے تجہسی بیان کیا وہ کافی ہے اونہون نی عرض سکے
اسیقدر ارشاد میری لئی کافی ووافی ہے اور بسند معتبر عمر بن ثابت سی منقول ہی کہ حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا کہ اہل جہنم آگ مین شل کتون اور بہیڑیون کے بسبب شدت
عذاب آلہی فریاد کرتی ہین ای عمر تو اوس گروہ کی باب مین کیا گمان رکہتا ہی کہ نہین موت
نہین ستے تا کہ عذاب سی نجات پائین اور عذاب انکا ہرگز سبک نہین ہوتا اور جہنم مین پیاسے
اور بہوکی اور بہری اور گونگی اور اندہے ہوکی رہتی ہین اور موںہہ اونکی سیاہ ہو جاستے ہین
اور محروم اور نادم اور پشیمان اور اپنے پروردگار کی مغضوب ہین ملائکہ انپر رحم نہین کرتے اور
انکی عذاب مین تخفیف نہین کرتے اور آگ انکی لئے بہڑکاتی ہین اور یہ لوگ پانی کی عوض
مین حمیم گرم جہنم پیتی ہین اور کہانیکی عوض مین زقوم کہاتی ہین اور قلاب آتشین سے انکی بدنون کو
پہاڑتے ہین اور آگ کی گرز انکی سر پر لگاتے ہین اور ملائکہ انہین بہت شدید وغلیظ شکنجہ مین
کستے ہین اور انپر رحم نہین کرتے اور موںہہ کی بہل انکو آگ مین کہینچتے ہین اور شیطانونکے
ساتہہ زنجیر مین جکڑ دیتے ہین اور زنجیرون اور بیڑیون مین قید کرتے ہین اگر اہل جہنم کسی کی لئے
دعا کرتے ہین تو وہ دعا انکی مستجاب نہین ہوتی اور اگر کوئی حاجت طلب کرتی ہین تو وہ حاجت
بر آور دہ نہین ہوتی اوس جماعت کا یہ حال ہے جو کہ جہنم مین جاتے ہی اور بسند معتبر

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت سی فلق کے معنی استفسار کئی گئی حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ فلق جہنم مین ایک راہ ایسا درہ ہی کہ اوسمین ستر ہزار گہر ہین اور ہر گہر مین ستر
ہزار حجری ہین اور ہر حجری مین ستر ہزار کالی سانپ ہین اور ہر سانپ کی پیٹ مین ستر ہزار زہر کے
سبو ہین اور سب اہل جہنم کو اس درہ سی گذرنا ہوتا ہی منقول ہی کہ یہ آتش دنیا آتش جہنم کی
ستر حصون مین سے ایک حصہ ہی کہ ستر مرتبہ اسکو پانی سے بجہایا ہی اور پہر جل اوٹہی ہی اور
اگر ایسا نکرتی تو کوئی شخص اسکے پاس جانیکا متحمل نہوتا بتحقیق کہ جہنم کو روز قیامت صحرای محشر
مین لاینگی کہ صراط اوسپر رکہین پہر جہنم ایک فریاد کریگا کہ سب ملائکہ مقربین اور انبیای مرسلین اوسکی
دہشت سی استغاثہ کرینگی منقول ہے کہ غساق جہنم مین ایک صحرا ہی کہ اوسمین تین سو تیس قصر
ہین ہر قصر مین تین سو تیس گہر ہین اور ہر گہر مین چالیس زاویہ ہین اور ہر زاویہ مین ایک سانپ ہے
اور شکم مین ہر سانپ کی تین سو بچہو ہین اور نیش مین ہر بچہو کی تین سو تیس زہر کی سبو ہین پس
اگر اون بچہوؤن مین سے ایک بچہو اپنا زہر تمام اہل جہنم پر ڈالی تو سب کی مرجانیکی لئی کافی
ہی اور حضرت امام موسی کاظم سے منقول ہی کہ جہنم مین ایک وادی ہے کہ اوسکو سقر کہتی ہین جس
روز سی خدا نی اوسکو پیدا کیا ہی اوسنی سانس نہین لی اگر خدا اوسکو اجازت دی کہ بقدر سوراخ
سوزن سانس لی تو تمام چیزین کہ روی زمین مین ہین جل جائین اور اہل جہنم خدا سی حرارت اور
بدبو اور بدی اور کثافت سی اوس وادی کی اور جو کچہ کہ اون چیزونمین سے خدا نی اہل سقر کی
لئی اپنی عذاب سی اوسمین مہیا کیا ہی پناہ مانگتی ہین اور اوس وادی مین ایک پہاڑ ہی کہ اوس
وادی کے لوگ خدا کی جنابمین اوس پہاڑ کی گرمی اور تعفن اور کثافت سی اور اون عقابون
سے کہ جو خدا نی اوس مقام کی لوگون کے لئی مہیا فرمائی ہین پناہ طلب کرتی ہین اور اوس پہاڑ
مین ایک درہ ہی کہ اہل اوس پہاڑ کی خدا کی طرف گرمی اور بدبو اور کثافت اور عذاب سی
اوس درہ کی استغاثہ کرتی ہین اور اوس درہ مین ایک کنوان ہی کہ اوس درہ کی لوگ
عذاب شدید سی اوس کنوین کی خدا کی ساحت کبریائی مین طالب امان ہوتے ہین اور

اوس کنوین مین ایک سانپ ہی کہ سب لوگ اوس کنوین کی خباثت اور تعفن اور کثافت سے
اوس سانپ کی اور جو کچھ خدانی اوسکی نیش مین زہر مقرر فرمایا ہی خدا سے استغاثہ کرستے ہین
اور شکم مین اوس سانپ کی سات صندوق ہین کہ وہین پانچ آدمیون کی استہاسے
گذشتہ سی جگہ ہے اور دو آدمیونکی اس امت مین سی جگہ ہی اور وہ پانچ آدمی امت گذشتہ
کی یہ ہین قابیل کہ جسنے اپنی بہائی ہابیل کو قتل کیا اور نمرود کہ جسنی ابراہیم علیہ السلام سی منازعہ
کیا اور وہ کہتا تہا کہ مین مار ڈالتا ہون اور مین زندہ کرتا ہون اور فرعون کہ جسنے خدائے کا
دعوی کیا اور یہود کہ جسنے یہودیونکو گمراہ کیا اور پولس کہ جسنے نصارا کو گمراہ کیا اور اس امت مین سے دو اعرابی ہین کہ
ایمان خدا کا نہ لائی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ فلق جہنم مین ایک کنوان ہے
کہ اہل جہنم اوسکی شدت حرارت سی استعاذہ کرتی ہین اوس فلق سنے خدا سی اجازت لی کہ
ایک سانس لی جب ایک سانس لی تو جمیع اہل جہنم کو جلا دیا اور اوس کنوین مین ایک صندوق
آتشین ہی کہ اوس کنوین سکے لوگ اوس صندوق کی گرمی اور حرارت سی استغاثہ کرستے
ہین اور وہ ایسا تابوت ہی کہ اوس تابوت مین چھہ آدمی امتہای گذشتہ کی معذب ہین اور
چھہ آدمی اس امت کی معذب ہین وہ چھہ آدمی کہ جو امت گذشتکی ہین اونمین سے پہلے
پسر آدم ہی کہ جسنی اپنے بہائی کو قتل کیا اور نمرود ہی کہ جسنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
آگ مین پہینکا اور فرعون اور سامری ہے کہ جنہون سنے گوسالہ پرستی کو اپنا دین قرار دیا اور
وہ شخص ہی کہ جسنی یہودیون کو بعد اونکی پیغمبر سکے گمراہ کیا اور وہ شخص ہے کہ جسنی نصاری کو
اونکی پیغمبر کے بعد گمراہ کیا اور چھہ آدمی جو آخر مین رہتی ہین وہ فلان اور فلان اور فلان اور
پسر ابوسفیان اور سرگروہ خوارج نہروان اور ابن ملجم علیہم اللعنہ ہی اور حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جہنم مین مثل گند کی گردن شتر کی سانپ ہین کہ اگر ایک سانپ
اونمین سے کسی شخص کو کاٹتا ہے تو چالیس قرن یا چالیس سال درد اوسکا باقی رہتا ہے اور
بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ جب اہل بہشت داخل بہشت ہونگی

اور اہل جہنم جہنم مین جائینگی تو ایک منادی خدا کیطرف سی آواز دیگا کہ ای اہل بہشت اور ای
اہل جہنم اگر موت کسی قسم کی صورت بنکی تمہاری سامنے آئی تو اوسکو تم پہچان لوگی وہ کہین
گی نہین بعد اسکی موت کو شکل صورت گوسفند سیاہ وسفید کی لائینگے اور درمیان مین بہشت و
دوزخ کی رکہینگے اور اہل بہشت اور اہل دوزخ سی کہینگے کہ دیکہو یہی موت ہی پہر
حق تعالی حکم فرمائیگا کہ اسکو ذبح کرو اور فرمائیگا کہ ای اہل بہشت ہمیشہ تم بہشت مین رہوگی اور
تمہاری سے لئے موت نہین ہے اور ای اہل جہنم ہمیشہ تم جہنم مین رہوگی اور تمکو موت نہ آئیگی
عقاب الاعمال مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ اہل جہنم باوجود اون آزارونکی جنمین مبتلا ہین کہ ملائکہ حمیم گرم اسنکے
حلق مین ڈالتی ہین اور یہ سب واویلاہ کرتے ہین مگر چار آدمیونکی عذاب سی زیادہ تر متاذی
ہونگی اور ایک دوسری سے کہینگی کہ ان چار آدمیون کا کیا حال ہے باوجود ان ایذاؤن
کی جو ہمپر گزرتی ہین ان چارون کی عذاب سی ہمکو زیادہ تر اذیت ہوتی ہی اون چار آدمیون
مین سے پہلا وہ شخص ہے کہ جو ایک آگ کی صندوق مین لٹکا ہی اور دوسرا وہ شخص ہی
کہ اپنی آنتونکو کہینچتا ہے اور تیسرا وہ شخص ہی کہ اوسکی مونہہ سی خون اور چرک جاری ہے
اور چوتہا وہ شخص ہی کہ اپنا گوشت کہاتا ہی پہر اہل جہنم صاحب صندوق کی نسبت کہینگے
کیا سبب ہی کہ اس بدبخت کا عذاب ہمین ایذا دیتا ہی جواب مین کہا جائیگا کہ یہ پہلا شخص وہ شخص
ہے کہ اسکی ذمہ مال مردم باقی رہگیا تہا اور باوجود بضاعت رکہتا تہا کہ اونکی قرض کو ادا
کری اور دوسرا شخص جو اپنی آنتونکو کہینچتا ہے یہ وہ شخص ہی کہ پیشاب سی پروا نکرتا تہا کس
مقام پر اوسکی بدن مین پیشاب لگا ہے اور تیسرا شخص کہ جسکی مونہہ سی پیپ اور خون جاری ہے
یہ وہ شخص ہی کہ لوگونکی بری باتونکا متبع اور تفحص کرتا تہا اور اشخاص غیر سی اون حالات کو
بیان کرتا تہا اور چوتہا شخص کہ گوشت اپنا کہاتا ہی یہ وہ شخص ہی کہ بسبب غیبت وسخن چینی
اپنی برادر ایمانی کا گوشت کہایا کرتا تہا اور مومنین مین عداوت ڈلواتا تہا حضرت صادق سے

روایت کی ہی کہ آگ کافرونکی لئی عذاب ہی اور خازنان جہنم کی لئے رحمت ہی یعنی خازنان جہنم اوس آگ سی لذت حاصل کرتے ہین اور آتش جہنم خازنان جہنم کو نہین جلاتی اور ابن بابویہ نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جہنم مین ایک کوہ ہی کہ اوسکو صعد کہتے ہین اور صعد مین ایک وادی ہے کہ اوسکو سقر کہتی ہین اور سقر مین ایک کنوان ہی کہ اوسکو ہب ہب کہتی ہین جسوقت ملائکہ اوس کنوین کی مونہہ سی پردہ ہٹا لیتی ہین تو اہل جہنم اوسکی گرمی سے فریاد کرتی ہین اور وہ کنوان جبارون اور خلفای جور کی لئے ہے

مطلب ستر ہوان بیان اعراف مین خدا فرماتا ہی وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ یعنی درمیان بہشت و دوزخ ایک حجاب ہوگا مشہور ہی کہ وہ اعراف ہی اور اعراف ایک حصار ہی درمیان بہشت و دوزخ پہر خدا فرماتا ہی وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ترجمہ ظاہری اس آیہ کا یہ ہی کہ اعراف پر چند مرد ہین کہ پہچانتے ہین ہر ایک کو اوسکی علامت سی اور مفسرین نی معنے اعراف مین اور اون لوگون کی باب مین جو اس مقام پر ہونگے اختلاف کیا ہی الحاصل مشہور یہ ہی کہ اعراف ایک حصار ہی درمیان بہشت و جہنم بعضی کہتی ہین کہ اعراف سی مراد وہ کنگری ہین کہ جو اوس حصار کی اوپر واقع ہین اور بعضی کہتے ہین صراط سی مراد ہی اور پہلا قول زیادہ تر مشہور و ظاہر ہی اور اون لوگون کی باب مین بہی اختلاف ہی کہ جو اعراف مین رہتی ہین بعضے کہتی ہین یہ لوگ وہ گروہ ہین کہ حسنات و سیئات انکی برابر ہین حسنات انکی انکی مانع ہین کہ یہ جہنم مین جائین اور گناہ انکی اسکے مانع ہین کہ بہشت مین داخل ہون پس انہین اعراف مین جگہہ دیگئی ہے یہانتک کہ خدا انکی حق مین جو کچہہ چاہے وہ حکم فرمای بعد اسکی انکو داخل بہشت کریگی اور بعضی کہتے ہین کہ شکل مردونکی صورت کی چند ملائکہ ہین کہ اہل بہشت اور اہل جہنم کو پہچانتے ہین یا خازنان بہشت و جہنم ہین یا حافظان اعمال ہین کہ لوگون کی آخرت مین گواہ ہونگی اور بعضی کہتے ہین کہ نیکوکاران اور بہترین مؤمنان ہین اور ثعلبی سنے ابن عباس سی روایت کی ہے کہ اعراف صراط پر ایک موضع بلند ہے

کہ علے علیہ السلام اور جعفر اور حمزہ اور عباس اوس جگہ تشریف رکہتی ہین اور اپنی دوستونکو
اونکی چہرونکی سفیدی سے اور اپنی دشمنونکو اونکی چہرونکی سیاہی سی پہچانتے ہین
احادیث کثیرہ مین ائمہ اطہار علیہم السلام سی وارد ہوا ہے کہ ہم ہین اصحاب اعراف کہ
ہر شخص کو اوسکی پیشانی سے پہچان لیتے ہین اور جو شخص کہ ہمارے مراتب کا عارف
ہے اور ہم اوسی پہچانتے ہین اوسکو داخل بہشت کرتے ہین اور جو کہ ہمارا شیعہ
نہین ہے اور ہم اوسکو نہین پہچانتے اوسی داخل جہنم کرتے ہین اور دوسری روایت
مین وارد ہوا ہے کہ اعراف مین ایک جماعت مستضعفین اہل سنت کی ہوگی اور ایک
جماعت مرجون لامر اللہ اور فساق شیعہ کی ہوگی اور مرجون لامر اللہ سی وہ لوگ مراد
ہین کہ جو لوگ چہوڑدئے گئی ہین اور اونکے باب مین حکم خدا کا انتظار ہے اور
حسنات اور سیئات ان لوگونکی برابر ہین اور طریقہ جمع ان مختلف حدیثون کا یہ ہے
کہ اصحاب اعراف یعنی جو حاکم اعراف ہین رسول خدا اور ائمہ ہدیٰ صلوات
اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہونگے کہ مومنان شیعہ کو پہلے روانہ بہشت کرینگی
اور صراط سے اوتارینگی اور اپنی دشمنون اور کافرون اور مخالفون اور
متعصبون کو جہنم مین بہیجینگے اور ایک جماعت فساق شیعہ اور مستضعفان
اہلسنت کہ وہ اہل اعراف ہین اعراف مین ٹہرای جائینگے اور آخر کار یہ
سب شفاعت حضرت رسول مختار صلے اللہ علیہ وآلہ اور اہلبیت اطہار علیہم السلام سی
مع بعض شیعہ کہ قابل شفاعت ہین داخل بہشت ہونگے اور بعض ہمیشہ اعراف مین
رہنگی چنانچہ اسمقام پر دونون باتون کا احتمال ہے **مؤلف** کہتا ہے کہ
مراد یہان مستضعف سنی سے وہ سنی ہے کہ حق کو نہین پہچانتا اور کسی مذہب سی عداوت
نہین رکہتا ہے اور نہ کسی شخص سے دوستی رکہتا ہی جناب علامہ مجلسی اعلی اللہ مقامہ
حق الیقین مین لکہتے ہین کہ شیخ طبرسی رحمہ اللہ نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سے روایت ہے کہ اعراف بہشت و دوزخ کے درمیان مین
چند مقامات بلند ہین کہ سب پیغمبر اور کل وصے پیغمبر اپنے زمانی کے
مردمان گنہگار کے ہمراہ اون مقامات بلند پر اسطرح کھڑی ہونگے
جسطرح سرگروہ اپنے لشکر اپنی لشکر کی ضعیفون کے
حفاظت کی لئے کھڑے ہوتے ہین اور نیکوکاران ہر امت
پہلی ہی سے داخل بہشت ہوجائین گی پس ہر زمانے
کا پیغمبر یا خلیفہ اپنے گنہگاران امت سے کہے گا کہ تم
اپنے برادران نیکوکار کو دیکھو کہ وہ تمسے پہلے داخل بہشت ہوگئے پس
یہ مردمان گنہگار اون نیکوکارون کو سلام کرین گے چنانچہ حق تعالے
قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے ونادوا اصحاب الجنۃ ان سلام
علیکم حق تعالے اہل اعراف کے حالت سے خبر دیتا
ہے کہ اہل اعراف ہنوز داخل بہشت نہوے ہونگے لیکن امیدوار
ہونگے کہ داخل جنت ہون چنانچہ دوسری مقام پر ارشاد
فرماتا ہے وہم یطمعون یعنی اہل اعراف اسکے طمع کرین گے
کہ ہم داخل بہشت ہون اور خداوند رحیم ہمین شفاعت انبیاء
ائمہ ہدی علیہم السلام سے داخل جنت فرمائی اور اہل اعراف
جو گنہگار ہونگے وہ جہنم کے طرف نظر کرین گے اور کہین کی پروردگار
ہمین گروہ ستمگار کا ہمنشین نکر پس اصحاب اعراف کہ مراد انبیا
اور خلفا انبیا ہے سب نابر اوس حکم کے کہ جو انہین جانب
خدا سے ہوگا اپنے امت کو ندا کرین گے کہ داخل بہشت ہو
اور اب تمپر کسی قسم کا خوف نہین ہی اور اب تم کبھی اندوہناک نہوگے

باب دوسرا بیان طہارت مین اس باب مین ایک مقدمہ اور چھ
فصلین ہین **مقدمہ** آداب بیت الخلا کے بیان مین آداب واجبہ اسکے دس ہین
پہلے عورتین کا باستثنائی زوجہ وکنیز غیر آزاد و بے شوہر وطفل غیر ممیز شخص مین
سے چھپانا دوسرے قبلہ کیطرف منھ کرکے نہ بیٹھنا تیسرے پشت بقبلہ نہ بیٹھنا چوتھے
مکان محترم مین مثل مسجد وغیرہ پاخانے اور پیشاب کے لیے نہ جانا پانچوین ملک
غیر مین بلا اجازت پیشاب نکرنا اور پاخانہ نہ پھرنا چھٹے مخرج بول کا آب طاہر سے
ایک مرتبہ دہونا لکن تین دفعہ دہونا افضل ہی اور اگر پیشاب تعدی فاحش کرے
تو آب قلیل سے دو مرتبہ دہونا واجب ہوگا اور اگر غائط مخرج غائط سے تعدی
نکرے تو کلوخ وسنگ طاہر اور چوب ولتہ پاک وغیرہ سے طہارت ہوسکتی ہی
مگر چاہیے کہ ڈہیلے وغیرہ بنابر احوط عدد مین تین سے کم نہون اور اگر تین ڈہیلون سے
ازالہ نجاست نہوسکے تو جتنے ڈہیلون مین ازالہ نجاست ہو اوسقدر ڈہیلون سے
ازالہ نجاست کرے لکن سنگ وکلوخ کا عدد مین طاق ہونا بہتر اور افضل ہی
اور اگر نجاست مخرج غائط سے تعدی کرے تو آب طاہر سے طہارت لازم
ہوجائیگی ساتوین مخرج غائط کا سرگین سے پاک نکرنا اگرچہ حیوان حلال گوشت ہی ہو
آٹھوین اشیاء محترم سے طہارت نہ لینا مثل نان اور آب زمزم وغیرہ اور اسیطرح
مال غیر سے بھی بغیر اجازت طہارت جائز نہین ہی نوین مخرج غائط کا ہڈی سے
پاک نکرنا دسوین مخرج غائط کی اوس ہاتھ سے طہارت نکرنا جسمین ایسی انگوٹھی ہو
کہ اوسپر کلمات محترمہ نقش ہون اور بعد پیشاب استبرا سنت ہی اور فائدہ استبری
کا یہ ہی کہ اگر بعد استبرا مخرج بول پر رطوبت پائیجائے اور اسکا یقین نہو کہ پیشاب
ہی تو وہ رطوبت پاک سمجھی جائیگی اور ناقض وضو بھی نہوگی اور آب استنجائی بول و
غائط باین شروط محکوم بطہارت ہی کہ اوس پانی کا مزا یا رنگ یا بو متغیر نہوا ورہ

آب استنجا کسی دوسری نجاست سے مثل خون وغیرہ مخلوط نہوا ہو تیسرے
عرف متعارف سے تعدی نکرے کہ اوسپر لفظ استنجا صادق نہ آوے اور آب استنجا اگرچہ
بعد حاصل ہونے شرائط مذکورہ کے طاہر ہی لیکن بنا بر احوط اوس سے وضو اور غسل جائز
نہین ہی البتہ ازالہ نجاست جائز ہی اور بعید نہین کہ پینا بھی جائز ہو فصل پہلی کیفیت
وضو مین اوسمین چند چیزین واجب ہین از انجملہ اوس فضا کا مباح ہونا کہ جسمین وضو کرنیوالیکے
اعضائے وضو کو حرکت ہو لیکن وضو کرنیوالے کے مکان کا غصبی ہونا مضائقہ نہین رکھتا
لیکن احوط یہ ہی کہ مکان بھی غصبی نہو دوسرے آب مطلق و مطہر سے وضو کرنا اور آب مضاف سے
مثل عرق و گلاب یا آب استنجا سے بنا بر احوط اجتناب پر ضرور ہی اور آب مملوک غیر سے بلا اجازت
مالک اور آب مشتبہ بمضاف اور آب نجس و غصبی سے درصورت شبہ محصورہ احتراز
لازم ہی تیسرے منھہ پر پانی ڈالنے کے وقت نیت قربت کرنا چوتھے سر کے بالون کے
اوگنی کی جگہہ سے ٹھڈھی کے آخر تک طول مین اور جہانتک بیچ کی اونگلی اور انگوٹھا
عرض مین گھیرے بنسبت خلقت متعارف منھہ کا دہونا اور اوس جلد کا جو بھون اور ڈاڑھی
کے نیچے چھپی ہو دہونا ضرور نہین ہی لیکن ابرو اور ڈاڑھی کے بالونکا دہونا جہانتک
کہ حد مذکور مین داخل ہی لازم ہی پانچوین دونو ہاتھون کا کہنیونسے انگلیون کی سرے تک
دہونا واجب ہی اور اگر کوئی مانع ہو مثل انگشتر وغیرہ تو اوسکو حرکت دینا ضروری ہی اور
میل کو ناخن سے زائل کرنا لازم نہین ہی مگر جب ناخن حد متعارف سے زیادہ ہو جائی تو اوسوقت
میل کا دور کرنا بھی ضرور ہی چھٹے مقدم سر کا بقدر مسمی ہاتھہ کی رطوبت سے مسح کرنا اور دونو پاؤن کا
اونگلیونکی ابتدا سے پاؤنکی قبہ تک اور احتیاطاً مفصل تک طول مین اور عرض مین بقدر
مسمی مسح کرنا کافی ہی اور چاہیے کہ دونو مسحے ہاتھ کی بقیہ رطوبت سے ہون اور اگر ہاتھ
خشک ہو جائی تو اعضائی وضو سے جس مقام سے چاہے بنا بر اقوی رطوبت لیکر مسح کرے
ساتوین حالت اختیار مین ہتھیلی سے یا اونگلیونکے باطن سے مسح کرنا اور بحالت اضطرار مین پشت دست

بہی بہی جائز ہی آٹھوین مراعات موالات یعنی اعضائی وضو کا پی درپی دہونا باین
معنی کہ قبل دہونی ایک عضو کی سب اعضائی سابق خشک نہوں نوین ترتیب یعنے
پہلی منھ کو دہوئی پھر دہنی ہاتھ کو پھر بائین ہاتھ کو پھر مسح کری پھر پاؤنکا مسح کرے اور پاؤنکے
مسح مین بہی بنا بر احوط رعایت ترتیب ضرور ہی دسوین وضو کرنیوالا وضو کی فعلونکو
خود بجالائی مگر جس صورت مین عاجز ہوا ور عذر رکہتا ہو تو معذور ہی گیارہوین اعضائے
وضو پر آب وضو جاری کرنا بارہوین مکان غصبی اور ظرف غصبی اور ظرف طلا و نقرہ
مین آب وضو کا نہونا اور صورت انحصار مین وضو باطل ہی اور اگر دو پانی ہون
مثلاً ایک پانی ظرف غصبی یا طلائی مین ہو اور دوسرا ظرف گلی یا غیر غصبی مین ہو
تو وضو صحیح ہی اگرچہ ظرف غصبی ہی سے وضو کری تیرہوین نیت وضو کو آخر عمل تک
باقی رکھنا چودہوین اعضائی وضو کا قبل دہونی یا مسح کرنیکی پاک ہونا پندرہوین استعمال
آب مین مثل مرض وغیرہ مانع نہونا مخفی نرہی کہ وضو تین چیزونکی لیے واجب ہے پہلی نماز
واجب کے لیے اور نماز میت کی لیے وضو لازم نہین ہی بلکہ جنب حالت جنابت مین نماز میت
پڑہ سکتا ہی دوسری طواف حج اور عمرہ کی لیے تیسرے مس حروف قرآن کی لیے کہ جن حالتمین بسبب نذر یا عہد
یا قسم یا کافر کی ہاتھ سی قرآن لینی کی وجہ سے یا پاک کرنیکی غرض سے یا ان اوراق کی اوٹہانی کی ضرورت
سے کہ جو پاؤنکے نیچے پڑی ہون مس حروف ناگزیر و واجب ہوجائی اور واضح ہو کہ باعث وضو
دس چیزین ہین پہلی اور دوسری خارج ہونا بول اور غائط کا تیسرے وہ خواب کہ جو دل اور کان
اور آنکھ کو ادراک سی معطل کردی اور ذائقہ شیرین و شور مین فرق نہ کر سکی اور حواس معطل ہوجائین
چوتھی وہ چیز کہ عقل کو زائل کردی مثل بیہوشی اور مستی اور صرع اور خوف اور وحشت زیادہ
پانچوین استحاضہ قلیلہ اور اسیطرح متوسطہ باستثنائی نماز صبح اور استحاضہ کثیرہ
نماز عصر و عشا کی لیے مگر استحاضہ متوسطہ مین نماز صبح کی لیے اور کثیرہ مین نماز ظہر و مغرب
اور صبح کی لیے وضو اور غسل دونو لازم ہین چھٹے اور ساتوین اور آٹھوین مس میت

اور حیض اور نفاس تو تین رطوبت مشتبہ ہوں اگر قبل استبرا خارج ہو دسوئین وہ باد کہ جو
مخرج معتاد متعارف سی نکلے اور اگر کوئی طہارت کا یقین رکھتا ہی اور اوسے شک
عارض ہو کہ مجھ سے حدث صادر ہوا یا مین کسی عضو کا اعضاء وضو مین سے دہوتا
بھول گیا تو یہ شک معتبر نہو گا اور اگر حدث کا یقین رکھتا ہی اور وضو مین شک ہو یا حدث
اور وضو دونوکا یقین رکھتا ہی مگر اس مین شک ہو کہ آیا پہلے وضو کیا تہا بعد اوسکے حدث
صادر ہوا یا پہلے حدث صادر ہوا تہا بعد اسکے وضو کیا تو اس صورت مین وضو کرنا لازم ہی
اور اگر کسی عضو کے دہونے مین یا مسح کرنے مین شک ہوا اور وضو سی فارغ نہوا ہو
تو لازم ہی کہ اوس عضو کو دہوئی اور اگر مسح مین شک ہی تو مسح کری اور اوسکی مابعد کو بھی
بجا لائی تا ترتیب ہاتھ سے نجائی فصل دوسری کیفیت غسل مین اسمین چند مطالب
ہین مطلب پہلا اعداد غسل مین مخفی نرہی کہ غسلہای واجبی چھہ ہین پہلا غسل جنابت
دوسرا حیض تیسرا استحاضہ کثیرہ اور متوسط چوتھا نفاس پانچوان مس میت چھٹا غسل
میت مطلب دوسرا غسل جنابت مین واضح ہو کہ جنابت دو چیزونسی حاصل ہوتی ہی
ہی پہلی جماع سے اور جماع کا اطلاق اوسوقت ہو جاتا کہ جسوقت ذکر بقدر حشفہ فرج
مین داخل ہو جائی اگرچہ انزال نہوا اور اگر عورت کے دبر مین دخول کری خواہ وہ زندہ ہو
خواہ مردہ اور انزال نہو تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہی بلکہ اگر حیوانکی فرج یا دبر مین دخول
کری تو اس صورت مین بھی غسل واجب ہو جاتا ہی دوسری منی کا نکلنا خواب مین ہو خواہ
بیداری مین مرد ہو خواہ عورت مخرج معتاد سی ہو خواہ غیر معتاد سی اور اگر شبہ واقع ہو کہ آیا منی
ہی یا اور کوئی رطوبت ہی تو اس صورت مین امتیاز منی کا شہوت اور جہندگی اور سستی بدن
سی ہوتا ہی اور بیمار کے لیے شہوت اور سستی بدن کافی ہی مطلب تیسرا غسل کی شرطون
کی بیان مین مخفی نرہی کہ غسل مین چند شرطین ہین پہلی مکانکا مباح ہونا دوسری پانی
کا طاہر اور مطہر اور مباح اور مطلق ہونا تیسری ہر عضو کا قبل دہونی کی پاک ہونا

چوتھی نیت کرنا اور چاہیے کہ غسل ترتیبی مین سر اور گردن دہونی سی قبل نیت کری بعد اسکی
دہنی جانب کو دہوئی پھر بائین جانب دہوئی اور تمام ناف اور عورتین کو دونو طرف کی دہنوین
شامل کرلے اور غسل ارتماسی مین کل بدن ڈبوئی کے وقت نیت کری پانچوین غسل کرنیوالا
خود افعال غسل بجالائی لکن اگر عاجز ہی تو معذور ہوگا چھٹے پانی کا تمام بدن پر جاری
کرنا ساتوین اوس چیز کا زائل کرنا کہ جو مانع وصول آب ہو یا یہ کہ جلد تک پانی پہونچائی
آٹھوین حکم نیت پر باقی رہنا کہ قصد منافی یا قصد یا نکری نوین پانی ظرف طلا یا نقرہ مین نہو
جیساکہ بحث وضو مین مذکور ہوا دسوین غسل ترتیبی مین مراعات ترتیب لیکن غسل ترتیبی مین موالات
شرط نہین ہی اور غسل ارتماسی اوسی کہتی ہین کہ تمام بدن دفعتہً پانی مین ہوجائی تاکہ پانی کل بدن پر
محیط ہوجائی اور سب بدن کا پانی سی باہر ہونا ضرور نہین ہی بلکہ ہوسکتا ہی کہ پانی مین یا پانی کے
نیچے غسل ارتماسی بجالائی اور اپنی تئین حرکت دی مؤلف کہتا ہی کہ مراد یہ ہی کہ پانی مین
نیت غسل کری اور اپنی تئین بقصد غسل حرکت دی تو غسل ارتماسی ہوجائیگا مگر احوط یہ ہی
کہ تمام بدن پانی سے باہر ہو اور سوائی غسل جنابت کی باقی غسلو نمین قبل غسل خواہ بعد
غسل وضو کرنا واجب ہی اور اگر کسی شخص کو دو یا دو سی زیادہ غسل واجبی درپیش ہوں
تو ایک غسل بعوض کل غسلون کی مجزی و کافی ہی اور اسیطرح اگر دو یا دو سی زیادہ غسل سنتی کرنا
منظور ہون تو سب غسلونکی عوض مین ایک غسل کفایت کریگا اور اگر غسل واجب اور سنت دونو
جمع ہون اور نیت دونوکی کری تو بھی کافی ہی اور اگر نیت غسل واجب کی کری تو یہ غسل
غسل سنت کی لیی بھی کافی ہوگا اور اگر چند غسل واجبی جمع ہون اور اونمین غسل جنابت بھی ہو
تو قصد غسل جنابت کفایت کریگا اور غسل جنابت کی وجہ سے وضو ساقط ہوجائیگا اور غسل ارتماسی
روزہ دار و محرم اور صاحب جبیرہ کی لیی صحیح نہوگا اسواسطی کہ جبیرہ پر بعوض دہونیکے
مسح کرنیکی تکلیف ہی لیکن احکام جنب پس آٹھ چیزین جنب کو قبل غسل جائز نہین ہین پہلے
نماز واجب و سنت دوسرے طواف کعبہ تیسرے مس کتابت قرآن حتی اعراب

اور اسیطرح بنا بر احتیاط چہونا اسم خدا اور چودہ معصومونکی نامونکا جایز نہین ہی اگرچہ کوئی دلیل
واضح پای نہین جاتی چوتہی داخل ہونا مسجد مکۂ معظمہ اور مسجد مدینہ منورہ مین پانچوین ٹہرنا سب
مسجدونمین چہٹی پرہنا اون سورونکا کہ جنمین سجدہ واجب ہی اور اگر سورہ ہای عزایم پرہی تو سجدہ
واجب ہوگا ساتوین روزہ رکہنا آٹہوین کوئی چیز مسجد مین رکہنا اور صاحب حیض و نفاس
پر بہی یہ سب چیزین حرام ہین اور اگر کسی شخص سی غسل ترتیبی مین حدث اصغر صادر ہو تو
اقوی صحت غسل ہی بدون وضو انشاء اللہ تعالی لکن احوط یہ ہی کہ بعد اتمام غسل وضو کرلے

مطلب چوتہا بیان تیمم مین مخفی نرہی کہ اگر وضو اور غسل ممکن نہو تو چند صورتونمین تیمم
واجب ہو جای گا پہلی نایابی آب دوسری اوس صورت مین کہ پانی تک پہونچنا ممکن نہو
خواہ بسبب خوف درندہ خواہ چورون کی ڈر کی وجہ سی خواہ ایسی چیز ممکن نہو کہ جس سے
پانی کہینچ سکی تیسری اوس صورت مین کہ استعمال آب سی خوف ضرر ہو یا خوف طول مرض
ہو خواہ مرض پیدا ہوجانی کا ڈر ہو اور اگر از روی وسواس نہو تو اس باب مین شک بہی
معتبر ہوگا چوتہی پانی کی قیمت کا میسر نہونا خواہ یہ سبب ہو کہ مالک اسقدر پانیکی قیمت طلب
کری کہ اوس مقدار کا دینا اس شخص کی حسب حال باعث ضرر تصور کیا جای خواہ کوئی
اور سبب ہو پانچوین خوف تشنگی چہٹی استعمال مین پانی کی احتمال درد شدید پیدا ہونیکا ہو یا
موافق عادت بسبب پانی کی گرمی یا سردی کی تحمل نہو سکی اور چارہ کار بہی عسیر و دشوار
ہو اور اگر پانی کی استعمال کی وجہ سی ہاتہہ کی جلد شق یا سخت ہو جائی کہ دیکہنی والی کو
بری معلوم ہو تو بہی استعمال آب لازم نہوگا ساتوین پانی کا حاصل کرنا باعث ذلت ہو
کہ وہ ذلت اس شخص کے مناسب حال نہو آٹہوین وقت وضو اور غسل کی گنجایش نرکہتا ہو
نوین بدن یا کپڑا اوس نجاست سی نجس ہو کہ جو معفو نہین ہی اور پانی غسل یا وضو اور
ازالہ نجاست دونون کی واسطی کافی نہو اسوقت مین لازم ہی کہ نجاست کو دہوئی اور
وضو یا غسل کی لئی تیمم کری اور تیمم مین چند چیزین واجب ہین پہلی مباح ہونا

مکان تیمم کا دوسرے خاک ہونا یا جو چیز کہ حکم خاک مین ہی مثل پتھر وغیرہ کے تیسرے طاہر اور مباح اور خالص ہونا خاک کا چوتھے قبل تیمم اعضائے تیمم کا پاک ہونا پانچوین تعین بدلیت نیت قربت کرنا چھٹے دور کرنا اوس چیز کا کہ جو اعضائے تیمم مین وصول خاک سے مانع ہو مثل انگشتر وغیرہ ساتوین بمجرد نیت دونو کف دست ایک دفعہ واحدہ مین خاک پر مارنا آٹھوین مسح پیشانی اوس مقام سے کہ جس مقام سے موئے سر اوگتے ہین تا ابرو و بیچ بینی اور چاہیے کہ ابتدا جانب اعلی سے ہو اور دونو ہاتھ اوپر سے نیچے تک سیدہے کھینچتے ہوئے آئین اور عرض مین ہاتھون کا کھینچنا نہ چاہیے جیسا کہ عوام مین متداول ہی اور مسح مین دونو جنبین اور بھونکا داخل کرنا احوط ہی نوین مسح دہنی پشت دست کا باطن سے بائین ہاتھ کی اور بائین پشت دست کا باطن سے دہنی ہاتھ کے اسطرح واقع ہو کہ ممسوح ماسح نہو جائے اور تماسح نہونے پائے اور تیمم مین ایک ضرب کافی ہی خواہ تیمم بدل وضو ہو خواہ بدل غسل اور اگر کوئی شخص نماز حاضر کے لیے تنگ وقت مین تیمم کرے تو اوسی تیمم سے دوسری نماز اول وقت مین پڑھ سکتا ہی مثلاً اگر تنگ وقت مین نماز ظہر اور عصر کے لیے تیمم کرے تو اوسی تیمم سے اول وقت مین نماز مغرب پڑھ سکتا ہی اور جائز ہی کہ ایک تیمم سے متعدد نمازین پڑھے خواہ قضا ہون خواہ ادا اور جس صورت مین کہ امید عذر کی زائل ہونیکی نہو تو اول وقت مین تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز ہی مطلب پانچوان پانی کے اقسام مین واضح ہو کہ پانی کی چار قسمین ہین پہلی آب جاری اور وہ مراد ہی اوس پانی سے کہ جو زمین سے نکلے اور روان ہو اگرچہ زمین ہی مین ہو اور وہ ملاقات نجاست سے نجس نہین ہوتا مگر سبب

مکان تیمم کا دوسرے خاک ہونا یا جو چیز کہ حکم خاک مین ہی مثل پتہر وغیرہ کے تیسرے طاہر اور مباح اور خالص ہونا خاک کا چوتھے قبل تیمم اعضائے تیمم کا پاک ہونا پانچوین بتعین بدلیت نیت قربت کرنا چھٹے دور کرنا اوس چیز کا کہ جو اعضائے تیمم مین وصول خاک سے مانع ہو مثل انگشتر وغیرہ ساتوین بمجرد نیت دونو کف دست ایک دفعہ واحدہ مین خاک پر مارنا آٹھوین مسح پیشانی اوس مقام سے کہ جس مقام سے موئے سر اوگتے ہین تا ابرو و بیخ بینی اور چاہیے کہ ابتدا جانب اعلی سے ہو اور دونو ہاتھ اوپر سے نیچے تک رسید ہے کھینچتے ہوئے آئین اور عرض مین ہاتھون کا کھینچنا نہ چاہیے جیسا کہ عوام مین متداول ہی اور مسح مین دونو جنبین اور بھونکا داخل کرنا احوط ہی نوین مسح دہنی پشت دست کا باطن سی بائین ہاتھ کی اور بائین پشت دست کا باطن سی دہنی ہاتھ کے اسطرح واقع ہو کہ ممسوح ماسح نہو جائے اور ماسح نہو بلکہ اور تیمم مین ایک ضرب کافی ہی خواہ تیمم بدل وضو ہو خواہ بدل غسل اور اگر کوئی شخص نماز حاضر کی لیے تنگ وقت مین تیمم کری تو اوسی تیمم سی دوسری نماز اول وقت مین پڑہ سکتا ہی مثلاً اگر تنگ وقت مین نماز ظہر اور عصر کی لیے تیمم کری تو اوسی تیمم سے اول وقت مین نماز مغرب پڑہ سکتا ہی اور جائز ہی کہ ایک تیمم سے متعدد نمازین پڑہی خواہ قضا ہون خواہ ادا اور جس صورت مین کہ امید عذر کی زائل ہونیکی نہو تو اول وقت مین تیمم کر کے نماز پڑہنا جائز ہی **مطلب پانچوان** پانی کے اقسام مین واضح ہو کہ پانی کی چار قسمین ہین پہلی آب جاری اور وہ مراد ہی اوس پانی سے کہ جو زمین سے نکلی اور روان ہو اگرچہ زمین ہی مین ہو اور وہ ملاقات نجاست سے نجس نہین ہوتا مگر بسبب

تغیر لیکن بعد زوال تغیر پاک ہوجاتا ہی اور حمام کی چھوٹی حوض اگر خزانہ سی متصل ہون
تو وہ بہی حکم جاری مین ہین اور آب باران اور آب چشمہ اگرچہ جاری نہو لیکن محکوم
بحکم جاری ہی دوسری آب استادہ پس اگر بقدر کر ہو تو نجس ہوگا بسبب تغیر اور اگر بعد
نجس ہونیکی تغیر زائل ہوجائی تو جسوقت تک دوسرا مطہر مثل آب باران یا آب جاری یا
دوسرا کُر اوسپر جاری نہوگا اوسوقت تک وہ پاک نہین ہی اور مقدار کر موافق مساحت
ساڑہی تین بالشت طول اور عرض اور عمق مین ہی کہ مجموعہ بیالیس بالشت متعارف
اور سات ثمن ہوتی ہین تیسرے آب چاہ وہ نجس نہین ہوتا بدون تغیر اور اگر
تغیر اوسکا بدون دوسری مطہر کے زائل ہوجائی تو پاک ہوجاتا ہی اور اگر اسقدر
پانی کہینچین کہ تغیر زائل ہوجائی تو بہی پاک ہوجائیگا اور اگر کوئین مین نجاست
گری اور پانی متغیر نہو بلکہ غیر نجاست بہی گرے تو بقدر معین پانی نکالنا سنت
ہی تفصیل اوسکی اس رسالہ مختصر مین مناسب نہین ہی چوتہی آب مضاف کہ
قلیل اور کثیر اوسکا اگرچہ بقدر ایک دریا کی ہو ملاقات نجاست سے نجس ہوجاتا ہی
مطلب چہٹا مطہرات مین اور وہ سولہ ہین پہلی پانی دوسری آفتاب
کہ یہ پاک کرتا ہی زمین اور خاک زمین اور دیوار اور حصیر اور درخت اور
گہانس اور جمیع اشیای غیر منقولہ کو بشرطیکہ وہ اشیا تر ہون اور عین
نجاست زائل ہوچکی ہو اور یہ کہا جائی کہ آفتاب نے خشک کیا تیسری زمین کہ یہ
پاک کرتی ہی پاؤن کی تلوی اور تہ کفش کو بشرطیکہ عین نجاست دفع ہوجائی اور
اگر نجاست بول کی ہو تو بسبب راہ چلنی اور زمین کی متصل ہونیکی وجہ سے
طہارت حاصل ہوجائیگی بشرطیکہ رطوبت باقی نرہی چوتہی استحالہ کہ حقیقت نجس العین
حقیقت طاہر العین سی مبدل ہوجای مثل اسکی کہ نجس العین نمک زار مین
گری اور نمک ہوجای پانچوین اسلام کہ یہ پاک کرتا ہی کافر کو نجاست کفر سی

چھٹی نقص کہ یہ کم ہونا دو حصہ آب انگور کا ہی جس صورت مین جوش آئی اور قوام حاصل ہو
تو بعد کم ہونی دو ثلث کی مابقی طاہر ہوجائیگا ساتوین انتقال مثل اسکی کہ آدمیکا خون مچھر وغیرہ
کی شکم مین جائی بشرطیکہ وہ حیوان خون جہندہ نرکھتا ہو آٹھوین انقلاب مثل اسکی کہ شراب
سرکہ ہوجائی نوین آلات استنجا مثل کلوخ اور پتھر وغیرہ کہ یہ مطہر مخرج غائط ہین دسوین زوال عین
نجاست بدن حیوان اور باطن انسان سی مثل باطن دہن و بینی گیارہوین تبعیت
مثل اسکی کہ کافر کا لڑکا مسلمانونکا اسیر ہوا اور ماں باپ اوسکی ہمراہ نہون اگر ہمراہ ہونگے تو
صدق تبعیت مشکل ہی اور مثل اسکی کہ میت کو تختہ پر غسل دین اور وہ کپڑا کہ بدن میت پر ہو جب
میت کو طاہر کرینگے تو بالتبع یہ دونو بھی طاہر ہوجائینگے بارہوین غایب ہونا کہ یہ رخت اور بدن
مسلم کا مطہر ہی بشرطیکہ اوس مسلم کو اپنی رخت و بدنکی نجاست کا علم بھی حاصل ہو اور دوسری شخص کو
احتمال طہارت بھی حاصل ہوجائی تیرہوین زوال تغیر ہی مثل اسکی کہ اگر آب چاہ یا آب حوض حمام نجاست
متغیر ہوجائی اور اوس تغیر آب چاہ کو نبع اور آب حوض حمام کو آب مادہ زائل کردی تو یہ دونو پانی
پاک ہوجائینگے چودہوین استبرا کہ یہ اوس رطوبت مشتبہ کا جو بعد بول آتی ہی طاہر کرنیوالا ہی
پندرہوین استبرا اوس حیوانکا کہ نجاست خوار ہو کہ یہ اوسکی بول اور سرگین کو پاک کرتا ہی اور مراد
اوس استبرا سی یہ ہی کہ اوس حیوان کو چیز طاہر کہلاوین مثل اسکی کہ شتر کو چالیس روز اور گائی کو
بیس روز اور بکری کو دس روز اور مرغ خانگی کو تین روز بند کرین اور نجاست نہ کہانی دین
سولہوین غسل میت کہ مطہر بدن میت ہی اور نبی اور امام اور شہید کی میت قبل از غسل بھی
پاک ہی اور جسوقت پانی نہ ملی تو بعوض غسل تیمم کا مطہر بدن میت ہونا خالی از وجہ نہین ہی
بلکہ قوی ہی مثل غسل آب خالص کہ جسوقت سدر وکافور نہو تو ایک ہی غسل مطہر میت ہوجائیگا

مطلب ساتوان اقسام نجاسات مین اور وہ دس چیزین ہین پہلی اور دوسری بول
اور غایط حیوان حرام گوشت کہ جو خون جہندہ رکہتا ہو اور حلال گوشت کہ جو نجاست خوار
ہو قبل استبرا تیسری منی اوس حیوانکی جو خون جہندہ رکہتا ہو اگرچہ حلال گوشت ہو

چوتھی خون اوس حیوان کا کہ خون جہندہ رکہتا ہو حلال گوشت ہو خواہ حرام گوشت پانچوین اور چہٹی کتا اور سور صحرائی ساتوین میتہ اوس حیوان کا جو خون جہندہ رکہتا ہو سوای نبی اور امام اور شہید کے اور معصوم غیر امام بہی امام کے حکم مین ہی اور اجزا میتہ بہی اگر حیات نی اوسمین حلول کیا ہی تو نجس ہین پس مثل بال اور ہڈی کے پاک ہی اور باریک اجزا کہال کی کہ انسان کی بدن سی جدا ہوتی ہین اگر جدا کرنیمین اونکی اذیت ہو اظہر اونکی طہارت ہی آٹھوین کافر حربی خواہ غیر حربی نوین شراب اور ہر چیز نشہ کرنیوالی کہ بالاصل روان ہو اور آب انگور بنا بر اظہر حکم مین نجاست کی ہی اگر اوسمین جوش آوی اور قوام حاصل ہو دسوین فقاع کہ مراد جو کی شراب سے ہی مطلب آٹھوان کیفیت تطہیر مین مخفی نرہی کہ اگر کسی ظرف مین کتا پانی پئی اور آب قلیل سی اوسکو طاہر کرین تو چاہئے کہ پہلی مرتبہ اوسمین طاہر خاک ڈالین اور سب جگہہ پہونچاوین یا ملین بلکہ بہتر یہ ہی کہ ایک مرتبہ خاک اور پانی ملا کے بہی دہوئین بعد اوسکی دو مرتبہ پانی سے دہوئین اور بہتر یہ ہی کہ اگر ظرف کو کتا چاٹے یا جہوٹا اوسکا کسے ظرف مین گری یا کوئی عضو اوسکا کسی ظرف مین داخل ہو جائی تو بہی اسی نہج سی پاک کرین اور جو ظرف کہ نجاست خوک اور شراب بلکہ مائع مسکر یا دشتی چوہے کے مرجانیسے نجس ہو جائے تو اوسکا بھی سات دفعہ دہونا بہتر ہی مگر آب کثیر مین ایکدفعہ دہونا کافی ہی لیکن تین دفعہ بہتر معلوم ہوتا ہی خواہ کسی ہی نجاست سی نجس ہوا ور سوا ان نجاستونکی جو مذکور ہوئی ہین اگر کسی ظرف کو پاک کرین تو جائز ہی کہ تین دفعہ ظرف کو آب قلیل سے بہر دین اور پہینکدین بلکہ جائز ہی کہ تھوڑا پانی ڈالین اور پانی کو حرکت دین تا کہ سب جگہہ پہنچ جائی بعد اسکی اوس پانی کو پہینکدین اگر تین دفعہ یا دو دفعہ ایسا کرین تو وہ ظرف پاک ہو جای گا اور بنا بر اقوی مونہہ بھی ظرف کی حکم مین ہی اگر مونہہ نجس ہو جائی اور پاک پانی سی کلی کرین تو مونہہ

بہی طاہر ہوجائیگا اور جو چیز مونہہ مین نجس ہوگی وہ بہی پاک ہوجائی بشرطیکہ نجاست
باطن مین اوسکی نہ پہونچی ہو ہان خود ہونہہ اور آب دہن محض زوال عین نجاست سی
پاک ہوجاتا ہی اور تین دفعہ کلی کرنا بہتر ہی اور اگر نجاست باطن ظرف مین پہونچی ہو تو
ظاہر اوسکا طاہر کرنے سی پاک ہوجاتا ہی اور نجاست باطن کی ظاہر مین سرایت
نہین کرتی اور اگر چاہین کہ باطن بہی پاک ہو تو ضرور ہی کہ اوس ظرف کو خشک کرین اور آب
کر یا جاری مین اتنی دیر تک رکہین کہ پانی عمق مین ظرف کی جای اور اگر لباس بول
طفل شیرخوار سے نجس ہوگیا ہو تو پانیکا ایک مرتبہ سب محل نجس مین پہونچانا کافی
ہی بشرطیکہ وہ لڑکا ہو اور لڑکی نہو اور اگر لڑکا ہو تو چاہیے کہ دو برس سے کم
ہو اور اکثر غذا اوسکی دودہ ہو اور بول غیر طفل مین دو مرتبہ دہونا آب قلیل سی اور
ہر مرتبہ نچوڑنا لازم ہی اور غیر بول مین ایک مرتبہ دہونا اور نچوڑنا کافی ہی لیکن آب کر اور
آب جاری اور آب باران مین نجاست بول ہو خواہ غیر بول ایک مرتبہ دہونا کفایت
کرتا ہی اور نچوڑنا لازم نہین ہی اور ازالہ نجاست مین زوال عین نجاست کافی ہی چنانچہ
رنگ یا بو باقی رہجای تو بہی مضائقہ نہین ہی اور کپڑا اگر رنگ خام رکہتا ہی اور نجس
ہوجای تو آب کثیر مین غوطہ دینی سی پاک ہوجاتا ہی بشرطیکہ آب مطلق اوسمین پہونچی
اور آب قلیل سی بہی پاک ہوتا ہی اگر پانی ڈالنی کی حالت مین اور پانی پہونچنی کے
حال مین اور نچوڑنے کے وقت وہ پانی مضاف نہوجائی اور استعمال کرنا اور کسی چیز کا
ظروف خالص طلا اور نقرہ مین رکہکر کہانا پینا حرام ہی لیکن وہ چیز کہ جسپر ظرف ہونا صادق
نہ آوی مثل سرپوش چلم تو مضائقہ نہین ہی اور نقرہ کوب اور طلا کوب کا استعمال بی عیب ہی لیکن
احوط یہ ہی کہ لب کو مقام طلا اور نقرہ پر نہ پہونچاوی خاتمہ یہ باب طہارت کلا زبدۃ الفقہا وے
سی نقل کیا گیا ہی چونکہ مبحث حیض و نفاس و استحاضہ و احکام اموات اوسمین نتہی لہذا رسالہ جناب نواب
الطاف حسن خان صاحب عظیم آبادی سی کہ جو ملاحظہ ممتاز العلما اعلی اللہ مقامہ مین گذرا تہا

اختصار انقل کیا جاتا ہی لکن عبارت مین کسیقدر فرق ہی اور کچھ مطالب کو کتاب
نخبہ سے کہ جو مطابق فتاوی مجتہد العصر حجۃ الاسلام میرزا محمد حسن شیرازی مین زیادہ
کیا ہی **فصل تیسری** بیان حیض مین شناخت اوسکی یہ ہی کہ خون حیض اکثر اوقات
سیاہ رنگ اور گاڑھا اور گرم ہوتا ہی اور نکلنی کے وقت بزور اور بسوزش نکلتا ہی
پس اکثر اوقات کی قید کا باعث یہ ہی کہ کبھی اوس خون سے کے انہین یہ صفتین نہین
پائی جاتین اور حقیقت مین وہ خون حیض ہوتا ہی اور حیض کا یہ ضابطہ ہی کہ تین
دن سے کمتر اور دس روز سے زیادہ نہین ہوتا ہی اور اگر نوبرس کے سن سے
پہلے اور سن یاس کے بعد خون آئی تو وہ خون حیض نہین ہی اور بنا بر مذہب
بعض علما سن یاس بعد پچاس برس کے ہوتا ہی اور بعض علمائے دین نے تصریح
کی ہی کہ قرشیہ اور نبطیہ کو بعد ساٹھ برس کے حیض منقطع ہو جاتا ہی اور سوا ان
دو قومون کے اور عورتونکو بعد پچاس برس کے ایام یاس ہوتے ہین پھر خون حیض
نہین آتا اور درمیان دو حیضون کے دس روز کا فاصلہ ہونا ضرور ہی کہ جسکو
ایام طہر کہتے ہین اور ایام خون حیض کا دیکھنا ایام حمل مین بھی ممکن ہی یا نہ یہ مسئلہ اختلافی
ہی غرض جب تک خون کا آنا موقوف نہو اور عورت اپنی تئین غسل سے طاہر
نکرے نماز اور روزہ اور طواف خانہ کعبہ نہ بجا لاسے اور جو چیزین جنب پر حرام ہین
وہ حائضہ پر بھی حرام ہین اور ایام حیض مین جو نماز قضا ہوئے ہوا وسکا پڑھنا ضرور
نہین ہی کہ ایام حیض کی نماز معاف ہی مگر روزہ کی قضا لازم ہی اور اگر حالت حیض مین
غسل کرے تو وہ غسل صحیح نہین ہی اور ایام حیض مین جماع کرنا قصداً اور دانستہ
حرام ہی اور اگر حالت جماع مین عورت حائض ہو جائے تو مرد کو لازم ہی کہ فوراً
مباشرت سے کنارہ کرے اور اگر کوئی شخص حالت حیض مین جماع کری خواہ شوہر ہو
خواہ آقا تو کفارہ سے واجب ہونیمین اختلاف ہی لکن کفارہ دینا احوط ہی اور یہ کفارہ

عورت پر لازم نہین ہی ہر چند وہ عورت حالت حیض مین جماع کی لیی راضی ہی
ہوگئی ہو مگر راضی ہونیکی سبب سے گنہگار تو ہوگی لیکن کفارہ واجب نہوگا اور
یہ کفارہ اوس فقیر کو دینا چاہیے کہ جو مستحق زکوۃ ہو اور طلاق دینا بہی حیض کے
ہنگام مین جائز نہین ہی بشرطیکہ عورت اور شوہر ایک شہر مین ہون اور اگر دونو
دو شہر و نمین ہون اور ایام حیض شوہر کو معلوم نہون تو طلاق دینی مین مضائقہ نہین
ہی اور اگر نماز پڑہنے مین حیض آجاوے تو چاہیے کہ اوسیوقت نماز ترک کرے اور
بعد فرصت قبل وقت نماز غسل کرے اور صورت غسل حیض بہی مثل جنابت کے ہی
مگر نیت مین بعوض جنابت غسل حیض کہے اور غسل جنابت مین وضو حرام ہی اور غسل
حیض مین واجب ہی اور وضو پیش از غسل حیض کرنا بہتر ہی **فصل چہارم بیان**
غسل نفاس مین خون نفاس وہ خون ہی کہ عورتون کو جننی کے ساتھہ
یا بعد اوسکے آتا ہی خواہ لڑکا تمام الخلقہ ہو یعنے تمام عضو اوسکی درست ہون یا جتنی
کہ مضغہ گوشت ہی اگر پیٹ سے پیدا ہوا اور اوسکی ساتھہ یا اوسکی بعد خون آوے
تو غسل نفاس اجماعاً واجب ہی اور اگر علقہ نکلی اور معلوم ہو کہ یہ مبدأ ولادت انسان ہے
تو بہی غسل واجب ہی اور اگر عورت بعد ولادت یا بعد اسقاط اوسی روز خون دیکہی
اور اوسی دن مین وہ خون موقوف ہوجای تو نفاس قرار پائیگا اور جس صورت مین
دس دن تک موقوف نہو تو ولادت سی اٹھارہ دن تک احتیاط یہ ہی کہ مابین احکام مستحاضہ
و نفاس جمع کری اور جو خون کہ لڑکا پیدا ہونیسی پہلی نکلی اگرچہ ایک پل بہر بہی پہلی ہو تو وہ نفاس
نہین ہی غسل نفاس اور احکام اوسکی لازم نہونگی اور جبتک کہ خون نہ آوی احکام نفاس جاری
نہونگی اور محض ولادت کافی نہین ہی بالاجماع اور کمی مدت نفاس کیواسطی حد مقرر نہین ہی
بلکہ اگر ایک لحظہ کی لیی بہی خون آئی تو غسل واجب ہوگا غرض جس عورت کیواسطی ایام حیض
کی عادت و تعداد مقرر ہی کہ مثلاً اول یا نصف یا آخر ماہ مین اوسکو حیض آتا ہی اور چہہ یا سات

یا آٹھ روز رہتا ہی اگر خون اوسکا دس روز سے متجاوز ہوا ہو تو نفاس ہی اور جو دس دن سے متجاوز ہو گیا ہو تو جتنی روز اوسکو حیض رہتا تھا اوسقدر نفاس ہی باقی استحاضہ اور اگر دس روز سے کم عادت تھی اور نفاس مین دس دن تک خون آیا تو احوط یہ ہی کہ جتنی دن ایام عادت سی زیادہ گذری ہون اوسمین نفاس اور استحاضہ دونو کا عمل بجا لاوی اور جناب شیخ مرتضی علیہ الرحمہ نی حاشیہ نجبہ مین لکھا ہی کہ اگر دس دن خون آوی تو نفاس قرار دی اور اعمال استحاضہ بھی بجا لاوی اور جناب حجۃ الاسلام میرزا دام ظلہ نی لکھا ہی کہ اولی جمع کرنا ہی یعنی اعمال نفاس و استحاضہ دونو اٹھارہ دن تک بجا لاوی اور جو چیزین کہ حیض مین حرام اور سنت اور مکروہ ہین اسمین بھی حرام و سنت و مکروہ ہین اوصورت غسل کی بھی مثل غسل حیض ہی فقط حیض کی جگہ نفاس کا قصد کرنا چاہیئی

فصل پانچوین غسل استحاضہ مین صورت خون استحاضہ کی یہ ہی کہ اکثر اوقات زرد اور سرد اور رقیق ہوتا ہی اور بعضی مجتہدون نی لکھا ہی کہ سستی کی ساتھ نکلتا ہی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ یہ سب اوصاف اوس خون مین ہوتی ہین اور حقیقۃً وہ خون حیض ہوتا ہی اور استحاضہ کا خون کئی طور پر آتا ہی پس عورت کو لازم ہی کہ امتیاز کری اگر روئی اوسقدر خون آلودہ ہو کہ جسقدر فرج کی اندر تھی اور خون باہر نہ نکلے تو استحاضہ قلیلہ ہی پس صاحب استحاضہ قلیلہ پر لازم ہی کہ ہر نماز کیواسطی ظاہر فرج کو دہوئی اور روئی کو تبدیل کر کی دوسری روئی رکھی اور ہر نماز کیواسطی وضو کری اور اگر روئی سی پہوٹکر دوسری طرف خون پہونچا ہو اور بہنی کی نوبت نہ آئی ہو تو وہ استحاضہ متوسطہ ہی اسوقت میں چاہیئی کہ جو امور استحاضہ قلیلہ مین واجب ہین وہ سب بجا لائی اور جو لتہ روئی کی بعد ہی اوسکو بھی بدل ڈالی علاوہ اوسکی ایک غسل نماز صبح کیواسطی کری بشرطیکہ قبل نماز صبح خون کو بصفت متوسطہ دیکھا ہو اور اگر بعد نماز صبح استحاضہ متوسطہ ہو تو بھی ایک غسل احتیاطاً نماز آیندہ کی لیئی بجا لاوی اور اگر خون لتہ کو دوسری طرف تر کر کی بہ نکلی تو وہ استحاضہ کثیرہ ہی جس عورت کو استحاضہ کثیرہ ہو اوسپر واجب ہی کہ جو امور استحاضہ قلیلہ مین وہ سب بجا لائی

اور سوائی اسکی ایک غسل نماز ظہر اور عصر کی واسطی اور ایک غسل نماز مغرب اور عشا
کی بہی اور ایک غسل نماز صبح کی واسطی بقصد واجب بجالائی اور رلتہ کو احتیاطا
بدل ڈالی اور اگر ان نمازون مین فرق کیا چاہی کہ ہر وقت کی نماز علیحدہ پڑہے
تو ہر نماز کے واسطی ایک ایک غسل اور ہر غسل کی ساتھ وضو کری اور مقتضائی
احتیاط یہ ہی کہ وضو مین قربت کی نیت کری اور پیش از غسل وضو کرنا احوط و بہتر ہی
اور جب خون مختلف ہو کبہی کثیرہ اور کبہی غیر کثیرہ تو اوسکی حکم مین علمانی اختلاف کیا ہی
قول احوط یہ ہی کہ قبل نماز اگر ایک لحظہ ہی کثرت خون پائی جاوی تو اوس نماز کے
لیے استحاضہ کثیرہ کے احکام کی رعایت کرے اور جب مستحاضہ اعمال استحاضہ بجالاوی
تو وہ پاک عورت کی حکم مین ہی اور جو کچہ پاک عورت پر مباح ہی وہ اوسپر ہی مباح
ہوتا ہی اور اگر ان اعمال کی بجالانے مین کسی چیز مین ہی خلل ہوگا تو اوسکی نماز صحیح
نہین ہی اور جبکہ غسل مین خلل ہوا تو اوسکا روزہ ہی بنا بر مشہور صحیح نہین ہوگا اور
زن روزہ دار کو لازم ہی کہ اس غسل کو صبح کی قبل بجالاہی اور اوسی غسل سی صبح کی
نماز پڑہی اور اگر غسل و وضو مین خلل کری تو اوسی کتابت قرآنکا ہی مس کرنا جائز
نہین ہی اور بعض علمانی لکہا ہی کہ اعمال مقررہ کی قبل خصوص غسل سی پہلی مباشرت
اوسکی ساتھ کرنا جایز نہین ہی اور یہ احوط ہی اور اگر نماز پڑہی اور اعمال مقررہ مین خلل
کیا ہو تو اوسکی قضا لازم ہی اور اگر غسل مین خلل کیا ہو تو روزہ کا ہی یہی حال ہی اور
ان اعمال سی پہلی مساجد مین داخل ہونا احوط ہی اور لازم ہی کہ بعد غسل اس امر مین
کوشش کرے کہ بدن تک اور کپڑے تک اوسکی خون نہ پہونچی اور باوجود کوشش
اگر خون پہونچ جاوے تو مضائقہ نہین رکہتا **فصل چہٹی** بیان احکام اموات مین
اور اسمین پانچ مقصد ہین مقصد پہلا احکام مرض و کیفیت احتضار مین اکثر اس مقصد
مین حلیۃ المتقین و زاد المعاد سی مطالب نقل کئی گئی ہین چاہئی کہ جب بیمار پر آثار موت

ظاہر ہوں تو اپنے احوال پر متوجہ ہو اور گناہوں سے توبہ کرے اور افعال گذشتہ پر
نادم و پشیمان ہو اور قصد کرے کہ اگر زندہ رہونگا تو پھر مرتکب معصیت نہونگا بعد اسکے
حقوق خالق و مخلوق کے بارے مین وصیت کرے اور جو حق اوسکے ذمہ ہون ادا
کرے اور دوسرون پر نہ چھوڑے پس اپنے ثلث مال مین وصیت کرے کہ خویشان
پریشان کو اوسکے اور فقرا و مساکین کو اور امور خیر مین وہ مال تقسیم کیا جائے
بعد اسکے برادران ایمانی سے اپنی برارت ذمہ کا خواستگار ہو اور جسکی غیبت
کی ہی یا جسکو اذیت پہونچائی ہی اگر وہ شخص حاضر ہو تو اوس سے التماس عفو کرے
اور اگر غائب ہو تو اون شخصون سے جو حاضر ہین التماس کرے کہ اوسکو راضی
کرین اور اوسکے لیے طلب آمرزش کرین اور چاہیے کہ اطفال اور عیال کی لیے
بعد توکل بجناب اقدس الہی ایک شخص امین سے وصیت کرے اور اوسے اپنی
اولاد کے لیے وصی قرار دے اور کفن طلب کرکے شہادتین اور اقرار امامت
ائمہ علیہم السلام اور جو جو دعائین وارد ہوئی ہین تربت امام حسین علیہ السلام سے اوپر
لکھوائے اور مومن کے لیے سنت ہی کہ ہمیشہ اپنے پاس کفن موجود رکھے اور ہر وقت
امیدوار رحمت الہی اور شفاعت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور ائمہ ہدی علیہم
السلام رہے اور ہر مسلمان پر لازم ہی کہ اپنے اعتقادات کا کاغذ اسطرح درست کر رکھے
کہ مومنون کو حاضر کرے اور اپنے اعتقاد پر اونسے گواہی لیوے اور اسطور سی لکھے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ
الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ پھر لکھے یہ دعا کاغذ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شَهِدَ
الشُّهُوْدُ الْمُسَمَّوْنَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ اَخَاهُمْ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

بعد اسکے نام اپنا لکھے اور نام باپ کا لکھے اَشْهَدُهُمْ وَاسْتَوْدِعُهُمْ وَاُقِرُّ عِنْدَهُمْ اَنَّهُ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّهُ مُقِرٌّ بِجَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَاِمَامُهُ وَالْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهٖ اَئِمَّتُهُ وَاَنَّ اَوَّلَهُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْقَائِمُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ رَسُوْلُهُ جَاءَ بِالْحَقِّ وَاَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ الْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَمُسْتَخْلِفُهُ فِيْ اُمَّتِهٖ مُؤَدِّيًا لِاَمْرِ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَابْنَيْهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اِبْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسِبْطَاهُ وَاِمَامَا الْهُدٰى وَقَائِدَا الرَّحْمَةِ وَاَنَّ عَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوْسٰى وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَحَسَنًا وَالْحُجَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةٌ وَقَادَةٌ وَدُعَاةٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُجَّةٌ عَلٰى عِبَادِهٖ ٭٭ بعد اسکے اوس پارچہ کاغذ کو لپیٹے اور اپنی مُہر کرے اور اون سب گواہوں سے کہے کہ وہ بھی مُہر کریں اور چاہیے کہ یہ کاغذ میت کے جریدہ کے ساتھ دہنی طرف رکھا جائے اور جب آثار احتضار ظاہر ہوں تو جان کندن آسان ہونے کے لیے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الْكَثِيْرَ مِنْ مَعْصِيَتِكَ وَاقْبَلْ مِنِّيَ الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ اور چاہیے کہ اولاد اور اقارب اور برادران مومن محتضر کو حالت احتضار میں اکیلا چھوڑیں اور اوسکے سامنے سورہ یٰسین اور سورہ والصافات

پڑہین اور سارے عقائد حقہ مانند توحید خدا اور صفات کمالیہ حق تعالی اور رسالت جناب رسول خدا اور امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام تفصیل اور اعتقاد بہشت دوزخ اور سوال قبر اوسے مکرر تلقین کرین اور یاد دلائین تاکہ یہ اعتقادات وہ خود زبان پر جاری کرے اور اگر خود نہ ادا کر سکے تو اوسکے سامنے بیان کرین بلکہ دعائے عدیلہ کہ تمام عقائد حقہ پر مشتمل ہے پڑہین اور اگر عربی نجانتا ہو تو معنے اوسکے سمجہائین کہ وقت مفارقت روح شر شیطان سے محفوظ رہے اور دین حق سے گمراہ نہو دعائے عدیلہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمُذْنِبُ الْعَاصِي الْمُحْتَاجُ الْفَقِيْرُ الْحَقِيْرُ اَشْهَدُ لِمُنْعِمِيْ وَخَالِقِيْ وَرَازِقِيْ وَمُكْرِمِيْ كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهٖ وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُو النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ قَادِرٌ اَزَلِيٌّ عَالِمٌ اَبَدِيٌّ حَيٌّ اَحَدِيٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ مُرِيْدٌ كَارِهٌ مُدْرِكٌ صَمَدِيٌّ يَسْتَحِقُّ هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِيْ عِزِّ صِفَاتِهٖ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُوْدِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيْمًا قَبْلَ اِيْجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ وَلَمْ يَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰى جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وُجُوْدُهٗ قَبْلَ الْقَبْلِ فِيْ اَزَلِ الْاٰزَالِ وَبَقَاۤؤُهٗ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ اِنْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ غَنِيٌّ فِي الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مُسْتَغْنٍ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ لَا جَوْرَ فِيْ قَضِيَّتِهٖ وَلَا مَيْلَ فِيْ مَشِيَّتِهٖ وَلَا ظُلْمَ فِيْ تَقْدِيْرِهٖ وَلَا مَهْرَبَ مِنْ حُكُوْمَتِهٖ وَلَا مَلْجَاَ مِنْ سَطَوَاتِهٖ وَلَا مَنْجَا مِنْ نَقِمَاتِهٖ سَبَقَتْ رَحْمَتُهٗ غَضَبَهٗ وَلَا يَفُوْتُهٗ اَحَدٌ اِذَا طَلَبَهٗ اَزَاحَ

اَلْعِلَلَ فِی التَّکْلِیْفِ وَسَوّٰی التَّوْفِیْقَ بَیْنَ الضَّعِیْفِ وَالشَّرِیْفِ مَکَّنَ اَدَاءَ الْمَامُوْرِ وَسَهَّلَ سَبِیْلَ اِجْتِنَابِ الْمَحْظُوْرِ لَمْ یُکَلِّفِ الطَّاعَةَ اِلَّا بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهُ مَا اَبْیَنَ کَرَمَهُ وَاَعْلٰی شَانَهُ سُبْحَانَهُ مَا اَجَلَّ نَیْلَهُ وَاَعْظَمَ اِحْسَانَهُ بَعَثَ الْاَنْبِیَاءَ لِیُبَیِّنَ عَدْلَهُ وَنَصَبَ الْاَوْصِیَاءَ لِیُظْهِرَ طَوْلَهُ وَفَضْلَهُ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّةِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَخَیْرِ الْاَوْلِیَاءِ وَاَفْضَلِ الْاَصْفِیَاءِ وَاَعْلَی الْاَزْکِیَاءِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اٰمَنَّا بِهٖ وَبِمَا دَعَانَا اِلَیْهِ وَبِالْقُرْاٰنِ الَّذِیْ اَنْزَلَهُ اِلَیْهِ وَبِوَصِیِّهِ الَّذِیْ نَصَبَهُ یَوْمَ الْغَدِیْرِ وَاَشَارَ بِقَوْلِهٖ هٰذَا عَلِیٌّ اِلَیْهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ الْاَبْرَارَ وَالْخُلَفَاءَ الْاَخْیَارَ بَعْدَ الرَّسُوْلِ الْمُخْتَارِ عَلِیٌّ قَامِعُ الْکُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهٖ سَیِّدُ اَوْلَادِهِ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ ثُمَّ اَخُوْهُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاتِ اللّٰهِ الْحُسَیْنُ ثُمَّ الْعَابِدُ عَلِیٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ ثُمَّ الْکَاظِمُ مُوْسٰی ثُمَّ الرِّضَا عَلِیٌّ ثُمَّ التَّقِیُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِیُّ عَلِیٌّ ثُمَّ الزَّکِیُّ الْعَسْکَرِیُّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُجَّةُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِیُّ الْمُرْجَی الَّذِیْ بِبَقَائِهٖ بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَبِیُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰی وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَبِهٖ یَمْلَاُ اللّٰهُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَاَشْهَدُ اَنَّ اَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ وَامْتِثَالَهُمْ فَرِیْضَةٌ وَطَاعَتَهُمْ مَفْرُوْضَةٌ وَمَوَدَّتَهُمْ لَازِمَةٌ مَقْضِیَّةٌ وَالْاِقْتِدَاءَ بِهِمْ مُنْجِیَةٌ وَمُخَالَفَتَهُمْ مُرْدِیَةٌ وَهُمْ سَادَاتُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِیْنَ وَشُفَعَاءُ یَوْمِ الدِّیْنِ وَاَئِمَّةُ اَهْلِ الْاَرْضِ عَلَی الْیَقِیْنِ وَاَفْضَلُ الْاَوْصِیَاءِ الْمَرْضِیِّیْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمُسَاءَلَةَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالْمِیْزَانَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ

حقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَسُؤالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَائِيْ وَكَرَمُكَ وَرَحْمَتُكَ وَعَفْوُكَ اَمَلِيْ لَا عَمَلَ لِيْ اَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِيْ اَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ اِلَّا اَنِّيْ اعْتَقَدْتُ تَوْحِيْدَكَ وَعَدْلَكَ وَارْتَجَيْتُ اِحْسَانَكَ وَفَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ اِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَاَوْصِيَائِهٖ مِنْ اَحِبَّتِكَ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا وَثَبَاتَ دِيْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ بِهٖ وَقَدْ اَمَرْتَنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهٗ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ وَفِي الْقَبْرِ عِنْدَ مَسْئَلَةِ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بعد اسکے چاہیے کہ اوسکو مکرر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھائین اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جس شخص کا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہوگا وہ داخل بہشت ہوگا اور واجب ہے کہ وقت احتضار پاؤن اوسکے قبلہ کی طرف پھیرین تاکہ ملائکہ رحمت اوسپر نازل ہون اور چاہیے کہ شخص جنب یا حائض اوسکے پاس نہ آوے کہ ملائکہ انسے نفرت کرتی ہین اور جب نزدیک ہو کہ روح اوسکے قالب سے پرواز کرے تو اوسپر ہاتھ نرکھین حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک صاحبزادہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا حالت احتضار مین تھا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام گوشہ خانہ مین بیٹھے تھے جو کوئی اون صاحبزادے کے پاس جاتا تھا حضرت منع کرتے تھے کہ اسپر ہاتھ نہ رکھو کہ یہ اس حال مین نہایت ناتوان ہے اور جو شخص کہ اسپر ہاتھ رکھیگا مثل اسکے ہے کہ اوسنے اسے قتل کیا اور

اگر محتضر کے ہاتھ یا پاؤن کو حرکت ہو تو ہونے دے اور اگر جان کندن دشوار ہو تو
اوسکو اوس مقام مین لیجائے کہ جہان وہ اکثر نماز پڑہتا تہا اور اوسکو مصلے پر لٹائے اور
کلمات فرج تلقین کرے اور کلمات فرج یہ ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ
الْاَرَضِیْنَ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور سنت ہے کہ آسانی جان کندن کے لیے اس دعا کو تلقین کرے
یَا مَنْ یَقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَیَعْفُوْا عَنِ الْکَثِیْرِ اَقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ وَاعْفُ عَنِّی
الْکَثِیْرَ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اور جب روح مفارقت کرے تو سنت
ہے کہ میت کے منہ کو اور آنکھو نکو بند کر دین اور ہاتھو نکو اوسکے پہلو مین دراز کر دین
اور میت پر چادر اوڑہا دین اور اوسکے قریب قرآن پڑہین اور اوسہا نیمین تعجیل کرین
اور مومنون کو اطلاع دین تاکہ وہ جنازہ پر حاضر ہون اور مجلسی علیہ الرحمۃ زاد المعاد
مین لکہتے ہین کہ حدیث حسن مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب مومن کو
قبر مین رکھتے ہین تو اوسکو ندا کیجاتی ہے کہ پہلے عطیہ جو تجھکو دیا گیا وہ بہشت ہے اور
پہلے عطیہ ان لوگون کو جو کہ تیرے جنازہ کے ہمراہ ہین دیا گیا وہ آمرزش گناہ ہے دوسری
حدیث مین منقول ہے کہ پہلے تحفہ مومن کو قبر مین جو دیتے ہین وہ آمرزش ہوتی ہے کہ جو ہمراہ
جنازہ تہی تیسری حدیث مین مذکور ہے کہ جو شخص جنازہ مومن کے اوسوقت تک ہمراہ رہے
کہ جب تک اوسکو دفن کرین تو حقتعالی بروز قیامت ستر فرشتون کو اوسپر معین فرمائیگا
تاکہ اوسکی ہمراہی کرین اور اوسکے لیے قبر سے تا موقف حساب استغفار کرین اور ایک
حدیث مین منقول ہے کہ جو شخص ایک جانب جنازہ کا اوٹہائے تو پچیس گناہ کبیرہ اوسکے
بخشدیے جائینگے اور اگر چارون طرف اوٹہائے تو گناہون سے پاک ہو جائیگا
اور چاہیے کہ جنازہ کو چار آدمی اوٹہاوین اور جو شخص کہ تشییع جنازہ کرے تو بہتر ہے

السَّبْعِ

کہ پہلے داہنے ہاتھہ کو میت کے کہ بائین طرف جنازہ کے ہوتا ہی داہنے کاندہے پر اوٹہائی
بعد اسکے داہنے پاؤن کو اوسکے اپنے داہنے کاندہے پر اوٹہائے پھر پشت جنازہ کیطرف
سے آوے اور بایان پاؤن میت کا کہ داہنی طرف جنازہ کے ہی بائین کاندہی پر اوٹہاوے
پھر بایان ہاتھہ اوسکا کہ داہنے جانب جنازہ کے ہی بائین کاندہی پر اوٹہائے اور جنازہ
کے پیچھے یا پہلو مین چلے اور اگر یہ منظور ہو کہ جو لوگ جنازہ اوٹہائے ہین اونکی عوض مین
اور اشخاص جاکر جنازہ اوٹہائین تو چاہیے کہ یہ اشخاص جنازہ کے آگے سے جائین اور
پیچھے جنازے کے یا پہلو مین جنازے کے چلین اور اسیطرح تربیع کہ
جسکی کیفیت سابق ازین بیان ہو چکی ہے اوسی نہج مذکور سے
بجالائین اور جنازہ اوٹہانے کے وقت یہ دعا پڑہین بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور آگے آگے جنازہ کے چلنا اور
سوار ہو کر چلنا اور جنازہ کو تیز لیجانا اور جنازہ کے ہمراہ مجمر روشن کرنا اور حالت متابعت
مین ہنسنا اور حرف باطل زبان پر جاری کرنا یہ سب امور مکروہ ہین اور جو شخص کہ جنازہ
کو دیکھے تو یہ کلمات کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ
زِدْنَا اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَۃِ وَقَھَرَ عِبَادَہٗ بِالْمَوْتِ
مقصد دوسرا آداب غسل میت مین جب میت کو غسل دینے کے مقام پر لائے تو بہتر ہی
کہ اوسکو تختہ پر لٹائے اور غسل دینے کے وقت پاؤن میت کے قبلہ کی طرف کرے جسطرح
کہ وقت احتضار روبقبلہ کیے جاتے ہین اور بعض علما استقبال قبلہ واجب جانتے ہین
اور چاہیے کہ باستثنائے وقت نماز میت کو ہر حال مین روبقبلہ رکہین اور وقت غسل
بدن میت سے لباس اوتارنا اولی ہی اور پیراہن مین بہی غسل ہو سکتا ہی بشرطیکہ ساتر
عورتین ہو اور تنہا لنگ مین بلا پیراہن بہی غسل ممکن ہی مگر بہتر یہ ہی کہ فقط عورتین مستور رہوین
اور تمام جسم برہنہ ہو بہرحال ستر عورتین واجب ہی اور جب بدن میت سے پیراہن اوتارنا

منظور ہو تو پاؤن کیطرف سے اوتارین اور اگر تنگ ہو تو اوسکے وارث سے اجازت لیکے
پھاڑ ڈالین اور سنت ہی کہ ایک گڑھا رد بقبلہ کھودین کہ غسل کا پانی اوسمین جمع ہو اور مکان
یا خیمہ کے اندر غسل دین کہ درمیان میت اور آسمان حائل رہی اور آب گرم سے نہلانا
مکروہ ہی اور لازم ہی کہ تینون غسلون سے پہلے بدن میت سے ازالہ نجاست کرین اور
چاہئے کہ غسل دینے والی دو آدمی ہون کہ ایک پانی ڈالتا جای اور دوسرا میت کو ایک
پہلو سے دوسری پہلو پر پلٹتا جائی اور سنت ہی کہ میت کی اونگلیون کو آہستہ آہستہ نرم
کرین اور اگر دشوار ہو اور ٹوٹنی کا خوف ہو تو اونگلیون کا سیدہا کرنا ضرور نہین ہی
اور واجب ہی کہ بعد ازالۂ نجاست تین غسل دین اول آب سدر سے یعنی
بقدر مسمی بیری کی پتی پانیمین ملکر میت کو غسل دین بعد اسکے آب کافور سے
غسل دین بعد اسکے آب خالص سے غسل دین اور سنت ہی کہ پہلے میت کے ہاتھوکو
بنصف ذراع تک تین مرتبہ دہوئین اور عورتین کو بہی اوسکی تین مرتبہ کف سدر
یا اوشنان سے دہوئین اور پانی زیادہ صرف کرین کہ خوب پاک ہوجائی اور ہاتھ
کوئی کپڑا لپیٹ لین تا عورتین سے مس نہو بعد اسکے پیٹ پر باہستگی دہواری
ہاتھ رکھین اور اوپر سے نیچے کہینچین تا جو کچھ کہ فضلہ ہو وہ دفع ہوجائے اگر فضلہ نکلے
تو پھر مخرج کو دہوئین اور اگر عورت حمل سے ہو اور بچی کے نکل آنی کا خوف ہو تو ہاتھ نہ پھیرین
اور چاہئے کہ میت کا سر اور ڈاڑہی غسل سے پہلے کف سدر سے دہوئین اور احتیاط
یہ ہی کہ میت کو وضو نکرائین اور بعد ان امور مذکور کے غسل شروع کرین اور سنت ہی کہ
غسل دینی والا میت کے دہنی طرف کہڑا ہو اور اسطرح نیت کری کہ غسل دیتا ہون مین
اس میت کو آب سدر سے واجب قربۃً الی اللہ اور زاد المعاد مین جناب علامہ مجلسیؒ
نے فرمایا ہی کہ اگر ایک شخص پانی ڈالنی والا ہو اور دوسرا میت کو حرکت دیتا ہو تو احوط
یہ ہی کہ دونو غسل کے نیت کرلین بعد اسکے پہلے سر و گردن میت کو آب سدر سے

دہوئین اور سنت ہی کہ تین مرتبہ دہوئین پہر میت کو بائین پہلو لٹائین اور داہنی طرف کو
اوسکی دہوئین اور سنت ہی کہ تین دفعہ دہوئین اور جو شخص کہ میت پر پانی ڈالتا ہی
چاہیے کہ تسلسل پانیکا موقوف نکرے جبتک کہ پاؤن تک نہ پہونچے اور پانی گرانے
کے وقت میت کی پیٹ پر ہاتھ پہیرے اور میت کا ہاتھ پہلو سے جدا کرے کہ پانی
کل مقامات پر پہنچ جائے اور لنگی کے نیچے سے عورتین پر اور ران اور سب اعضا
پر پانیکا جاری ہونا ضرور ہی بعد اسکے میت کو داہنی پہلو پر لٹائے اور بائین جانب بہی
اسیطرح دہوئے اور آب سدر مین بقدر مسمی سدر کا ملانا کافی ہی اسقدر بیری کی پتی
نہ ملائے کہ وہ پانی مضاف کہلائے بعد اسکے میت کو چت لٹائین اور ظروف آب
دہو ڈالین کہ اثر سدر اوس ہی دور ہو جائے اور غسال بہی ہاتہونکو اپنے دہوئے
پس تہوڑا کافور چورا کرکے پانی مین ملاوین اور ہاتہون کو اور عورتین میت کو
اسیطرح کافور کے پانی سے تین تین دفعہ دہوئین اور آہستہ آہستہ پیٹ پر ہاتھ کہینچین
اور بہتر یہ ہی کہ جسوقت میت کی پیٹ پر ہاتھ کہینچین تو اوسکے سر کو بلند کرین تاکہ فضلات
نکل جائین پہر نیت کرے کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب کافور سی اسلیے کہ واجب ہے
قربۃ الی اللہ اور مثل غسل سدر غسل کافور بہی دین یعنے سر میت کو دہووین پہر داہنی
جانب پہر بائین جانب دہوئین اور سنت ہی کہ تین دفعہ دہوئین جیسا کہ غسل سدر
مین بیان ہوا اور غسال بعد فراغ پہلے اپنے ہاتہون کو دہوئے بعد پانیکی ظروف
کو دہوئے تاکہ اثر کافور برطرف ہو جائے اور اگر آب خالص کے لیے دوسرا
ظرف ہو تو بہتر ہی پہر ہاتھ اور عورتین میت آب خالص سے دہوئے اور نیت
کرے کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب خالص سے واجب قربۃ الی اللہ
بعد اسکے اوسی نہج سے کہ جو مذکور ہو چکی ہی غسل دے پس اگر نجاست
نکلنے کا خوف ہو تو تہوڑی سی روئی مخرج پر رکھے اور کپڑے سے بدن میت کو

خشک کرے اور اگر غسل دینے والا تکفین کے لیے غسل کرے تو بہتر ہی اور چاہیے
کہ غسل دینے کی حالت مین غسال مکرر یہ کہتا جائے رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ

مقصد سوم کفن میت کے بیان مین جب غسل میت سے فارغ ہون

تو اسطرح کفن میت درست کرین کہ پہلے دوسرتا سری زمین پاک پر بچھاوین بعد اسکے
پیراہن اوسپر رکہین اسطرح کہ آدہا اوپر سے اولٹ دین اور بعد اسکے لنگ اور
ران پیچ اپنی جگہہ پر بچہائین اور میت کو اوسپر لٹائین اور ایکطرف ران پیچ پہاڑ کر
مردہ کی کمر مین باندہین اور دبر و فرج میت پر روئی رکہین اور دوسرا سرا ران پیچ
کا نیچے سے نکال کر مثل لنگوٹ کے باندہین اور مردی کے دونو رانین اوس سے
لپیٹین اور جہان ران پیچ تمام ہو سرا اوسکا اوسکی تہون مین چہپادین اور واجب
ہی کہ میت کو کافور سے حنوط کرین یعنی سات موضع سجدہ مین کافور ملین اور وہ یہ ہین
پیشانی دونو ہتیلیان دونو زانو دونو پاؤن کے انگوٹھے اور احوط ہی کہ ناک پر بہی
کافور ملین بعد اسکے لنگ باندہی اور پیراہن پہناسئے اور سنت ہی کہ دو جریدے یعنی
درخت خرما اور اگر میسر نہو تو بیر یا انار کے درخت کے دو لکڑیان تروتازہ والا درخت
بیدسادہ کی بقدر ایک ہاتھہ کے کفن مین رکھی ایک لکڑی جانب راست میت پیراہن
مین متصل بدن اور دوسری جانب چپ پیراہن سے باہر اور سرتاسری کے اندر رکہدی
اور چاہیے کہ سرے دونو کے میت کی چنبر گردن تک پہونچین اور اگر ان درختہائے
مذکور کی تر لکڑی میسر نہو تو جس درخت سے چاہے دو لکڑیان لیکر رکہدی بشرطیکہ وہ لکڑیان
تروتازہ ہون اور اگر جریدتین پر بہی روئی لپیٹین تو خوب ہی کہ تری اوسکی جلد برطرف نہو
اور سنت ہی کہ خاک کربلا سے دونو جریدون پر شہادتین لکہین اور عورتون کے
لیے سینہ بند زیادہ کرنا بہتر ہی کہ اوس سینہ بند سے پستان باندہی جائین اور
گرہ پیٹہ پر دیجائے بعد اسکی پیراہن پہنادین اور مرد کی میت کی لیے عمامہ سنت ہے

اور چاہیے کہ عمامہ تحت الحنک بھی رکھتا ہوا ور عمامہ کے دونوں سرے ٹھڈی کی نیچی سی نکال کر میت کے سینہ پر اس طور سے رکھی جائین کہ ایک سرا داہنی طرف سے لاکر بائین جانب سینہ پر رکھدیا جائے اور دوسرا سرا بائین طرف سے نکال کر داہنی جانب رکھدیا جائے اور اگر عورت ہو تو عمامہ کے عوض مین اوسکے سر پر مقنعہ باندھا جائے بعد اسکے میت کو ایک سرتاسرے مین لپیٹین پھر دوسرے سرتاسرے مین لپیٹین اور کفن اصل مال میت سے ہی لیا جاسکتا ہی گو میت قرضدار ہوا ور چاہیے کہ کفن میت حریر محض اور پوست اور پشم کا نہو بلکہ سوت کا ہوا ور سفید رنگ ہوا ور کپڑا اچھا اور قیمتی ہو **مقصد چہارم نماز میت کے بیانمین** واضح ہو کہ تمام احکام میت غسل سے دفن تک واجب کفائی ہین یعنی سب مسلمانون پر متحفل امور میت واجب ہی لکن جسوقت ایک شخص بھی متکفل ہو جائیگا تو سب سے وجوب ساقط ہو جاتا ہی از انجملہ ہر شیعہ اثنا عشری کی میت پر کہ جو بالغ ہو یا جس لڑکے کا پوری چھ برس کا سن ہو تو موافق مذہب مشہور نماز اوسپر واجب ہی اور پیشنماز کو لازم ہی کہ روبقبلہ کھڑا ہوا ور سر جنازہ پیشنماز کے جانب دست راست ہو اور باقی مومنین پیشنماز کے پیچھے کھڑے ہون اور اگر مرد کی میت ہو تو پیشنماز کو مقابل کمر کھڑا ہونا بہتر ہی اور اگر عورت کی میت ہو تو بنابر مشہور سینہ کے برابر کھڑا ہونا چاہیے اور واجب ہی کہ پیشنماز نیت کرے کہ مین اس میت حاضر پر نماز پڑہتا ہون واجب قربۃً الی اللہ اور پانچ تکبیرین اس قسم سے کہے کہ پہلی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بعد اسکی دوسرے تکبیر کہے اور یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ

وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ پھر تیسری تکبیر کہے اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ
وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر چوتھی تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ
هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ
مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا
اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ
وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ
وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس پانچویں تکبیر کہے اور نماز سے
فارغ ہو اور اگر عورت کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ
وَابْنَتُ عَبْدِكَ وَابْنَتُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ
كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا
وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهَا فِي
الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اگر نابالغ لڑکے کی میت ہو تو چوتھی
تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا اور اگر منافق
اور بدمذہب کی میت ہو اور بضرورت نماز پڑھنے کا اتفاق ہو تو اوسیطرح پانچ تکبیریں بدستور
کہے مگر یہ کہ بعد چوتھی تکبیر کے یہ کہے اَللّٰهُمَّ اخْزِ عَبْدَكَ فِيْ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِهٖ
حَرَّ نَارِكَ اَللّٰهُمَّ اَذِقْهُ اَشَدَّ عَذَابِكَ فَاِنَّهٗ كَانَ يُوَالِيْ
اَعْدَاءَكَ وَيُعَادِيْ اَوْلِيَاءَكَ وَيُبْغِضُ اَهْلَبَيْتِ

نبیّک صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ اور پانچوین تکبیر نہ کہے اور اگر مستضعف اور ضعیف
العقل کی میت ہو کہ جو مذاہب مین تمیز نہ کرتا ہو اور شیعون سے اوسکو بغض بھی نہو تو
اوسکے لیے چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا
سَبِیْلَکَ وَقِھِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اور سنت ہی کہ جبتک جنازہ کو نہ اوٹھا لیجائین
اوسوقت تک ہر شخص اپنے مقام پر کھڑا رہے خصوصًا پیش نماز کو اسکی مراعات زیادہ تر چاہیے

مقصد پانچوان آداب دفن میت مین سنت ہی کہ جب تک

میت کو قبر مین دفن نکرلین اوسوقت تک نہ بیٹھین اور میت کا دفن کرنا بھی واجب کفائی
ہی اور اقل دفن یہ ہی کہ میت کو اسقدر خاک مین چھپا دین کہ جثہ اوسکا جانورون سے
محفوظ رہی اور بوئے بد منتشر نہو اور سنت ہی کہ بقدر قد آدم قبر کھود دین اور قبر کے اندر
جانب قبلہ لحد بنائین اور ہی اسقدر کشادہ ہو کہ میت اوسمین اوٹھکر بیٹھ سکے اور جب
قبر کے نزدیک جنازہ پہونچے تو اگر مرد کی میت ہو تو جنازہ کو پائینتی رکھین اور اگر عورت
کی میت ہو تو رو بقبلہ رکھین اور علما مین قول مشہور یہ ہی کہ جب قریب قبر جنازہ پہونچے
تو جنازہ کو رکھدین پھر قریب تر لیجائین اسیطرح تین مرتبہ رکھکر چوتھی مرتبہ میت کو قبر مین لیجائین
اور سنت ہی کہ اگر مرد ہو تو اوسکے سر کو آگے کرین اور پائینتی سے قبر مین اوتارین اور اگر
عورت ہو تو قبلہ کی طرف عرض قبر سے اوتارین اور جو شخص کہ قبر مین میت کو اوتارتا ہے
چاہیے کہ اپنے بند قبا کھولڈالے اور اگر چادر یا ردا اوڑھے ہو تو اوتار ڈالے اور ننگے سر اور
ننگے پاؤن قبر مین داخل ہو اور بہتر ہی کہ مرد کی میت کو اقارب قبر مین نہ اوتارین اور لکڑی
یا تختہ وغیرہ سے قبر مین فرش کرنا یا میت کو مع تابوت دفن کرنا مکروہ ہی مگر اوس
حالت مین مباح ہی کہ زمین سے پانی نکلتا ہو یا نمی حد سے زاید ہو اور سنت ہی کہ جب میت
کو نزدیک قبر رکھین تو یہ کہین اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ
وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اور جب میت کو قبر مین رکھین تو یہ کہین بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی

مقصد پانچوان

سنت میت

مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ اِلٰى رَحْمَتِكَ لَا اِلٰى عَذَابِكَ
اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ (لها) فِي قَبْرِهِ (ها) وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهُ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِيَّاهُ
عَذَابَ الْقَبْرِ اور جب داخل قبر کریں تو بند کفن اور منہ کھولیں اور داہنے رخسار کو
زمین پر رکھدیں اور سر کے نیچے خاک سی تکیہ کے طور پر بلند کردیں اور پیٹھ کے پیچھے خشت
رکھدیں کہ میت چت نہو جائے اور سجدہ گاہ خاک پاک امام حسینؑ رخسار کے نیچے یا سامنے
رکھدیں بعد اسکے عقائد حقہ تلقین کریں اور بہتر ہے کہ داہنے ہاتھ سے میت کے داہنے
شانے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں شانے کو حرکت دیں اور یہ تلقین پڑہیں اِسْمَعْ اِفْهَمْ
اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ يَا فُلَانَ بْنَ (بنت) فُلَانٍ اگر میت عورت ہو تو یہ کہیں اِسْمَعِي
اِفْهَمِي اس مقام پر میت کا اور اوسکے باپ کا نام لیں هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ
الَّذِي فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَسَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ وَاَنَّ
عَلِيًّا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ عَلَى الْعَالَمِينَ
وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنَ
جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ
الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِينَ وَحُجَجُ اللهِ عَلَى
الْخَلْقِ اَجْمَعِينَ وَاَئِمَّتَكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ يَا فُلَانَ بْنَ (بنت) فُلَانٍ اِذَا جَاءَكَ
الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُولَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَاَلَاكَ عَنْ رَبِّكَ
وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ دِينِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ اَئِمَّتِكَ فَلَا تَخَفْ وَقُلْ
فِي جَوَابِهِمَا اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّي وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيِّي وَالْاِسْلَامُ
دِينِي وَالْقُرْآنُ كِتَابِي وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِي وَاَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ
اِمَامِي وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبٰى اِمَامِي وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّهِيدُ بِكَرْبَلَا

إِمَامِيْ وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ إِمَامِيْ وَمُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ
إِمَامِيْ وَجَعْفَرُ بْنُ الصَّادِقُ إِمَامِيْ وَمُوْسَى الْكَاظِمُ إِمَامِيْ
وَعَلِيُّ بْنُ الرِّضَا إِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْجَوَادُ إِمَامِيْ وَعَلِيُّ بْنُ الْهَادِيْ
إِمَامِيْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ إِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ إِمَامِيْ هٰؤُلَاءِ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ أَئِمَّتِيْ وَسَادَتِيْ وَقَادَتِيْ وَشُفَعَائِيْ
بِهِمْ أَتَوَلّٰى وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّأُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمْ
يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ (بنت) إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَأَنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَأَوْلَادَهُ الْأَئِمَّةَ الْأَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْأَئِمَّةُ
وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَقٌّ وَأَنَّ الْمَوْتَ
حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ
وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ
وَالنَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَأَنَّ اللّٰهَ
يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ پھر کہیں
أَفَهِمْتَ يَا فُلَانُ یعنے نام میت کا لیوے

حدیث مین وارد ہوا ہی کہ تلقین سکے بعد مردہ کہتا ہے کہ سمجھا مین بعد اسکے کہے
ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكَ اللّٰهُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ
عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَكَ (بینکِ) وَبَيْنَ أَوْلِيَائِكَ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهِ
پھر کہے اَللّٰهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ (ها) وَاصْعَدْ
بِرُوْحِهِ (ها) إِلَيْكَ وَلَقِّهِ (ها) مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ
اور اگر عورت کی میت ہو تو بجائے ضمیر مذکر ضمیر مونث ذکر کرین اور جہان لفظ ابن ہو

وہان بنت کہین بعد اسکے خشت خام یا تختہ سے لحد کو بند کردین اور درز و نکو اینٹون
سے یا گیلی مٹی سے بند کرین تا میت پر خاک نہ گرے اور خشت رکہنے کیوقت یہ دعا پڑہین
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَحْدَتَهٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَهٗ وَاٰمِنْ رَوْعَتَهٗ وَاَسْكِنْ اِلَيْهِ
مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ
لِلظَّالِمِيْنَ بعد اسکے سنت ہی کہ جولوگ حاضر ہین پشت دست سے تین مرتبہ قبر مین خاک
گرائین اور اگر شکم دست سے ہتیلی مین لیکر خاک ڈالین تو بہی جائز ہی اور اقربائی میت
کو قبر مین خاک ڈالنا مکروہ ہے اور خاک گرانے کے وقت یہ کہنا چاہیے اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا
بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَمَا زَادَنَا اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا
حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جو تین مرتبہ مٹی ڈالے اور یہ دعا پڑہی تو خداوند عالم بعدد
ہر ذرہ خاک حسنات اوسکے لیے لکہتا ہی اور بقدر چار انگشت قبر کا بلند کرنا اور اوسکا
چوکہونٹا رکہنا سنت ہی اور بطور سنیون کے خر پشت نکرین بعد اسکے سنت ہی کہ قبر پر پانی
ڈالین چنانچہ حدیث مین وارد ہی جبتک قبر مین تری رہتی ہی میت کو عذاب نہین کیا جاتا
اور سنت ہی کہ قبلہ کیطرف کہڑے ہوکر قبر پر اسطرح پانی ڈالین کہ سرہانے سے شروع کرین اور
ایکطرف پانی ڈالتے ہوئے پائنتی تک چلے جائین اور بے اسکے کہ پانیکا سلسلہ قطع ہو
دوسرے جانب سے سرہانے تک پانی ڈالتے ہوئے چلے آئین پہر دونو طرف کے بیچ مین پانی
ڈالین اور سنت ہی کہ حاضران جنازہ بعد پانی ڈالنے کے قبر پر ہاتہہ رکہین اور انگلیونکو
کہول کے بقوت قبر پر رکہین تاکہ نشان پڑ جائے اور رو بقبلہ بیٹہہ کر یہ دعا پڑہین
اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاَصْعِدْ اِلَيْكَ رُوْحَهٗ وَلَقِّهٖ
مِنْكَ رِضْوَانًا وَاَسْكِنْ قَبْرَهٗ مِنْ رَحْمَتِكَ مَا تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ
رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اور سات مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑہین اور سنت ہی کہ ولی
میت یعنی وہ شخص کہ اقرب اقربا ہو لوگون کی جانے کے بعد قبر کے سرہانے بیٹہکر دوبارہ

تلقین پڑہے اور اگر کسی غیر کو اپنی جانب سے نائب کردے تو بہی جائز ہی اور قبر میت پر
عمارت بنانا اور بہت توقف کرنا اور گچ کاری کرنا باستثنائے قبور انبیا و ائمہ
صلوات اللہ علیہم اجمعین اور قبور علما و صلحا مکروہ ہی اور بوسیدہ ہوجانے کے بعد از
سر نو قبر کا بنانا بہی مکروہ ہی اور حالت اختیار مین دو مُردون کو ایک قبر مین رکہنا اور
میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا ممنوع ہی مگر قبور ائمہ علیہم السلام بلکہ مدفن
وصلحا کی طرف نقل کرنا جائز ہی اور بعض علما فرماتے ہین کہ اگر تغیر جسم میت کا خوف نہو بلا کراہت
جائز ہے والا جائز نہین ہے اور قبر پر بیٹہنا اور راہ چلنا بہی مکروہ ہی مگر اگر زیارت قبور
مومنین کے لیے جائے اور بضرورت قبرون پر راہ چلے تو کراہت باقی نرہی گی اور
نبش قبر اور نقل میت بعد دفن ناجائز ہے اور دفن کی اول شب نماز ہدیہ میت
پڑہنا ثواب عظیم رکہتا ہے چنانچہ سفینۃ النجاۃ مین مذکور ہی کہ نماز ہدیہ میت دفن کے
اول شب پڑہنا چاہیے اور وہ نماز دو رکعت ہی مابین مغرب و عشا اور جناب رسول خدا
سے روایت کی ہی کہ اپنے اموات پر صدقہ دینے کے ذریعہ سے رحم و مہربانی کرو اور
اگر صدقہ نہ دے سکو تو دو رکعت نماز اسطرح پڑہو کہ رکعت اول مین بعد سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی
ایک مرتبہ اور دوسری رکعت مین بعد حمد سورۂ اِنَّا اَنزَلنٰہُ دس مرتبہ اور بنا بر بعض
روایات کی پہلی رکعت مین بعد حمد سورۂ اخلاص دس مرتبہ اور رکعت دوم مین بعد فاتحہ
اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ دس مرتبہ پڑہے اور بعد سلام کے یہ کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَ ھَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ اِلٰی قَبْرِ
فُلَانَ بْنِ فُلَانٍ جب تم ایسا کروگے تو خدا اوسیوقت ہزار ملک کو قبر میت
پر بہیجے گا اور ہر فرشتہ کے ہمراہ ایک حلہ بہشت ہوگا اور خدا اوسکی قبر کو اوسوقت تک
کشادہ رکہیگا کہ جب تک قیامت قائم ہو اور نماز کرنیوالے کو بقدر اونچیزونکی کہ جسپر آفتاب
درخشان ہوتا ہی ثواب دیگا اور سنت ہی کہ قبل دفن و بعد دفن میت صاحب عزا کو امر بصبر و

تشکیبائی کرین اور اقل مرتبہ تعزیت یہ ہی کہ جائین اور صاحب مصیبت اونہین دیکہے اور
اگر منجر بدروغ نہو تو میت کی خوبیان بیان کرنا اور نیکیان یاد کرکے رونا جائز ہی و باستثنائے
پدر و برادر کسی دوسری کی مصیبت مین گریبان چاک کرنا اور کپڑے پہاڑنا ناجائز نہین ہے
اور مُنہہ نوچنا اور بال نُوچنا بہی جائز نہین ہی اور سنت ہی کہ تین دن تک مومنین خصوصًا
جو ہمسایہ ہون صاحب ماتم کیواسطے کہانا بہیجین اور تین روز سے زیادہ غم و الم کرنا
نچاہیے مگر عورت اپنے شوہر کے لیے چار مہینے دس دن تک سوگ رکہے کہ رنگین کپڑے
نہ پہنے اور زینت نکرے اور سنت ہی کہ عصر کیوقت پنجشنبہ کو اور جمعہ کو زیارت قبور
مومنین کے لیے جائے اور جب قبرستان مین داخل ہو تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ
الدِّیَارِ مِنْ قَوْمِ مُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ
رَحِمَ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
اور جو شخص کہ قبر برادر مومن پر سات مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑہی تو خوف روز قیامت سے
بیغم ہو جائیگا اور خدا اوسکو اور صاحب قبر کو بخشیگا اور حدیث مین وارد ہوا ہے
کہ بعد مرگ مومن کو چھ چیزین پہونچتی ہین اول یہ کہ فرزند اوسکا اوسکے لیے استغفار کرے
دوم مصحف یا کوئی کتاب کتب علم دین سی بعد اوسکی باقی رہی کہ لوگ اوسکو پڑہین سوم کوئی درخت
اوسنی بُویا ہو اور آدمی اوس سے نفع اوٹہاوین چہارم نہر بنائی ہو اور پانی کو جاری کیا ہو
پنجم کنوان بنایا ہو کہ اوس سے آدمی منتفع ہون ششم کوئی ایسی چیز چہوڑی ہو کہ خلق کو اوس سے
ارشاد و ہدایت حاصل ہو مثلاً کوئی کتاب علم دین مین تصنیف کی ہو کہ اوس سی خلق کو نفع پہونچے

زیارت قبور مومنین

باب تیسرا احکام نماز مین اور اس باب مین دو مقام ہین مقام اول بیان

فضائل نماز و بعض مقدمات مستحبہ نماز مین مشتمل ذکر مساجد و کیفیت اذان و اقامت اور بیان صورت
نماز اول سے تا آخر مع ترجمہ سورۂ حمد و اذکار وغیرہ اور اس مقام اول مین چار فصلین ہین

فصل پہلی بیان ثواب و فضائل نماز مین

کتاب جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ اہلبیت طاہرین سے ماثور ہی کہ بعد ایمان و معرفت کوئی
عمل اور کوئی عبادت نماز سے بہتر نہین ہی اور جب مومن مشغول نماز ہوتا ہی تو خدا اوسکی
طرف متوجہ ہوتا ہی اور اطراف آسمان سے اطراف زمین تک رحمت اوسپر نازل ہوتی ہی
اور اوسکی اطراف کو اوسکے قدمون سے آسمان تک ملائکہ گہیر لیتے ہین اور ایک فرشتہ
ندا کرتا ہی کہ ای بندہ مومن تو جو مشغول نماز ہوا ہی اگر تجہے معلوم ہو کہ کون تیری طرف
متوجہ ہی اور کس سے گفتگو کرتا ہی تو ہرگز اس جگہہ سے دوسری جگہہ تو نہ جائے اور ایک
نماز ہزار حج سے بہتر ہی اور ایک حج تمام دنیا سے اور جو کچہہ دنیا مین نعمتین اور راحتین ہین
ان سب سے بہتر ہی اور نماز کل عبادتون مین مانند ستون خیمہ ہی کہ اگر ستون خیمہ مضبوط اور
اپنے مقام پر ہوتا ہی تو پردی اور میخین اور طنابین سب برقرار رہتی ہین اور خیمہ استادہ
رہتا ہی اگرچہ وہ خیمہ کہنہ اور بوسیدہ ہو اور اگر ستون اپنی جگہہ پر نہو تو خیمہ گر پڑتا ہی اور
قائم نہین رہتا اگرچہ وہ خیمہ پاکیزہ اور نیا ہو اور جو مومن کہ نماز فریضہ بجا لاتا ہی تو موافق
عدد مخالفان شیعہ اوسکے پیچہے فرشتے نماز پڑہتے ہین اور اوسکے لئے دعا کرتے ہین
یہانتک کہ وہ نماز سے فارغ ہو اور خدا کے طرف سے ایک فرشتہ ہی کہ ہر نماز کے وقت
خدا سے نماز پڑہنے والون کے لئے ایک سند لیتا ہی پس جب وقت صبح ہوتا ہی اور مومن
اوٹہتے ہین اور وضو کرتے ہین اور نماز صبح پڑہتے ہین تو وہ فرشتہ خدا سے انکی لیے
سند لیتا ہی اور اوس مین لکہا ہوتا ہی کہ مین ہون خدا ہمیشہ رہنے والا ای بندو میری تم میرے
پناہ مین آؤ کہ مین تمکو اپنی حفظ و حمایت مین رکہون اور تمسی دست بردار نہون اور گناہ
تمہارے بخشے گئے تا وقت ظہر اور جب وقت ظہر ہوتا ہی اور مومن اوٹہتی ہین اور وضو
کرتے ہین اور نماز ظہر پڑہتے ہین تو وہ فرشتہ انکی لئے سند لیتا ہی اس مضمون کے
کہ مین ہون خدای توانا ای بندو میری مینی تمہارے گناہ بخش دیی اور حسنات سے
بدل دیی اور تمکو مینے مقام جلال مین جگہہ دی اور جب وقت عصر آتا ہی اور بندی

وضو کرتے ہین اور نماز عصر پڑہتے ہین تو وہ فرشتہ انکی لئے اس مضمون کے سند لیتا ہی کہ
مین ہون خدائی بزرگوار ای بندو مینے تمہارے جسد کو آتش جہنم پر حرام کیا اور تمکو تمکو ون
کی مسکن مین ساکن کیا اور بدون کے شر کو تمسے دور کیا اور جب وقت نماز شام آتا ہی اور
بندے وضو کرتے ہین اور نماز پڑہتے ہین تو وہ فرشتہ انکی لئے اس مضمون کی سند لیتا ہی
کہ مین ہون خدائی جبار بزرگ متعال ای بندو میرے فرشتی تمہارے پاس سے راضی آئے
حق ہی مجہپر کہ مین تمکو راضی کرون اور روز قیامت آرزو مین تمہارے بر لاؤن اور جب وقت
عشا آتا ہی اور بندے وضو کرتے ہین اور نماز عشا پڑہتے ہین تو وہ فرشتہ انکے لئے اس مضمونکے
سند لیتا ہی کہ مین ہون ایسا خدا کہ کوئی معبود سوا میرے نہین ہی اور کوئی پروردگار سوا میری نہین ہی
ای بندو میری اپنے گہرونمین تمنے وضو کیا اور میری گہر مین آئے اور میری ذکر مین مشغول ہوئے
اور تمنے میرا حق پہچانا اور میری فرائض بجا لائے ای فرشتی تو اور سب فرشتے گواہ ہین کہ مین انسے
راضی ہوا اور جو مومن کہ نماز فریضہ کو بجا لاتا ہی تو بعد اوسکی دعا مستجاب ہوتی ہی اور ہر وقت
نماز مین ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ ای لوگو اوٹہو اور اون آگون کو بجہاؤ کہ جو تمنے اپنی دوش پر
اپنی گناہونسی سلگائی ہین اور جب کوئی شخص پانچوقت کی نماز پڑہی تو گناہونسی پاک ہوجاتا ہی
اور جو کوئی پانچون نمازونکو اونکی وقت پر پڑہی اور اونکی شروط اور ارکان کی محافظت کری تو
اوس نماز کو با حالت نورانی آسمان کی طرف لیجاتے ہین اور وہ نماز اسکو دعا دیتی ہی اور کہتی ہی
کہ جسطرح تونی میری محافظت کی اور مجہے ضائع نکیا خدا تیری محافظت کری اور تجہکو ضائع نکری
اور اگر بیوقت نماز پڑہی اور محافظت وقت نکری تو وہ نماز سیاہ اور ظلمانی ہوکر پہرتی ہی اور کہتی ہی کہ
تونی مجہکو ضائع کیا خدا تجہکو ضائع کری اور جو کوئی نماز کی ساتہ استخفاف کری اور حدود اور
ارکان اوسکی ضائع کری تو حوض کوثر سی بی نصیب اور شفاعت اہلبیت سی محروم رہیگا
حضرت پیغمبر ایک روز مسجد مین تشریف رکہتی تہی کہ ایک شخص آیا اور اوسنی نماز کو جلد پڑہا اور
رکوع و سجود بطمانیت بجا لایا حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص مثل کوّی کے چونچین مارتا ہی اگر اسیطرح سے

نماز پڑھتا ہوا مریگا تو میری دین پر نہوگا اور جو کوئی نماز کو بے تانی پڑھتا ہی تو خدا فرماتا ہی
ایملائکہ دیکھو کہ یہ بندہ میرا گمان رکھتا ہی کہ حاجتین اسکے سوا میری کسی دوسری کی دست قدرت
مین ہین اسی وجہ سے عبادت مین جلدی کرتا ہی اور نہین جانتا کہ اسکی حاجت کو سوا میرے
کوئی نہین بر لا سکتا اور جو کوئی عمدًا ترک نماز کری تو کافر ہوگا اور ملت اسلام اوس سے بیزار
ہوگی اور جامع الاخبار مین جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ جو کوئی کسی تارک الصلوۃ کے ایک لقمہ طعام سے یا ایک کپڑے سے اعانت کرے
تو گویا اوسنے ستر نبیون کو قتل کیا کہ اول اونکی آدم علی نبینا وعلیہ السلام ہین اور آخر اونکی جناب
محمد مصطفےٰ ہین **فصل دوسری بیان فضائل مسجد مین** کتاب جمال الصالحین مین
مذکور ہی کہ اہلبیت طاہرین سے روایت ہی کہ ایک نماز مسجد جامع مین سَو نمازون کے برابر ہی اور
ایک نماز مسجد محلہ مین پچیس ۲۵ نمازون کے برابر ہی اور ایک نماز مسجد بازار مین بارہ ۱۲ نمازون کی
برابر ہی اور جو کوئی بقصد مسجد جاتا ہی تو جس مقام پر قدم رکھتا ہی وہ مقام اوسکے لئے ساتوین زمین تک
تسبیح کرتا ہی اور جو کوئی اپنے گھر مین طہارت کری اور مسجد مین جائی تو گناہون سے پاک
ہو جاتا ہی اور زیارت خدا کا اوسے اجر ملتا ہی اور حق ہی اس شخص کا اوس پر کہ جسکی زیارت کرتا ہی
کہ وہ اپنے زیارت کرنیوالیکا اکرام کرے اور جو کوئی مسجد مین جاتا ہی تو خدا اوسکو ایک نعمت
ان آٹھ نعمتون مین سے عطا فرماتا ہی یا اوسے کسی برادر مومن سے ملاقات ہوتی ہی یا کوئی علم تازہ
اوسے حاصل ہوتا ہی یا اوسے کوئی آیہ محکمہ ملتا ہی یا کوئی ایسا کلمہ سنتا ہی کہ وہ کلمہ اسے راہ راست
کی ہدایت کرے یا اوسپر کوئی رحمت تازہ نازل ہوتی ہی کہ پیشتر نہ نازل ہوئی تہی یا ایسا کلمہ سنتا ہی
کہ ہلاکت سے اوسکو نجات دی یا خوف خدا سے یا شرم وحیا سے کوئی گناہ ترک کرتا ہی اور
بہتر سب مکانون مین مسجد ہی اور بہتر اہل مسجد مین وہ لوگ ہین کہ پیشتر سے آئین اور سبکے بعد
جائین اور مروی ہی کہ جو کوئی مسجد مین آواز اذان سنی اور بے نماز پڑھے مسجد سے چلا آئی
تو منافق ہی مگر یہ کہ پہر مسجد مین آنیکا ارادہ رکھتا ہو اور بہترین مساجد عورتون کے لئے اونکی

مکان ہین اور مکان کی کوٹھری عورتون کو نماز کے لیے اصل مکان سے افضل ہی اور اصل مکان
ایوان مکان سے افضل ہی اور ایوان مکان صحن مکان سے افضل ہی بام مکانسے صحن
مکان افضل ہی اور جب مسجد کی طرف متوجہ ہو اور گھر سے باہر نکلے تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ
الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنَ وَالَّذِیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ وَاِذَا مَرِضْتُ
فَھُوَ یَشْفِیْنِ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ
یَوْمَ الدِّیْنِ رَبِّ ھَبْ لِیْ حُکْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ
فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ وَاغْفِرْ لِاَبِیْ جب یہ کہے گا
تو خدا اوسکو ایمان اور حق کی ہدایت کریگا اور طعامہاے بہشت سے سیر فرماے گا
اور اسکے گناہونکا کفارہ قرار دیگا اور خدا اسکی موت کو مثل شہدا کی موت کی اور اسکی
حیات کو مثل سعدا کی حیات کے فرمائیگا اور جو گناہ اسنے کیے ہون اونہین بخشدیگا
اگرچہ وہ گناہ کف دریا سے زیادہ ہون اور حکمت اور علم اوسکو عطا فرمائیگا اور صلحای گذشتہ
اور آیندہ سے اوسکو ملحق کریگا اور اوسکو دفتر صادقین مین ثبت کریگا اور منازل کریم
جنت النعیم اوسکو عطا فرمائیگا اور گناہ اوسکے ماں باپ کے بخشے گا اور اس دعا کو
نخبۃ الدعوات اور عدۃ الداعی مین بھی اسی اسناد سے لکھا ہی پھر
جمال الصالحین مین مذکور ہی کہ جب چاہی کہ داخل مسجد ہو تو کفش کو دیکھے کہ کوئی
نجاست اور کوئی کثافت نرکھتی ہو اور دہنا پاؤن آگے رکھے اور کہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ
وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَخَیْرُ الْاَسْمَآءِ کُلِّھَا لِلّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَتَوْبَتِکَ وَاَغْلِقْ
عَنِّیْ اَبْوَابَ مَعْصِیَتِکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ زُوَّارِکَ وَعُمَّارِ مَسَاجِدِکَ وَمِمَّنْ یُّنَاجِیْکَ
فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ وَادْحَرْ عَنِّی
الشَّیْطَانَ الرَّجِیْمَ وَجُنُوْدَ اِبْلِیْسَ اَجْمَعِیْنَ اور جب داخل مسجد ہو تو کہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا
وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
اگر ایسا کریگا تو یہ عمل اوسکا ایک حج مقبول کے برابر ہوگا اور اگر مسجد مین بیٹھنے کا ارادہ
رکہتا ہو تو بے طہارت نہ جائے اور شعر پڑہنا مسجد مین نچاہیے کہ اگر کوئی مسجد مین شعر
پڑہتا ہی روایت مین وارد ہوا ہی کہ اوس سے ملائکہ کہتے ہین کہ فَضَّ اللّٰهُ فَاكَ یعنی خدا
تیرے مُنھ کو توڑے اور مسجد مین تھوکنا ایک عذاب ہی اور کفارہ اوسکا یہ ہی کہ اوس
تھوک کو دفن کرے اور اگر تعظیم مسجد کے لیے کوئی آبِ دہن یا آبِ دماغ نگلجائی
تو خدا ایک حسنہ اوسکے لیے تحریر فرماتا ہی اور اوسکا ایک گناہ محو کرتا ہی اور قوت
اوسکی زیادہ کرتا ہی اور کوئی آفت اور کوئی مرض اوسی عارض نہوگا مگر یہ کہ خدا اوسکو
زائل کردے اور روز قیامت وہ شخص خوشحال اور خندان مبعوث ہوگا اور نامۂ عمل اوسکا
اوسکی داہنی ہاتھ مین دیا جائیگا اور مسجد مین حرف باطل و گفتگوئی دنیا نکری کہ مسجد عبادت
کی جگہ ہی اور کھوئی ہوئی چیز کو مسجد مین نہ ڈہونڈہی مروی ہی کہ جو شخص چیز گم شدہ مسجد مین ڈہونڈہتا ہی
تو ملائکہ اوسے کہتے ہین لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ یعنی خدا کہوئی چیز کو تجھ تک نہ پہونچائی اور مسجد
مین آواز بلند نکرے اور لڑکونکو اور دیوانونکو اور خرید اور فروخت کو مسجد سے دور کرنا چاہیی
اور اگر کوئی مسجد مین تجارت کرے تو ملائکہ اوس سے کہتے ہین لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ
یعنے خدا تیری تجارت مین فائدہ نہ دی اور جو کوئی ایک چراغ مسجد مین روشن کرتا ہی جبتک
اوسکی روشنی باقی رہتی ہی تمام عرش اور ملائکہ اوسکے لیے استغفار کرتے ہین اور جو کوئی مسجد
مین جھاڑو دے تو گویا اوسنے ایک بندہ آزاد کیا اور اگر کوئی شخص بقدر ایک ذرہ کے
کہ آنکھ مین پڑجاتا ہی کسی قسم کی کثافت مسجد سے نکالے تو خدا دو کفل رحمت اوسکو دیگا
اور اگر کوئی مسجد مین روز پنجشنبہ اور شب جمعہ جھاڑو دے اور بقدر سرمہ کہ آنکھ

مین لگاتے ہین مسجد سے کثافت باہر نکالے تو گناہ اوسکے بخشے جائینگے اور جب چاہیے
کہ مسجد سے باہر آئے تو در مسجد پر استادہ ہو اور کہے اَللّٰهُمَّ دَعَوْتَنِي
فَاَجَبْتُ دَعْوَتَكَ وَصَلَّيْتُ مَكْتُوبَتَكَ وَانْتَشَرْتُ فِي اَرْضِكَ
كَمَا اَمَرْتَنِي فَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَمَلَ بِطَاعَتِكَ وَاجْتِنَابَ
سَخَطِكَ وَالْكَفَافَ مِنَ الرِّزْقِ بِرَحْمَتِكَ اور باہر آنے کے وقت بایان پاؤن
آگے رکھے اور بسم اللہ کہے اور صلوات پیغمبرؐ اور اونکے اہلبیتؑ پر بھیجے اور کہے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ فَضْلِكَ اور مرشد المومنین
مین مذکور ہے کہ حمام مین اور مقبرون مین اور اون گھرون مین کہ جنمین شراب ہو
یا نماز پڑھنے والے کے سامنے آگ روشن ہو یا کوئی تصویر یا مصحف کھلا ہوا ہو تو
بنا بر اشہر نماز مکروہ ہے اور اگر کسی حائل کو اپنے روبرو رکھ لے اگرچہ عصا ہو تو بنا بر مشہور
کراہت زائل ہو جاتی ہے **فصل تیسری فضائل و آداب اذان و**
اقامت مین کتاب جمال الصالحین مین مذکور ہے کہ جب تو چاہے کہ نماز
فریضہ شروع کرے تو اذان و اقامت کہہ اور اگر کوئی شخص اذان و اقامت دونو
کہے تو دو صفین ملائکہ کی اوسکے پیچھے نماز پڑھتی ہین اور اگر فقط اقامت کہے تو
ایک صف ملائکہ نماز پڑھتی ہے کہ ہر ایک صف مشرق سے مغرب تک ہوتی ہے اور جو موذن کہ
رضائے خدا کیلیے اذان کہے اور اجرت و ریا مقصود نہو تو روز قیامت بہشت مین ایک مشک کے ٹیلے پر کھڑا
ہوگا اور درمیان اذان و اقامت بیٹھنا اوس شہید کا ثواب رکھتا ہے کہ جو راہ خدا مین اپنے خون مین لوٹے کسی نے
عرض کی یا رسول اللہ لوگ اذان دینے مین پیش دستی کرتے ہین اور فرصت نہین دیتے حضرت نے فرمایا ایک زمانہ
آتا ہے کہ اذان کہنا از روئے تکبر ضعیفون پر واگذار ہوگا اور گوشت انکا آتش جہنم پر حرام کیا گیا ہے اور
جو شخص کہ رضائے خدا کیلیے اذان کہے تو خدا چالیس ہزار شہیدونکا ثواب اوسکو عطا فرمائیگا اور
چالیس ہزار گناہگارونکو اوسکے شفاعت سے بہشت مین لیجائیگا اور جب اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کہی تو ستر ہزار فرشتے اوسکی سلیے دعا و استغفار کرتے ہین اور روز قیامت وہ شخص سایۂ
عرش خدا مین رہیگا جبتک لوگون کا حساب تمام ہوا ور جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ کہی تو چالیس ہزار فرشتی اوسکا ثواب لکہینگی اور اگر ایک برس تک
کسی شہر مین شہرہای اسلام سے اذان کہی تو سب گناہ اوسکے بخشی جائینگی اگر چہ مثل
کوہ اُحد ہون اور بہشت اوسپر واجب ہوگا اور چاہیے کہ اذان کو بتانی یعنی ٹہر ٹہر کے
اور پکار کے کہی کہ آواز اوسکی جس خشک و تر پر پہونچیگی وہ سب گواہی دینگی اور جسقدر
آواز بلند ہوگی اوسقدر گناہ اسکی بخشے جائینگی اور جو کوئی اسکی اذان سنکی نماز پڑہیگا وہ
اذان دینی والا اوسکے ثواب مین شریک ہوگا اور موافق عدد اون آدمیون کے جو
موذن سے آواز سنکی نماز پڑہین اسکی لئی ایک ثواب لکہا جائیگا اور خدانی ایک ہوا کو
اذان پر موکل کیا ہی کہ آواز اذان آسمان پر لیجائی جب ملائکہ سنتی ہین تو کہتی ہین کہ یہ آواز
امت محمد کی ہی کہ توحید خدا کرتے ہین پس انکی لیے ہم سب استغفار کرین یہانتک کہ یہ
نماز سے فارغ ہون اور اگر گہر مین پکار کے اذان کہی تو شیطان دور ہوتا ہی اور اطفال کے
لیے صدائی اذان بہتر ہی کہ آواز ایمان ہمیشہ سنا کرین اور صدائی اذان بیماری اور پریشانی
زائل کرتی ہی راوی نی عرض کی ہین اور اہلخانہ میری ہمیشہ علیل رہتی تہی اور کبہی ایسا ہوتا
تہا کہ کوئی باقی نرہتا تہا کہ خدمت کرسے یہانتک کہ یہ حدیث مینی سُنی اور اسپر عمل کیا
بیماری اور کوفت میری گہر سے زائل ہوگئی اور ایک شخص نے بیماری اور بی فرزندی
کی خدمت امام رضا علیہ السلام مین شکایت کی حضرت نی فرمایا کہ اپنی گہر مین پکار کے اذان
کہا اوسنی اسیطرح کیا بیماری اوسکی زائل ہوگئی اور اوسکے یہان بکثرت اولاد ہوئی اور
چاہیے کہ اقامت کو آہستہ اور روان تر کہین اور جب نام جناب سید الانام مذکور ہو تو کہنے والے
اور سننی والی صلوات بہیجین اور اذان بیٹہ کے اور راہ چلنی مین اور سواری پر اور بلا
استقبال قبلہ اور بی طہارت کہہ سکتا ہی مگر شہادتین کہنی کے وقت رو بقبلہ ہونا چاہیے

لکن اقامت کو بشرائط وہیئت نماز کہی اور اثنای اذان اور اقامت مین بات کرنا
جائز ہی لیکن ترک افضل ہی خصوصاً اثنائے اقامت مین اور جب قد قامت
الصلوٰۃ کہی جائی تو احادیث مین وارد ہوا ہی کہ موذن اور سب اہل جماعت پر بلت کرنا
حرام ہوجاتا ہی مگر اسقدر جائز ہی کہ امامت کے لئے کسیکو کہین کہ آگی استادہ ہو اور بعض
علما تکلم اون امور سے کہ جو متعلق بہ نماز ہین تجویز فرماتے ہین اور اگر اثنای اقامت مین
کلام کری تو احوط یہہ ہے کہ از سرنو اقامت کا اعادہ کرے ۔

بیان اذان و اقامت مع ترجمہ

اخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ فی رسالہ ترجمۃ الصلوٰۃ مین لکہا ہی کہ اذان مین چار
مرتبہ اللہُ اکبرُ کہی یعنی خدا اس سے بزرگ تر ہی کہ عقلین اوس تک پہونچ سکین اور
دو مرتبہ اَشہدُ اَن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہی یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین
ہی لائق پرستش سوائی اوس معبود یکتائی بحق کی کہ جو موصوف ہی بجمیع صفات کمال
اور دو مرتبہ اَشہدُ اَنَّ مُحمَّداً رَّسُولُ اللہِ کہی یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بہیجا
ہوا خدا کا ہی اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃِ کہی یعنی دوڑو نماز کے طرف اور دو مرتبہ
حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ کہی یعنی دوڑو اوس چیز کی طرف کہ جو موجب رستگاری آخرت ہی
اور دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیرِ العَمَلِ کہی یعنی دوڑو طرف اوس عمل کی کہ بہترین عملون کا ہی کہ وہ
نماز ہی اور دو مرتبہ اللہُ اکبرُ اور دو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور اگر بعد شہادتین ایکمرتبہ یا دو مرتبہ
اَشہدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللہِ بقصد تبرک کہی مگر نہ اس قصد سی کہ داخل اور جزو
اذان ہی تو بہتر ہوگا یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ علی ولی خدا ہی اور صاحب اختیار
امور خلائق ہی اور مرشد المومنین مین مذکور ہی کہ اقامۃ بہی مثل اذان ہی مگر
اقامت مین پہلے دو مرتبہ اللہُ اکبرُ کہی اور بعد حَیَّ عَلٰی خَیرِ العَمَلِ دو مرتبہ قَد قَامَتِ الصَّلوٰۃُ
کہی مولف کہتا ہی کہ قَد قَامَتِ الصَّلوٰۃُ کی معنی یہہ ہین کہ تحقیق برپا ہوی نماز پہر

مرشد المومنین مین مذکور ہی کہ قد قامت الصلوٰۃ کے بعد لا الٰہ الا اللہ آخر
مین ایک مرتبہ کہنا چاہیے پس اقامت کی سترہ فصلین ہوئین اور ترتیب ان فصلونمین شرط
ہی اور علی الاشہر فرائض یومیہ اور نماز جمعہ کے لیے اذان واقامت مستحب ہی اور احوط
یہ ہی کہ نماز صبح اور نماز مغرب کی لئی اقامت بلکہ اذان بھی ترک نکری اور قبل داخل ہونے وقت نماز
کے اذان صحیح نہین ہی لیکن قبل صبح کے اذان آگاہ کرنے کے لیے جائز ہی اور بعد داخل
ہونے وقت کے پھر اعادہ اذان صبح مستحب ہی اور نماز ہائے قضا کے لیے ایک مرتبہ اذان
اور ہر نماز کے لیے اقامت کافی ہی اور مستحب ہی کہ اذان کو بآواز بلند ٹھہر ٹھہر کے کہے او
اقامت بہت ٹھہر ٹھہر کے نہ کہے لیکن اسقدر تعجیل نکرے کہ وصل بسکون لازم آئے اور عورتونکو
چاہیے کہ اذان واقامت آہستہ کہین اور اگر چاہین تو اکتفا تکبیر وشہادتین پر بھی کرسکتی
ہین اور موذن کو دہنی اور بائین طرف منہہ پھیرنا مکروہ ہے اور اثنائے اذان مین کلام
اجنبی کرنا کراہت رکھتا ہے اور اشہد ان علیا ولی اللہ جزو ایمان ہے لیکن
داخل اذان نہین ہے اور ترجمۃ الصلوٰۃ مین مذکور ہی کہ درمیان اذان واقامت
اس دعا کو پڑہنا سنت ہی اللھم اجعل قلبی بارا وعیشی قارا ورزقی دارا
واجعل لی عند قبر رسولک محمد مستقرا وقرارا یعنی خداوندا
میرے دل کو نیکی کرنیوالا فرما اور زندگانی میری خوشی وشادمانی مین بسر کرا اور رزق
میرا وسیع فرما اور محل قرار میرا حیات وممات مین قریب روضہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ
قرار دے اور رجال الصالحین مین مذکور ہی کہ درمیان اذان واقامت ایک لحظہ کا
فاصلہ کرے کم یہ کہ وہ فاصلہ بقدر یک نفس ہو یا الحمد للہ یا سبحان
اللہ کہے یا بیٹھ جائے یا سجدہ کرلے اگر بیٹھے تو یہ دعا پڑہے اللھم اجعل قلبی بارا
الخ اور اگر سجدہ کرے تو سجدے مین یہ دعا پڑہے لا الٰہ الا انت ربی سجدت
لک خاضعا خاشعا ذلیلا فصل علی محمد وال محمد واغفر لی

وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اگر ایسا کریگا تو خدا تعالیٰ
سب گناہ اوسکے بخش دیگا اور اگر درمیان اذان و اقامت نماز مغرب بیٹھے تو مثل
اسکے ہی کہ شخص راہ خدا مین اپنے خون مین لوٹا **فصل چوتھی بیان کیفیت نماز مین مع**
ادعیہ و اذکار مستحبہ اور ترجمہ سورۂ حمد و سورۂ قدر و سورۂ توحید و ترجمہ اذکار
ترجمۃ الصلوٰۃ مین مذکور ہے کہ مرد کے لیے سنت ہے کہ جب نماز کیواسطے کھڑا ہو
تو اپنے دونو پاؤن مین باہمدیگر ایک بالشت کا فصل رکھے اور چار انگشت کشادہ
تک بھی بہتر ہی اور چاہیے کہ دونو پاؤن ایک دوسرے کے برابر ہون اور انگلیان
پاؤن کی روبقبلہ ہون اور قبلہ سے منحرف نہون اور ہاتھونکو لٹکا دے اور مقابل
گھٹنون کے زانو پر رکھے اور انگلیان کھلی نہون ایسمین چسپیدہ ہون پس
سات مرتبہ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے چھ مرتبہ بقصد سنت یا یہ کہ تین مرتبہ پہلے اللّٰہُ اَکْبَرُ
کہے اور ہر تکبیر مین دونو ہاتھ کان کی لو تک اوٹھائے اور ہتیلیان ہاتھون کی روبقبلہ
ہون اور بعد اوسکے یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی خداوندا تو ہی پادشاہ
ثابت اور دائم نہین ہی کوئی معبود سوا تیرے پاک جانتا ہون مین اور منزہ سمجھتا ہون مین تجھکو
اون چیزون سے کہ جو تیری لائق جلال ذات اور کمال صفات نہین ہین اور تیرا حمد اور
شکر کرتا ہون مین بد کیا مینے اور ستم کیا مینے اپنے نفس پر بس بخشدی گناہ میری بتحقیق
کہ نہین بخشتا گناہون کو سوا تیرے کوئی پھر دو مرتبہ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور یہ دعا پڑہے
لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ وَالْمَھْدِیُّ
مَنْ ھَدَیْتَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ مِنْکَ وَبِکَ وَلَکَ
وَاِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَھْرَبَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ

سُبْحَانَكَ وَحَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا
وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ یعنی استادہ ہون مین تیری خدمت مین جو حق استادہ ہونیکا
ہی یعنی ہمیشہ تیری خدمت مین استادہ ہون یا یہ کہ تونے مجھے نماز کے لیے جو طلب کیا ہی
تو اب مینے تیری اجابت کی ہی اور لبیک کہتا ہوا تیری خدمت مین استادہ ہون اور
ہمیشہ تیرا فرمان بردار ہون مین اور نیکیان دنیا و آخرت کی سب تیرے دست قدرت
مین ہین اور بدی تجھسے نہین ہی اور تیری طرف راہ نہین رکھتی اور ہدایت یافتہ ہی
وہ شخص کہ جسکو تونے ہدایت کی ہی مین تیرا بندہ اور تیرا کنیز زادہ اور غلام زادہ ہون
کہ تیری خدمت مین استادہ ہون تجھ ہی سے ہی ابتدائے وجود اور تجھ ہی سے ہی بقا اور بازگشت
میری اور واسطے تیرے ہین کام میرے اور طرف تیرے ہی بازگشت میری نہین ہی
کوئی پناہ اور کوئی امیدگاہ اور کوئی بھاگنے کی جگہ تجھسے مگر طرف تیرے پاک اور منزہ
جانتا ہون مین میدان کبریائی کو تیری غبار سے اوس چیز کے کہ تجھکو سزاوار نہین ہی اور سچا ہی
اور حالانکہ سوال کرتا ہون مین تجھسی رحمت اور مہربانی کا ہمیشہ مبدا سب برکتون کا تو ہی دنیا
اور عقبی مین اور بلند تر ہی تو ادراک اور عقلون اور وہمونسے پاک اور منزہ ہی تو اے پروردگار
خانہ کعبہ یعنی معبود اور مقصود میرا تو ہی ہے نہ کعبہ اور روبقبلہ ہوا ہون مین تیری فرمانے
سے پھر ایک مرتبہ تکبیر کہے اور نیت کرے کہ نماز صبح یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا پڑہتا ہون مین
واسطے اسکے کہ واجب ہی قربۃً الی اللہ پس اَللّٰہُ اَکْبَرُ بقصد تکبیرۃ الاحرام کہے
اور یہ دعا پڑہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى
مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ
وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ
اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ یعنی روئے دل اپنا مین اوسکی طرف متوجہ کرتا ہون جسنے

بیمادہ ومدت نہایت کمال وقدرت سے آسمانون اور زمینون کو پیدا کیا در انحالیکہ مین
ملت یگانہ پرستی حضرت ابراہیمؑ اور دین حق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور طریق
مستقیم علی مرتضے علیہ السلام پر اصول اور فروع دین مین ثابت اور راسخ ہون اور
شرک اور دین باطل چہوڑ کے تیرے توحید کی طرف آور دین حق رسول خدا اور ائمہ
ہدی علیہم السلام کی طرف مائل ہون اور اونکے تمام امرون اور نہیون کا مطیع وفرمانبردار
ہون اور شرک کرنے والون مین سے نہین ہون نہ شرک جلی مانند بت پرستی آور نہ شرک
خفی مانند ریا ومتابعت غیر ائمہ ہدیٰ بتحقیق کہ نماز میری اور قربانی میری یا حج میرا
یا تمام عبادتین میری اور زندگی میری اور مرنا میرا یا جوکچہہ مین زندگی مین کرتا ہون
اور جو کچہہ بعد میرے مرنے کے مجہے بہیجے گا خالص ہی واسطے اوس خدا کے جو
پروردگار تمام عالم کا ہے نہین ہی کوئی شریک اوسکا پیدایش عالم اور معبودیت
مین اور استحقاق عبادت مین یعنی عبادتو نمین کسیکو مین اوسکا شریک نہین کرتا
اور خدا کی طرف سے مجہے اسیکا حکم ہوا ہی کہ مین حق سبحانہ وتعالی کو یکتا جان کر اوسکی عبادت
کرون اور مین مطیعون اور فرمان بردارون مین سے ہون آور اوسی کتاب مین
مذکور ہے کہ بعد تکبیرۃ الاحرام اور دعای توجہ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ
الرَّجِیمِ یا اَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ العَلِیمِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ
کہے یعنی پناہ مانگتا ہون اور التجا کرتا ہون مین اوس معبود برحق اور خداوند
مطلق سے کہ وہ خلائق کی جمیع باتین سُننے والا ہے اور جمیع معلومات کا جاننے والا
ہے خصوصًا اعمال اور بندون کی نیت سے بخوبی ماہر ہے شر سے اور وسوسہ دیو
فریب وبندہ سرکش سے یا پناہ مانگتا ہون وسوسے سے اوس مردود
درگاہ احدیت کے جو رحمت حق سے دور ہی اور ملائکہ نی اوسے تیر شہاب سے
یا لعنت خدا اور لعنت خلق سے رجم کیا ہی اور چونکہ نماز مین سورہ حمد کا پڑہنا واجب ہی

اور بعد سورہ حمد بہترین سورہ اکثر نمازون مین سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ
ہی لہذا ان تین سورون کا ترجمہ مجمل نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یعنی استعانت چاہتا ہون مین نام خدا سے ایسا خدا کہ جو سزاوار پرستش ہی اور جامع کل صفات
کمالیہ ہی اور تمام خلق کے لئی نعمہائی عام سے بخشش کرنیوالا ہی اور مومنون کے لیے
دنیا و آخرت مین رحمتہائی خاص مبذول فرمانے والا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
یعنی کل ستائشین مخصوص مین اوس خدا کے لئے کہ جو پیدا کرنے والا اور تربیت کرنے
والا تمام عالم کا ہی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یہ تاکید اون معنی کی ہی کہ جو بسم اللہ مین مذکور ہوئی یا یہ کہ بسم اللہ مین
رحمان و رحیم سے رحمانیت اور رحیمیت دنیا مراد ہی اور اس مقام پر رحمانیت اور رحیمیت
آخرت مقصود ہی کہ مومنون کو دوبارہ زندہ کرتا ہی اور دوبارہ بخشتا ہی اور داخل بہشت
فرماتا ہی مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ یعنی جزا دینی والا روز جزا کا یا متصرف امور روز جزا کا اور
جماعت قاریہ نے مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ پڑہا ہی بفتح میم و کسر لام بغیر الف یعنی بادشاہ روز
جزا اور دونون طرح جائز ہی لیکن اکثر روایات مٰالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ پر دلالت کرتی ہین
شاید اختیار کرنا اسی کا اولی ہوگا اور چونکہ بسبب استعاذہ شیطان رجیم اور بسبب استعانت
نام خداوند رحیم اور بسبب ذکر صفات کمالیہ رب العالمین و اقرار قیامت نماز پڑہنے
والے کو جناب اقدس الٰہی مین فی الجملہ نزدیکی حاصل ہوتی ہی اور مقام دوری سے
گویا مجلس انس و حضوری مین پہنچتا ہی تو مخاطب ہو کے عرض کرتا ہی اِیَّاكَ نَعْبُدُ یعنی مخصوص کہ
تیری ہی عبادت کرتے ہین اور اس مقام پر نعبد کہ جمع کا صیغہ ہی اس وجہ سے مذکور ہوا تاکہ
سب بندگان حق پرست شامل ہو جائین اور مصداق مضمون مصرعہ بدان را بہ نیکان
ببخشد کریم خداوند رحیم اس کے بہی عبادت قبول فرماوے اور چونکہ یہ کلام موہم تھا کہ قائل
اپنی عبادت پر فخر کرتا ہی اور اپنی تئین عبادت مین مستقل جانتا ہی اسلئی خداوند عالم نی
فرمایا کہ بعد اسکی کہی کہ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ یعنی مخصوص تجہی سے اعانت طلب کرتے ہین ہم سب امور

مین خصوصاً عبادت مین اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یعنی ہدایت اور رہنمائی کر ہمکو راہ راست اور راہ حق کیطرف اسواسطے کہ راہ حق سیدہی بہشت صوری و معنوی کی طرف جاتی ہی بہشت صوری بہشت آخرت سے مراد ہی اور بہشت معنوی تقرب خدا سے مراد ہی اور اس راہ راست مین افراط اور تفریط اور غلو اور تقصیر نہین ہی اسواسطے کہ جس امر مین جوکوئی غلو کرتا ہے دہنی جانب سے گمراہ ہوتا ہے اور جوکوئی تقصیر کرتا ہے بائین جانب سے گمراہ ہوتا ہے چنانچہ منقول ہی کہ راہ راست و چپ گمراہ کرنیوالی ہی اور راہ حق راہ وسط ہی اور توضیح اسکی یہ ہی کہ ایک جماعت نی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے بابین غلو کیا ہی اور اونکی خدائیکی قائل ہوئے اور اونکو پیغمبر خدا سے بہتر سمجھا اور گمراہ ہوگئے اور بعضی حضرت کی امامت کے بلا فاصلہ قائل نہین ہوئے اور کافر ہوگئے اور راہ وسط اوس جماعت کی راہ ہی کہ جنھون سنے جناب امیرؑ کی امامت کا بعد رسالت حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بلا فصل ہونیکا اعتقاد کیا اور حضرت کے گیارہ فرزندون کو بترتیب بعد جناب امیرؑ اپنا امام سمجھے اور متابعت انکی گفتار اور کردار مین اپنی اوپر واجب جانتے یہ وہ لوگ ہین کہ جسطرح دنیا مین صراط مستقیم پر ثابت رہے آخرت مین بہی بآسانی صراط سے گذر جائینگے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ صراط دو صراط ہین ایک صراط دنیا کہ ولایت اور متابعت اہلبیت رسالتؑ ہی کہ وہ راہ دین حق ہی اور دوسرے صراط آخرت کہ وہ راہ بہشت ہی مومنون کے لیے روئی جہنم پر مثل پل کشیدہ ہی جو مومن کہ دنیا مین صراط دین حق پر ثابت ہی اوس صراط سے گذر کے داخل بہشت ہوگا اور احادیث مستفیضہ سنی و شیعہ مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین یعنی ولایت او متابعت حضرت کی اور حضرت کے گیارہ فرزندون کی صراط مستقیم ہی بالجملہ قائل کہتا ہے کہ ہمیں ایمان پر ثابت رکھ اور کمال مرتبہ یقین پر پہونچا اور چونکہ کمال ایمان بسبب محبت و ولایت و متابعت انبیا و اوصیا حاصل ہوتا ہی لہذا خداوند عالم نے فرمایا کہ بندہ کہے

صراط الذین انعمت علیہم یعنی صراط مستقیم راہ اوس گروہ کی ہی کہ جن لوگون پر تو نے اپنی نعمت بذل فرمائی ہی اور مراد اس سے نعمت دنیا نہین ہی اسواسطے کہ نعمت دنیا مومنون اور کافرون اور صالحون اور فاسقون سب کو عطا کی گئی ہی بلکہ کافرون اور فاسقون کو زیادہ عنایت ہوئی ہی پس یہان نعمت سے مراد نعمت دین اور محبت اور معرفت اور قرب خدا ہی چنانچہ خداوند عالم نے دوسرے آیہ مین شیعیان اہلبیت کی ثنا مین ارشاد فرمایا ہی کہ جو اطاعت خدا اور رسول خدا کرے ولایت علی ابن ابی طالبؑ اور ولایت ائمہ علیہم السلام کے ساتھ پس بہشت مین وہ ایسی گروہ کے ہمراہ ہونگے جنپر انعام کیا ہی خدا نے کہ وہ پیغمبرون سے اور صدیقون سے اور شہیدون سے اور صالحون سے ہین اور یہ لوگ رفیق پسندیدہ ہین اور احادیث مین وارد ہوا ہی کہ پیغمبرون سے مراد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور صدیقون سے مراد حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہین اور شہیدون سے مراد حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام ہین اور صالحون سے مراد سب ائمہ ہین پس صراط الذین انعمت علیہم سے یہ مراد ہی کہ راہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور راہ اونکے اہلبیت کی ہمکو دکھا اور ہمکو اونکا تابع فرما اور جب اس آیہ مین ایک رکن کیطرف اشارہ فرمایا کہ وہ عمدہ ایمان ہی یعنی ولایت اور متابعت دوستان خدا تو بیزاری دشمنان خدا بھی ارکان ایمان مین سے ہوگئی اور اسکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ دانستہ محض دنیا کے لیے راہ حق سے پھر جانا دوسرے یہ کہ بسبب نادانی متابعت دشمنان خدا کرنا جیسا کہ اکثر عوام کی حالت ہی لہذا قسم اول کی طرف خدا نے اشارہ فرماکر ارشاد کیا غیر المغضوب علیہم یعنی نہ راہ اوس گروہ کی کہ غضب کیا ہی تو نے جسپر کہ دانستہ مخالفت اہلبیت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے ہین پھر خدا نے اشارہ دوسری قسم کیطرف فرماکر ارشاد کیا ولا الضالین یعنے اور نہ راہ اوس جماعت کی کہ نادانی سے گمراہ ہوئی ہی اور اکثر احادیث سے یہی مضمون ظاہر ہوتا ہی

اور بعضی کہتے ہین کہ مَغضُوبِ عَلَیہِم یہودی ہین اور ضَآلِّین نصاری ہین اور بعضی کہتے ہین
کہ مَغضُوبِ عَلَیہِم وہ لوگ ہین کہ اصول دین مین گمراہ ہوے ہین اور ضَآلِّین وہ لوگ ہین کہ فروع دین مین گمراہ ہوئے
ہین آمین ترجمہ سورۂ قدر یہی بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اِنَّآ اَنزَلنٰہُ فِی لَیلَۃِ القَدرِ یعنے تحقیق کہ
بھیجا ہمنے قرآن مجید کو شب قدر مین کہ اونیسوین ۱۹ یا اکیسوین ۲۱ یا تئیسوین شب ماہ مبارک
رمضان کی ہی اور حدیثین تئیسوین شب کے بارےمین بیشتر وارد ہوئی ہین یعنی وہ شب قدر کہ حق تعالی
امور سال کو اوسمین مقدر فرماتا ہی اور اس باب مین اختلاف ہی کہ قرآن مجید کا شب قدر مین
نازل ہونا کیا معنی رکھتا ہی بعضی کہتے ہین کہ نازل ہونیکی ابتدا شب قدر سے ہوئی اور بعضی
کہتے ہین کہ نازل ہونیکا خاتمہ شب قدر مین ہوا اور بعضی کہتے ہین کہ تمام قرآن شب قدر مین
لوح محفوظ سے بیت المعمور مین نازل ہوا اور تیئیس ۲۳ برس مین آیہ آیہ اور سورہ سورہ کرکے
موافق مصلحت نازل ہوا وَمَآ اَدرٰکَ مَا لَیلَۃُ القَدرِ اور کس چیزنے آگاہ کیا
تجھے کہ شب قدر کیا ہی اور کیا فضیلت رکھتی ہی جبتک ہم آگاہ نکرین لَیلَۃُ القَدرِ خَیرٌ
مِّن اَلفِ شَہرٍ یعنی شب قدر بہتر ہی ہزار مہینون سے اور بعضی روایات مین وارد ہوا ہی
کہ عبادت شب قدر بہتر ہی اون ہزار مہینون کی عبادت سے کہ جسمین شب قدر نہو اور بعضی
حدیثون مین وارد ہوا ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی خواب مین دیکھا
کہ بنی امیہ مثل بندرون کے میرے منبر پر جاتے ہین اور لوگ پچھلے قدم پھرتے ہین
حضرت اس خواب سے ملول ہوئے جبرئیل علیہ السلام اس سورہ کو حضرت کی تسلی
کے لیے لائے کہ شب قدر تمہاری اہلبیت اور شیعیان اہلبیت کی لیے بسبب قربتون اور کرامتونکی
کہ اونہین اس شب مین حاصل ہوتی ہین بنی امیہ کی ہزار مہینون کی بادشاہی سے بہتر ہی تَنَزَّلُ
المَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوحُ فِیہَا بِاِذنِ رَبِّہِم مِّن کُلِّ اَمرٍ یعنی اوترتے ہین فرشتے
اور فرشتۂ روح کہ سب فرشتون مین بزرگ تر ہی شب قدر مین اور حاضر ہوتے ہین امام زمان کی خدمت مین بحکم
پروردگار تاکہ ہر امر کہ جو ہر شخص کے لیے مقدر ہوا ہی حضرت کو آگاہ کرین یا یہ کہ جو ہر شخص کے لیے صلاح دین و دنیا سے

اس شب مین مقدر ہوا ہی اوسے مطلع کرین سلام ہی حتی مطلع الفجر یعنی باعث
سلامتی ہی یہ شب واسطی دوستان خدا کی طلوع صبح تک یا ملائکہ اور روح صبح تک
خدمت امام علیہ السلام مین اتی ہین اور سلام کرتے ہین یا یہ کہ خدا کی طرف سے ہر ایک مومن
پر کہ جو نماز مین یا رکوع مین یا سجود مین یا دعا مین طلوع صبح تک مشغول ہی اوس پر سلام
کرتے ہین اور سورہ توحید کی تفسیر یہ ہے کہ حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے منقول ہی کہ چند یہودی خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئی
اور کہا کہ اپنی پروردگار کا ہم سے وصف بیان کیجئی اوس وقت یہ سورہ نازل ہوا بسم اللہ
الرحمن الرحیم قل ہو اللہ احد یعنی کہو ای محمد کہ جس خدا کا تمنی سوال کیا
وہ ایسا خدا ہی کہ مستحق عبادت ہی اور پیدا کرنیوالا تمام ممکنات کا ہی اور جامع کل صفات
کمالیہ ہی اور عقلین اوسکی ذات وصفات مین حیران ہین اور وہ خدا واحد ہی یعنی کسی طرح
کی کثرت اوسکی ذات وصفات مین نہین ہی اور مرکب اعضا و اجزا سی نہین ہی اور بسیط
مطلق ہی اور اجزای خارجیہ اور ذہنیہ اور عقلیہ اور وہمیہ نہین رکھتا اور صفت موجود
زائد اپنی ذات پر نہین رکھتا اور خدائی مین اپنا کوئی شریک نہین رکھتا اللہ الصمد
یعنی خداوند اور معبود برحق صمد ہی یعنی تمام خلق سب امور مین اوسکی محتاج ہی اور وہ
اپنی غیر کا محتاج نہین ہی اور تمام چیزین بسبب اوسکے قائم ہین اور وہ کسی چیز کی وجہ سی
قائم نہین ہی بلکہ اپنی فعل مین سب جہتون سے کامل ہی اور محل حوادث و انفعالات
نہین ہی لم یلد کوئی اوس سے پیدا نہین ہوا بخلاف مقولہ کفار مکہ کہ وہ کہتی ہین ملائکہ
خدا کی لڑکیان ہین اور ترسا کہتے ہین کہ عیسیٰ خدا کی بیٹی ہین اور یہود کہتے ہین کہ عزیر
خدا کی بیٹے ہین اگر یہ باتین سچ ہوتین تو چاہئے تہا کہ خدا مثل انکی جسم ہی رکہتا ہوتا اور
حق تعالی انہین کی قسم مین سے ہوتا اور انواع ترکیبات سے مرکب ہوتا اور محتاج ممکن
ہوتا اور کسی خالق کا اپنی پیدا کرنے مین محتاج ہوتا اور تفسیر لفظ صمد مین حضرت امام

علیہ السلام سے منقول ہی کہ خدا سے کوئی کثیف چیز پیدا نہین ہوتی مانند فرزند اور بول
اور غائط اور منی اور کل کثافتین کہ مخلوقین سے خارج ہوتی ہین اور نہ کوئی لطیف چیز مانند
سانس اور کلام اور آواز کی اوس سے پیدا ہوتی ہی اور خدا محل حوادث نہین ہی اونگہنی
اور سونی اور خطورات دل اور غم اور اندوہ اور خوشی اور ہنسی اور رونی اور وحشت
اور امید اور رغبت اور خوف اور ماندگی اور بھوک اور سیر ہونی سے مبرا ہی وَلَمْ یُوْلَدْ
یعنی وہ کسی سے پیدا نہین ہوا اور اوسکی باپ اور مان نہین ہین اور یہ آیہ رد نصاریٰ مین
نازل ہوا ہی وہ کہتے ہین کہ عیسیٰ بن مریم خدا ہین حالانکہ خدا اپنی ذات سی موجود ہی اور ہونا
اوسکا مستند کسی علت اور کسی سبب کا نہین ہے اور جناب سید الشہدا علیہ السلام نی ارشاد
فرمایا ہی کہ خدا کسی چیز سے پیدا نہین ہوا اور کسی چیز سے باہر نہین نکلا جسطرح کہ اشیاء کثیفہ
اپنی عناصر سے نکلتی ہین مانند حیوان کہ ایک حیوان دوسری حیوان سے پیدا ہوتا ہی
اور مانند گھانس کے کہ زمین سے اوگتی ہی اور مانند پانی کہ چشمی سے نکلتا ہی اور خدا
مثل چیزہاے لطیف نہین ہی کہ اپنی جاے قرار سے نکلتی ہین مانند بینائی کہ آنکھہ سی متعلق
ہی اور سماع کہ کان سے حاصل ہوتا ہی اور سونگھنا کہ ناک سے تعلق رکھتا ہی اور چکھنا
کہ منہہ سے علاقہ رکھتا ہی اور دانائی اور تمیز کہ دل سے متعلق ہی اور آگ کہ پتھر سی نکلتی
ہی بلکہ خداوند عالم صمد ہی یعنی کسی علت اور کسی سبب سے بہم نہین پہونچا اور نہ کسی چیز
مین داخل ہی کہ مکان رکھتا ہو مثل جسم کہ محتاج مکان ہی اور خدا مانند عرض کے نہین ہی
کہ محتاج جگہہ کا ہو مانند سیاہی اور سفیدی اور نہ خدا کسی چیز پر بیٹھا ہی مثل کسی بادشاہ
کی کہ تخت پر بیٹھا ہو اور خدائی تمام ممکنات کو نیست سے ہست کیا اور اپنی قدرت کاملہ
سی کل مخلوق کو خلعت ہستی پہنایا اور خدا جسکو چاہتا ہی اوسی فانی کرتا ہی اور جسکی
بقا مین مصلحت جانتا ہی اوسی باقی رکھتا ہی وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنی کوئی ممکنات
مین سے کفو اور مثل اور شبیہ اور نظیر اوسکا نہین ہی پس وہ خدا نہ جسم ہی کہ مانند

اور جسم ونگی ہوا اور نہ جوہر ہی کہ جوہر سے شبیہ ہو اور نہ عرض ہی کہ مانند عرض ہووے کہ
محتاج جگہہ کا ہو اور خدا اپنی خداوندی مین کوئی عدیل اور کوئی شبیہ نہین رکہتا اور
حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے لوگون نے اس سورہ کی تفسیر پوچہی حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ خدا احد ہی بے اسکی کہ تعداد اوسکی ذات اور صفات مین ہو اور صمد ہی
اسکی کہ اعضا اور اجزا رکہتا ہو اور فرزند نہین رکہتا کہ وارث اوسکی بادشاہی کا ہو
اسواسطے کہ جو فرزند رکہتا ہی وہ جسم ہی اور فانی ہی اور اوس سے دوسرے کو بادشاہی
پہنچتی ہی اور خدا کسی سے پیدا نہین ہوا ہی اسلئی کہ اگر کسے سے پیدا ہوتا تو وہ شخص
خدا کا سزاوار تر ہوتا اور کم سے کم شریک اس خدا کا ہوتا اور تفسیر مین اس سورہ کے
اگر کتابین لکہی جائین تو بہی عشر عشیر اسکا بیان نہو سکی سنت ہی کہ جب اس سورہ سے
فارغ ہو خواہ نماز مین خواہ غیر نماز مین تین مرتبہ کذالک اللہ ربی کہی یعنی ایسا ہی ہی وہ
خدا کہ پروردگار میرا ہی اور بہترین سورہ کہ نماز مین پڑہی جائین یہ دو سورے ہین اور
حدیث مین وارد ہوا ہی حضرت فرماتے ہین کہ عجب رکہتا ہون مین اوس شخص سی
کہ جو ان دو سورونکو نماز مین نہین پڑہتا اوسکی نماز کیونکر مقبول ہوتی ہی اور بعضے
روایات مین وارد ہوا ہی کہ رکعت اول مین سورہ انا انزلناہ پڑہی کہ یہ سورہ حضرت
رسولؐ اور اونکی اہلبیت کا ہی اور انکو درگاہ خدا مین اپنا شفیع گردانی اور انسی متوسل ہو
اور دوسری رکعت مین سورہ توحید پڑہی کہ بعد اسکی دعا مستجاب ہی یا یہ کہ جو دعا قنوت
مین پڑہی وہ مستجاب ہوتی ہی اور اوسی کتاب مین مذکور ہی کہ جب سورہ تمام ہو تو
کسیقدر توقف کرے بعد اسکی ہاتھ اوٹہائے اور رکوع مین جانے کے لئی اللہ اکبر کہی اور
رکوع مین جہکنا اسقدر واجب ہی کہ ہاتھ زانو تک پہونچین اور بہتر یہ ہی کہ تین مرتبہ سبحان
ربی العظیم وبحمدہ کہی یعنی پاک اور پاکیزہ اور مقدس اور منزہ جانتا ہون مین
اپنے پروردگار بزرگ کو اون چیزون سے کہ لائق اوسکی عظمت وجلال کی نہین مین

اور اوسکی کبریائی اور جبروت کی سزاوار نہین ہین حالانکہ شکر و ثنا کرتا ہون مین اوسکی اسلئے کہ
اوسنے مجھکو اپنی پاک و منزہ جاننے کے توفیق کرامت فرمائی جب ذکر ختم ہو تو پھر سیدھا کھڑا
ہو کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہی یعنی خدا نے سنا اور قبول
کیا اور جزائی خیر دی اوس شخص کو کہ جسنے تعریف کی اوسکی کل ثنائین اور تعریفین اوس
خدا کی لیے ہین کہ جو پروردگار تمام عالم کا ہی اور فقط سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا بھی کافی و
مستحب ہی بعد اسکی تا نرمہ گوش ہاتھ اوٹھای اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہی اور جب اللہ اکبر کہہ چکی تو
سجدہ مین جای اور جسوقت ساتون عضو خاک پر یا جانماز پر پہنچ لین تو اوسوقت تین مرتبہ
یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ کہی اور ایک مرتبہ بھی کافی ہی اور ترجمہ
اسکا یہ ہی کہ منزہ اور مقدس جانتا ہون مین اپنی پروردگار کو اون سب چیزون سے
کہ جو اوسکی بلندی و رفعت کی سزاوار نہین ہین حالانکہ مشغول ہونین اوسکی ستایش و ثنا
مین اسلئے کہ اوسنے مجھی توفیق دی ہی کہ مین اوسے پاک جانون اور بعد سجدۂ اول کی سیدھا
بیٹھی اور پشت دہنی پاؤن کی بائین پاؤن کی شکم پر رکھی پھر ہاتھ اوٹھائی اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ
کہی بعد اسکی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہی یعنی طالب آمرزش کرتا ہون مین
اپنی پروردگار سی اور رجوع کرتا ہونین طرف اوسکی بعد اسکی ہاتھ اوٹھا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہی اور
مثل سجدۂ اول دوسرا سجدہ بجالای بعد اسکی درست بیٹھی اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہی اور جسوقت دوسری
رکعت کی لیے اوٹھنے کا قصد کری تو پہلی گھٹنونکو زمین سی اوٹھائی پھر ہاتھونکو اوٹھای اور اوٹھنی
کی وقت بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہی یعنی بسبب مددگاری خداوند عالم اور
بسبب قدرت و توانائی پروردگار عالم اوٹھتا ہون مین اور بیٹھتا ہون مین اور جب دوسری
رکعت کی لیے استادہ ہو تو بہ نیت واجب سورۂ حمد پڑھی اور دوسرا سورہ بہ نیت قربت پڑھی اور
بہتر یہ ہی کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی پھر بقصد قنوت ہاتھ اوٹھا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہی اور ہاتھونکو منہ
کی سامنی اور ہتیلیون کو آسمان کی طرف رکھی اور قنوت مین احتیاطاً قصد قربت کری اور ترجمہ

کہ کلمات فرج پڑہی اور وہ کلمات یہ ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ یعنی
نہین ہی کوئی معبود بجز خدای یکتا کہ جامع جمیع صفات وکمال ہی اور بردبار اور بخشنی والا ہی
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ یعنی نہین ہی کوئی معبود سوای معبود حق کہ سزاوار پرستش ہی
اور بلند مرتبہ اور بزرگوار ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ
الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْهِنَّ وَمَا بَیْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی پاک اور منزہ اور مقدس ہی وہ خدا کہ پروردگار ساتون
آسمانون اور ساتون زمینون کا ہی اور پروردگار اون چیزونکا ہی کہ جو ان آسمانون اور زمینون
مین ہین اور جو چیزین کہ ان چیزون کی درمیان مین ہین اور پروردگار عرش عظیم ہی یعنی وہ
تخت کہ خدا نی آسمانون اور کرسی اور پردون اور سراپردون کے اوپر پیدا کیا ہی اور وہ
تخت سب جسمون سے بزرگتر ہی اور بعض حدیثون مین تفسیر عرش علم حقتعالی سے کی ہی اور
سب تعریفین خاص اوس خدا کی لئی ہین کہ جو پروردگار تمام جہانون کا ہی اور اس دعا کو
کلمات فرج کہتی ہین یہ بہترین دعا ہی اور نمازون کی قنوت مین مستحب ہی خصوصاً نماز جمعہ
اور نماز وتر اور تلقین میت اور بوقت جان کندن آسانی قبض روح کی لیے نہایت خوب ہی
پس بہتر ہی کہ بعد ان کلمات فرج کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہی کہ یہ بہترین دعا
ہی اور بے محمد اور آل محمد پر صلوات بہیجی دعا مستجاب نہین ہوتی یعنی خداوندا رحمت اور درود
اور ثنا اور تحیۃ بہیج محمد اور آل محمد پر کہ وہ جناب علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور گیارہ فرزند انکی ائمہ
و پیشوای خلق ہین پہر دعا ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ
عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی خداوندا بخش
گناہ میری اور رحم کر مجہپر اور عافیت دی مجہکو دردون اور بیماریون اور فتنون سے اور عفو کر
مجہسی خطائین میری سرای دنیا و آخرت مین بتحقیق کہ تو سب چیزون پر قادر و توانا ہی اور
قنوت مین جسقدر زیادہ دعائین پڑہی بہتر ہی اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جس شخص کا

قنوت طولانی تر ہی راحت اوسکی آخرت مین بیشتر ہی اور اگر فقط کلمات فرج یا فقط دعای اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لَنَا پڑہی یا فقط صلوات پڑہ کی اقل قنوت پر اکتفا کری اگرچہ ایکمرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ
ہی ہو تو کافی ہوگا اور قنوت کی بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور رکوع مین جای اور مثل رکعت اول
آداب رکوع بجالای اور جب دوسری سجدہ سی سر اوٹہائی تو بائین ران پر زور دیکی بیٹہی اور
دونون پاؤن کو دہنی طرف باہر نکالدی اور پشت دہنی پاؤن کی بائین پاؤن کی شکم پر رکہی
اور ہاتہون کو رانون پر رکہی اور اونگلیون کو آپسمین ملای اور اپنی دامن پر نظر رکہی اور تشہد پڑہی
اور عورت کو وقت تشہد اسطرح بیٹہنا سنت ہی کہ رانون کو ایک دوسری سی ملای اور گہٹنون
کو زمین سی اوٹہائی اور اگر روبیٹہی اور اگر گہٹنون کو زمین سی نہ اوٹہائی تو اسطرح بیٹہی کہ اعضا
اور رانین آپسمین چسپیدہ رہین اور جب درست بیٹہ لی تو اسطرح تشہد پڑہی اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ یعنی گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کہ نہین ہی
کوئی معبود سوا اوس خدا کے کہ جامع سب کمالون کا اور مستحق سب عبادتون کا ہی ایسی حال
مین کہ یکتا اور فرد ہی خدائی مین اور استحقاق عبادت مین اوس کا کوئی شریک نہین ہی
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کہ محمد بندہ
اوسکا ہی اور پیغمبر بہیجا ہوا اوسکا ہی اور بہتر یہ ہی کہ بعد رسولہ کے یہ کہی اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا
وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ اَشْهَدُ اَنَّ رَبِّیْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ
وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ
یعنی بہیجا ہی اوسکو خدا نے براستی و درستی بیشک و بی شبہہ ایسی حالت مین کہ وہ بشارت دینی
والا ہی رحمت اور فضل خدا کا اوس شخص کو جو دین حق کا اقرار کری اور ڈرانے والا ہی
عقوبت و عدل خدا سی اوس شخص کو جو دین حق سی نکلجائی یا گناہان کبیرہ پر اصرار کرنے اور
وہ قریب زمانہ قیامت مبعوث ہوا ہی یعنی کوئی اور پیغمبر بعد اوسکے مبعوث نہوگا

اور گواہی دیتا ہون مین کہ پروردگار میرا پسندیدہ پروردگار ہی اور یہ بھی گواہی دیتا ہون
کہ محمدؐ رسول پسندیدہ ہی اور یہ تحقیق کہ قیامت آنیوالی ہی اور اوسمین شک اور شبہہ نہین ہی
اور یہ تحقیق کہ خدا اوٹھاتا ہی اور زندہ کرتا ہی اون لوگون کو جو قبرونمین دفن ہین ثنا اور
ستایش خاص اوس خدا کی لیی ہی جسنی اپنی فضل سی ہمکو راہ دکھلائی ان اعتقادات کی
اور ہم ایسی نہ تھی کہ اپنی قوت سی ان اعتقادات کی راہ پا سکتی اگر خدا ہمکو راہ نہ دکھلاتا
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہی یعنی خداوندا درود بہیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر یعنی تعظیم
اونکی بسبب اونکی ارتفاع دین اور اظہار دعوت اور عظمت ذکر اور ابقاء شریعت کی اور آخرت
مین بسبب قبول کرنے اونکی شفاعت کی اونکی امت کی حق مین اور اونکی ثواب دوچند کرنی
کی وجہ سی اور اونکی فضیلت اولین وآخرین پر ظاہر کرنے کے سبب سی اور اونکی تمام انبیا
اور مرسلین پر تقدیم کی وجہ سی اور مذکور ہو چکا ہی کہ مراد آل محمدؐ سی بارہ امام اور حضرت فاطمہ
علیہم السلام ہین بعد صلوات وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ کہی یعنی قبول کر
شفاعت اونحضرت کی اونکی امت کی لیی اور بلند کر درجی اونکی بہشت مین پس سنت ہی کہ بعد
اسکی دو مرتبہ یا تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہی پس اگر نماز دو رکعتی ہو تو سلام کہکر نماز
تمام کری اور اگر نماز سہ رکعتی یا چہار رکعتی ہو تو تشہد پڑہ کی اوٹھی اور بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ
اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہی اور مصلی کو اخر کی دو رکعتونمین یا ایک رکعت مین اختیار ہی چاہی
سورہ حمد پڑہی چاہی تسبیحات اربعہ پڑہی اور بعد تشہد آخر چاہیی کہ بقصد قربت سلام کہی اور
بہتر یہ ہی کہ اسطرح کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سلام پہلا سلام سنت ہی اور داخل تشہد ہی اور آخر کی دو سلامونمین سی
جسکو پیشتر کہیگا اوسکی کہنی سی نماز سی باہر نکل جائیگا معنی اسکی یہ ہین کہ
سلام ہو آپ پر ای پیغمبر خدا اور رحمتین خدا کی اور برکتین اوسکی اور سلام ہو ہمپر اور بندگان

شائستہ خدا پر اور سلام ہو تم پر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی یعنی زیادتی اوسکی نیکیون کی
اور چاہیے کہ بندگان شائستہ سی انبیا اور ائمہ کا قصد کرے اور سلام آخر مین دو فرشتے کہ ہر شخص
کی ہمراہ رہتے ہین اونکا اور سب ملائکہ اور مومنین اور مومنات کا قصد کرے اور اگر پیشنماز ہو تو
ماموین کو قصد مین داخل کرے اور اگر ماموم ہو تو پیشنماز اور سب ماموین کا قصد کرلے

مقام ثانی مسائل نماز اور تفصیل نماز ہائے واجبی و سنتی مین

اس مقام مین ایک مقدمہ اور پانچ فصلین ہین اور یہ مسائل رسالہ زبدۃ الفتاوی سی نقل
کی گئی ہین کہ سب فتاوی جناب شیخ زین العابدین دام ظلہ کے ہین اسواسطے کہ تقلید مجتہد حی
کی واجب ہی اور یہ رسالہ ترجمہ کیا ہوا جناب سید ولایت علی صاحب خانپوری کا ہی کہ
اونہون رسالہ زینۃ العباد جناب شیخ مد ظلہ سی ترجمہ کیا ہی **مقدمہ** مقدمات نماز مین اور اسمین
چند مقاصد ہین **مقصد پہلا اعداد نماز واجب مین** مخفی نرہی کہ نماز ین واجب
چھ ہین پہلے نماز یومیہ **دوسرے** نماز جمعہ **تیسرے** نماز عیدین **چوتھے** نماز
آیات **پانچوین** نماز طواف **چھٹے** وہ نماز کہ بسبب امر خارج واجب ہو جاتی ہی مثل نذر و عہد
و قسم و اجارہ اور نماز ہائی مذ نیت پس واضح ہو کہ نماز یومیہ کی حضر مین سترہ رکعتین ہین ظہر
اور عصر اور عشا ہر ایک کی چار رکعتین اور مغرب کی تین رکعتین اور صبح کی دو رکعتین
اور سفر مین نماز چہار رکعتی سی دو رکعتین آخر کے کم ہو جاتی ہین **مقصد دوسرا**
اوقات نماز یومیہ مین واضح ہو کہ ابتدای وقت نماز ظہر اول زوال
آفتاب سے ہی اور انتہا یہ ہی کہ وقت مغرب مین بقدر ادای نماز عصر زمانہ باقی رہجائے اور
بعد اسکی جب اول وقت نماز ظہر بجا لاوے تو ابتدائے وقت نماز عصر ہی اور غروب آفتاب تک
وقت منتہی ہو جاتا ہی پس اول وقت ظہر سے تا بقدر ادائے نماز ظہر موافق حال مصلی
وقت مختص بنماز ظہر ہی اور اسیطرح آخر وقت مین بقدر ادائے نماز عصر موافق حال
مصلی وقت مختص بنماز عصر ہی اور باقی اوقات ظہر و عصر مین مشترک ہین

پس اگر اخر وقت مین شخص حاضر کے لیے نماز عصر کی چار ہی رکعت پڑہنی کا زمانہ باقی رہجای
تو چاہیے کہ یہ شخص نماز عصر کو ادا کرے اور بعد اسکے نماز ظہر بہ نیت قضا بجالای مگر جس صورت
مین شخص حاضر کے لیے اخر وقت مین پانچ رکعت پڑہنی کا زمانہ باقی رہی تو دو نو نمازین
بقصد ادا بجالای اور اگر شخص مسافر کے لیے تین رکعت نماز پڑہنی کا زمانہ باقی رہی تو وہ بہی
ظہر و عصر بہ نیت ادا پڑہی اور نماز مغرب کا وقت بعد غروب آفتاب آتا ہی اور علامت غروب
آفتاب کے یہ ہی کہ حمرت مشرقیہ نصف آسمان سے گذر جای اور اخر وقت مغرب کا یہ ہی کہ نصف
شب مین چار رکعت نماز عشا پڑہنی کا زمانہ باقی رہجای اور وقت عشا بعد مقدار ادای نماز
مغرب آجاتا ہی اور نصف شب تک باقی رہتا ہی اور نماز صبح کا وقت اوسوقت داخل ہوتا ہی
کہ جسوقت مشرق کے طرف عرض مین کنارہ آسمان پر ایک سفیدی ظاہر ہو اور مثل چادر
سفید کے پہیلتے جای اور انتہای وقت نماز صبح طلوع آفتاب تک ہی اور وقت نماز داخل ہونی
مین گمان کافی نہین ہی ہر چند وہ گمان ایک عادل کی گواہی یا موذن معتمد کے اذان سے
حاصل ہو مگر جس صورت مین حصول یقین دشوار ہو بسبب ابر یا بسبب شب ماہ وغیرہ تو بضرورت
گمان پر اکتفا جائز ہی مقصد تیسرا قبلہ کے بیان مین واضح ہو کہ جو لوگ کعبہ کو دیکہتے ہین اونہین
استقبال کعبہ واجب ہی اور جو لوگ نہین دیکہتے اونکا قبلہ جہت کعبہ ہی یعنی وہ جانب کہ جسمین بیچ
خانہ کعبہ واقع ہوا ہی لیکن یہ مقصود نہین ہی کہ وہ جانب بتمامہ قبلہ سمجہا جای گا بلکہ اوتنی مقدار مطلوب
ہی کہ اگر نماز پڑہنی والے کے مقام سجدہ سے ایک خط کہینچا جائی تو وہ خط کسی جزو کعبہ تک
پہونچی اور خانہ کعبہ کے شناخت ستارون سے اور قبور مسلمین و مساجد او رعلم ہیئت
سی حاصل ہوتی ہی اور اگر علم ممکن نہو تو گمان بہی کافی ہی اگرچہ وہ گمان کسی کافر یا مرد فاسق کے
کہنی سے حاصل ہو جائی اور اگر بعد نماز کے ظاہر ہو کہ پشت بقبلہ نماز پڑہی ہی پس اگر وقت
نماز باقی ہو تو اعادہ کری اور اگر وقت باقی نہو تو اوس نماز کی قضا واجب نہین ہی لیکن احوط
یہ ہی کہ بقصد قضا اوس نماز کو ادا کری اور اگر معلوم ہو جای کہ قبلہ سی عین دہنی یا بائین جانب نہ تہا

تو اعادہ نماز لازم ہی اور قضا لازم نہین ہی اور اگر قبلہ دہنی اور بائین جانب کی درمیان مین
واقع ہو تو نہ اعادے کی احتیاج ہی نہ قضا کی حاجت ہی مقصد چوتھا مکان مصلی مین اسمین
دو امر واجب ہین پہلا امر مکان کا مباح ہونا کہ مکان غصبی نہو پس اگر غصبی ہو تو اذن مالک
لازم ہی اور اذن کے لئی فحوی کافی ہی مثل اسکی کہ کوی شخص کہی کہ مین راضی ہون کہ تم میری
مکان کو بیچ ڈالو پس اس نہج کے تقریر سے نماز پڑہنی کی اجازت بطریق اولی پای جاتی
ہی اور مہمان کی لئی شاہد حال کافی ہی اگر مہمان نماز پڑہنا چاہی تو اوسی اذن صریح کی ضرورت
نہین ہی اور مثل صحرا اور کاروان سرا اور مانند ان مقامات کے بہی نماز جائز ہی دوسرا
امر خالی ہونا مکان کا ہی اوس نجاست سی کہ وہ نجاست لباس اور بدن مصلی کو نجس کری
حالانکہ وہ نجاست معفو نہو لیکن مقام سجدہ کا طاہر ہونا لازم ہی اور جس صورت مین
کشتی سے اوترنا ممکن نہو اوس صورت مین بلکہ اختیاراً بہی کشتی پر نماز پڑہنا جائز ہی لکن
احوط یہی کہ اگر زمین پر اوترنا ممکن ہو تو اوترکر نماز پڑہی اور جمیع افعال نماز مین رو بقبلہ
ہونا بشرط امکان واجب ہی اور اگر کل افعال مین استقبال قبلہ ممکن نہو تو جسقدر ممکن
ہو سکی تکبیرۃ الاحرام مین رو بقبلہ ہونی کی رعایت ملحوظ رکہی مقصد پانچوان بیان لباس
مصلی مین لباس مصلی مین پانچ امر واجب ہین پہلی یہ کہ لباس غصبی نہو جیسا کہ مکان مصلے
مین مذکور ہوا دوسری یہ کہ مرد کے لئی حالت اختیار مین محض ریشم کا لباس نہو لیکن
حالت ضرورت مین مثل سرمای شدید جائز ہی تیسری طلا نہو کہ مرد کی نماز لباس اور
زیور طلا پہنکر صحیح نہین ہی اور طلای مسکوک اور غیر مسکوک حالت نماز مین رکہنا حرام نہین
ہی چوتھے لباس کا طاہر ہونا مگر اون نجاستون کا ہونا کہ جو معفو ہین مضایقہ نہین رکہتا
پس مخفی نرہی کہ زخم اور دمل کا خون جبتک وہ زخم یا دمل اچہا نہو معفو ہی اور وہ نجاست
کہ ازالہ مین اوسکی مشقت شدید اور عسر و حرج ہو وہ بہی معفو ہی اور نجاست اوس لباس
کی کہ دور کرنا اوس لباس کا باعث اذیت شدید ہو وہ بہی معفو ہی اور اوس شخص کی بول کی

نجاست کہ جو عارضہ سلس البول رکھتا ہو اگر ہر روز ایکمرتبہ طاہر کری تو معفو ہی اور نجاست
اوس عورت کی لباس کے جو بچی کو پرورش کری لڑکا ہو خواہ لڑکی بول ہو خواہ غائط
اگر ہر روز ایکمرتبہ طاہر کری اور دوسرا لباس نرکہتی ہو تو معفو ہی اور خون کمتر از درہم کہ مقدار
اوسکی بقدر ہتیلے کی گرٹہی کے ہی بنا بر اقوی معفو ہی اور نجاست اوس لباس کی جس سے
عورتین نہ چہپی وہ بہی معفو ہی پانچوین یہ کہ پوست اور کل اجزا حیوان حرام گوشت کی نہو
یعنی بال یا کہال سی جانور حرام گوشت کے نماز درست نہین ہی اور جانور حلال گوشت
کی کہال پہنکر نماز درست ہی بشرطیکہ میتہ نہو اور بال مین بہی اوسکی نماز جائز ہی اور پوست
خز اور سنجاب اور اجزا انسان اگر طاہر ہون مثل بال اور ہڈی اور پسینہ اور دود وغیرہ کی تو
یہ سب مخل نماز نہین ہین اور موم شہد اور شہد اور مچہر کا خون اور مثل اسکی بعض حشرات الارض
بہی قباحت نہین رکہتی فصل پہلی واجبات نماز مین اور وہ آٹہہ ہین پہلے قیام مخفی نہی
کہ تنہا نہ واجب ہین حالت تکبیرۃ الاحرام مین کہڑا ہونا واجبات سی ہی اور حمد اور سورہ
پڑہنی کے حال مین اور بعد رکوع بہی قیام واجب ہی اور حالت تکبیرۃ الاحرام اور قیام
متصل برکوع رکن ہی اور مراد رکن نماز سی یہ ہی کہ عمداً اور سہواً ترک کرنا اوسکا نماز کو باطل
کرتا ہی اور واجب غیر رکن کی عمداً ترک کرنے سی نماز باطل ہوتی ہی اور اگر سہواً ترک
کری تو مضائقہ نہین ہی اور قیام مین چند چیزین واجب ہین پہلی استقلال یعنی تکیہ کسی چیز پر
نکری اسطرح سی کہ اگر وہ چیز جدا ہو تو مصلی گر پڑی اور بعض کی لئی تکیہ کرنا بیٹہنی پر اوس
سے تکیہ کر کی بیٹہنا ہیچہ کرنی پر اور سید ہا بیٹہنا خم ہونی پر مقدم ہی اگر مطلق بیٹہنی سی عاجز ہو تو
دہنی پہلو سی لیٹنا بائین پہلو پر اور بائین پہلو سی چت لیٹنا مقدم ہی دوسری سیدہا کہڑا ہونا
تیسری دونون پاؤن سی بطور متعارف کہڑا ہونا اور پنجون سی یا ایڑیون سی یا ورمثل اسکی کہڑا
ہونا کافی نہین ہی چوتہی پاؤنکو بہت دور نہ رکہنا کہ عرف مین اوسی کہڑا ہونا نہ کہا جائی پانچوین
استقرار کہ راہ نہ چلی چہٹی طمانینت کہ حرکت نکری دوسرا واجب نیت ہی اور نیت ارادہ کرنا سی

فعل کا ہی اور لازم ہی اوسمین تعین کرنا فعل کا اگر مشترک ہو اور ضرور ہی قصد قربت او رنیت شرط
خارج ہی نہ جزو داخل ور اسیقدر کافی ہی کہ مثلاً قصد کری کہ نماز صبح پڑہتا ہون قربۃً الی اللہ اور
قصد وجوب اور ادا احوط ہی تیسرا واجب تکبیرۃ الاحرام ہی یہ واجب بہی ہی اور رکن بہی ہی
اور سات چیزین اس مین واجب ہین پہلی عربی مین کہنا دوسری بعد نیت کے فوراً کہنا
تیسری لفظ اللہ اکبر کا ترتیب اور موالات کی ساتہہ ادا کرنا اور درمیان حرفونکی فاصلہ
قرار ندینا چوتھی ہمزۂ اکبر کو وصل نکرنا اور اسیطرح ہمزۂ اللہ مین احتیاطاً وصل نکرنا پانچوین
اسطرح کہنا کہ دوسرا سنی یا خود سُنی چہٹی حرفونکو مخرجون ہی ادا کرنا ساتوین بالخصوص اللہ
اکبر کہنا اور عوض مین اوسکی مثلاً اللہ اعظم کہنا جائز نہوگا چوتہا واجب قراءت ہی یعنی
حمد اور سورہ کا مع بسم اللہ نماز صبح مین اور پہلی دو رکعتون مین نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا
پڑہنا اور مغرب کے ایک رکعت آخر اور چہار رکعتی نمازون مین آخر کی دو رکعتون مین اختیار ہی
چاہی سورہ حمد پڑہی یا تسبیحات اربعہ پڑہی لیکن تسبیحات اربعہ پڑہنا افضل ہی اور تسبیحات اربعہ
کا ایک مرتبہ پڑہنا واجب ہی اور علاوہ اسکی دو مرتبہ مستحب ہی اور صورت تسبیحات اربعہ کی
یہ ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور قراءت مین
چند چیزین واجب ہین پہلی ادا کرنا حرفونکا مخارج سی اسطرحسی کہ تمیز درمیان حرفونکے عرف
عرب مین حاصل ہو جاہی اور زیادہ اس سی لازم نہین ہی دوسری صحیح پڑہنا لفظونکا اور
اعراب کا تیسری عربی مین پڑہنا چوتہی ترتیب درمیان حمد اور سورہ اور انکی آیتون اور کلمونکی
پانچوین موالات عرفی الفاظ اور آیات مین اسطرحسی کہ فاصلہ زیادہ درمیان حرفون اور
کلمات اور آیات کی نہو کہ سلسلہ نظم قراءت ٹوٹ جاہی چہٹی تعین کرنا سورہ کا قبل شروع
کرنے بسم اللہ کی اور عادت بمنزلہ تعین کے ہی بلکہ لازم ہونی مین تعین سورہ کی تامل ہی لیکن
احوط تعین ہی ساتوین مردونکے لئی نماز صبح اور دو رکعت اول نماز مغرب اور عشا مین جہر
اور اسکی سوا مین اخفات چاہئی اور جہر اور اخفات فقط حمد و سورہ مین ہی اور باقی مین اذکار نماز مین

ہان بسم اللہ مین جہر مستحب ہی اگرچہ نماز اخفاتی مین ہو اور عورت کو مقام جہر مین اختیار ہی
درمیان جہر اور اخفات کی اگر آواز اوسکی نامحرم نہ سنی اور جائز ہی ایک سورہ کو چھوڑ کی
دوسری سورہ کو پڑہنا قبل نصف پڑہنی کے لیکن سورہ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا
الکافرون نہو کہ شروع کر کی چہوڑنا انکا نماز فریضہ یومیہ مین جائز نہین ہی پانچوان واجب
رکوع ہی یہ رکن ہی ایک دفعہ ہر رکعت مین اور چند چیزین اسمین واجب ہین پہلی خم ہونا
اسطرحسی کہ ممکن ہو پہونچنا کسیقدر انگلیونکی باطن کا زانو پر اور ہاتہہ زانو پر رکہنا واجب
نہین ہی دوسری ذکر یعنی کہنا ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ
یا تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کا تیسری صحیح کہنا ذکر کا اور ادا کرنا اوسکی حرفونکا مخارج سی چوتہی
ذکر شروع کرنے کے وقت اتنا ٹھہرنا کہ وہ ذکر تمام ہو جای پانچوین سر اوٹہانا چھٹی ٹہرنا
بعد سر اوٹہانیکی چہٹا واجب ہر رکعت مین دو سجدونکا بجالانا ہی اور دونون سجدی
ملکی ایک رکن ہو جاتا ہی اور چند چیزین اسمین واجب ہین پہلی سات اعضا کو زمین پر
بقدر مسمی رکہنا اور وہ اعضا پیشانی اور دو کف دست اور دو زانو اور دو انگوٹہی پاؤن
کے ہین اور جو جانب انگوٹہونکا زمین پر رکہی کافی ہی دوسری سب اعضا پر کل بدن
کا بار ڈالنا تیسری پیشانی رکہنی کی جگہہ کا کہڑی ہونیکی جگہہ سی زیادہ چار انگل
سی پست اور بلند ہونا اور بلندی اور پستی پانچ اعضا باقی ماندہ کی مضائقہ نہین
رکہتی چوتہی ذکر کرنا یعنی ایک مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ یا تین مرتبہ
سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا پانچوین شروع ذکر سی جبتک کہ ذکر تمام کری توقف کرنا چھٹی
پیشانیکا خاک پر یا اوس چیز پر کہ خاک سی اوگی ہو رکہنا لیکن وہ چیز کہانی اور پہننی کی
نہو ساتوین سر اوٹہانا اور درمیان دو سجدونکے توقف کرنا آٹھوین ذکر کا صحیح کہنا اور
اوسکی حرفونکا مخارج سی ادا کرنا ساتوان واجب تشہد ہی کہ نماز دو رکعتی مین ایکمرتبہ اور
سہ رکعتی اور چہار رکعتی مین دو مرتبہ اسکا کہنا واجب ہی اور چند چیزین تشہد مین واجب ہین

پہلے شہادتین کو اسطرح ادا کرنا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ دوسرے تشہد کا حالت نشست مین پڑھنا تیسرے رعایت طمانینت اور پڑھنے کے حال مین بدن کو مستقر رکھنا چوتھے صحیح پڑھنا اور ادا کرنا حرفون کا مخرج مخارج سے پانچوین موالات اور ترتیب مذکور کرساتھ پڑھنا آٹھون واجب سلام ہی اور یہ جزو نماز ہی اور صیغہ اوسکا یہ ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور دونو صیغونمین جسکو پہلے کہے گا نماز سے خارج ہو جائیگا اور کہنا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا احتیاط ہی اور واجبات سلام کے مثل واجبات تشہد کے ہین خاتمہ ادعیہ تعقیبات نماز پنجگانہ اور سجدہ شکر کے بیان مین اس باب مین آٹھ فصلین ہین فصل پہلی بیان مین ادعیہ تعقیب نماز پنجگانہ کے کتاب خلاصۃ الاعمال مین لکہا ہی کہ جناب باری نے کلام مجید مین فرمایا ہی فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرمایا کہ حاصل معنی اس آیہ کی یہ ہین کہ جب نماز سی فارغ ہو تو تعقیب اور دعا مین مشغول ہو اور حاجات اپنی حق تعالے سی طلب کرو اور امید اپنی قطع نکرو اور اونہین حضرت سے منقول ہی کہ حق سبحانہ وتعالے نی بہترین ساعات مین نمازونکو واجب کیا ہی پس چاہیئے تمکو کہ بعد ہر نماز کی دعا کرو اور حضرت امیر المومنین ع سی منقول ہی کہ تعقیب بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر روزی کو زیادہ کرتی ہی انتہی کتاب عین الحیوۃ مین بسند معتبر حضرت صادق ع سی منقول ہی کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی مکہ معظمہ کو فتح کیا تو نماز ظہر کو نزدیک حجر الاسود اپنی اصحاب کے ساتھ ادا فرمایا اور جب سلام سے فارغ ہوئی تین مرتبہ دست مبارک کو اوٹھایا اور تین مرتبہ اللّٰهُ اَكْبَرُ فرمایا پس یہ دعا پڑہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ

الملک وله الحمد یحیی و یمیت وهو علی کل شیء قدیر پس اپنے اصحاب کی طرف منھ کیا اور فرمایا
کہ ان تین تکبیرونکو اور اس دعا کو بعد ہر نماز واجب ترک نکرو جو شخص کہ بعد سلام نماز اسکو پڑھتا ہے
بتحقیق کہ وہ ادا کرتا ہے جو کچھ کہ اوسپر شکر حق تعالی سے تقویت اسلام اور اہل اسلام سے واجب ہے
اور مقباس المصابیح و جمال الصالحین اور مصباح کفعمی مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہے از انجملہ تسبیح جناب
فاطمة الزہرا صلوات اللہ علیہا ہے اسکی فضیلت مین بے انتہا حدیثین وارد ہوئی ہین چنانچہ
مقباس المصابیح مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حکم کرتے ہین ہم اپنے اطفال کو بمداومت تسبیح
فاطمہ زہرا علیہا السلام کا جیسا کہ حکم کرتے ہین ہم انکو نماز کی لیے پس اسکو ترک نکرو جو شخص کہ اسپر
مداومت کرے بدبخت اور شقی نہین ہوتا ہے اور روایت معتبر مین وارد ہوا ہے کہ ذکر کثیر کہ خدا
قران مجید مین اوسکی طرف حکم فرماتا ہے وہ تسبیح حضرت فاطمہ زہرا ہے اور جو کہ بعد ہر نماز کے اسپر
مداومت کرے تو اوسنے خدا کو بہت یاد کیا اور آیہ کریمہ واذکروا اللہ ذکرا کثیرا پر عمل کیا
اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کی قرات کرے
بعد اسکی استغفار کرے تو خدا اوسکو بخشدیتا ہے اور یہ تسبیح زبان سے سو مرتبہ ادا ہوتی ہے مگر ترازوے عمل مین اسکے
ہزار مرتبہ ہوتی ہین اور یہ تسبیح خدا کو خوش کرتی ہے اور شیطان کو دور کرتی ہے اور بسند ہای صحیح
حضرت صادق سے منقول ہے کہ جو شخص تسبیح حضرت فاطمہ بعد ہر نماز پڑھے قبل اسکے کہ اپنے پانوکو صورت
نشست نماز سے پھیرے بخشدیا جاتا ہے اور بہشت اوسپر واجب ہوتا ہے اور حدیث معتبر مین حضرت نے فرمایا
کہ تسبیح فاطمہ زہرا کو بعد ہر نماز کے پڑھنا بہتر ہے اوسسے کہ ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھے اور روایت معتبر
مین حضرت امام محمد باقر سے مروی ہے کہ عبادت الہی نہین کی گئی ہے ساتھ کسی چیز کے تحمید اور تعظیم سے
کہ بہتر تسبیح فاطمہ سے ہو اور اگر اوس سے کوئی چیز بہتر ہوتی تو حضرت رسول اوسی حضرت فاطمہ کو
عطا کرتے اور حدیثین فضیلت مین اسکی بہت ہین یہ کتاب گنجایش اونکی ذکر کی نہین رکھتی اور کیفیت
مین اوس تسبیح کی حدیثون مین اختلاف ہے اور مشہور یہ ہے کہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پھر
تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہے اور بعض روایات مین سبحان اللہ پہلے الحمد للہ کے وارد ہوا ہے

اور بعضی علمانی اسطرح جمع کیا ہی کہ بعد نماز کی بطریق اول پڑہی اور سونی کی وقت
بطریق ثانی پڑہی اور بطریق اول کہ مشہور ہی مطلقا اولی ہی اور سنت ہی کہ بعد تمام
کرنی تسبیح فاطمہ علیہا السلام کی ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہی چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام
سی روایت ہی کہ جو شخص بعد نماز فریضہ تسبیح فاطمہ علیہا السلام پڑہی اور بعد اوسکی ایکمرتبہ
لا الہ الا اللہ کہی تو خدا اوسکو بخش دیتا ہی اور بہتر یہ ہی کہ تسبیح تربت امام حسین علیہ السلام
پر پڑہی اور یہ امر سب اذکار مین سنت ہی اور ہمیشہ تسبیح تربت حضرت امام حسین علیہ السلام
کو ہمراہ رکہنا مستحب ہی اور ہر بلا کے لئی حرز ہی اور باعث ثواب بی انتہا کا ہی اور
منقول ہی کہ ابتدا مین حضرت فاطمہ علیہا السلام نی بالونکا ڈورا بٹا تہا اور اوسمین گرہین
دی تہین اور اوسپر ذکر تسبیح فرماتی تہین یہانتک کہ حضرت حمزۃ بن عبد المطلب شہید
ہوی پس حضرت فاطمہ علیہا السلام نی اون شہید بزرگوار کی خاک تربت لی اور تسبیح
بنائی اور اوسپر تسبیح پڑہتی تہین بلکہ اور آدمیون نی بہی ایسا ہی کیا اور جب سید الشہدا
حسین بن علی شہید ہوی تو سنت ہوا کہ تربت ہی اون امام مظلوم علیہ السلام کی
تسبیح بنائین اور اوسپر ذکر خدا کیا کرین اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام سی روایت
ہی جو شخص تسبیح تربت امام حسین ع کو ہاتہہ مین رکہتا ہو اور ذکر کو بہول جای تو
ثواب ذکر اوسکی لئی لکہا جاتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ تسبیح
تربت امام حسین ع ای اسکی کہ آدمی ذکر کری بنفسہ خود ذکر و تسبیح خدا بجا لاتی ہی اور
حضرت نی ارشاد فرمایا کہ ایک ذکر یا استغفار کہ تسبیح تربت امام حسین علیہ السلام پر
کیا جای وہ ستر ذکر و استغفار کی برابر ہی اور اگر بلا ذکر اس تسبیح کو پہرا دی تو ہر دانہ پہرانی
کے عوض مین سات تسبیحین اوسکی لئی لکہی جاتی ہین اور دوسری روایتین وارد
ہی اگر ذکر کی ساتہہ پہرائی تو ہر دانی پر چالیس حسنہ اوسکی لئی لکہی جائینگی اور اگر ذکر
بہول جای اور پہرائی تو ہر دانہ کی عوض مین بیس حسنہ اوسکی لئی لکہی جائینگی اور روایات

مین وارد ہی کہ حوران بہشت جب کسی فرشتی کو دیکھتی ہین کہ زمین پر جاتا ہی تو اوس سے التماس کرتی ہین کہ تسبیح تربت حضرت امام حسین علیہ السلام ہماری واسطے لانا اور بحدیث صحیح مین حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ مؤمن کو چاہیی کہ پانچ چیزون سی خالی نہو مسواک اور کنگہی اور جانماز اور تسبیح کہ اوسمین چونتیس دانہ ہون اور انگشتر عقیق ہر چند تسبیح خام و پختہ دونون خوب ہین مگر پکی تسبیح بہتر ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو تسبیح تربت حسین علیہ السلام پر ایک تسبیح پڑہی تو حق تعالی اوسکی لئی چارسو حسنہ تحریر فرماتا ہی اور چارسو گناہ اوسکی محو کرتا ہی اور چارسو حاجتین اوسکی برلاتا ہی اور اوسکی لئی چارسو درجہ بہشت مین بلند کرتا ہی اور مستحب ہی کہ ڈورا اوسکا نیلا ہو برنگ آسمان از انجملہ تسبیحات اربعہ ہین چنانچہ بسند صحیح عین الحیوۃ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ نی اپنی اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ لباس و ظروف سی اپنی پاس رکھتی ہو اگر اوسی تلی اوپر رکھو تو وہ آسمان تک پہونچین گے یا نہ سب نی کہا یا رسول اللہ ایسا نہین ہو حضرت نی فرمایا چاہتی ہے کہ مین تمکو دلالت کرون اوس عمل پر کہ جڑ اوسکی زمین مین ہی اور شاخین اوسکی آسمان مین ہین اصحاب نی عرض کی یا رسول اللہ ارشاد کیجیی حضرت نے فرمایا کہ ہر ایک تم مین سی جب نماز سی فارغ ہو تو تیس مرتبہ تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑہی بدرستیکہ جڑ اوسکی زمین مین ہی اور شاخین اوسکی آسمان مین ہین اور مزاولت اسکی آدمی کو جلنی سی اور ڈوبنی سی اور مکان کے نیچی دبنی سی اور کنوین مین گرنے سی اور مرگ بد سی محفوظ رکھتی ہی اور یہ تسبیحات باقیات الصالحات مین سی ہین اور کتاب مقباس المصابیح اور جنۃ الواقیۃ اور تہذیب الاحکام مین بہی اس مضمونکو ذکر کیا ہی اور بسند معتبر تفسیر میر سید علی صاحب مرحوم مین حضرت ابی جعفر ؑ سی روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی تسبیحات

اربعہ پڑہی تو حقتعالی ہر تسبیح کی عوض مین اوسکی لئی دو درخت بہشت مین لگاتا ہی کہ
اونمین جمیع انواع کی میوہ پہلتی ہین اور یہ ہی اوسی تفسیر مذکور مین پیغمبر خدا سے
روایت ہی کہ شب معراج مینی فرشتونکو دیکہا کہ زمین بہشت پر عمارت بناتی ہین کہ
اوسمین ایک خشت طلائی ہی اور ایک نقرہ کی ہی اور بعض ہنگام مین اوسکی بنانی مین
توقف کرتی ہین مینی اونسی اسکا سبب پوچہا اونہونی کہا کہ جسوقت ہمکو خرچ ملتا ہی تو
ہم اسکی بنانیمین مشغول ہوتی ہین مینی استفسار کیا کہ خرچ کیا ہی اونہون نی عرض کی کہ
تسبیحات اربعہ کا پڑہنا جسوقت بندۂ خدا تسبیحات اربعہ پڑہنی مین مشغول ہوتا ہی
توہم عمارت بنانیمین مشغول ہوتی ہین ورنہ ترک کرتی ہین اور کتاب عدۃ الداعی
مین بہی یہی مضمون لکہا ہی ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ جناب کلینی بسند
معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو شخص بعد نماز فریضہ
قبل اسی کہ اپنی پاؤن کو پہیری تین مرتبہ اس دعا کو پڑہی تو خدا اوسکی گناہونکو بخشدیتا ہی
اگرچہ وہ گناہ زیادتی مین مانند کف دریا ہون اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اور دوسری روایتمین وارد ہوا ہی
کہ جو شخص اس استغفار کو ہر روز پڑہی تو حقتعالی چالیس گناہ کبیرہ اوسکی بخشدیتا ہی
اور مصباح کفعمی اور جمال الصالحین اور جنۃ الواقیہ اور عین الحیوۃ مین بہی
اس استغفار کو ذکر کیا ہی ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین برقی بسند موثق حضرت
صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہین کہ جو شخص بعد فراغ نماز قبل اسکی کہ زانوؤنکو
اپنی جگہہ سی حرکت دی دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑہی تو حق تعالی چالیس ہزار گناہ
اوسکی محو کرتا ہی اور چار کرور حسنہ اوسکی لئی تحریر فرماتا ہی اور مثل اسکی ہی کہ اس شخص
نی بارہ مرتبہ قرآن کو ختم کیا اور حضرت نی فرمایا کہ مین سو مرتبہ پڑہتا ہون اور تمکو دس مرتبہ
کافی ہی وہ تہلیل یہ ہی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ اِلٰهًا

وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا اور فضیلت اس تہلیل
بہت وارد ہوئی ہی خصوصًا تعقیب نماز صبح اور شام مین اور وقت طلوع وغروب
آفتاب از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی رحمہ اللہ
اور شیخ طبرسی رحمہ اللہ اور کفعمی رحمہ اللہ اور اور علما بسند معتبر حضرت
امام موسٰی بن جعفر سے روایت کرتے ہین کہ منجملہ حقوق واجبہ ہمارے
شیعون پر یہ امر ہی کہ بعد نماز فریضہ جب تک یہ دعا نہ پڑھ لین اوس وقت تک عنوان
نشست تشہد کو نہ بدلین وہ دعا یہ ہی اَللّٰھُمَّ بِبِرِّكَ الْقَدِیْمِ وَرَأْفَتِكَ
بِبَرِیَّتِكَ اللَّطِیْفَۃِ وَشَفَقَتِكَ بِصَنْعَتِكَ الْمُحْكَمَۃِ وَقُدْرَتِكَ بِسِتْرِكَ
الْجَمِیْلِ وَعِلْمِكَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَحْیِ
قُلُوْبَنَا بِذِكْرِكَ وَاجْعَلْ ذُنُوْبَنَا مَغْفُوْرَۃً وَّعُیُوْبَنَا مَسْتُوْرَۃً
وَفَرَائِضَنَا مَشْكُوْرَۃً وَنَوَافِلَنَا مَبْرُوْرَۃً وَّقُلُوْبَنَا
بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَۃً وَّنُفُوْسَنَا بِطَاعَتِكَ مَسْرُوْرَۃً
وَعُقُوْلَنَا عَلٰی تَوْحِیْدِكَ مَجْبُوْرَۃً وَّاَرْوَاحَنَا عَلٰی دِیْنِكَ
مَفْطُوْرَۃً وَجَوَارِحَنَا عَلٰی خِدْمَتِكَ مَقْهُوْرَۃً وَّاَسْمَآئَنَا
فِیْ خَوَاصِّكَ مَشْهُوْرَۃً وَّحَوَآئِجَنَا لَدَیْكَ مَیْسُوْرَۃً وَّاَرْزَاقَنَا مِنْ
خَزَآئِنِكَ مَدْرُوْرَۃً اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ لَقَدْ فَازَ مَنْ وَّالَاكَ
وَسَعِدَ مَنْ نَاجَاكَ وَعَزَّ مَنْ نَادَاكَ وَظَفِرَ مَنْ رَجَاكَ وَغَنِمَ مَنْ
قَصَدَكَ وَرَبِحَ مَنْ تَاجَرَكَ از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہے
کہ جب نماز سے فارغ ہو تو سنت ہی کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ وَارْزُقْنِی الْجَنَّۃَ وَزَوِّجْنِی الْحُوْرَ
الْعِیْنَ ۔ چنانچہ حدیث معتبر مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام

سی منقول ہی بندہ کو چاہیی کہ نماز سی فارغ نہو مگر یہ کہ حق تعالی سی بہشت کا سوال
کری اور خدا کی جناب مین آتش جہنم سی پناہ مانگی اور عرض کری کہ حق تعالی اوسی
حور العین کو تزویج فرمای اور حضرت نی یہ بہی ارشاد فرمایا کہ چار چیزین ہین کہ حق تعالی نی
سخن خلائق کو سنا اور اونہین اون چار چیزونکو عطا کیا کہ ایک و تمین سی حضرت رسول
صلی اللہ علیہ و آلہ ہین اور دوسری بہشت تیسری دوزخ چوتہی حور العین پس جسوقت بندہ
نماز سی فارغ ہو تو چاہیی کہ حضرت رسالت پناہ پر صلوات بہیجی اور خدا سی بہشت کا
سوال کری اور آتش جہنم سی پناہ مانگی اور خدا سی حور العین طلب کری اس لیی کہ جو شخص
حضرت پر صلوات بہیجتا ہی دعا اوسکی مستجاب ہوتی ہی اور جو کہ بہشت کو خدا طلب کرتا ہی
تو بہشت کہتا ہی کہ پروردگار اپنی بندی کو عطا کر جو کچہہ کہ اسنی سوال کیا ہی اور جو شخص خدا
سی امان جہنم کا طالب ہوتا ہی تو جہنم کہتا ہی پروردگار اپنی بندی کو امان دی اوس چیز سے
کہ جسے اس نے امان طلب کی اور جو کہ خدا سی حور العین کا سوال کرتا ہی تو حورین
کہتی ہین پروردگار اعطا کر اپنی بندی کو جو کچہہ بہی اسنی طلب کیا ہی اور بسند صحیح حضرت
صادق علیہ السلام سی قریب اس مضمونکی دوسری روایت مین بہی وارد ہوا ہی اور
آخر مین اوسکی مذکور ہی کہ جو بندہ جا نماز سی اوٹہی اور خدا سے بہشت اور حور العین
اور خلاصی جہنم کا سوال نکری تو حوران بہشت کہتی ہین کہ یہ بندہ ہمارا طالب نہین ہی
اور بہشت کہتا ہی کہ یہ بندہ میری طرف رغبت نہین رکہتا اور جہنم کہتا ہی کہ یہ بندہ میری
شدت عذاب کو نہین جانتا اور حضرت نی ارشاد فرمایا کہ جو بندہ کہ حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام یا صلوات بہیجتا ہی البتہ وہ ہدیہ اوسکا حضرت تک
پہنچتا ہی اور حضرت اوس سلام اور صلوات کو سنتی ہین بسند صحیح حضرت صادق
علیہ السلام سی منقول ہی کہ فراموش نکرو دو چیزون کو کہ تمہاری اوپر واجب ہوئی
ہین پہلی یہ کہ بہشت کو طلب کرو دوسری یہ کہ خلاصی جہنم کی لیی دعا کرو اور

بسند معتبر حضرت صادق سی منقول ہی کہ اگر ایک حور بہشت کی اہل دنیا پر نظر کری اور
ایک گیسو اپنا انکو دکہائی تو ہر آئینہ سب اہل دنیا اوسکی مفتون اور عاشق ہو جائین
اور جو شخص نماز سے فارغ ہو کر حور العین کو خدا سی طلب نہین کرتا تو حورین کہتی
ہین کہ یہ بندہ ہماری طرف سی کسقدر بی رغبت ہی اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام مین مذکور ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ شب معراج
قصر ہای بہشت مجہکو دکہلائی گئین مینی دیکہا کہ وہ قصر سونی اور چاندی کی اینٹون سے
بنائی گئی ہین اور بجای گچ اوس مین مشک و عنبر صرف ہوا ہی لیکن بعض کنگری بلند
ہین اور بعض بلند نہین ہین جب مینی جبرئیل سی اسکا سبب پوچہا تو اونہون نی
بیان کیا کہ جو قصر کنگرہ نہین رکہتی وہ اوس جماعت کی قصر ہین کہ جو نماز کی بعد آپ
اور آپ کی آل پر صلوات نہین بہیجتی آخر الجملہ کتاب مقباس المصابیح مین کلینی
اور ابن بابویہ وغیرہ سی بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ شیبہ
ہذیلی خدمت مین حضرت رسالت پناہ صلعم کی حاضر ہوا اور اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ
مین پیر ہو گیا ہون قبل ازین مجہی جن اعمال کی عادت تہی مثل نماز اور روزہ اور حج و جہاد
اب میری قوت وفا نہین کرتی کہ مین ان اعمال کو بجا لاؤن تعلیم فرمائیے مجہکو وہ
کلام تعلیم فرمائے کہ خدا مجہی بسبب اوسکی نفع بخشی اور وہ مجہپر سبک اور آسان
ہو حضرت نی فرمایا کہ پہر کہو اوسنی تین مرتبہ اس سخن کو بیان کیا حضرت نی فرمایا کوئی
درخت اور کوئی سنگ ریزہ تیری گرد و پیش باقی نہین رہا مگر یہ تجہ پر ترحم کرکی تیری
لئی اوسنی گریہ کیا پس جسوقت تو نماز صبح سی فارغ ہو تو دس مرتبہ یہ دعا پڑہ مؤلف
نی اس دعا کو یہان ترک کیا انشاء اللہ تعقیب صبح مین بیان ہوگی پہر حضرت نی ارشاد
فرمایا کہ خدا تجہکو اس دعا کی برکت سی کوری اور دیوانگی اور خورہ اور مفلسی اور پریشانی
اور خرف ہونی سی محفوظ رکہی گا شیبہ نی عرض کی یا رسول اللہ یہ تو میری دنیا کی لیکی

سیرہی آخرت کی لئی بہی کوئی چیز فرمائی حضرت نی فرمایا کہ بعد ہر نماز کی یہ دعا پڑہا کیا کر
اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ وَ اَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَ انْشُرْ عَلَیَّ
مِنْ رَحْمَتِکَ وَ اَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ جو شخص
اس دعا کو بعد ہر نماز کی پڑہی اور مرنیکی وقت تک عمداً ترک نکری تو جسوقت صحرای
محشر مین آئیگا آٹھون دروازی بہشت کی اوسکی لئی کھولی جائینگی اور تہذیب
الاحکام اور مصباح کفعمی اور عدۃ الداعی مین بہی یہ دعا لکہی ہی آز انجملہ
کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ مفید رحمہ اللہ کتاب مجالس مین محمد
بن حنفیہ رض سی روایت کرتی ہین کہ ایک روز حضرت امیر المومنین ع گرد خانہ کعبہ طواف کرتی
تہی ناگاہ ایک شخص کو دیکہا کہ ہاتہہ سی پردہ کعبہ تہامی ہوئی یہ دعا پڑہتا ہی جناب
امیر المومنین علیہ السلام نی ارشاد فرمایا کہ تیری یہی دعا ہی وسنی عرض کی ہان کیا
آپ نی میری دعا کو سماعت فرمایا حضرت نی ارشاد کیا کہ ہان منی سنا بعد اسکی حضرت
نے کہا کہ بعد نماز کے اس دعا کو پڑہا کر بخدا جو مومن کہ بعد ہر نماز کے اس دعا کو پڑہی تو
حق تعالی اوسکی گناہونکو بخشدیتا ہی ہرچند بعدد ستارہ ہای آسمان اور قطرہ ہای
باران اور ریگ زمین اور ذرہ ہای خاک ہون پس حضرت امیر المومنین ع نی فرمایا کہ
مین اس دعا کو جانتا ہون اور حقتعالی واسع العطا اور کریم ہی اوس شخص نی عرض
کی یا امیر المومنین علیہ السلام آپ ہر دانا سی داناتر ہین آپنی سچ فرمایا اور وہ شخص حضرت
خضر علیہ السلام تہی دعا یہ ہی یَا مَنْ لَا یَشْغَلُہٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ یَا مَنْ لَا یُغَلِّطُہٗ
السَّائِلُوْنَ یَا مَنْ لَا یُبْرِمُہٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّیْنَ اَذِقْنِیْ بَرْدَ عَفْوِکَ
وَمَغْفِرَتِکَ وَحَلَاوَۃَ رَحْمَتِکَ آز انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ
سید ابن طاؤس رض بسند معتبر جمیل بن دراج سی روایت کرتے ہین کہ ایک شخص خدمت
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مین آیا اور اوسنی عرض کیا کہ ای مولا میری

سن میرا زیادہ ہوگیا ہی اور عزیز میری مرگئی ہین اور مین کوئی مونس نہین رکھتا ڈرتا ہون کہ مین بھی نہ مرجاؤن حضرت نی فرمایا کہ برادران مومنین صالحین بنس کی بیلیے اقارب سی بہتر ہین اگر تو اپنی اور اپنی عزیزون و دوستون کی درازی عمر چاہتا ہی تو اس دعا کو بعد ہر نماز کی پڑہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ رَسُوْلَكَ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ قَالَ اِنَّكَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِيْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ كَتَرَدُّدِيْ فِيْ قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَآءَتَهٗ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ لِاَوْلِيَآئِكَ الْفَرَجَ وَالْعَافِيَةَ وَالنَّصْرَ وَلَا تَسُؤْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَلَا فِيْ اَحَدٍ مِّنْ اَحِبَّتِيْ اور اگر منظور ہو تو ایک ایک کا اپنی دوستونمین سی نام لی وَلَا فِيْ فُلَانٍ وَلَا فِيْ فُلَانٍ راوی کہتا ہی کہ مینی جب اس دعا پر مداومت کی تو اسقدر میری عمر دراز ہوئی کہ مین اپنی زندگی سی ملول ہوگیا اور یہ دعا نہایت معتبر ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی بسند معتبر محمد بن سلیمان دیلمی سی روایت کرتے ہین کہ مینی حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت مین عرض کی کہ آپکی شیعہ کہتی ہین کہ ایمان کی دو قسمین ہین ایک تو یہ کہ مستقر و ثابت ہی اور دوسری یہ کہ امانت سونپا گیا ہی اور زائل ہوجاتا ہی لہذا مجھکو ایسی دعا تعلیم فرمایئے کہ جسوقت مین اوس دعا کو پڑہون تو ایمان میرا کامل ہوجائے اور زائل نہو حضرت نے فرمایا کہ بعد ہر نماز واجب کے یہ دعا پڑہا کر رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَّبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَّبِعَلِيٍّ وَّلِيًّا وَّاِمَامًا وَّبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ

عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوسَى
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّةِ بْنِ
الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَئِمَّةً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ بِهِمْ
اَئِمَّةً فَارْضِنِیْ لَهُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور تہذیب الاحکام
مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ
کفعمی روایت کرتے ہین کہ رسالت پناہ نی شب معراج ایک فرشتہ کو دیکھا کہ ہزار ہزار سر
رکہتا تھا اور ہر ایک سر مین ہزار ہزار چہری رکہتا تھا اور ہر ایک چہرہ مین ہزار ہزار موںہ
رکہتا تھا اور ہر ایک مونہہ مین ہزار ہزار زبانین رکہتا تہا اور ہر ایک زبان مین ہزار
ہزار لغت رکہتا تہا ایک دن اوسنی خدا سی سوال کیا کہ آیا کوئی تیرا بندہ ہی کہ اوسکی
عبادت مثل میری عبادت کی ہو حق تعالی نی اوسپر وحی نازل فرمائی کہ زمین پر میرا
ایک بندہ ہی کہ عبادت اوسکی تجسے زیادہ تر اور تسبیح اوسکی تجسی بیشتر ہی فرشتہ نی حق
تعالی سی رخصت طلب کی کہ اوسکی زیارت کے لئی جائی جب رخصت پائی تو
زمین پر آیا کوئی عبادت اوسکی نہ دیکھی مگر یہ کہ بعد ہر نماز یہ تسبیح پڑہتا تہا سُبْحَانَ
اللّٰهِ کُلَّمَا سَبَّحَ اللّٰهَ شَیْءٌ وَکَمَا یُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ یُسَبَّحَ
وَکَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَکَمَا یَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ
جَلَالِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کُلَّمَا حَمِدَ اللّٰهَ شَیْءٌ وَکَمَا یُحِبُّ اَنْ
یُحْمَدَ وَکَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَکَمَا یَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ
وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کُلَّمَا هَلَّلَ اللّٰهَ شَیْءٌ وَکَمَا یُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ یُهَلَّلَ وَکَمَا هُوَ
اَهْلُهٗ وَکَمَا یَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کُلَّمَا
کَبَّرَ اللّٰهَ شَیْءٌ وَکَمَا یُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ یُکَبَّرَ وَکَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَکَمَا یَنْبَغِیْ
لِکَرَمِ وَجْهِهٖ وَعِزِّ جَلَالِهٖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی عَدَدِ کُلِّ نِعْمَةٍ اَنْعَمَ بِهَا عَلَیَّ وَعَلٰی کُلِّ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِهٖ مِمَّنْ کَانَ اَوْ یَکُوْنُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا اَرْجُوْا وَمِنْ خَیْرِ مَالَا اَرْجُوْا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَالَا اَحْذَرُ

اور کتاب مصباح کفعمی اور جنة الواقیہ وغیرہ مین بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ کلینی بسند حسن حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتی ہین کہ جو شخص بعد ہر نماز فریضہ کی تین مرتبہ یَا مَنْ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ اَحَدٌ غَیْرُهٗ کہی جو حاجت کہ طلب کری گا روا ہوگی ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین بسند موثق حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جب حق تعالی نی حکم فرمایا کہ ان آیات کو زمین پر لائین تو یہ آیات عرش الہی سی متعلق ہوگی اور انہون نے عرض کی کہ اے پروردگار تو ہمکو اہل خطا اور گنہگارون کی طرف بھیجتا ہی پس حق تعالی نی ان آیات کیطرف وحی فرمای کہ تم زمین پر جاؤ مین اپنی عزت وجلال کے قسم کہاتا ہون کہ آل محمد اور اونکی شیعون سے کوئی شخص تمہاری تلاوت نکری گا مگر یہ کہ مین اپنی رحمتہای پوشیدہ سی اوسکی طرف ستر مرتبہ نظر رحمت کرونگا اور ہر ایک نظر مین ستر حاجتین اوسکی برلاؤنگا اور توبہ اوسکی قبول کرونگا ہرچند گناہ اوسکی عظیم ہون روایت مین ہی کہ جو شخص ان آیات کو بعد ہر نماز کی پڑہی تو مین اوسکو حظیرہ قدس مین مقیم کرونگا ہرچند کسی ہی قسم کا گناہ رکہتا ہو اور اگر ایسا نکرونگا تو ہر روز اوسکی طرف اپنی رحمت خاص سی دیکھونگا اور اگر ایسا نکرونگا تو اوسکی ستر حاجتین برلاونگا کہ ادنی اون حاجتون مین سی عفو سیئات ہی اور اگر یہ بھی نکرونگا تو اوسکو ہر دشمن کے شر سے اپنی پناہ مین رکھونگا اور اوس کے دشمنون کے مقابلہ مین اوسکی مدد کرونگا اور بہشت مین داخل ہونی سے

بجز موت کوئی شی اوسی مانع نہوگی وہ آیات یہ ہین سورۃ الفاتحہ الخ اور آیۃ الکرسی تا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ اور اگر هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ تک پڑھے تو بہتر ہی اور آیۃ الکرسی یہ ہے اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ **اور آیہ شہادت** شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ **اور آیہ ملک** قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور بسند معتبر حضرت موسی بن جعفر علیہما السلام سی منقول ہی کہ جو شخص آیۃ الکرسی کو بعد ہر نماز فریضہ کی پڑہی تو اوسکو کسی گزندسی ضرر نہین پونہچتا اور حدیث معتبر

مین وارد ہی کہ رسول خدا نی ارشاد فرمایا کہ تم سبکو چاہیی کہ بعد ہر نماز فریضہ کے تلاوت آیۃ الکرسی کرو بتحقیق کہ آیۃ الکرسی کی مزاولت و محافظت نہین کرتا مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو شخص بعد ہر نماز کی آیۃ الکرسی پڑہی تو نماز اوسکی مقبول ہوتی ہی اور وہ امان خدا مین رہتا ہی اور خدا اوسکو بلاؤن سی ورگناہون سی محفوظ رکہتا ہی ازانجملہ کتاب **مقباس المصابیح** مین مذکور ہی کفعمی حضرت رسالت پناہ سی روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نی حضرت سے شکایت بیماری او تنگدستی کی حضرت نی فرمایا کہ بعد ہر نماز فریضہ کی یہ دعا پڑہا کر تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا منقول ہی کہ حضرت نی فرمایا کوئی شدت مجہہ وارد نہین ہوئی مگر یہ کہ جبرئیل میری لئی متمثل ہوئی اور اونہون نی کہا کہ یہ دعا پڑہو اور بکثرت احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ وسواس سینہ اور قرض اور پریشانی اور بیماری کی لئی مکرر اس دعا کو پڑہنا چاہیی اور بعضی روایات مین پہلی اس دعا کی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ بہی منقول ہے ازانجملہ کتاب **مقباس المصابیح** مین لکہا ہی کہ شیخ طوسی و کلینی بسند معتبر حضرت صادق سی روایت کرتے ہین کہ حضرت بعد ہر نماز فریضہ کی چار مرد اور چار عورتون پر لعنت کرتے تہی اور اونکی نام لیتی تہی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً وَفُلَانَةً **مولف** کہتا ہی کہ نام اون مردون اور عورتون کی مثل شیطان کی مشہور ہین احتیاج تصریح کی نہین ہی شیخ طوسی بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جا نماز سی نہ اوٹہو یہانتک کہ بنی امیہ پر لعنت کرو پس چاہیی کہ بعد ہر نماز اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي أُمَيَّةَ کہی ازانجملہ کتاب **مقباس المصابیح** مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی و کفعمی و علامہ حلی وغیرہ رحمہم اللہ اور غیرہم نی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی روایت کرتے ہین

کہ حق تعالیٰ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر وحی نازل فرمائی کہ
اے محمدؐ جو شخص تمہاری امت میں سے چاہے کہ میں اوسکی نماز ہائی فریضہ
اور نافلہ قبول کروں تو اوسے چاہیے کہ بعد ہر نماز فریضہ اور نافلہ کے یہ دعا پڑھے
يَا شَارِعَ لِمَلٰئِكَتِهِ الدِّيْنَ الْقَيِّمَ دِيْنًا رَاضِيًا بِهِ مِنْهُمْ لِنَفْسِهِ
وَيَا خَالِقَ مَنْ سِوَى الْخَلِيْقَةِ وَيَا خَالِقَ مَنْ سِوَى الْمَلَائِكَةِ
مِنْ خَلْقِهِ لِلْاِبْتِلَاءِ بِدِيْنِهِ وَيَا مُسْتَخِصًّا مِنْ خَلْقِهِ لِدِيْنِهِ
رُسُلًا اِلٰى مَنْ دُوْنَهُمْ وَيَا مُجَازِيَ اَهْلِ الدِّيْنِ بِمَا عَمِلُوْا
فِي الدِّيْنِ اِجْعَلْنِيْ بِحَقِّ اسْمِكَ الَّذِيْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرَاتِ
مَنْسُوْبٌ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِ دِيْنِكَ الْمُؤْثِرِيْنَ بِهِ بِاِلْزَامِكَهُمْ حَقَّهُ
وَتَفْرِيْغِكَ قُلُوْبَهُمْ لِلرَّغْبَةِ فِيْ اَدَاءِ حَقِّكَ فِيْهِ اِلَيْكَ لَا تَجْعَلْ بِحَقِّ
اسْمِكَ الَّذِيْ فِيْهِ تَفْصِيْلُ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا شَيْئًا سِوٰى دِيْنِكَ عِنْدِيْ
اَبْيَنَ فَضْلًا وَلَا اِلَيَّ اَشَدَّ تَحَبُّبًا وَلَا بِيْ لَاصِقًا وَلَا اَنَا اِلَيْهِ مُنْقَطِعًا
وَاَغْلِبْ بَالِيْ وَهَوَايَ وَسَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَاسْفَعْ بِنَاصِيَتِيْ
اِلٰى كُلِّ مَا تَرَاهُ لَكَ مِنِّيْ رِضًا مِنْ طَاعَتِكَ فِي الدِّيْنِ اور از انجملہ
کتاب مقباس المصابیح میں مذکور ہی کہ ابن بابویہ اور شیخ طوسی و کفعمی وغیرہ حضرت
امیرالمومنینؑ سی روایت کرتی ہیں کہ جو شخص چاہی کہ اوسی موافق اوس مکیال کی کہ
وافی ترین مکیالونکا ہی اجر و ثواب عطا کیا جائی تو بعد تعقیب نماز کی سُبْحَانَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہی کتاب مقباس
میں بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی لا اقل وہ چیز کہ بعد نماز فریضہ مجزی
ہی وہ یہ دعا ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ
اَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ عَافِيَتَكَ فِی اُمُوْرِی كُلِّهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ازانجملہ بسند معتبر منقول ہی کہ محمد بن ابراہیم نی خدمت امام موسی کاظم علیہ السلام مین عریضہ لکھا کہ مین چاہتا ہون کہ مجھی کوئی دعا تعلیم فرمائی تاکہ مین بعد ہر نماز کی پڑہون اور حقتعالی بسبب اوسکی خیر دنیا و آخرت میری لئی جمع کری حضرت نی جواب مین لکھا کہ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَعِزَّتِكَ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَقُدْرَتِكَ الَّتِیْ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَیْءٌ مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنْ شَرِّ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا پڑہا کرازانجملہ ابن بابویہ اور شیخ طوسی وغیرہ نی بسندہای معتبر حضرت صاحب الامر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ بعد ہر نماز فریضہ یہ دعا پڑہتی تھی اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَصْوَاتُ وَلَكَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ وَلَكَ خَضَعَتِ الرِّقَابُ وَاِلَيْكَ التَّحَاكُمُ فِی الْاَعْمَالِ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا خَيْرَ مَنْ اَعْطٰی يَا صَادِقُ يَا بَارِئُ يَا مَنْ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَا مَنْ اَمَرَ بِالدُّعَاءِ وَتَكَفَّلَ بِالْاِجَابَةِ يَا مَنْ قَالَ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ يَا مَنْ قَالَ وَاِذَا سَئَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ وَيَا مَنْ قَالَ يَا عِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ هَا اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ الْمُسْرِفُ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَنْتَ الْقَائِلُ يَا عِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

ازانجملہ کلینی اور ابن بابویہ وغیرہ نے بسندہای صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جبرئیل حضرت یوسف علیہ السلام پاس قیدخانہ مین آئی اور اونہون نے کہا کہ بعد ہر نماز کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا وَّارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ پڑہا کرو ازانجملہ ابن بابویہ رحمہ اللہ نی فرمایا ہی کہ جب تسبیح فاطمہ علیہا السلام سے فارغ ہو تو اس دعا کو پڑہی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَلَکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَعُوْدُ السَّلَامُ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّۃِ الْھَادِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیٍّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ بَاقِرِ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الصَّادِقِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوْسَی بْنِ جَعْفَرِ نِ الْکَاظِمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسَی الرِّضَا اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ نِ الْجَوَادِ اَلسَّلَامُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِ نِ الْھَادِیْ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ نِ الزَّکِیِّ الْعَسْکَرِیِّ اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَائِمِ الْمَھْدِیِّ پس جو حاجت رکہتا ہو خدا سی طلب کری ازانجملہ کلینی نی بسند معتبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جب نماز سے فارغ ہو تو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ عَافِیَۃٍ وَّبَلَآءٍ

وَاجْعَلْنِی مَعَ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ فِی کُلِّ مَثْوًی وَ مُنْقَلَبٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
مَحْیَایَ مَحْیَاهُمْ وَ مَمَاتِی مَمَاتَهُمْ وَاجْعَلْنِی مَعَهُمْ فِی الْمَوَاطِنِ
کُلِّهَا وَ لَا تُفَرِّقْ بَیْنِی وَ بَیْنَهُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کلینی وراور علمانی بسند
معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جو شخص بعد نماز فریضہ یہ دعا پڑہی
تو جبرئیل کی پرون مین سی ایک پر اوسکو گہیر لیتا ہی اور مال وسکا اور جان وسکی اور
اہل وسکی ہر بلا سی محفوظ رہتی ہین اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الْجَلِیْلَ نَفْسِیْ
وَ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ وَ وَلَدِیْ وَ مَنْ یَعْنِیْنِیْ اَمْرُهٗ وَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْمَرْهُوْبَ
الْمَخُوْفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهٖ کُلُّ شَیْءٍ نَفْسِیْ وَ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ
وَ وَلَدِیْ وَ مَنْ یَعْنِیْنِیْ اَمْرُهٗ شیخ مفید علیہ الرحمۃ نی مقنعہ مین ہر نماز کی تعقیب مین
اس دعا کو لکہا ہی اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْعِلْمِ وَ زَیِّنَّا بِالْحِلْمِ وَ جَمِّلْنَا بِالْعَافِیَةِ
وَ کَرِّمْنَا بِالتَّقْوٰی اِنَّ وَلِیَّ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتَابَ وَ هُوَ یَتَوَلَّی
الصَّالِحِیْنَ کلینی نی اور علاوہ اونکی ور علمانی بسند معتبر حضرت امام محمد تقی علیہ السلام
سی روایت کی ہی کہ اس دعا کو بعد ہر نماز فریضہ کی پڑہی کہ جان وسکی اور گہر اوسکا اور
مال وسکا اور فرزند وسکی ہر بلا سی محفوظ رہین گے اور عامہ اور خاصہ نی اس دعا کو
اور سندون سی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے بہی روایت کیا ہی دعا یہ ہی
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ
وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ اِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ
بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَ بِقُدْرَتِکَ
عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوةَ
خَیْرًا لِیْ فَاَحْیِنِیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ

خَيْراً اِلٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِى السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةَ
الْحَقِّ فِى الْغَضَبِ وَ الرِّضَا وَ الْقَصْدَ فِى الْفَقْرِ وَ الْغِنٰى وَ اَسْئَلُكَ
نَعِيْماً لَا يَنْفَدُ وَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَ اَسْئَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَ بَرْدَ
الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَ شَوْقاً اِلٰى لِقَائِكَ
مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَ لَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ
الْاِيْمَانِ وَ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرَّشَادِ وَ الثَّبَاتَ فِى الْاَمْرِ وَ الرُّشْدِ
وَ اَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَ حُسْنَ عَافِيَتِكَ وَ اَدَاءَ حَقِّكَ
وَ اَسْئَلُكَ يَا رَبِّ قَلْباً سَلِيْماً وَ لِسَاناً صَادِقاً وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ
وَ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا تَعْلَمُ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَ لَا نَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

مما

نیز انجناب سید ابن طاؤس رضی اللہ عنہ نے بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ جو شخص تسبیح فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پڑہے اور بعد اوسکے یہ دعا پڑہے تو
حق تعالی تمام گناہ اوسکے بخشدیتا ہے اور جس وقت سے یہ دعا پڑہے گا ایک سال تک
تنگدستی اور دیوانگی اور جذام اور برص اور موت بد اور ہر بلا سے کہ جو آسمان سے
زمین پر نازل ہوتی ہے محفوظ رہے گا اور بسبب اس دعا کے اوس کے لئے تا روز قیامت
گواہی اخلاص مع ثواب اخلاص لکھی جائے گی اور ثواب خلاص بہشت ہے راوی نے
عرض کی کہ یہ ثواب اوس شخص کے لئے ہے کہ جو بیس دن تک ہر روز اس دعا کو
پڑہا کرے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بلکہ تمام سال میں اگر ایکمرتبہ بھی پڑہے تو اوسکے لئے یہ
ثواب ہے دعا یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْماً لَبَّيْكَ رَبَّنَا لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى ذُرِّيَّةِ مُحَمَّدٍ

وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ التَّسْلِيْمَ مِنَّا لَهُمْ وَالْاِئْتِمَامَ بِهِمْ وَالتَّصْدِيْقَ لَهُمْ رَبَّنَا اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ وَاٰلَ الرَّسُوْلِ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صُبَّ الرِّزْقَ عَلَيْنَا صَبًّا صَبًّا بَلَاغًا لِلْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَلَا نَكَدٍ وَلَا مَنٍّ مِنْ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ اِلَّا سَعَةً مِنْ رِزْقِكَ وَطَيِّبًا مِنْ وُسْعِكَ مِنْ يَدِكَ الْمَلْاٰى عَفْوًا فَلَا مِنْ اَيْدِىْ لِئَامِ خَلْقِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ النُّوْرَ فِىْ بَصَرِىْ وَالْبَصِيْرَةَ فِىْ دِيْنِىْ وَالْيَقِيْنَ فِىْ قَلْبِىْ وَالْاِخْلَاصَ فِىْ عَمَلِىْ وَالسَّعَةَ فِىْ رِزْقِىْ وَذِكْرَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ عَلٰى لِسَانِىْ وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِىْ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِىْ حَيْثُ نَهَيْتَنِىْ وَبَارِكْ لِىْ فِيْمَا اَعْطَيْتَنِىْ وَارْحَمْنِىْ اِذَا تَوَفَّيْتَنِىْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ازانجملہ بسند صحیح قرب الاسناد اور سوا اوسکی ور کتب معتبرہ سی روایت کی ہی کہ بزنطی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کی کہ حضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ وآلہ پر بعد ہر نماز کے کسطرح سلام کرنا چاہیے حضرت نے فرمایا اسطرح کہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِىْ سَبِيْلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهُ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

از انجملہ ابن بابویہ و شیخ طوسی وغیرہ نی بسند ہای معتبر حضرت امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ سی روایت کی ہی کہ جو شخص چاہی کہ دنیا سی اوس حالت مین انتقال کری کہ اپنی
گناہون سی مثل ریزش پاک ہو اور اوس شخص سی قیامت مین کسی مظلمہ کی پرسش
نکیجائی تو بعد ہر نماز فریضہ کی بارہ مرتبہ سورہ قل ہو اللہ کی تلاوت کری اور ہاتھونکو
آسمان کی طرف کہول کر یہ دعا پڑہی بعد اسکی حضرت نی ارشاد فرمایا کہ یہ ایک راز ہی
کہ مجہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی تعلیم فرمایا اور حکم کیا کہ مین حسن اور حسین
صلوات اللہ علیہما کو تعلیم کرون دعا یہ ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْمَکْنُوْنِ
الْمَخْزُوْنِ الطَّاھِرِ الطُّھْرِ الْمُبَارَکِ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ
وَسُلْطَانِکَ الْقَدِیْمِ یَا وَاھِبَ الْعَطَایَا یَا مُطْلِقَ الْاُسَارٰی
یَا فَکَّاکَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تُعْتِقَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنَ الدُّنْیَا سَالِمًا وَّتُدْخِلَنِی
الْجَنَّۃَ اٰمِنًا وَّاَنْ تَجْعَلَ دُعَائِیْ اَوَّلَہٗ فَلَاحًا وَّاَوْسَطَہٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَہٗ
صَلَاحًا اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۔ از انجملہ دعا حضرت امام حسین ہی چنانچہ
رسالہ رجعت وغیرہ مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جب
نماز سے فارغ ہو دران حالیکہ بیٹہا ہو تو یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
بِکَلِمَاتِکَ وَمَعَاقِدِ عَرْشِکَ وَسُکَّانِ سَمٰوَاتِکَ وَاَرْضِکَ
وَاَنْبِیَائِکَ وَرُسُلِکَ اَنْ تَسْتَجِیْبَ لِیْ فَقَدْ رَھِقَنِیْ مِنْ اَمْرِیْ
عُسْرٌ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِیْ مِنْ عُسْرِیْ یُسْرًا
جو شخص یہ دعا پڑہتا ہی خدا اوسکی امور آسان کرتا ہی اور سینہ اوسکا علم و معرفت سی
کہول دیتا ہی اور اوسکو وقت مرگ شہادت کلمہ توحید تلقین کرتا ہی اور سوا اسکی
اور فضائل بہی اس دعا کی منقول ہین اور مصباح کفعمی مین حضرت امیر سی مروی ہی

کہ بعد ہر نماز کے یہ دعا پڑھے اِلٰهِیْ هٰذِهٖ صَلٰوتِیْ صَلَّیْتُهَا
لَا لِحَاجَةٍ مِنْكَ اِلَیْهَا وَلَا رَغْبَةٍ مِنْكَ فِیْهَا اِلَّا
تَعْظِیْمًا وَطَاعَةً وَاِجَابَةً لَكَ اِلٰی مَا اَمَرْتَنِیْ بِهٖ
اِلٰهِیْ اِنْ كَانَ فِیْهَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ فِیْ رُكُوْعِهَا اَوْ سُجُوْدِهَا
فَلَا تُؤَاخِذْنِیْ وَتَفَضَّلْ عَلَیَّ بِالْقَبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ مفتاح الفلاح میں از جملہ
تعقیبات نماز یہ دعا مذکور ہے کہ مطالب عالیہ پر مشتمل ہے اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِی النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِی اللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا لَاحَ الْجَدِیْدَانِ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا اطَّرَدَ الْخَافِقَانِ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا حَدَی الْحَادِیَانِ وَصَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ مَا عَسْعَسَ لَیْلٌ وَمَا ادْلَهَمَّ ظَلَامٌ
وَمَا تَنَفَّسَ صُبْحٌ وَمَا اَضَاءَ فَجْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ خَطِیْبَ وَفْدِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَیْكَ وَالْمَكْسُوْحُلَلَ الْاَمَانِ
اِذَا وَقَفَ بَیْنَ یَدَیْكَ وَالنَّاطِقَ اِذَا خَرِسَتِ الْاَلْسُنُ بِالثَّنَاءِ
عَلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اَعْلِ مَنْزِلَتَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ وَاَظْهِرْ حُجَّتَهٗ
وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ
وَاغْفِرْ لَهٗ مَا اَحْدَثَ الْمُحْدِثُوْنَ مِنْ اُمَّتِهٖ بَعْدَهٗ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ

وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ
وَاَسْئَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ فِيْ صَلٰوتِيْ وَدُعَائِيْ بَرَكَةً
تُطَهِّرُ بِهَا قَلْبِيْ وَتُؤْمِنُ بِهَا رَوْعِيْ وَتَكْشِفُ بِهَا كَرْبِيْ
وَتَغْفِرُ بِهَا ذَنْبِيْ وَتُصْلِحُ بِهَا اَمْرِيْ وَتُغْنِيْ بِهَا فَقْرِيْ
وَتُذْهِبُ بِهَا ضُرِّيْ وَتُفَرِّجُ بِهَا هَمِّيْ وَتُسَلِّيْ بِهَا غَمِّيْ
وَتَشْفِيْ بِهَا سُقْمِيْ وَتُؤْمِنُ بِهَا خَوْفِيْ وَتَجْلُوْ بِهَا حُزْنِيْ وَتَقْضِيْ
بِهَا دَيْنِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِيْ وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِيْ وَاجْعَلْ
مَا عِنْدَكَ خَيْرًا لِّيْ اور کتاب مذکور میں مسطور ہو کہ یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَدْعُوْكَ لِهَمٍّ لَا يُفَرِّجُهُ غَيْرُكَ وَلِرَحْمَةٍ لَّا تُنَالُ اِلَّا مِنْكَ
وَلِحَاجَةٍ لَا يَقْضِيْهَا اِلَّا اَنْتَ يَا كَرِيْمُ اَللّٰهُمَّ كَمَا
كَانَ مِنْ شَاْنِكَ مَا اَرَدْتَنِيْ بِهٖ مِنْ ذِكْرِكَ وَاَلْهَمْتَنِيْهِ
مِنْ شُكْرِكَ وَدُعَائِكَ فَلْيَكُنْ مِنْ شَاْنِكَ الْاِجَابَةُ لِيْ
فِيْ مَا دَعَوْتُكَ وَالنَّجَاةُ مِمَّا فَزِعْتُ اِلَيْكَ مِنْهُ فَاِنْ لَّمْ اَكُنْ
اَهْلًا اَنْ اَبْلُغَ رَحْمَتَكَ فَاِنَّ رَحْمَتَكَ اَهْلٌ
اَنْ تَبْلُغَنِيْ وَتَسَعَنِيْ لِاَنَّهَا وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَّاَنَا شَيْءٌ
فَلْتَسَعْنِيْ رَحْمَتُكَ يَا مَوْلَايَ اور کافی میں مذکور ہی کہ بعد ہر نماز
واجب کے یہ دعا پڑھے تا جان و مکان و اولاد اوسکی ہر بلا سے محفوظ رہی
اُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَذُرِّيَّتِيْ وَكُلَّ مَا هُوَ مِنِّيْ
بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَاُجِيْرُ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ

وَدَارِیْ وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ
مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ
شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَاُجِیْرُ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَدَارِیْ
وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ وَاُجِیْرُ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَدَارِیْ
وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ
کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا
وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اور منجملہ تعقیبات دعاے حافظہ اور دعاے
اداے دین ہے کہ باب ادعیہ دفع نسیان اور باب ادعیہ اداے دین میں مذکور
ہونگی اور تعقیبات میں زیارت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام ہے کہ باب
زیارات میں انشاء اللہ تعالی بیان ہوگی

فصل دوسری بیان ادعیۂ تعقیب نماز ظہر میں از انجملہ

کتاب مقباس المصابیح میں مذکور ہے کہ ابن ادریس بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت کرتے ہیں کہ محمد اور آل محمد پر درمیان نماز ظہر و عصر صلوات بھیجنا ستر
رکعت نماز کا ثواب رکھتی ہے اور شیخ کفعمی وغیرہ حضرت سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بعد نماز صبح
اور بعد نماز ظہر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ کہے نہ مریگا یہانتک
کہ قائم آل محمد کی زیارت سے مشرف ہو از انجملہ کتاب عدۃ الداعی میں مذکور ہے کہ

عمرو بن شعیب اپنی باپ سی اور باپ وسکا اوسکی جد سی اور جد اوسکا حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کرتا ہی کہ جبرئیل شاد و خورم ہنستی ہوئی آسمان سی اس دعا
کو حضرت پاس لائی اور عرض کی السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ حضرت نی فرمایا و
عَلَيْكَ السَّلَامُ ای جبرئیل جبرئیل نی کہا کہ حقتعالی نے آپکی پاس ایک ہدیہ بھیجا ہی حضرت
نی فرمایا وہ کیا ہدیہ ہی جبرئیل نے عرض کی کہ وہ چند کلمی ہین خزانہ ہائی عرش سی کہ حقتعالی
نی ان کلمون سی آپکا اکرام کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ وہ کلمی کون سی ہین جبرئیل نے کہا
کہ فرمایئی يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ
السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ
بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى وَمُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئًا
بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ
يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِىْ بِالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
حضرت نی جبرئیل سی کہا کہ ان کلمات کا ثواب کیا ہی جبرئیل نی عرض کی ہیہات ہیہات
اگر ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کی فرشتی جمع ہون اور اس امر پر اتفاق کرین
کہ ثواب ان کلمونکا روز قیامت تک بیان کرین تو ہزار حصونمین سی ایک حصہ بھی
بیان نکر سکین گی جسوقت بندہ يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ کہتا ہی تو حقتعالی
گناہ اوسکی چھپا دیتا ہی اور دنیا مین اوسپر رحم کرتا ہی اور آخرت مین حال دکھانیک
کرتا ہی اور دو جہان مین ہزار پردی اوسکی پوشیدہ فرماتا ہی اور جسوقت بندہ يَا
مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ کہتا ہی تو حقتعالی اوسکی حساب سی
بروز قیامت درگذر کرتا ہی اور جس روز کہ سب پردی فاش ہوتی ہین پردہ اوسکا
فاش نہین کرتا اور جسوقت بندہ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ کہتا ہی تو حقتعالی گناہ اوسکی بخشدیتا ہی
اگرچہ مثل کف دریا ہون اور جسوقت بندہ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ کہتا ہی تو حقتعالی اوسکی جمیع

اعمال بدسی حتی کہ چوری اور شراب خواری ور سوا ان کی گناہان کبیرہ سی درگذر فرماتا ہی اور جسوقت بندہ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ کہتا ہی تو حقتعالی اوسکی لئی ستر در رحمت کہولتا ہی اور وہ بندہ رحمت حق تعالی مین غرق ہوجاتا ہی یہانتک کہ دنیا سی انتقال کری اور جسوقت بندہ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالرَّحْمَۃِ کہتا ہی تو حق تعالی دست قدرت اپنا رحمت اوس پر مبسوط فرماتا ہی اور جسوقت بندہ یَا صَاحِبَ کُلِّ نَجْوَی وَمُنْتَهٰی کُلِّ شَکْوٰی کہتا ہی تو حق تعالی اوسکو دنیا و آخرت مین اجر اور مزدوری اور ثواب ہر مصیبت زدہ کا اور ثواب وسکا کہ جوکہ سالم ہو اور ثواب ہر بیمار کا اور ہر نابینا کا اور ہر مسکین اور ہر فقیر اور صاحب مصیبت کا عطا کرتا ہی اور جسوقت بندہ یَا کَرِیْمَ الصَّفْحِ کہتا ہی تو حقتعالی اوسکو وہ کرامت عنایت فرماتا ہی کہ جو پیغمبر و مومن ہو اور جسوقت بندہ یَا عَظِیْمَ الْمَنِّ کہتا ہی تو حق تعالی اوسکو روز قیامت اوسکی آرزو اور آرزوی جمیع خلائق کرامت کرتا ہی اور جسوقت بندہ یَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا کہتا ہی تو حق تعالی اوسکو بعدد اون لوگون کی ثواب دیتا ہی کہ جو نعمتہای حقتعالی کا شکر کرتے ہین اور جسوقت بندہ یَا رَبَّنَا وَسَیِّدَنَا کہتا ہی تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ای فرشتو گواہ رہو کہ مینی اس بندی کو بخشدیا اور موافق عدد اون آدمیون کی کہ مینی پیدا کئی ہین اور موافق عدد بہشت و دوزخ اور سات آسمان اور سات زمینون اور آفتاب اور ماہتاب اور ستارون اور قطرہ ہای باران اور طرح طرح کی چیزین کہ مینی خلق کین اور بقدر پہاڑون اور خاک اور پتہرون اور عرش اور کرسی کی اوسی اجر و ثواب دیا اور جسوقت بندہ یَا مَوْلٰنَا کہتا ہی تو حقتعالی اوسکی دل کو ایمان سی بہر دیتا ہی اور جسوقت بندہ یَا غَایَۃَ رَغْبَتِنَا کہتا ہی تو حق تعالی اوسکو قیامت مین جس شئی کی طرف رغبت رکہتا ہو مثل رغبت خلائق اوسی وہ شئی کرامت فرماتا ہی اور جسوقت بندہ اَسْئَلُکَ

يَا اَللهُ يَا اَللهُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِي بِالنَّارِ کہتا ہی تو خدای جبار جل جلالہ فرماتا ہی کہ میری بندی نی دوزخ سی نجات طلب کی ای فرشتو گواہ رہو کہ مینی اسی اور اسکی باپ اور مان اور بہائیون اور بہنون اور اہلبیت اور فرزندون اور ہمسایون کو آتش دوزخ سی آزاد کیا اور اسی اجازت شفاعت دی کہ ہزار آدمیون کی لئی جن پر جہنم واجب ہو گیا ہو شفاعت کری اور مینی اسی آتش دوزخ سے بری کیا جبرئیل نی عرض کی کہ یا محمدؐ ان کلمونکو متقین کو تعلیم فرمائی اور منافقون کو تعلیم نکیجی بتحقیق کہ یہ کلمات اوس شخص کے لئی دعای مستجاب ہین کہ جو اوسکی لئی ان کلمون کو کہی انشاء اللہ تعالی اور یہ دعائی اہل بیت المعمور ہی مولف کہتا ہی کہ اس کتاب سی اختصاص اس دعا کا تعقیب ظہر مین ظاہر نہین ہوتا اور مقباس المصابیح مین بھی یہ دعا مع چہاردہ معصوم علیہم السلام کی نامون کے لکھی ہی چونکہ عبارت بڑہی ہوئی تھی لہذا دوبارہ یہ دعا لکھی جاتے ہی چنانچہ کفعمی وغیرہ تعقیب ظہر مین اس دعا کو نقل کرتے ہین یَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ حَاجَةٍ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا مُفَرِّجَ كُلِّ كُرْبَةٍ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَا غَايَةَ رَغْبَتَاهُ اَسْئَلُكَ بِكَ وَبِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ الْاَئِمَّةِ الْهَادِيَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْئَلُكَ يَا اَللهُ يَا اَللهُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِي بِالنَّارِ وَاَنْ تَفْعَلَ بِي مَا اَنْتَ اَهْلُهُ

شیخ کفعمی اور شیخ ابن فہد حلی نی ایک روایت اسدعا کی فضیلت و ثواب مین
نقل فرمائی ہی لیکن اوس روایت سے اختصاص تعقیب ظہر ظاہر نہین ہوتا
اور شیخ طوسی نے اسدعا کو تعقیب نوافل عصر مین ذکر کیا ہی اور مصباح کفعمی
اور مفاتیح النجات عباسی وغیرہ مین اسدعا کو تعقیب نماز ظہر مین ذکر کیا ہی

فصل تیسری بیان ادعیہ تعقیب نماز عصر مین ازانجملہ کتاب
مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ شیخ طوسی وغیرہ بسند معتبر حضرت امام رضا
علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص حضرت رسول کی خدمت مین
حاضر ہوا اور اوسنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو وہ عمل تعلیم فرمائی کہ جسی مین
بجا لاون تا میری اور بہشت کی درمیان مین کوئی حائل نرہی حضرت نی ارشاد
فرمایا کہ وہ عمل مشروط ہی باین شرط کہ تو کسی شخص پر غصہ نکر اور کسے فردبشری کسی
شی کا سائل نہو اور اپنی برادران ایمانی کے لئی وہ امر پسند کر کہ جو تو اپنی ذات خاص
کی لئی پسند کرتا ہی اوسنی عرض کی یا رسول اللہ زیادہ فرمائی حضرت نی ارشاد
فرمایا کہ جب تو نماز عصر کو پڑہا کر تو ستہتر مرتبہ استغفار کیا کر تیری ستہتر سال کی گناہ
بخشدی جائین گے اوسنی عرض کی میرا سن ستہتر سال کا نہین ہی حضرت نی ارشاد
فرمایا کہ بقیہ مدت اپنی باپ اور مان اور عزیزون کی لئی قرار دی اور ابن بابویہ
بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز عصر ستر
مرتبہ استغفار کری تو حق تعالی اوسکی اوس روز کی سات سو گناہ بخشدیتا ہی اور
اگر سات سو گناہ نہ رکہتا ہو تو اوسکی باپ کی گناہ بخشتا ہی اور اگر اوسکی باپ کی اتنی
گناہ نہون تو اوسکی مان کی گناہ بخشتا ہی اور اگر اوسکی مان کی اتنی گناہ نہون تو
اوسکی بہائیکی گناہ بخشتا ہی اور اگر بہائیکی اتنی گناہ نہون تو اوسکی بہن کے گناہ
بخشتا ہی اور اگر بہن کے اتنی گناہ نہون تو اوسکی عزیزون کی گناہ بخشتا ہی اور

روایت مین وارد ہوا ہی کہ جو شخص بعد عصر ستّر مرتبہ استغفار کری تو گناہ اوسکی ستّر برس کی بخشی جائینگی اور دوسری روایت مین منقول ہی کہ اوسکی پچاس برس کی گناہ بخشی جائینگی بعد عصر استغفار کی فضیلت مین بکثرت حدیثین منقول ہین اور چاہیی کہ ستّر مرتبہ یا ستّہتر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّی وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ سے کہے اور اَسْتَغْفِرُ اللهَ بھی کافی ہی اور مصباح کفعمی اور جنۃ الواقیہ اور عین الحیوۃ وغیرہ مین ہی ستّر مرتبہ استغفار بعد نماز عصر منقول ہی ازانجملہ بسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت رسولؐ سے منقول ہی کہ جو شخص ہر روز بعد نماز عصر ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَسْئَلُہٗ اَنْ یَّتُوْبَ عَلٰی تَوْبَۃَ عَبْدٍ ذَلِیْلٍ خَاضِعٍ فَقِیْرٍ بَآئِسٍ مِسْکِیْنٍ مُسْتَکِیْنٍ مُسْتَجِیْرٍ لَا یَمْلِکُ لِنَفْسِہٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوْرًا حق تعالی حکم فرماتا ہی کہ اوسکی صحیفہ سئیات کو چاک کر ڈالین جنۃ الواقیہ اور مصباح کفعمی مین بھی یہ دعا مذکور ہی مگر لفظ مستکین نہین ہی اور مقباس المصابیح مین بھی یہ دعا ہی مگر قیوم کی بعد الرحمن الرحیم نہین ہی ازانجملہ مصباح کفعمی ورمفاتیح النجات عباسی مین حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص سورہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ کو دس مرتبہ بعد نماز عصر پڑہی تو اوسدن خدا مثل اعمال خلایق کی ثواب عطا فرماتا ہی فصل چوتھی بیان مین اون دعاؤنکی جو تعقیب نماز مغرب اور نماز صبح مین مشترک ہین ازانجملہ بسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب نماز شام سی فارغ ہوی تو اپنی جگہہ سی حرکت نکری اور کسی سی بات نکری اور سّو مرتبہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہی اور اسی طرح بعد نماز صبح کہی بتحقیق کہ جو ان دو وقتون مین سی اس دعا کو پڑہی گا حق تعالی اوس سے

ستو طرح کی بلاؤن کو دور کریگا کہ کمتر اون بلاؤن مین سی جذام اور کوڑہ اور شر شیطان اور شر بادشاہان جابر ہی بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص ان کلمات کو بعد نماز صبح اور شام سات سات مرتبہ پڑہی تو حق تعالی اون سی ستر طرح کی بلاؤن کو دور کرتا ہی کہ کمتر اون بلاؤن مین سی قولنج اور کوڑہ اور دیوانگی اور جذام ہی اور اگر نام اوسکا نامۂ اشقیا مین ہوتا ہی تو اوس مقام سی مٹا کر نام اوسکا نامۂ سعدا مین لکھتی ہین آ۔ ایک روایت مین اسی ثواب سی تین مرتبہ بھی ارد ہو کتا مقباس المصابیح مین کلینی اور شیخ طوسی وغیرہ سے بسند صحیح روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نی خدمت حضرت صادق علیہ السلام مین عرض کی کہ مین درد چشم مین بہت مبتلا ہوتا ہون حضرت نی فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہی کہ مین تجھی ایسی دعا تعلیم کرون کہ جو تیری دنیا اور آخرت کی لیی نافع ہو اور تو آزار چشم سے محفوظ رہ اوسنی عرض کی ہان یا ابن رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ بعد نماز صبح اور نماز مغرب یہ دعا پڑہا کر اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیۡکَ اَنۡ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنۡ تَجۡعَلَ النُّوۡرَ فِیۡ بَصَرِیۡ وَالۡبَصِیۡرَۃَ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَالۡیَقِیۡنَ فِیۡ قَلۡبِیۡ وَالۡاِخۡلَاصَ فِیۡ عَمَلِیۡ وَالسَّلَامَۃَ فِیۡ نَفۡسِیۡ وَالسَّعَۃَ فِیۡ رِزۡقِیۡ وَالشُّکۡرَ لَکَ اَبَدًا مَّا اَبۡقَیۡتَنِیۡ از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ سید ابن طاؤس اور ابن بابویہ رضی اللہ عنہما بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین کہ جو شخص بعد نماز صبح اور نماز شام قبل اس سے کہ اپنی پاؤنکو پھیری یا کسی سی بات کری اس صلوات کو ایک مرتبہ پڑہی تو حق تعالی سو حاجتین اوسکی بر لاویگا ستر حاجتین آخرت کی اور تیس حاجتین دنیا کی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی ذُرِّیَّتِہٖ وَعَلٰۤی اَھۡلِ بَیۡتِہٖ اور موافق روایت ابن بابویہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّذُرِّیَّتِہٖ ہی از انجملہ

مقباس المصابیح مین منقول ہے کہ کلینی بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت کرتے ہین کہ جو شخص صبح اور نماز مغرب قبل اس سے کہ اپنے زانوون کو حرکت
دے دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑہے تو کوئی شخص حق تعالے کی جناب مین حاضر نہوگا کہ اوسکا
عمل اس شخص کی عمل سے بہتر ہو مگر وہ شخص کہ جو یہی تہلیل کو مزاولت رکہتا ہے وہ
یہ ہی لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اس تہلیل کا
ادعیہ صبح و شام مین بہی ذکر ہوگا **از انجملہ** کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہے
کہ سید ابن طاوس بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے
ہین کہ جو شخص بعد نماز مغرب اور نماز صبح سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اغْفِرْ لِیْ
ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا جَمِیْعًا فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کُلَّھَا جَمِیْعًا
اِلَّا اَنْتَ کہے تو حق تعالے ملائکہ کو وحی کرتا ہی کہ میرے بندی کے لیے اوسکے
گناہون کی آمرزش لکہین اسلیے کہ یہ بندہ جانتا ہی اور اقرار کرتا ہی کہ گناہون کو سوا
میرے کوئی نہین بخشتا **فصل پانچوین بیان ادعیہ تعقیب نماز عشا مین**
از انجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ سید ابن طاوس رضی اللہ عنہ
عبید بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص خدمت
حضرت صادق علیہ السلام مین آیا اور اوسنے تنگدستی کی شکایت کی اور عرض کیا
کہ ہرچند مین طلب روزی کے لیے شہر و نمین پہرتا ہون لیکن تنگی معیشت میری
زیادہ ہوتی جاتی ہی حضرت نے فرمایا کہ جب نماز عشا سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑہ
راوی نے بیان کیا کہ بعد تہوڑی مدت کی حال اوس شخص کا بہتر ہوگیا اور اوسے
مال کثیر دستیاب ہوا دعا یہ ہی اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ عِلْمٌ بِمَوْضِعِ رِزْقِیْ وَاِنَّمَا
اَنَا اَطْلُبُہٗ بِخَطَرَاتٍ تَخْطُرُ عَلٰی قَلْبِیْ فَاَجُوْلُ فِیْ طَلَبِہِ الْبُلْدَانَ

وَ اَنَا فِيْمَا اَنَا طَالِبٌ كَالْحَيْرَانِ لَا اَدْرِيْ اَفِيْ سَهْلٍ هُوَ اَمْ فِيْ جَبَلٍ اَمْ فِيْ اَرْضٍ اَمْ فِيْ سَمَاءٍ اَمْ فِيْ بَرٍّ اَمْ فِيْ بَحْرٍ وَ عَلٰى يَدَيْ مَنْ وَ مِنْ قِبَلِ مَنْ وَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ عِلْمَهُ عِنْدَكَ وَ اَسْبَابَهُ بِيَدِكَ وَ اَنْتَ الَّذِيْ تَقْسِمُهُ بِلُطْفِكَ وَ تُسَبِّبُهُ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ اجْعَلْ يَا رَبِّ رِزْقَكَ لِيْ وَاسِعًا مَطْلَبُهُ سَهْلًا وَ مَاْخَذُهُ قَرِيْبًا وَ لَا تُعَنِّنِيْ بِطَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِيْ فِيْهِ رِزْقًا فَاِنَّكَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِيْ وَ اَنَا فَقِيْرٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ جُدْ عَلٰى عَبْدِكَ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اور مصباح کفعمی اور عدۃ الداعی وغیرہ مین اس دعا کو تعقیب نماز عشا مین لکھا ہی اور کلینی بسند معتبر اہلبیت طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین سے روایت کرتے ہین کہ بعد نماز عشا پڑہنا چاہیے اور بعض علما نے اس دعا کو بعد نماز مغرب ذکر کیا ہی اَللّٰهُمَّ بِيَدِكَ مَقَادِيْرُ اللَّيْلِ وَ مَقَادِيْرُ النَّهَارِ وَ مَقَادِيْرُ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مَقَادِيْرُ الْمَوْتِ وَ الْحَيٰوةِ وَ مَقَادِيْرُ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ مَقَادِيْرُ النَّصْرِ وَ الْخِذْلَانِ وَ مَقَادِيْرُ الْغِنٰى وَ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ وَ فِيْ جَسَدِيْ وَ اَهْلِيْ وَ وُلْدِيْ اَللّٰهُمَّ ادْرَاْ عَنِّيْ فَسَقَةَ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ اجْعَلْ مُنْقَلَبِيْ اِلٰى خَيْرٍ دَائِمٍ وَ نَعِيْمٍ لَا يَزُوْلُ اور کتاب طب الائمہ مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو شخص بعد نماز عشا اس دعا کو پڑہے تو اوس رات اور اوس دن چورون کے ضرر سے محفوظ رہیگا اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِمَغْفِرَةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِسُلْطَانِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَ اَعُوْذُ بِكَرَمِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ وَ كُلِّ

مُغتالٍ وَسارِقٍ وَعارِضٍ وَمِنْ شَرِّ السّامّةِ وَالهامّةِ وَالعامّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دابّةٍ صَغيرَةٍ اَوْ كَبيرَةٍ بِلَيْلٍ اَوْ نَهارٍ وَمِنْ شَرِّ فُسّاقِ العَرَبِ وَالعَجَمِ وَفُجّارِهِمْ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الجِنِّ وَالاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دابّةٍ رَبِّيْ اٰخِذٌ بِناصِيَتِها اِنَّ رَبّيْ عَلىٰ صِراطٍ مُسْتَقيمٍ

ازانجملہ بسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص بعد نماز عشا سات مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑہے تو صبح تک ضمانت الہی مین رہتا ہے ازانجملہ کتاب طب الائمہ مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ محافظت کرو اپنی عورتون اور فرزندون اور مال کی اس دعا کے پڑہنے سے کہ بعد نماز عشا اسے پڑہا کرو اُعیذُ نَفْسی وَذُرِّیَّتی وَدینی وَاَهْلی وَمالی بِكَلِماتِ اللهِ التّامّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطانٍ وَهامّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لامّةٍ ازانجملہ کتاب مقباس المصابیح مین مذکور ہی کہ جعفر بن احمد قمی کتاب مسلسلات مین حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجھی آیۃ الکرسی اوس خزانہ سے عطا فرمائی ہی کہ جو خزانہ زیر عرش ہی اور مجھ سے پہلی کسی پیغمبر کو یہ آیت نہین دی گئی حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مین ہر شب تین مرتبہ اس آیۂ شریفہ کو پڑہتا ہون اول تو بعد نماز عشا دوسرے سونے کے وقت تیسرے وقت سحر قبل نماز وتر حضرت نے فرمایا کہ جب سے مینے حضرت رسولؐ سے اس حدیث کو سنا کسی شب اس آیہ بزرگ کا پڑہنا مین ترک نہین کرتا

فصل چھٹی بیان ادعیہ تعقیب نماز صبح اور ادعیہ صباح مین

حدیثین فضیلت مین خصوص اس تعقیب کی بہت ہین چنانچہ کتاب مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ روایات کثیرہ مین وارد ہوا ہی کہ طلوع صبح اور طلوع آفتاب کی درمیان

فرزندان آدم کو رزق تقسیم کیا جاتا ہی جوکہ اسوقت مشغول عبادت اور دعا اور
تلاوت ہو روزی اوسکی زیادہ ہوتی ہی اور جوکہ اسوقت سوتا ہی زیادتی روزی سے
محروم رہتا ہے اور سونا اسوقت کا شوم ہی اور روزی کو دور کرتا ہی اور چہرہ کا
رنگ زرد کرتا ہی اور مُنھ کو قبیح کرتا ہے حذر کرو ایسے سونے سے اور بسند معتبر حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو دن فرزند آدم پر وارد ہوتا ہی وہ اوس سے
کہتا ہے کہ مین تجہپر نیا دن ہون تیرے اعمال و افعال کی مین گواہی دونگا پس مجھ مین
کار نیک کرا ور سخن نیک مُنھ سے نکال تاکہ مین تیرے لیے بروز قیامت گواہی دون
کہ بعد اسکے تو مجھکو نہ دیکھیگا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ذکر خدا بعد
نماز صبح طلوع آفتاب تک بہتر ہی اوس روزی کی تحصیل کرنے سے کہ جو سفر خشکی سے
حاصل ہو اور حضرت رسول صلعم سے منقول ہی کہ جو شخص طلوع صبح سی طلوع آفتاب تک
اپنی جانماز پر بیٹھا رہی اور تعقیب مین مشغول ہو تو خدا اوسکو آتش جہنم سی محفوظ رکھتا ہے
اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک شیطان
اپنے لشکر کو پھیلاتا ہی اور شب کا لشکر غروب آفتاب سے تا زوال سرخی مغرب منتشر کرتا ہی
پس خدا کو ان دونو ساعتون مین بہت یاد کرو کہ ان دونو ساعتون مین شیطان
آدمی کو عبادت خدائی تعالے سے غافل کرتا ہی اور بسند صحیح و معتبر منقول ہی کہ حضرت
امام رضا علیہ السلام جب خراسان مین نماز صبح پڑھتے تھی طلوع آفتاب تک اپنی مصلے پر بیٹھے
رہتی تھی پس ایک تھیلی حضرت کی واسطے لاتی تہی کہ اوسمین مسواکین ہوتی تہین حضرت
اونمین سے ایک ایک مسواک کرتے تھی پس تہوڑا کندر چباتی تہی پس قرآن کو
لیتے تھی اور تلاوت کرتے تہی اور حضرت رسول اسی منقول ہی کہ جو شخص طلوع صبح
سے طلوع آفتاب تک مشغول تعقیب رہی تو ثواب حج اوسکے واسطے لکھا جاتا ہے
اور دوسرے روایت مین وارد ہی کہ اگر جانماز پر تا طلوع آفتاب ذکر خدا کری تو

ثواب زیارت حضرت رسولؐ لکھا جاتا ہی اور دعائین تعقیب صبح کی کہ جو بعد مغرب
بھی پڑہی جاتی ہین بیان ہو چکین اور خاص صبح کی لیے بھی ادعیہ کثیرہ وارد ہین
از انجملہ کتاب مقباس مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی جو شخص بعد
نماز صبح رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ کہے تو خدا اوسکی منہ کو آتش
جہنم سے محفوظ رکھیگا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص بعد
نماز صبح ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہے تو خدا اوسکو بخشدیگا
اگرچہ اوسنے اوس روز ستر ہزار گناہ کیے ہون اور بسندہاے معتبر حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جو شخص بعد نماز صبح دس مرتبہ سُبْحَانَ
اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کہے
تو خدا اوسکو نابینائی اور دیوانگی اور جذام اور فقر و پریشانی اور شدت ضعف پیری سے
محفوظ رکہے گا اور منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام بعد نماز صبح یہ دعا پڑہتی تھے
اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا عَبِيْدُكَ وَاَبْنَاءُ عَبِيْدِكَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا
مِنْ حَيْثُ نَحْتَفِظُ وَمِنْ حَيْثُ لَا نَحْتَفِظُ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنَا مِنْ حَيْثُ
نَحْتَرِسُ وَمِنْ حَيْثُ لَا نَحْتَرِسُ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا مِنْ حَيْثُ
نَسْتَتِرُ وَمِنْ حَيْثُ لَا نَسْتَتِرُ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنَا بِالْغِنٰى وَالْعَافِيَةِ اَللّٰهُمَّ
ارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ وَارْزُقْنَا الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ
اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص اس دعا کو بعد نماز صبح پڑہے
تو جو حاجت طلب کرے گا وہ حاجت بر آئیگی اور حق تعالے اوسکی مہمات کو آسان فرمائیگا
دعا یہ ہی بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ
بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ

وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ
مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا مَا شَاءَ النَّاسُ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ حَسْبِيَ الرَّبُّ
مِنَ الْمَرْبُوْبِيْنَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ
حَسْبِيَ الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ مَنْ كَانَ مُذْ كُنْتُ حَسْبِيْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمُ
اور منقول ہے کہ حضرت رسولؐ بعد نماز صبح اس دعا کو پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ
بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ
الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ وَبَوَارِ الْأَيِّمِ وَالْغَفْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْقَسْوَةِ
وَالْعَيْلَةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ
لَا يَخْشَعُ وَمِنْ عَيْنٍ لَا تَدْمَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ صَلٰوةٍ لَا تَنْفَعُ
وَأَعُوْذُ بِكَ مِنِ امْرَأَةٍ تُشَيِّبُنِيْ قَبْلَ أَوَانِ مَشِيْبِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَلَدٍ
يَكُوْنُ عَلَيَّ رَبًّا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَالٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ عَذَابًا وَأَعُوْذُ بِكَ
مِنْ صَاحِبٍ خَدِيْعَةٍ إِنْ رَأٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَإِنْ رَأٰى سَيِّئَةً
أَفْشَاهَا اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عَلَيَّ يَدًا وَلَا مِنَّةً از انجملہ
کافی میں منقول ہے کہ بعد نماز صبح پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا
مَعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ رِضَاكَ وَلَكَ
الْحَمْدُ حَمْدًا لَا أَمَدَ لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ
حَمْدًا لَا جَزَاءَ لِقَائِلِهٖ إِلَّا رِضَاكَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا
أَنْتَ أَهْلُهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰى نَعْمَائِهٖ كُلِّهَا حَتّٰى

يَنْتَهِي اَلْحَمْدُ اِلىٰ حَيْثُ مَا يُحِبُّ رَبِّي وَيَرْضٰى از انجمله مقباس مین مذکور ہی کہ بعد نماز صبح اس دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ وَاَجِرْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِي فِي عُمْرِي وَاَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي وَانْشُرْ عَلَيَّ رَحْمَتَكَ وَاِنْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي اُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا فَاجْعَلْنِي سَعِيْدًا فَاِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ **از انجمله** کتاب بلد الامین مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص چاہی کہ خدا عمر اوسکی دراز کرے اور اوسکو دشمنون پر غالب کرے اور مرگ ہائے بد سے اوسکو بچائے تو چاہیے کہ ہر صبح و شام اس دعا کے پڑہنے کا التزام کرے سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْاَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْاَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِلْاَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور تین مرتبہ کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِلْاَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْكُرْسِيِّ اور مقباس مین منقول ہی کہ ایک شخص نے امام موسےٰ کاظم علیہ السلام سے شکایت کی کہ مین جو کام کرتا ہون فائدہ نہین ہوتا اور جو حاجت طلب کرتا ہون وہ روا نہین ہوتی حضرت نے فرمایا کہ بعد نماز صبح دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْئَلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ پڑہا کر راوی کہتا ہے کہ مین نے اس دعا کی تہوڑے زمانے تک مداومت کی آخر الامر مجہے مال کثیر ہاتھ

آیا اور ابتک مین محتاج نہین ہون مکارم الاخلاق مین مروی ہی راوی کہتا ہی
کہ مین نے حضرت سے عرض کی کہ مجھے وہ دعا تعلیم فرمایی کہ جو آسان ہو اور دنیا و
آخرت کے لیے جامع ہو حضرت نے مجھے دعائے مذکور تعلیم فرمائی حال میرا بہتر ہو گیا
ازانجملہ مقباس المصابیح مین قطب راوندی رحمہ اللہ سے روایت کی ہی کہ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑہتے تھے
اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَیْنِ مِنِّیْ وَاَرِنِیْ
ثَارِیْ فِیْ عَدُوِّیْ **ازانجملہ** کتاب مذکور مین مسطور ہی کہ سید ابن باقی سلمان فارسی
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ حمائل شمشیر حضرت امیر المومنین علیہ السلام پر مینے
لکہا دیکہا مینے پوچہا یا امیر المومنین علیہ السلام یہ کیا لکہا ہی حضرت نے فرمایا کہ گیارہ کلمہ ہین
کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو تعلیم کیے ہین تو چاہتا ہی کہ مین تجہکو
وہ کلمات تعلیم کرون کہ بسبب اوسکی سفر اور حضر مین اور رات اور دن کو جان
اور مال اور فرزند تیرے بلاؤن سے محفوظ رہین مینے عرض کی ہان یا امیر المومنین
حضرت نے فرمایا کہ جب تو نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
یَا عَالِمًا بِکُلِّ خَفِیَّۃٍ یَا مَنِ السَّمَآءُ بِقُدْرَتِہٖ مَبْنِیَّۃٌ یَا مَنِ الْاَرْضُ
بِقُدْرَتِہٖ مَدْحِیَّۃٌ یَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِہٖ
مُضِیْئَۃٌ یَا مَنِ الْبِحَارُ بِقُدْرَتِہٖ مُجْرِیَۃٌ یَا مُنْجِیَ یُوْسُفَ مِنْ
رِقِّ الْعُبُوْدِیَّۃِ یَا مَنْ یَصْرِفُ کُلَّ نِقْمَۃٍ وَبَلِیَّۃٍ یَا مَنْ
حَوَائِجُ السَّائِلِیْنَ عِنْدَہٗ مَقْضِیَّۃٌ یَا مَنْ لَیْسَ لَہٗ حَاجِبٌ یُغْشٰی
وَلَا وَزِیْرٌ یُرْشٰی صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْنِیْ
فِیْ سَفَرِیْ وَحَضَرِیْ وَلَیْلِیْ وَنَہَارِیْ وَیَقْظَتِیْ وَمَنَامِیْ
وَنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ

از انجملہ عین الحیوۃ مین بسند صحیح حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی
کہ جو شخص سورۂ قل ھو اللہ احد بعد نماز صبح گیارہ مرتبہ پڑہی تو اوس روز کوئی
گناہ اوسپر نہین رہتا ہر چند شیطان کی ناک خاک پر ملی جائے از انجملہ وہ دعائین ہین
کہ جو دعا ہای صبح اور شام مین بیان ہونگی اور ادعیہ صباح بہت ہین بخیال طول
ترک کی گئین از انجملہ کتاب بحار الانوار کی تیرہوین جلد مین لکہا ہی کہ علی بن طاوس
کتاب مصباح الزائرین جناب جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے روایت کرتے
ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص چالیس صبح اس عہدنامہ کی ذریعہ سی درگاہ الٰہی مین
دعا کرے تو خدا اوسکو وقت ظہور صاحب الامر علیہ السلام اوسکی قبر سے باہر نکالتا ہی
اور عوض مین ہر کلمہ کے ہزار حسنہ اوسکو عطا فرماتا ہی اور ہزار گناہ اوسکی نامۂ عمل سے
مٹاتا ہی اور وہ عہدنامہ یہ ہی اَللّٰھُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِیْمِ وَالْکُرْسِیِّ الرَّفِیْعِ
وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ
الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ
وَالْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ
وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْمُنِیْرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ
الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرَضُوْنَ یَا حَیًّا قَبْلَ كُلِّ حَیٍّ وَیَا حَیًّا
بَعْدَ كُلِّ حَیٍّ یَا حَیًّا حِیْنَ لَا حَیَّ یَا مُحْیِیَ الْمَوْتٰى مُمِیْتَ الْاَحْیَآءِ
یَا حَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِیَ الْمَهْدِیَّ
الْقَآئِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَعَلٰٓى اٰبَآئِهِ الطَّاهِرِیْنَ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا بَرِّهَا
وَبَحْرِهَا عَنِّیْ وَعَنْ وَالِدَیَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ
كَلِمَاتِهِ وَمَا اَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَاَحَاطَ بِهِ كِتَابُهُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَهُ

فِي صَبِيحَةِ يَوْمِي هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَيَّامِي عَهْداً وَعَقْداً وَبَيْعَةً لَهُ
فِي عُنُقِي لَا اَحُولُ عَنْهَا وَلَا اَزُولُ اَبَداً اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ اَنْصَارِهِ
وَاَعْوَانِهِ وَالذَّابِّينَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِينَ اِلَيْهِ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِهِ وَالْمُحَامِينَ
عَنْهُ وَالسَّابِقِينَ اِلَى اِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ
بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَى عِبَادِكَ حَتْماً فَاَخْرِجْنِي
مِنْ قَبْرِي مُؤْتَزِراً كَفَنِي شَاهِراً سَيْفِي مُجَرِّداً قَنَاتِي مُلَبِّياً دَعْوَةَ
الدَّاعِي فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي اَللّٰهُمَّ اَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْغُرَّةَ
الْحَمِيدَةَ وَاكْحُلْ بَصَرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي اِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ
وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَاَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُكْ بِي مَحَجَّتَهُ وَاَنْفِذْ
اَمْرَهُ وَاشْدُدْ اَزْرَهُ وَاعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ وَاَحْيِ بِهِ عِبَادَكَ
فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ حَقٌّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ
اَيْدِي النَّاسِ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى
بِاسْمِ رَسُولِكَ حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهُ وَيُحِقَّ
الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعاً لِمَظْلُومِ عِبَادِكَ وَنَاصِراً
لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِراً غَيْرَكَ وَمُجَدِّداً لِمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ
وَمُشَيِّداً لِمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاجْعَلْهُ مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَاْسِ الْمُعْتَدِينَ اَللّٰهُمَّ
وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ بِرُؤْيَتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ
عَلَى دَعْوَتِهِ وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ
هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنِ الْاُمَّةِ بِحُضُورِهِ وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُورَهُ اِنَّهُمْ
يَرَوْنَهُ بَعِيداً وَنَرَاهُ قَرِيباً بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

پس تین مرتبہ ہاتھ ران راست پر ماری اور ہر مرتبہ کہے اَلْعَجَلْ یَا مَوْلَایْ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ اور کتاب مفاتیح النجاۃ مین حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہی جو شخص اس دعا کو بعد نماز صبح جس حاجت کی لیے حاجت ہائے دنیا و آخرت سے پڑہے اور حاجت اپنی طلب کرے تو دعا اوسکی مقرون باجابت ہوگی اور اگر تمام عالم پر از بلا ہوگا تو کچھ ضرر اس دعا کی پڑہنے والیکو نہ پہونچیگا اس دعا کا پڑہنے والا چشم خلائق مین معزز و مکرم ہوگا اور کوئی دشمن اوسپر غالب نہ آویگا اور جو کوئی قصد اوسکی بدی کا کریگا تو وہ بدی پہر کے اوسکی طرف عاید ہوگی اور خدائے تعالے اس دعا کے پڑہنے والے کیواسطے دس لاکھ حسنہ تحریر فرمائیگا اور اوسکے دس لاکھ گناہ محو کریگا اور وبا اور طاعون اور مرگ مفاجات سے محفوظ رکھیگا اور اوسی اوس مقام سے رزق پہنچیگا کہ جہانسے گمان نہ رکھتا ہوا اور دنیا سے باایمان جائیگا اور جسوقت کہ قبر سے باہر نکلیگا تو ایک فرشتہ ایک براق لیکے آئیگا اور اوسکے سامنے آکے کھڑا ہوگا اور اوسکو اوس براق پر سوار کرکے بہشت مین پہونچا دیگا اور جو کہ باعتقاد صحیح اس دعا کو پڑہی تو دنیا و آخرت مین ذلیل و حقیر نہوگا اور بزرگان زمانہ اس دعا کی پڑہنی پر مداومت کرتے آئی ہین اور کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس دعا کا نام مفتاح الفتوح اور رمز الکنوز رکہا ہے اور ایک سید بزرگ نے بیان کیا کہ مین نے ایک سفینہ مین یہ دعا خط جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے لکھی ہوئی دیکھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَلُّجِهٖ وَسَرَّحَ قِطَعَ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ بِغَيَاهِبِ تَلَجْلُجِهٖ وَاَتْقَنَ صُنْعَ الْفَلَكِ الدَّوَّارِ فِيْ مَقَادِيْرِ تَبَرُّجِهٖ وَشَعْشَعَ ضِيَاءَ الشَّمْسِ بِنُوْرِ تَاَجُّجِهٖ يَا مَنْ دَلَّ عَلٰى ذَاتِهٖ بِذَاتِهٖ وَتَنَزَّهَ عَنْ مُجَانَسَةِ مَخْلُوْقَاتِهٖ وَجَلَّ عَنْ مُلَائَمَةِ كَيْفِيَّاتِهٖ

خواطر

يَا مَنْ قَرُبَ مِنْ خَطَرَاتِ الظُّنُوْنِ وَبَعُدَ عَنْ مُلَاحَظَةِ الْعُيُوْنِ وَ
عَلِمَ بِمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ يَا مَنْ اَرْقَدَنِیْ فِیْ مِهَادِ اَمْنِهٖ وَ اَمَانِهٖ
وَ اَيْقَظَنِیْ اِلٰی مَا مَنَحَنِیْ بِهٖ مِنْ مِنَنِهٖ وَ اِحْسَانِهٖ وَكَفَّ اَكُفَّ السُّوْۤءِ
عَنِّیْ بِيَدِهٖ وَسُلْطَانِهٖ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَی الدَّلِيْلِ اِلَيْكَ فِی اللَّيْلِ الْاَلْيَلِ
وَ الْمَاسِكِ مِنْ اَسْبَابِكَ بِحَبْلِ الشَّرَفِ الْاَطْوَلِ وَ النَّاصِعِ الْحَسَبِ
فِیْ ذِرْوَةِ الْكَاهِلِ الْاَعْبَلِ وَ الثَّابِتِ الْقَدَمِ عَلٰی زَحَالِيْفِهَا فِی الزَّمَنِ
الْاَوَّلِ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الْاَخْيَارِ وَ الْاَئِمَّةِ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَبْرَارِ وَ افْتَحِ
اللّٰهُمَّ لَنَا مَصَارِيْعَ الصَّبَاحِ بِمَفَاتِيْحِ الرَّحْمَةِ وَ الْفَلَاحِ وَ اَلْبِسْنِیْ
اللّٰهُمَّ مِنْ اَفْضَلِ خِلَعِ الْهِدَايَةِ وَالصَّلَاحِ وَاغْرِسِ اللّٰهُمَّ بِعَظَمَتِكَ
فِیْ شِرْبِ جَنَانِیْ يَنَابِيْعَ الْخُشُوْعِ وَ اَجْرِ اللّٰهُمَّ لِهَيْبَتِكَ مِنْ اٰمَاقِیْ زَفَرَاتِ

زفرات

الدُّمُوْعِ وَ اَدِّبِ اللّٰهُمَّ نَزَقَ الْخُرْقِ مِنِّیْ بِاَزِمَّةِ الْقُنُوْعِ اِلٰهِیْ اِنْ لَمْ
تَبْتَدِئْنِی الرَّحْمَةُ مِنْكَ بِحُسْنِ التَّوْفِيْقِ فَمَنِ السَّالِكُ بِیْ اِلَيْكَ فِیْ وَاضِحِ

واضح

الطَّرِيْقِ وَاِنْ اَسْلَمَتْنِیْ اَنَاتُكَ لِقَائِدِ الْاَمَلِ وَالْمُنٰی فَمَنِ الْمُقِيْلُ عَثَرَاتِیْ
مِنْ كَبَوَاتِ الْهَوٰی وَاِنْ خَذَلَنِیْ نَصْرُكَ عِنْدَ مُحَارَبَةِ النَّفْسِ وَ الشَّيْطَانِ

كبوة

فَقَدْ وَكَلَنِیْ خِذْلَانُكَ اِلٰی حَيْثُ النَّصَبِ وَ الْحِرْمَانِ اِلٰهِیْ اَتَرَانِیْ مَا اَتَيْتُكَ
اِلَّا مِنْ حَيْثُ الْاٰمَالِ اَمْ عَلِقْتُ بِاَطْرَافِ حِبَالِكَ اِلَّا حِيْنَ بَاعَدَتْنِیْ ذُنُوْبِیْ
عَنْ دَارِ الْوِصَالِ فَبِئْسَ الْمَطِيَّةُ الَّتِی امْتَطَتْ نَفْسِیْ مِنْ هَوَاهَا فَوَاهًا لَهَا
لِمَا سَوَّلَتْ لَهَا ظُنُوْنُهَا وَمُنَاهَا وَ تَبًّا لَهَا لِجُرْاَتِهَا عَلٰی سَيِّدِهَا وَمَوْلَاهَا
اِلٰهِیْ قَرَعْتُ بَابَ رَحْمَتِكَ بِيَدِ رَجَائِیْ وَهَرَبْتُ اِلَيْكَ لَاجِئًا مِنْ فَرْطِ اَهْوَائِیْ
وَ عَلَّقْتُ بِاَطْرَافِ حِبَالِكَ اَنَامِلَ وَلَائِیْ فَاصْفَحِ اللّٰهُمَّ عَمَّا كَانَ اَجْرَمْتُهٗ مِنْ زَلَلِیْ
وَخَطَائِیْ وَ اَقِلْنِیْ اللّٰهُمَّ مِنْ صَرْعَةِ رِدَائِیْ فَاِنَّكَ سَيِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَ

ومعتمدي ورجائي وغاية مناي في منقلبي ومثواي الهي كيف
تطرد مسكينا التجأ اليك من الذنوب هاربا ام كيف تخيب مسترشدا
قصد الى جنابك ساعيا ام كيف ترد ظمآنا ورد الى حياضك شاربا
كلا وحياضك مترعة في ضنك المحول وبابك مفتوح للطلب والوغول
وانت غاية السؤل ونهاية المامول الهي هذه ازمة نفسي
عقلتها بعقال مشيتك وهذه اعباء ذنوبي درأتها برأفتك
وعفوك ورحمتك وهذه اهوائي المضلة وكلتها الى جناب
لطفك وكرمك ورأفتك وعفوك اجعل اللهم صباحي
هذا نازلا علي بضياء الهدى والسلامة في الدين والدنيا
ومسائي جنة من كيد العدى ووقاية من مرديات الهوى
انك قادر على ما تشاء تؤتي الملك من تشاء وتنزع الملك ممن
تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدك الخير انك على كل شيء
قدير تولج الليل في النهار وتولج النهار في الليل وتخرج الحي من
الميت وتخرج الميت من الحي وترزق من تشاء بغير حساب لا اله
الا انت سبحانك اللهم وبحمدك جل ثناؤك من ذا يعرف
قدرتك فلا يخافك ومن ذا يعلم ما انت فلا يهابك الفت بقدرتك
الفرق وفلقت برحمتك الفلق وانرت بكرمك دياجي الغسق
وانهرت المياه من الصم الصياخيد عذبا واجاجا وانزلت من
المعصرات ماء ثجاجا وجعلت الشمس والقمر للبرية
سراجا وهاجا من غير ان تمارس فيما ابتدأت به لغوبا
ولا علاجا فيا من توحد بالعز والبقاء وقهر عباده

بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْاَتْقِیَاءِ وَاسْتَمِعْ نِدَائِیْ وَاسْتَجِبْ دُعَائِیْ وَاَهْلِكْ اَعْدَائِیْ وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ اَمَلِیْ وَرَجَائِیْ

یَا خَیْرَ مَنْ دُعِیَ اِلَیْهِ لِکَشْفِ الضُّرِّ وَالْمَامُوْلِ لِکُلِّ عُسْرٍ وَیُسْرٍ بِكَ اَنْزَلْتُ حَاجَتِیْ فَلَا تَرُدَّنِیْ یَا سَیِّدِیْ مِنْ سَنِیِّ مَوَاهِبِكَ خَائِبًا یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَذُرِّیَّاتِهِ اَجْمَعِیْنَ پس سجدہ کرا ور کہہ اِلٰهِیْ قَلْبِیْ مَحْجُوْبٌ وَعَقْلِیْ مَغْلُوْبٌ وَنَفْسِیْ مَعْیُوْبٌ وَهَوَائِیْ غَالِبٌ وَطَاعَتِیْ قَلِیْلٌ وَمَعْصِیَتِیْ کَثِیْرٌ وَلِسَانِیْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَکَیْفَ حِیْلَتِیْ یَا عَلَّامَ الْغُیُوْبِ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ یَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ وَیَا سَتَّارَ الْعُیُوْبِ یَا شَدِیْدَ الْعِقَابِ یَا غَفُوْرُ یَا حَلِیْمُ اِقْضِ حَاجَتِیْ بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِیْنَ

یَا سَیِّدِیْ مِنْ عَفْوِهٖ سَیِّئَاتِیْ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِیْنَ ... اَسْتَارَ الْعُیُوْبِ یَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّهَا یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ یَا شَدِیْدَ الْعِقَابِ یَا غَفُوْرُ یَا رَحِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ اِقْضِ حَاجَتِیْ بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَالنَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِیْنَ

فصل ساتوین اعمال صبح و شام کی بیانمین بسند معتبر عین الحیوۃ مین حضرت صادق سے منقول ہی جو شخص قبل از طلوع آفتاب اور پیش از غروب آفتاب دس مرتبہ اس تہلیل کو کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو اوس شخص کے اوس روز کے تمام گناہونکا کفارہ ہوتا ہی اور دوسری روایتین وارد ہوا ہی کہ سنت لازم ہی کہ تہلیل مذکور کو دس مرتبہ کہے اور دس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کہے اور اگر ان دونو ذکر ونکو ان دونو وقتونمین فراموش کرے تو جسطرح نماز کی قضا بجالاتا ہی اوسیطرح ان کی بھی قضا بجالائے اور کتاب عین الحیوۃ مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے منقول ہی کہ جو شخص وقت طلوع دس مرتبہ اس تہلیل مذکور کو کہے اور دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اور پینتیس ۳۵ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور پینتیس ۳۵ مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہے تو اوس صبحکو اوسے غافلونمین نہ لکھین گے اور اگر یہی ذکر شام کو
زبان پر جاری کرے تو اوسے اوس راتکو غافلونمین نہ لکھینگے از انجملہ کتاب مقباس المصابیح
مین لکھا ہی کہ ابن بابویہ وغیرہ بسندہاے بسیار معتبر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام و حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص وقت شام سو مرتبہ اللہ اکبر کہے تو مثل اوسکے
ہی کہ اوسنے سو بندے آزاد کیے اور دوسرے سند صحیح سی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہی کہ جو شخص سو مرتبہ قبل طلوع اور پیش از غروب آفتاب اللہ اکبر کہے تو
حق تعالے ثواب سو بندے آزاد کرنیکا اوسکے نامہ اعمال مین لکھتا ہی اور بسند معتبر کتاب
عین الحیوۃ مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح کو چار مرتبہ الحمد
للہ رب العالمین کہے تو تحقیق کہ اوسنے اوس دنکا شکر ادا کیا اور اگر شام کو چار مرتبہ
کہے تو اوسنے اوس شام کا شکر ادا کیا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کہ قدرت
نرکہتا ہو کہ اپنے گناہون کا کسی چیز سے کفارہ دے سکے تو محمد اور آل محمد پر بکثرت صلوات
بھیجا کرے کہ اپنے گناہون سے اسطرح پاک ہو جائے گا کہ جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور عین الحیوۃ مین
حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح اور شام تین مرتبہ رضیت باللہ
ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ و آلہ نبیا و بالقرآن بلاغا و بعلی اماما
و بالاوصیاء من ولدہ ائمۃ علیہم السلام کہے تو البتہ حق تعالی پر لازم ہی کہ روز قیامت
اوسکو راضی کرے اور کتاب مذکور مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر وارد ہوے کہ وہ اپنی باغمین درخت بوتا تھا حضرت کھڑے
ہوگئے اور فرمایا تو چاہتا ہی کہ مین تجھکو ایسی درخت بونیکیطرف رہنمائی کرون کہ جسکی جڑ بہت تر ہی اور میوہ اوسکا
جلد تر پہلنے والا اور پسندیدہ تر اور باقی تر ہی اوسنے عرض کی ہان یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ ہر صبح و شام سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھا کر کہ حقتعالے بعدد تسبیح تجھکو دس درخت بہشت مین کرامت فرمائیگا کہ اون درختونمین طرح
طرح کے میوے ہونگے از انجملہ کتاب بلد الامین مین حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہی حضرت فرماتے ہین کہ مینے

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی تفسیر مقالید یعنی کلید ہای حاجات اور سعادات
کو استفسار کیا حضرت نے فرمایا کہ دس مرتبہ صبح کو اور دس مرتبہ شام کو یہ دعا پڑہ کہ جو
شخص اس دعا کو پڑہیگا تو خدا چہ خصلتیں اوسکو عطا فرمائیگا اول یہ کہ شیطان کو اور
اوسکی لشکر کو اوس شخص پر دسترس نہو گا دوسری یہ کہ ایک قنطار ثواب اوسکو عطا
کیا جائیگا کہ اوسکی ترازوی عمل مین کوہ احد سی سنگین تر ہو تیسری یہ کہ اوسکو ایک درجہ
دیا جائیگا کہ سوا انیکو کاروان کی کوئی اوس درجہ پر نہ پہونچیگا چوتھی یہ کہ خدا حورون کو اوس
سی تزویج کریگا پانچوین یہ کہ بارہ فرشتی دعا پڑہنی کے وقت حاضر ہونگی اور اپنی نامہ مین
اس دعا کو لکھین گے اور روز قیامت اوسکی لئی گواہی دین گی چہٹی یہ کہ گویا اس نی توریت
اور انجیل اور قرآن کی تلاوت کی اور مثل اسکی ہی کہ یہ شخص حج اور عمرہ مقبول بجالایا اور اگر
اوس رات یا اوس دن مرجائیگا تو اوسکو زمرۂ شہدا مین لکھین گی وہ دعا یہ ہی لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ
وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ازانجملہ کتاب جنۃ
الواقیہ مین وارد ہی کہ ایک شخص جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین حاضر ہوا
اور اوسنی فقر و بیماری کی شکایت کی حضرت نی فرمایا کہ ہر صبح و شام یہ دعا پڑہ اوسنی تین
دن یہ دعا پڑہی اوس سی فقر و بیماری زائل ہوگئی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا
ازانجملہ دعا صحیفہ کاملہ ہی کہ اوسی ہر صبح و شام پڑہنا چاہیی انشاء اللہ تعالی جلد ثانی مین مذکور ہوگی

فصل اٹہوین بیان سجدۂ شکر اور ادعیہ سجدۂ شکر مین ثواب سجدۂ شکر کا بیحد و بی انتہا ہی چنانچہ
مقباس المصابیح مین لکھا ہی کہ علماء شیعہ کا اجماع ہی کہ سجدۂ شکر وقت

حصول نعمت اور زوال نقمت سنت ہی اور بہترین اقسام سجدہ بعد ہر نماز سجدہ شکر ادا کرنا
کا ہی اور بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو مومن خدا کو سوا نماز کی
کسی اور نعمت کی عوض مین سجدہ کرتا ہی تو حقتعالی واسطے اوسکی دس حسنہ لکھتا ہی اور
اوسکی دس گناہ مٹاتا ہی اور بہشت مین اوسکی لئی دس درجے بلند کرتا ہی اور بسند ہای معتبر
اونہین حضرت علیہ السلام سی منقول ہی کہ خدا سی بندی کی لئی نزدیک ترین حالات وہ
حالت ہی کہ بندہ سجدہ مین ہو اور گریان ہو اور دوسری حدیث صحیح مین حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان پر سجدہ شکر واجب ہی تمام کرتے ہو تم سجدہ شکر سی اپنی نماز کو
اور خوش کرتی ہو تم سجدہ شکر سے اپنے پروردگار کو اور خوش کرتے ہو تم آور تعجب مین
لاتی ہو تم ملائک کو تحقیق کہ جسوقت بندہ نماز پڑہتا ہی اور بعد اوسکی سجدہ شکر کرتا ہی تو
پروردگار عالمیان بندہ اور ملائکہ کی درمیان سی پردہ حجاب اوٹھا دیتا ہی اور ارشاد
فرماتا ہی کہ ای ملائکہ میری میرے بندی کیطرف دیکھو اسنی میرا فرض ادا کیا اور میرا عہد تمام
کیا اور مجھی ان نعمتون کی شکر مین سجدہ کیا کہ جو مینی اسکو دی ہین ای ملائکہ میری سکو
کیا دینا چاہیی ملائکہ عرض کرتے ہین پروردگارا اسی اپنی رحمت کرامت فرما پس حقتعالی
فرماتا ہی کہ اور کیا دینا چاہیی فرشتے عرض کرتے ہین پروردگارا اسی بہشت عنایت
فرما پھر خداوند عالم ارشاد فرماتا ہی کہ اور کیا دینا چاہیی ملائکہ عرض کرتے ہین پروردگارا!
اسکی مہمات اسان کر اور اسکی حاجتین بر لا پس حقتعالی مکرر سوال کرتا ہی اور ملائکہ
جواب دیتی ہین یہانتک کہ ملائکہ کہتے ہین پروردگارا ہم کچھہ نہین جانتی اوسوقت خدا
کریم فرماتا ہی کہ مین اوسکا شکر کرتا ہون جسطرح اوسنی میرا شکر کیا اور مین اوسکی
طرف اپنی فضل کی نظر کرونگا اور قیامت مین اوسی اپنی رحمت عظیم دکہاؤنگا بسند
موثق حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ بعد نماز واجب سجدہ کرنا شکر خدا
ہی اسلئی کہ بندہ نی فرض خدا ادا کیا اور کمتر جو کچھہ کہ اس سجدی مین کہنا چاہیی یہ ہی کہ مین سجدہ

شکراً للہ کہی راوی نی پوچھا شکراً للہ کیا معنی رکہتا ہی حضرت نی فرمایا کہ معنی اسکی یہین
کہ یہ سجدہ میرا شکر خدا کا ہی اسلیئی کہ اوسنی مجھکو توفیق دی کہ مینی اوسکی خدمت مین قیام کیا
اور فرض اوسکا ادا کیا اور شکر خدا موجب مزید نعمت اور توفیق طاعت ہی اور اگر نماز مین کسی
قسم کی تقصیر واقع ہوا اور وہ تقصیر نماز ہای نافلہ سی بہی تمام نہوئی ہو تو اس سجدہ مین تمام
ہو جاتی ہی اور کیفیت اس سجدہ کی یہ ہی کہ اگر زمین پر ہو اور مثل سجدہ نماز کی سات عضو سی
سجدہ کری اور پیشانی کو اوس چیز پر رکہی کہ جس پر نماز مین رکہتا ہی تو احوط ہوگا اور افضل
یہ ہی کہ برخلاف سجدہ نماز ہاتہونکو زمین سی متصل کر دی اور سینہ اور شکم کو بہی زمین پر
پہونچاوی اور سنت ہی کہ پہلی پیشانی کو زمین پر رکہی پہر دہنی رخسار کو پہر بائین رخسار کو
پہر دوبارہ پیشانی کو زمین پر رکہی اور اس سبب سی نہین دو سجدۂ شکر کہتے ہین اور ظاہر
بدون ذکر بہی سجدہ شکر ہو سکتا ہی مگر سنت یہ ہے کہ اس سجدہ مین ذکر کیا جای اور بہتر ہی کہ وہ
اذکار اور ادعیہ مین سی ہو کہ جو مذکور ہونگی اور مستحب ہی کہ سجدی کو طول دی چنانچہ منقول ہی
کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام بعد طلوع صبح وقت زوال تک سجدی مین رہتی تہی
اور بعد عصر شام تک سجدی کو طول دیتی تہی اور بسند صحیح منقول ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام
اسقدر سجدہ مین رہتی تہی کہ مسجد کی سنگریزی حضرت کی پسینے سی تر ہو جاتی تہی اور دونو
رخسار اپنی حضرت زمین مسجد سی متصل فرماتی تہی اور افضل یہ ہی کہ سجدۂ شکر بعد سب تعقیبات کی اور
قبل نوافل کے اور نماز مغرب مین بعد نوافل کی عمل مین لائی اور بعض علما نماز مغرب مین
بہی قبل نوافل تجویز فرماتی ہین ظاہرا دونون صورتین خوب ہین مگر نوافل سی پہلی بجا لانا افضل ہی
اور دعائین اس سجدہ کی بہت ہین ازانجملہ **تحفۃ الدعوات** مین جناب ممتاز العلما اعلی
اللہ مقامہٗ نی لکہا ہی کہ بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ اگر تو چاہی تو
سو مرتبہ شُکراً شُکراً کہہ خواہ سو مرتبہ عَفواً عَفواً کہہ ازانجملہ رسالہ مذکور مین
مسطور ہی کہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ روایت کرتی ہین کہ جو شخص سجدۂ شکر مین اس طرح

پڑہے قبل اسکے کہ سر اوٹھائے حاجت اوسکی بر آتی ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ قَصَدْتُ
وَ اِلَیْکَ اعْتَمَدْتُ وَ اَرَدْتُ وَ بِکَ وَثِقْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ
وَ اَنْتَ عَالِمٌ بِمَا اَرَدْتُ از انجملہ مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ روایات معتبرہ
مین منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام اور حضرت موسی کاظم صلوات اللہ
علیہما سجدۂ شکر مین اَسْئَلُکَ الرَّاحَۃَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ الْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ الرحمن
مکرر فرمایا کرتے تہے اور بعض روایتون مین وَ الْاَمْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ وارد ہی
از انجملہ نخبۃ الدعوات مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہی کہ بہترین
سخن حق تعالے کے نزدیک یہ ہی کہ بندہ سجدہ مین تین مرتبہ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ کہے از انجملہ مقباس المصابیح مین بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام
سے مروی ہے کہ حضرت سجدہ مین سَجَدَ وَجْہِیَ اللَّئِیْمُ لِوَجْہِ رَبِّیَ الْکَرِیْمِ
کہتے تہے از انجملہ کتاب مذکور مین لکہا ہی کہ ابن بابویہ بسند معتبر حضرت صادقؑ سے
روایت کرتے ہین کہ جسوقت بندہ سجدہ مین تین مرتبہ یَا اللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ
کہتا ہی تو خداوند کریم اوسکو جواب دیتا ہی لَبَّیْکَ اے بندے میرے اور مکارم الاخلاق
مین روایت کی ہی کہ جسوقت بندہ سجدہ مین یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ اسقدر کہے کہ ایک
سانس تمام ہوجائے تو حق تعالے فرماتا ہی کہ اپنی حاجت طلب کر از انجملہ
مقباس المصابیح مین لکہا ہی کہ کلینی وغیرہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
کرتے ہین کہ جسوقت کوئی شخص بیماری و آزار رکہتا ہو تو بعد نماز کے سجدہ گاہ خاک شفا
پر ہاتھ پہیرے اور یہ دعا پڑہے پہر مقام درد پر ہاتھ پہیرے اور اسیطرح سات مرتبہ
عمل مین لائے یَا مَنْ کَبَسَ الْاَرْضَ عَلَی الْمَآءِ وَ سَدَّ الْھَوَآءَ بِالسَّمَآءِ
وَ اخْتَارَ لِنَفْسِہٖ اَحْسَنَ الْاَسْمَآءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَافِنِیْ مِنْ کُلِّ سُقْمٍ وَّ دَآءٍ وَّ اقْضِ حَوَآئِجِیْ کُلَّھَا

پس اپنی حاجتین طلب کرے **فصل دوسری** مبطلات نماز مین مطالب اسکی زبدۃ الفتاوی
سے نقل کیے گئے ہین واضح ہو نماز واجب کا حالت اختیار مین بدون سبب توڑ ڈالنا جائز
نہین ہے اور نماز کی باطل کرنیوالی بہت چیزین ہین پہلی وہ چیز کہ جو وضو کو اور غسل و تیمم کو باطل
کرے خواہ وہ مبطل عمداً عمل مین آئے خواہ سہواً اختیار سے ہو خواہ اضطرار سے دوسرے وہ چیز
کہ جس سے صورت نماز باقی نرہے مثل اسکے کہ اسقدر سکوت کرے کہ اہل اسلام اگر مطلع ہون
تو اوسکے اوس حال کو دیکھکر کہین کہ یہ شخص نماز نہین پڑہتا ہے تیسرے قہقہہ مارنا اگرچہ بے اختیار سے ہو
چوتھے عمداً کلام دو حرفی زبان پر جاری کرنا یا ایک حرف بامعنی زبان پر جاری کرنا پانچوین
عمداً میت کے یا امور دنیا کے لیے گریہ کرنا لیکن خوف آخرت مین اور اہلبیت علیہم السلام کے لیے رونا مضائقہ
نہین رکہتا چھٹے بدون تقیہ بعد سورہ کے عمداً آمین کہنا ساتوین بدون تقیہ ہاتھ باندہ کی نماز پڑہنا آٹھوین
کسی واجب کو واجبات نماز سے عمداً ترک کرنا یا زیادہ کرنا نوین کسی رکن کو ارکان نماز سے عمداً خواہ سہواً
کم یا زیادہ کرنا دسوین قبلہ سے عمداً منحرف ہونا اور اگر کوئی شخص نماز پڑہتا ہو اور دوسرا شخص اثنای نماز مین
اگر سلام کرے تو اس نماز پڑہنے والے پر واجب ہے کہ اوسی الفاظ سے یہی جواب سلام دے **فصل تیسری**
بیان مین اون خللون کے جنکی سبب سے دو سجدے واجب ہوتے ہین اور اس فصل کی بہی مطالب زبدۃ الفتاوی
سے نقل کیے گئے ہین اور وہ چند سبب ہین پہلا سبب ایک سجدہ کا بہول جانا دوسرا سبب تشہد کا
اور اجزا تشہد حتی درود کا فراموش کرنا تیسرا سبب درمیان چار اور پانچ رکعتونکی
بعد بجالانی دونو سجدونکی شک کرنا چوتہا سبب غیر محل سلام کہنا پانچوان سبب کلام بیجا بغیر
ذکر اور دعا و قرآن از روی سہو زبان پر جاری کرنا مثل اسکے کہ نماز مین بہولسے بات کرے
اور علاوہ ان پانچ صورتونکی اگر جس مقام پر بیٹھنا چاہیے وہان کھڑا ہو جائے اور جہان کھڑا ہونا چاہیے وہان
بیٹھ جائے یا سہواً کسی امر مین کمی و زیادتی واقع ہو تو اوسکی تلافی مین دو سجدہ سہو بجالانا احوط ہے
اور ان سجدونمین نیت کرنا واجب ہے اور چاہیے کہ ذکر اندونو سجدونکا اسطرح بجالائے بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ
وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ * چاہیے کہ تشہد خفیف پڑہے وہ یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

پھر دونو سلامون مین سے ایک سلام کہی اور ان دونو سجدونمین استقبال قبلہ اور طہارت اور کل
وہ چیزین کہ جو نماز مین معتبر ہین احتیاطاً پر ضرور ہین اور لازم ہی کہ بعد نماز کے فوراً یہ دونو
سجدی بجا لاوی اور اگر بھول جاوی تو جسوقت یاد آوی اوسیوقت بجا لاوی اور اگر ان دونو
سجدونکے بجا لانے مین تاخیر ہو جاوی تو بھی احوط یہ ہی کہ ان دونو سجدونکا بجا لانا ترک نکرے
اور چاہیے کہ جو چیز فراموش ہوگی ہو اوسکو بھی ادا کرے بعد اوسکے دو سجدہ سہو بجا لاوی فصل چوتھے
بیان مین شک عدد رکعات کی مخفی نہ رہی کہ اگر نماز دو رکعتی اور سہ رکعتی مین شک واقع ہو تو
یہ شک مبطل نماز ہی اور اسیطرح اگر یہ نجانتا ہو کہ کتنی رکعتین پڑھین ہر چند چار رکعتی نماز ہو
تو بھی نماز باطل ہی اور اسیطرح اگر یہ شک ہو کہ آیا ایک رکعت پڑھی یا ایک سی زیادہ تو
بھی نماز باطل ہی اور اگر یہ شک ہو کہ دو رکعت نماز پڑھی یا دو سی زیادہ تو حکم اوسکا انشاء اللہ تعالی
آگی مذکور ہوگا اور مجرد شک بلکہ بعد استقرار شک بھی بطلان نماز کا حکم نہین کیا جا سکتا چنانچہ سوچنا اور یاد کرنا بھی ہر چند ہو
لازم نہین ہے مگر احوط یہ ہی کہ فکر کری تا شاید کچھ یاد آجاوی اور نماز چہار رکعتی مین شک کی چند قسمین ہین پہلی شک نماز
چہار رکعتی مین درمیان دو اور تین رکعتون کے اگر یہ شک قبل کامل ہو جانی دونو سجدونکی ہو تو نماز باطل ہی اور اگر
بعد کامل ہونی دونو سجدونکی شک ہو کہ دو رکعتین پڑھی ہین یا تین ہین تو بنا تین رکعت پر کری نماز کو تمام کری بعد اوسکی ایک رکعت
نماز احتیاط کھڑی ہو کے خواہ دو رکعت بیٹھکی بجا لاوی اور دونو سجدونکا کامل ہونا اوسوقت حاصل ہوتا ہی کہ جب دوسرے
سجدی سی سر اوٹھاوی دوسری شک درمیان تین اور چار رکعتونمین پس یہ شک خواہ قبل دونو سجدونکی ہو خواہ بعد بنا چار رکعت
پر کرکی نماز کو تمام کری اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑی ہو کے خواہ دو رکعت بیٹھکی بجا لاوی تیسری شک درمیان دو اور چار
رکعتون کے پس اگر یہ شک قبل کامل ہونے دونو سجدونکی واقع ہو تو نماز باطل ہی اور بعد کامل ہونے دونو سجدونکی ہو تو نماز صحیح ہی
بنا چار پر کرکی نماز کو تمام کری اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑی ہو کے پڑھی چوتھی شک درمیان دو اور تین اور چار رکعتونکی ہی
پس اگر یہ شک قبل کامل ہو جانی دو سجدونکی واقع ہو تو نماز باطل ہی اور بعد کامل ہو جانی دو سجدونکی ہو تو نماز صحیح ہی
بنا چار پر کرکی نماز کو تمام کری اور دو رکعت نماز احتیاط پہلی کھڑی ہو کر اوسکے بعد دو رکعت بیٹھکی یہ پڑھی

پانچوین شک درمیان چار اور پانچ رکعت کی ہی پس اگر یہ شک دوسری سجدہ کی سر اوٹھانی
کی بعد واقع ہو تو بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کری اور دو سجدی سہو کی بجا لائی اور اگر
قبل رکوع کی ہو تو بیٹھ جائی اور بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کری اور ایک رکعت نماز
احتیاط کھڑی ہو کے یا دو رکعت بیٹھ کی پڑھی اور علاوہ ان دو قسم کی اگر شک ہو تو نماز
باطل ہی چھٹی شک درمیان تین اور پانچ رکعتون کی ہی پس اگر یہ شک کھڑی ہونی کی
حالت مین ہو تو بیٹھ جائی اور رجوع اس شک کی دو اور چار کیطرف ہو گی اور حکم اوسکا
بیان ہو چکا ساتوین شک درمیان تین اور چار اور پانچ رکعتون کے ہی پس اگر شک یہ
کھڑی ہونیکی حال مین ہو تو بیٹھ جائی اور یہ شک دو اور تین اور چار کی طرف
رجوع کرتا ہی اور حکم اسکا بہی مذکور ہو چکا ہی آٹھوین شک درمیان پانچ اور چھ رکعتون
کی ہی اگر یہ شک کہڑے ہونیکی حال مین ہو تو بیٹھ جائی اور یہ شک چار اور پانچ کیطرف رجوع
کرتا ہی اور حکم اسکا بہی مذکور ہو چکا ہی اور واجب ہی کہ نماز احتیاط کو فوراً قبل اسکی کہ کوئی مبطل نماز
عمل مین لائے بجا لاوے اور اس نماز مین حمد کا پڑہنا ضروری ہی تسبیحات اربعہ پڑہنا کافی نہو گا لیکن بعد سورۂ
حمد دوسرا سورہ پڑہنا ساقط ہی اور نماز احتیاط کا اخفات سے پڑہنا احوط اور اولی ہی اور اگر نماز
احتیاط مین شک ہو تو اکثر پر بنا رکھی لیکن جس صورت مین اکثر پر بنا رکھنا مفسد نماز ہو تو اکثر پر بنا نہ کیجائیگی
اور نماز احتیاط مین وہ سب شرطین کہ جو نماز یومیہ مین واجب ہین معتبر ہین اور اس نماز مین تشہد اور سلام اور ذکر
رکوع اور سجود اور سب ارکان اور افعال بجالانا واجب ہی اور اگر قبل نماز احتیاط کوئی امر منافی نماز واقع ہو یا نماز
احتیاط کی پڑہنی مین اسقدر تاخیر ہو جا کہ عرف مین اطلاق فوریت باقی نرہی تو احتیاط یہ ہی کہ نماز احتیاط کو بجا لائے
اور اصل نماز کا بہی اعادہ کری اور جو کچھہ کہ لازم ہی وہ فقط اعادہ اصل نماز ہی اور اگر سجدۂ سہو اور اجزاء فراموش شدہ اور نماز
احتیاط یہ تینون امر جمع ہو جائین تو نماز احتیاط کو اجزاء فراموش شدہ پر مقدم کری اور سجدۂ سہو کی آخر مین بجا لائے
پس اگر اول نماز مین سہواً بات کی ہو اور تشہد اول کو بہی فراموش کیا ہو اور درمیان تین اور چار رکعتونکی مثلاً شک
واقع ہوا ہو تو پہلی نماز احتیاط پڑہی بعد اوسکے تشہد کی قضا کری بعد اوسکی سجدۂ سہو بجا لاوے

فصل پانچوین مسائل متفرقہ مین کہ جو بطریق تتمہ زبدۃ الفتاوی مین مذکور
ہین مسئلہ حالت اختیار مین ترک کرنا سورہ کا نماز سنتی مین جائز ہی اور ایسے ہی
نماز سنتی بیٹھہ کے پڑہنا بھی جائز ہی مسئلہ بعد فرض عجز و قصور درست کرنے مین تجوید کے
ہرچند درستی تجوید منحصر بسفر ہو کہ وہ سفر بدون عسر و حرج ممکن ہو تو نماز صحیح ہی خصوصًا
اوس وقت مین کہ نماز جماعت سے پڑہنا ممکن ہو لیکن مدار اخراج حروف کا مخارج مقررہ
سے نہین ہی بلکہ مدار اس امر پر ہی کہ اہل خبرہ کے نزدیک دو حرف متشابہ مین تمیز
حاصل ہوجای خواہ یہ شخص خود اہل خبرہ اور اہل لسان کی طرف رجوع کری یا دو شاہد
عادل سے تصدیق کرے مسئلہ اگر کسی پیشنماز کو دیکھی کہ اوسکی پیچھی بہت مومنین
نماز پڑہتے ہین اگر یہ امر سبب وثوق اور اطمینان عدالت ہوجای تو پیچھی اوسکی نماز
جائز ہی مسئلہ مضطر کو بعد نصف شب نماز عشا کا بقصد قربت پڑہنا بدون تعرض
ادا و قضا اولی ہی مسئلہ عورت کو نماز مین چھپانا باطن قدم اور پشت دست اور کف دست
کا لازم نہین ہی مسئلہ یورجنس اگر عورت کے بدن مین ہو تو نماز صحیح ہی مسئلہ رہنا
ریشم اور جو چیز ریشم کی کہ اوسی لباس نہ کہہ سکین نماز مین جائز ہی بلکہ پاس رکہنا لباس
حریر کا بہی نماز مین جائز ہی مسئلہ سجاف حریر جس مقدار کو عرف مین سجاف کہین
استعمال اوسکا نماز اور غیر نماز مین مردون کو جائز ہی مسئلہ ماموم کو قضای نماز
صبح کا پڑہنا امام کی نماز ظہر کے ساتہہ اور قضای عصر کا پڑہنا امام کی نماز مغرب کے ساتہہ
یا نماز مغرب کو امام کی عشا کی ساتہہ یا برعکس صحیح ہی سوای اون نمازونکی کہ جنکی ہیئت
مین اختلاف ہو مثل نماز صبح کہ سی نماز آیات کے ساتہہ پڑہنا مشکل ہی مسئلہ معنی اس
جملہ السلام علیک مین واسطی میت کے رحمت خدا اور زندہ کے لئے سلامتی کی ہین
مسئلہ جو شخص کہ مشغول الذمہ ہو کسی دوسری واجب کی سبب سے مثل حج و زکوۃ
نماز یومیہ وغیرہ تو نماز یومیہ حاضر کو وقت وسیع مین پڑہ سکتا ہی مسئلہ لباس ریشمی کہ جو

کفار سے لیا جاوے اور وہ لباس مجہول الحال ہو اور یہ معلوم ہو کہ یہ بال کس حیوان کے ہین تو لباس طاہر
سمجھا جاوے گا مگر اوس لباس مین نماز جائز نہو گے بشرطیکہ شک عقلائی ہو کہ حیوان
حلال گوشت سے ہے یا نہین لیکن بانات کے بارے مین قول اکثر لوگون کا اور اکثر عقلا
کا یہ ہے کہ بانات حیوان حلال گوشت کے بالون سے بنتی ہے لہذا بانات کا لباس مین
نماز جائز ہے مسئلہ وہ جراب کہ جو پنڈلیونکو نہ چھپاوے پہننا اوسکا نماز مین جائز ہے مسئلہ ادغام
بقاعدہ یرملون لازم نہین ہے مسئلہ وقف بحرکت جائز ہے اور وصل بسکون بھی بنا بر اقوی
جائز ہے بشرطیکہ بعد اسکی ہمزہ وصل نہو اور اگر ہمزہ وصل ہو تو فی الجملہ فصل کرے مسئلہ
ادغام صغیر کہ ایک لفظ مین واقع ہو مثل جدّ وغیرہ تو اس ادغام کا بجالانا لازم ہے اور ادغام
کبیر کہ دو لفظون مین ہوتا ہے مثل جارت تلک تو اس ادغام کا بجالانا سنت ہے مسئلہ
مد حروف مقطعات مثل الٓمٓ اور مد متصل کہ لفظ واحد مین واقع ہو مثل جآء تو اسکا
ظاہر کرنا واجب ہے اور مد منفصل کہ دو لفظونمین ہوتا ہے مثل لا الہ الا اللہ تو اس مد کا ظاہر کرنا مستحب ہے
مسئلہ وقف مین بقدر ایک نفس کی سکوت کرنا ثابت نہین ہے سکوت فاصل کافی ہے
مسئلہ مد بقدر چار الف یا کم ثابت نہین ہے مد عرفی کفایت کرتا ہے مسئلہ عورت کا مرد کے
پہلو مین یا اوسکی آگے بدون دس ہاتھ کی فاصلہ کے یا بدون حائل کی نماز پڑھنا جائز
ہے مسئلہ حکم جہر و اخفات فرائض یومیہ کیواسطے ہے اور نماز نفل مین اختیار ہے چاہے جہر کرے
چاہے باخفات پڑھے مسئلہ سنگ غیر معدنی پر باوجود زمین کی ہونیکی سجدہ نماز
جائز ہے اور گچ پر بھی سجدہ کرنا کہ وہ گچ سوختہ نہو تو جائز ہے اور گچ سوختہ پر اور تسبیح اور
خشت پختہ پر بھی جائز ہونا سجدہ کا خالی قوت سے نہین ہے مسئلہ جس شخص کے ذمہ
نماز واجب قضا ہو تو وہ نماز مستحب پڑھ سکتا ہے مسئلہ اگر کاغذ کھانی اور پینی کی
چیز سے بھی بنا ہو تو سجدہ اوسپر صحیح ہے بشرطیکہ ایسی چیز سے لکھا نہو کہ سجدہ اوسپر صحیح نہین
ہے والا پیشانی کا اوس مقام پر رکھنا لازم ہوگا کہ جو مانع سے خالی ہو مسئلہ اگر کوئی

شخص آٹھ فرسخ سی کم اور چار فرسخ سی زیادہ جاوی یا چار فرسخ ایک روز مین جاوی
اور دوسری دن قبل دس روز رہنی کے پھر آئی تو بنا برا قوی اوسی نماز قصر پڑھنا چاہیے
مگر احوط یہی کہ اتمام وقصر دونو بجالای مسئلہ جس مقام پر نماز قصر ہی وہان روزہ بھی قطعاً
ہی اور جس جگہہ روزہ ساقط ہی وہان نماز بھی قصر ہی مگر بعض مواضع مستثنی ہین مسئلہ
توطن مین اسیقدر کافی ہی کہ یہ شخص کسی بلد مین رہنی کا قصد کری اور اوس بلد کو اپنی
رہنی کا مکان قرار دی ورملک ہونی کے ضرورت اور چھہ مہینی رہنی کی شرط معلوم
نہین ہوتی مسئلہ دس روز اقل اقامہ ہی مسئلہ حد ترخص مین پوشیدہ ہونا دیوارہای
شہر کا یا نہ سنا جانا صدای اذان کا قصر نماز کے لئے کافی ہی مسئلہ جسوقت مسافر
کسی مقام مین دس روز رہنی کا قصد کری اور ایک نماز بھی تمام پڑھ لی تو جبتک اوس
مقام پر رہیگا حکم مقیم مین ہی روزہ بھی رکھیگا اور نماز بھی تمام پڑھیگا پس اگر بعد قصد اقامہ
کی اور ایک نماز تمام پڑھ لینی کے یہ شخص اپنی رہنی مین متردد ہو جاوی یا عزم سفر کر لے
تو اس صورت مین بھی جب تک اوس بلد سی بقصد سفر باہر نہ نکلیگا اوسوقت تک نماز
تمام پڑھا کریگا اور روزہ رکھا کریگا مسئلہ اگر کوئی شخص رکوع بھول جاوی اور قبل سجدے
کی یاد آئی تو سیدھا کھڑا ہو اور رکوع بجالای مسئلہ اگر طمانینت اور ذکر رکوع فراموش
کری اور قبل سجدی کی یاد آئی تو ذکر طمانینت ساقط ہی بسبب اسکے کہ محل ان دونونکا
گذر جائیگا اور عود انکی طرف باعث زیادتی رکن ہو جائیگا مسئلہ اگر قیام بعد رکوع
یا اوس قیام مین توقف کرنا کوئی شخص فراموش کری اور قبل سجدی کی اوسی یاد آوے
تو چاہیی کہ سیدھا کھڑا ہو اور درنگ کری اور اگر بعد سجدی کی یاد آئی تو اعتنا نکی جائیگی
مسئلہ اگر کوئی شخص ایک سجدہ کو بھول جاوی اور قبل رکوع اوسی یاد آئی تو سجدہ
کرنا واجب ہی اور مراعات ترتیب کی بھی اقوال وافعال مین لازم ہی مسئلہ اگر کسی
شخص کو دونون سجدونمین یا ایک سجدہ مین تشہد پڑھنی کی حال مین شک ہو تو

اوس شک کا اعتبار نہین ہی مسئلہ الحاق مقدمات کا ہی افعال کی ساتہہ مشکوک
مین قوی ہی مسئلہ اگر کسی شخص کو قیام متصل برکوع مین بعد ختم ہو نیکے اور قبل ہو نچنی
حد رکوع مین شک ہو تو اوس شک کا بنا بر اقوی اعتبار نہین ہی مسئلہ اگر کسی شخص
کو قبل سجدی کی قیام بعد رکوع مین شک ہو یا اوسمین درنگ کرنیکا شک ہو تو اوس
شک کا اعتبار نہین ہی بشرطیکہ ختم ہو چکا ہو مسئلہ درمیان دو سجدہ سہو کی بیٹہنا اور درنگ
کرنا مطابق فتوی ایک جماعت کے واجب ہی لیکن بقصد قربت بجالانا بہتر ہی مسئلہ
شک افعال نماز دو رکعتی اور دو رکعت اول نماز سہ رکعتی اور چہار رکعتی مین مبطل نماز
نہین ہی مسئلہ نماز احتیاط مین بسم اللہ کو سورہ حمد کی جہر سے پڑہنا مستحب ہی بنا بر
اقوی مسئلہ قضای سجدہ اور تشہد اور صلوات فراموش شدہ مین طہارت اور جمیع
شرائط نماز کی معتبر ہین مسئلہ اگر کوئی شخص سجدہ یا تشہد یا درود بہول جای اور
بعد محل کے اوسی یاد آئی پس اگر بعد سلام کی حدث صادر ہوا ہی تو احتیاط یہ ہی کہ قبل
طہارت اور بعد طہارت اوسکو بجالای اور اعادہ اصل نماز بہی کری فصل چہٹی
کیفیت نماز جمعہ اور عیدین مین یہ بحث مطابق نخبہ کی ہی کہ جو نسخہ مع حواشی موفق
فتوای سرکار حضرت میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی مطبوع ہوا ہی بیان نماز جمعہ
وجوب نماز جمعہ مین غیبت امام علیہ السلام مین درمیان علما کی خلاف ہی اور مذہب
اکثر علمای عصر کا یہ ہی کہ نماز جمعہ واجب تخییری ہی یعنی مکلف کو اختیار ہی چاہی تو نماز
جمعہ پڑہی چاہی نماز ظہر پڑہی مگر نماز جمعہ پڑہنا افضل ہی اور احوط یہ ہی کہ نماز جمعہ پڑہ کر
بقصد قربت فرادیٰ نماز ظہر بہی پڑہ لے اور نماز جمعہ مین جماعت کا ہونا شرط لازم ہی
اور نماز جمعہ مین کم سی کم پانچ آدمیون کی جماعت ہونا ضرور ہی کہ ایک شخص اونمین
سی پیشنماز اور خطیب ہو اور باقی چار ماموم ہون اور پیشنماز کیواسطے عادل ہونا
لازم ہے اور اول وقت نماز جمعہ وقت زوال آفتاب سی شروع ہوتا ہی اور اوسوقت تک

باقی رہتا ہی کہ سایہ شاخص شاخص کے برابر پہونچ جای اور نماز جمعہ بھی مثل نماز صبح دو رکعت ہی
اور بحجنہ مین خاص سورونکا ذکر نہین ہی مگر کتب دیگر مین مذکور ہی کہ پیشنماز کو چاہیے
کہ رکعت اول مین بعد سورہ حمد سورہ جمعہ پڑہے اور دوسری رکعت مین بعد سورہ حمد
سورہ منافقین پڑہے اور سنت ہی کہ اس نماز مین بنا بر مشہور دو قنوت پڑہے ایک رکعت
اول مین قبل رکوع اور دوسرا رکعت دوم مین بعد رکوع اور واجب ہی کہ
قبل نماز جمعہ دو خطبہ پڑہے جائین اور احوط یہ ہی کہ وہ خطبہ حمد و ثنای خدائیتعالی
اور صلوۃ پیغمبر خدا اور ائمہ ہدے علیہم السلام اور مضامین وعظ پر مشتمل ہو اور آخر
خطبہ مین ایک سورہ مختصر پڑہا جای اور اگر ایک شہر مین دو مقام پر نماز جمعہ پڑہے جا
تو باہمدیگر فاصلہ ایک فرسخ کا یا زیادہ ایک فرسخ سی ہونا ضرور ہے اور اگر فاصلہ
کم ہوگا اور دونون نمازین برابر شروع ہون گی تو دونون نمازین باطل ہین اور جو
شخص پہلے پڑہیگا اوسکی نماز صحیح ہوگی اور نماز جمعہ آٹھہ آدمیون سے ساقط ہے
اول عورت سی دوم بندہ سی سیوم مسافر سے چہارم نابینا پنجم پیر عاجز سی ششم
بیمار عاجز سی ہفتم اوس شخص سی کہ جو راہ چلنی سی عاجز ہو اور اوسی نماز جمعہ مین آنا
باعث حرج ہو ہشتم اوس شخص سے کہ جسکا مکان مسجد جامع سی مسافۃ دو فرسخ سے
زیادہ ہو اور سوای نماز جمعہ کی بیس رکعت نماز نافلہ جمعہ پڑہنا بھی مستحب ہی جس وقت
چاہی بجالای لیکن افضل یہ ہی کہ چھہ رکعت صبح کو اور چھہ رکعت آفتاب بلند ہونیکی وقت
اور چھہ رکعت وقت زوال اور دو رکعت نزدیک زوال پڑہے **بیان نماز**
عیدین یہ نماز حضور امام علیہ السلام میں واجب ہی اور غیبت امام مین سنت ہی
پس افضل یہ ہی کہ نماز عیدین جماعت کی ساتھہ بجالائی اور تنہا بھی پڑہنا مستحب ہے
اور یہ نماز دو رکعت ہی رکعت اول مین بعد قراءت حمد و سورہ پانچ تکبیرین ہین
اور ہر تکبیر کے بعد ایک مرتبہ دعاء قنوت ہے اور رکعت دوم مین چار تکبیرین اور

چار قنوت ہین اور جو قنوت کہ نماز یومیہ مین پڑہتے ہین اوسکو بھی پڑہ سکتے ہین لیکن جو قنوت
مخصوص نماز عیدین کیواسطے یہ ہی اور پڑہنا اسکا بہتر ہی اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَاءِ
وَالْعَظَمَةِ وَاَھْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَھْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ
وَاَھْلَ التَّقْوٰی وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ ھٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ
عِیْدًا وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَمَزِیْدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُدْخِلَنِیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ
فِیْهِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ
مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوٰتُكَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ
مَا سَاَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُوْنَ

بیان نماز آیات یعنی نماز کسوف و خسوف و زلزلہ وغیرہ مخفی نرہی کہ جب کسوف
واقع ہو یعنی سورج کو گہن لگی یا خسوف ہو یعنی چاند کو گہن لگی خواہ وہ گہن تمام چاند
سورج مین ہو خواہ بعض مین یا زلزلہ ہو جاہی باعث خوف ہو یا نہو نماز واجب ہی اور
اسیطرح جب آندہی سیاہ یا سرخ اٰی یا رعد گرجی یا برق چمکی اس شدت سی کہ خلاف
متعارف ہو تو بھی نماز واجب ہی بشرطیکہ یہ چیزین موجب خوف اکثر خلق ہون اور
کیفیت اس نماز کی یہ ہی کہ ہر رکعت مین پانچ رکوع اور دو سجدے ہین اور ہر مرتبہ دوسرے
رکوع کی قبل ایک قنوت پڑہنا سنت ہی اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ پہلی نیت کری کہ دو رکعت
نماز کسوف یا خسوف یا زلزلہ پڑہتا ہون واجب قربۃً الی اللہ بعد اسکی تکبیر کہی اور
حمد و سورہ پڑہ کے رکوع مین جاوی جب رکوع سی سر اوٹہاوی تو پہر تکبیر کہی بعد
اوسکے حمد و سورہ کی قرارت کری اور قنوت پڑہی اور پہر رکوع مین جاوی اور پہر
کہڑا ہو اسیطرح پانچ مرتبہ قرارت و رکوع بجالاوی غرض جب پانچوین رکوع سے
سر اوٹہاوی تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہی بعد اوسکی دو سجدی بجالاوی اور دوسری

رکعت بہی بدستور رکعت اول پڑہی اور یہ بہی ہو سکتا ہی کہ اول مرتبہ سورہ حمد پڑہ کی
سورہ تمام نہ پڑہی بلکہ ایک آیت یا چند آیتین سورہ کی پڑہ کی رکوع مین جا اسیطرح ایک سورہ
پانچ رکوع پر تقسیم کری تاکہ ایک سورہ پانچ رکوع مین تمام ہو جائی اور سورہ حمد اس صورت
مین دوبارہ پڑہنی کی ضرورت نہین ہی مثلاً پہلی رکعت مین الحمد پڑہ کی بسم اللہ
الرحمن الرحیم کہی ور رکوع مین جائی پہر رکوع سی اوٹہ کی سیدہا کہڑا ہو اور قل ہو اللہ
احد پڑہی پہر رکوع بجالائی پہر اوٹہ کی اللہ الصمد کہی پہر رکوع مین جائی پہر اوٹہی اور
لم یلد ولم یولد کہی ور پہر رکوع بجالائی پہر اوٹہی اور ولم یکن لہ کفواً احد کہی پہر رکوع بجالا
بعد اسکے سجدتین بجالائی پہر اوٹہکر دوسری رکعت مثل رکعت اول بجالائی ور اگر
تمام آفتاب یا تمام ماہتاب مین گہن لگا ہو اور نماز کو عمداً خواہ سہواً ترک کیا ہو خواہ
اوسوقت اطلاع گہن کی ہوئی ہو یا بعد خبر ہوئی ہو تو ان سب صورتونمین قضا اس
نماز کی واجب ہی اور اگر تمام قرص مین گہن نہ لگا ہو بلکہ بعض مین لگا ہو تو اس صورت
مین اگر گہن کی اطلاع نہوئی تہی اور بسبب عدم اطلاع نماز نہ پڑہی تہی تو قضا واجب
نہین ہی اور اگر اوسوقت معلوم تہا کہ گہن لگا ہی تو قضا واجب ہی خواہ عمداً نماز نہ پڑہی
خواہ سہواً لیکن باقی آیات مثل زلزلہ وغیرہ پس اگر وقت پر علم تہا تو قضا چاہیی اور
احتیاط یہ ہی کہ اگر علم نہو تو بہی احتیاطاً قضا بجالائی اور کسوف وخسوف کی کل
صورتون مین اگر نماز نہ پڑہی ہو تو قضا پڑہی مگر نماز زلزلہ ظاہراً تمام عمر ادا ہی اور
احتیاط یہ ہی کہ نماز زلزلہ اگر بعد وقت زلزلہ پڑہی تو قصد ادا و قضا کچہ نکری اور
بعید نہین کہ نماز زلزلہ واجب فوری ہو پس امکان کی وقت سی تاخیر نکرنا چاہیی

فصل ساتوین نمازہای مستحب کی بیان مین اس فصل مین چند مطلب ہین

مطلب پہلا ثواب نوافل یومیہ مین یعنی جو نوافل ہر روز فرائض کی ساتھہ مقرر
ہوئی ہین واضح ہو کہ ثواب ان نوافل کا عظیم ہی اور حدیثون مین تاکید شدید

وارد ہی خصوصاً نماز شب اور نافلہ مغرب کی باب مین اور احادیث اہلبیت علیہم
السلام مین منقول ہی کہ اگر فرائض مین کوئی سہو اور کوئی نقصان ہو تو خدا اوسکو
بسبب نوافل کے تمام کرتا ہی اور نوافل کا بی ضرورت و بی عذر ترک کرنا نچاہیے
جسطرحسی کہ فریضہ کا ترک کرنا کفر ہی اور اگر نافلہ فوت ہوجای اوسکی بہی قضا چاہیے
جیساکہ حدیث مین وارد ہی کہ خداوند عالم مباہات کرتا ہی اوس شخص پر جو نماز شب
کی قضا دن کو بجالای اور حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ ای ملائکہ دیکہو میرا بندہ اوس
عبادت کو کہ جو مینی اوسپر فرض نہین کی تہی اوس کی قضا بجالاتا ہی گواہ رہو کہ مینی
اوسکی گناہ بخشدی اور فضائل نماز شب کی مطلب سوم مین بیان ہونگی انشاءاللہ

مطلب دوسرا نافلہ نماز پنجگانہ کی بیان مین نجات العباد وغیرہ مین
مذکور ہی کہ وقت نافلہ ظہر کا زوال شمس سی شروع ہوتا ہی یہانتک کہ سایہ شاخص
دو قدم تک پہونچے یعنی شاخص کی سات حصو مین سی دو حصہ تک سایہ پہونچی
اس مدت مین نماز نافلہ و نماز ظہر دونو ہو جانا چاہیی اور اسیطرح نافلہ عصر مع
نماز عصر اوسوقت تک پڑہ سکتا ہی کہ سایہ شاخص چار قدم تک شاخص کے پہنچی
یعنی چار حصہ تک سات حصو نسی پہنچی اور وقت نافلہ مغرب اوسوقت تک ہی کہ
جسوقت تک جانب مغرب سی حمرت زائل نہو اور وقت نافلہ عشا کا نصف شب
تک باقی رہتا ہی اور وقت نافلہ صبح طلوع صبح کاذب سی شروع ہوتا ہی یہانتک
کہ سرخی افق ظاہر ہو نمین مقدار نماز صبح باقی رہجای اور ایک روایت مین وارد
ہوا ہی کہ نافلہ مثل ہدیہ کی ہی جسوقت بجالاتا قبول ہوگا اور سوائی اس روایت
کی اور چند روایتین ہی ہین پس جسوقت شخص نوافل کے بجالانی مین اوقات
معین پر تقصیر کری تو چاہیی کہ بہ نیت قضا بجالای بنابر مشہور نوافل یومیہ
چونتیس ۳۴ رکعتین مین نافلہ صبح قبل فریضہ دو رکعت اور نافلہ ظہر قبل نماز ظہر آٹھہ رکعت

مگر مثل نماز صبح دو دو رکعتین پڑہنا چاہیی اور نافلہ عصر قبل نماز عصر آٹھہ رکعت ہیںجسے
دو دو رکعتین کرکے مثل نماز صبح پڑہنا چاہیی اور نافلہ مغرب کی بعد نماز مغرب چار
رکعتین ہین مثل نماز صبح دو دو رکعت کرکے پڑہی جاتی ہین اور نافلہ عشا کے بعد نماز
عشا دو رکعتین ہین یہ نماز بیٹھہ کر پڑہی جاتی ہی کہ شمار مین ایک رکعت محسوب ہوتی ہے
اور سفر مین نافلہ ظہرین اور نافلہ عشا ساقط ہوجاتی ہی اور نوافل مین بلا ضرورت
بہی سورۂ فاتحہ پر اکتفا ممکن ہی **مطلب تیسرا بیان فضائل اور ثواب نماز شب**
مین عین الحیوۃ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ نماز شب چہرہ
کو روشن کرتی ہی اور آدمی کو خوشبو کرتی ہی اور روزی کو زیادہ کرتی ہی اور باعث
ادائی قرض ہوتی ہی اور رنج وغم کو دور کرتی ہی اور چشم کو جلا دیتی ہی اور دوسری
حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جو اشخاص اپنی گہرونمین نماز شب پڑہتی ہین اور نماز مین تلاوت
قرآن کرتے ہین وہ اہل آسمان کو روشنی بخشتی ہین جسطرح کہ ستارے اہل زمین کو روشنی
بخشتے ہین اور کتاب مذکور مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی منقول
ہی کہ جن اشخاص کو عورتون یا مردون مین سی خدایتعالی نماز شب پڑہنی کی توفیق
دیتا ہی اور وہ مخصوص خدا کی لئی اوٹہتی ہین اور وضو کامل کرتی ہین اور خدا کی
لئی بہ نیت صادق نماز شب پڑہتی ہین اور دل اونکا امور بد سی سالم اور بدن اونکے
خشوع کنندہ اور آنکہین اونکی گریان ہوتی ہین تو حق تعالی اونکی پیچہی نو صفین ملائکہ
کی مقرر فرماتا ہی کہ تعداد اون ملائکہ کے کہ جو ہر صف مین ہوتی ہین سوا خدا کی اور
کوئی نہین کرسکتا اور ایک سرا ہر صف کا مشرق مین ہوتا ہی اور دوسرا سرا مغرب
مین ہوتا ہی پس جب بندہ نماز سی فارغ ہوتا ہی تو موافق اون ملائکہ کی اوسکی
لئی درجات لکہی جاتی ہین اور بسند صحیح اوسی کتاب مین حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی منقول ہی کہ کبہی ایسا ہوتا ہی کہ بندہ راتکو اوٹہتا ہی اور نیند اوسپر غالب

ہوتی ہی اور وہ بسبب غلبہ نوم داہنی اور بائین طرف جہکتا ہی اور ذقن اوسکا سینی سے
ملتا ہی یعنی اونگتا ہی تو حق تعالی حکم فرماتا ہی کہ درہای آسمان کہولدی جائین اور
ملائکہ سی ارشاد فرماتا ہی کہ میری بندی کو دیکہو کہ یہ مجہ سی تقرب کی لئی اپنی اوپر کسقدر
زحمت گوارا کرتا ہی حالانکہ مینی اسپر نماز شب واجب نہین کی تہی اور مجہسی تین چیزون
مین سی ایک چیز کا مترصد ہی کہ یا مین گناہ اسکے بخشدون یا اسکی توبہ قبول کرون یا
روزی اسکی زیادہ کردون ای ملائکہ مین تمہین گواہ کرتا ہون کہ مین نی تینون باتین
اسکو عطا کین تہذیب الاحکام مین لکہا ہی کہ بعض اصحاب نی ابی عبد اللہ علیہ السلام
سی روایت کی ہی حضرت نی ارشاد فرمایا نماز شب بہ تحقیق کہ وہ تمہاری نبی کی
سنت ہی اور اون صالحون کی اداب مین سی ہی کہ جو تمسی پہلی تہی اور باعث دور
ہونی تمہاری آزارونکا تمہاری بدنون سی ہی اور پہر کتاب مذکور مین ابو بصیر سے
روایت کی ہی کہ ابو عبد اللہ ع نی ارشاد کیا کہ مجہسے میری پدر بزرگوار نے اور اون سے
اونکی پدر نی اور اونسی علی بن ابیطالب علیہ السلام نی فرمایا کہ کہڑا ہونا رات کو نماز
کی لئی بدنکا چاق کرنے والا ہی اور باعث رضای پروردگار ہی اور پیروی کرنا
پیغمبرونکی اخلاق کی ہی اور متعرض ہونا ساتہہ رحمت حق تعالے کے ہی مطلب

چوتہا ترکیب اور کیفیت اجمالی نماز شب مین واضح ہو کہ وقت نماز

شب بعد نصف شب کے آتا ہی اور طلوع صبح صادق تک باقی رہتا ہی اور نماز شب کی
اٹہہ رکعتین ہین اور وہ آٹہہ رکعتین دو دو رکعت کرکے مثل نماز صبح پڑہی جاتی
ہین پس یہ اٹہہ رکعتین جس سورہ سی کہ چاہی پڑہی اور بعد آٹہہ رکعت بجالانی
کی دو رکعت نماز شفع جس سورہ سی چاہی بجالای اور نماز شفع مین قنوت نہین ہے
اور بعد اوسکی ایک رکعت وتر پڑہی کہ اس نماز وتر کو بعد نماز شفع پڑہنا چاہیے
اور اس ایک رکعت مین قنوت پڑہنا چاہی پس مجموع گیارہ رکعتین ہوئین آٹہہ

نماز شب کی ور دو شفع کی ور ایک وتر کی ور کبھی مجموع ان گیارہ رکعتون کو نماز شب کہتی ہین اور نماز وتر کے قنوت مین دعای مغفرت مومنین مردہ اور زندہ اور دعای مغفرت والدین کی تاکید ہی بلکہ منقول ہو کہ چالیس مومن کے لئے نام بنام دعائی مغفرت کرے اور مناسب یہ ہی کہ دو دو رکعت کی بعد حوائج مشروعہ کو خدا سے طلب کرے کہ دعا اوس وقت کی مقرون باجابت ہی اور با ادعیہ و مسنونات اس نماز کا بجالانا بہتر ہی اور ثواب و میں بیشتر ہی جیسا کہ مطلب آئندہ مین بہ تفصیل مذکور ہوگا مگر جب وقت تنگ ہو یا نفس راغب طول دینی پر نہو تو مختصر پڑہی اور نماز شب ترک نہ کرے

مطلب پانچوان مقدمات اور کیفیت تفصیلی نماز شب مین

مخفی نہ ہی کہ بعد فراغ ضروریات وضو کری اور دعائین اور آداب وضو کے مشہور ہین پس جبکہ وضو سے فارغ ہو تو اپنی کپڑون مین اور بدن مین عطر ملے اسواسطی کہ اکثر حدیثون مین ثواب اور مدح عطر لگانی کی بکثرت مذکور ہی چنانچہ منقول ہی کہ دو رکعت نماز اوس شخص کے کہ جو عطر لگا کی بجالائے بہتر ہی ستر رکعتون سی کہ جو بی عطر کے پڑہی ہون پس مستحب ہی کہ رو بقبلہ بیٹھے اور اس دعا کو پڑہی کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام رات کو اس دعا کو پڑہا کرتے تہی

اِلٰهِی غَارَتْ نُجُومُ سَمٰائِکَ وَنَامَتْ عُیُونُ اَنَامِکَ وَهَدَاَتْ اَصْوَاتُ عِبَادِکَ وَاَنْعَامِکَ وَغَلَّقَتِ الْمُلُوکُ عَلَیْهَا اَبْوَابَهَا وَطَافَ عَلَیْهَا حُرَّاسُهَا وَاحْتَجَبُوا عَمَّنْ یَسْأَلُهُمْ حَاجَةً وَیَنْتَجِعُ مِنْهُمْ فَائِدَةً وَاَنْتَ اِلٰهِی حَیٌّ قَیُّومٌ لَا تَأْخُذُکَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا یَشْغَلُکَ شَیْءٌ عَنْ شَیْءٍ اَبْوَابُ سَمٰائِکَ لِمَنْ دَعَاکَ مُفَتَّحَاتٌ وَخَزَائِنُکَ غَیْرُ مُغْلَقَاتٍ وَاَبْوَابُ رَحْمَتِکَ غَیْرُ مَحْجُوبَاتٍ وَفَوَائِدُکَ لِمَنْ سَأَلَکَ غَیْرُ مَحْظُورَاتٍ بَلْ هِیَ مَبْذُولَاتٌ اِلٰهِی اَنْتَ الْکَرِیمُ الَّذِی لَا تَرُدُّ سَائِلًا مِنَ الْمُؤْمِنِینَ سَأَلَکَ وَلَا تَحْتَجِبُ عَنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ اَرَادَکَ لَا وَعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ وَلَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَهُمْ وَلَا تَقْضِیهَا

احد غیرک اللهم وتری مکانی ووقوفی وذل مقامی بین یدیک تعلم سری وتطلع علی ما فی قلبی
وما یصلح به امر آخرتی ودنیای اللهم ان ذکر الموت واهوال المطلع والوقوف بین یدیک نقصنی
مطعمی ومشربی واغصنی بریقی واقلقنی عن وسادی ومنعنی رقادی کیف ینام من یخاف ملک الموت
فی طوارق اللیل وطوارق النهار بل کیف ینام العاقل وملک الموت لا ینام لا باللیل ولا بالنهار و
یطلب روحه بالبیات وفی آناء الساعات ۔ جب اس تمام سے فارغ ہوتی تھیں تو سجدہ کرتی تھیں اور دونوں
رخساروں کو خاک پر رکھکر فرماتی تھیں اسئلک الروح والراحة عند الموت والعفو حین القاک
واضح ہو کہ جب نماز شب کو شروع کری تو پہلے اس دعا کو پڑھی اللهم انی اتوجه الیک بنبیک نبی الرحمة واله
وائمة مهم بین یدی حوائجی فاجعلنی بهم وجیها فی الدنیا والآخرة ومن المقربین اللهم ارحمنی
بهم ولا تعذبنی بهم واهدنی بهم ولا تضلنی بهم وارزقنی بهم ولا تحرمنی بهم واقض لی حوائجی
الدنیا والآخرة انک علی کل شیء قدیر وبکل شیء علیم بعد دعاء مذکورہ کے نماز شب کو شروع کری اسطرح
کہ پہلے تین دفعہ الله اکبر کہی اور اس دعا کو پڑھی اللهم انت الملک الحق المبین لا اله الا انت
سبحانک وبحمدک عملت سوء وظلمت نفسی فاغفر لی ذنوبی فانه لا یغفر الذنوب الا
انت بعد اسکے دو تکبیریں کہی اور اس دعا کو پڑھی لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والشر لیس
الیک والمهدی من هدیت عبدک وابن عبدیک ذلیل بین یدیک منک وبک والیک
لا ملجا ولا منجا ولا مفر ولا مهرب منک الا الیک سبحانک وحنانیک تبارکت
وتعالیت سبحانک ربنا ورب البیت بعد اسکے ایک تکبیر اور کہی نیت کری کہ نماز
شب بجا لاتا ہوں میں سنت قربة الی الله اور متصل نیت تکبیرة الاحرام کہی اور اس دعا کو پڑھی
وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة علی
ملة ابراهیم ودین محمد ومنهاج علی حنیفا مسلما وما انا من المشرکین
ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له وبذلک
امرت وانا من المسلمین جب اس دعا کو پڑھ چکی تو سورہ حمد اور جو سورہ چاہے

تکبیرة الاحرام

پڑہے لیکن مستحب یہ ہی کہ پہلی رکعت مین بعد سورہ حمد تیس مرتبہ سورہ توحید پڑہی اور
دوسری رکعت مین بعد سورہ حمد سورہ قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ پڑہے اور
باقی چہہ رکعتون مین سورہ ہای بزرگ مثل سورہ انعام اور کہف اور سورہ یسین اور
حوامیم اور مثل ان سورون کے پڑہی اور اگر یہ سوری یاد نہون تو قرآن مین ہی دیکہہ کے
پڑہ سکتا ہی اور اگر ان سورونکا پڑہنا دشوار ہو تو مختصر سورہ پڑہی پس تکبیر کہکی رکوع وسجود
مثل نماز صبح کی بجا لای اور سنت ہی کہ رکوع مین اس دعا کو پڑہی اَللّٰهُمَّ لَكَ
رَكَعْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ
سَمْعِي وَبَصَرِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَمُخِّي وَعَصَبِي وَعِظَامِي
وَمَا اَقَلَّتْهُ قَدَمَايَ غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَلَا مُسْتَحْسِرٍ بعد اس دعا کی
تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہے اور سجدہ مین اس دعا کو
پڑہی اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ
رَبِّي سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ بعد اسکے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ کہے
اور جسوقت کہ دونون سجدون سے فارغ ہو تو دوسری رکعت کی لیی اوٹہہ کہڑا ہو
اور سورہ حمد اور دوسرا سورہ پڑہی اور قنوت پڑہی اور دعای قنوت مشہور
ہی اور اگر اس دعا کو قنوت مین پڑہے تو افضل ہی کہ قنوت مین طول دینا بہتر ہی
بجہت اسکے کہ وقت بہت وسیع ہی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے منقول ہی کہ جس شخص کا تم مین سے دنیا مین قنوت زیادہ اور طولانی ہے
قیامت کی دن اوسکو راحت زیادہ ہی اور ادعیہ قنوت کی کتب ادعیہ مین حضرات
ائمہ علیہم السلام سے بکثرت منقول ہین اور یہ قنوت کہ اون قنوتون سی مختصر ہے اور
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی اگر اسکو بجا لائی تو بہتر ہے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ بعد اسکی قنوت میں یہ دعا پڑہی اِلٰهِيْ كَيْفَ اَدْعُوْكَ وَقَدْ عَصَيْتُكَ وَكَيْفَ لَا اَدْعُوْكَ
وَقَدْ عَرَفْتُ حُبَّكَ فِيْ قَلْبِيْ وَاِنْ كُنْتُ عَاصِيًا مَدَدْتُ اِلَيْكَ يَدًا بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّةً وَ
عَيْنًا بِالرَّجَاءِ مَمْدُوْدَةً مَوْلَايَ اَنْتَ عَظِيْمُ الْعُظَمَاءِ وَاَنَا اَسِيْرُ الْاُسَرَاءِ اَنَا الْاَسِيْرُ
بِذَنْبِي الْمُرْتَهَنُ بِجُرْمِيْ اِلٰهِيْ لَئِنْ طَالَبْتَنِيْ بِذَنْبِيْ لَاُطَالِبَنَّكَ بِكَرَمِكَ وَلَئِنْ طَالَبْتَنِيْ
بِجَرِيْرَتِيْ لَاُطَالِبَنَّكَ بِعَفْوِكَ وَلَئِنْ اَمَرْتَ بِيْ اِلَى النَّارِ لَاُخْبِرَنَّ اَهْلَهَا اِنِّيْ كُنْتُ اَقُوْلُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الطَّاعَةَ تَسُرُّكَ وَالْمَعْصِيَةَ لَا تَضُرُّكَ فَهَبْ لِيْ
مَا يَسُرُّكَ وَاغْفِرْ لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس جسوقت کہ قنوت سے فارغ ہو تو رکوع
اور سجود کو بطریق مذکور بجا لاوے اور تشہد مشہور پڑہے اور مستحب ہے کہ تشہد میں نشست تورک پڑہے
چونکہ تشہد طولانی پڑہنا بہتر ہی اور سنت ہی اگر اس تشہد کو پڑہے تو مناسب ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ كُلُّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ
رَبِّيْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ
فِيْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ پس سلام اسطرح سے کہی کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ جب سلام پھیر چکے تو دو رکعت نماز تمام ہوگئی پس سنت ہی کہ بعد فراغ ہر
دو رکعت کے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑہے اور اگر اس دعا کو بہی
بعد ہر دو رکعت کے پڑہے تو سنت ہی اور بہتر ہی اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ
وَلَمْ يُسْاَلْ مِثْلُكَ اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْاَلَةِ السَّائِلِيْنَ وَمُنْتَهٰى رَغْبَةِ الرَّاغِبِيْنَ
اَدْعُوْكَ وَلَمْ يُدْعَ مِثْلُكَ وَاَرْغَبُ اِلَيْكَ وَلَمْ يُرْغَبْ اِلٰى مِثْلِكَ وَاَنْتَ
مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اَسْاَلُكَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ وَاَنْجَحِهَا

وَاَعْظَمِهَا يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ وَبِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَاَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَنِعَمِكَ
الَّتِیْ لَا تُحْصٰى وَبِاَكْرَمِ اَسْمَائِكَ عَلَيْكَ وَاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَاَقْرَبِهَا مِنْكَ وَسِيْلَةً وَاَشْرَفِهَا
عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَاَجْزَلِهَا لَدَيْكَ ثَوَابًا وَاَسْرَعِهَا فِی الْاُمُوْرِ اِجَابَةً وَبِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْاَكْبَرِ
الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ تُحِبُّهٗ وَتَهْوَاهُ وَتَرْضٰى بِهٖ عَمَّنْ دَعَاكَ وَاسْتَجَبْتَ لَهٗ
دُعَاءَهٗ وَحَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ لَا تَرُدَّ سَائِلَكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ فِی التَّوْرٰیةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ
الْعَظِيْمِ وَبِكُلِّ اسْمٍ دَعَاكَ بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتُكَ وَاَنْبِيَآئُكَ وَرُسُلُكَ وَاَهْلُ طَاعَتِكَ
مِنْ خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُعَجِّلَ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ وَتُعَجِّلَ خِزْیَ
اَعْدَآئِهٖ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا اور بجای کذا وکذا اپنی حاجت کو ذکر کری بعد دعا مانگنی
کی دو سجدہ شکر بجالای اور اگر ایک سجدہ مین اند و نو سجدونسے اس دعا کو پڑہی تو بہتر ہی اسواسطے
کہ یہ دعا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کیطرف منسوب ہے اور مشتمل مضامین عالیہ و تضرع وزاری
پر ہی وہ دعا یہ ہی اِلٰهِیْ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَعَظَمَتِكَ لَوْ اَنِّیْ مُنْذُ بَدَعْتَ فِطْرَتِیْ
مِنْ اَوَّلِ الدَّهْرِ عَبَدْتُكَ دَوَامَ خُلُوْدِ رُبُوْبِيَّتِكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ فِیْ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ سَرْمَدَ الْاَبَدِ
بِحَمْدِ الْخَلَائِقِ وَشُكْرِهِمْ اَجْمَعِيْنَ لَكُنْتُ مُقَصِّرًا فِیْ بُلُوْغِ اَدَاءِ شُكْرِ خَفِیِّ نِعْمَةٍ مِنْ
نِعَمِكَ عَلَیَّ وَلَوْ اَنِّیْ كَرَبْتُ مَعَادِنَ حَدِيْدِ الدُّنْيَا بِاَنْيَابِیْ وَحَرَثْتُ اَرْضَهَا بِاَشْفَارِ
عَيْنَیَّ وَبَكَيْتُ مِنْ خَشْيَتِكَ مِثْلَ بُحُوْرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ دَمًا وَصَدِيْدًا
لَكَانَ ذٰلِكَ قَلِيْلًا مِنْ كَثِيْرِ مَا يَجِبُ مِنْ حَقِّكَ عَلَیَّ وَلَوْ اَنَّكَ اِلٰهِیْ عَذَّبْتَنِیْ
بَعْدَ ذٰلِكَ بِعَذَابِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ وَعَظَّمْتَ لِلنَّارِ خَلْقِیْ وَجِسْمِیْ وَمَلَاْتَ
اَطْبَاقَ جَهَنَّمَ مِنِّیْ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ فِی النَّارِ مُعَذَّبٌ غَيْرِیْ وَلَا يَكُوْنَ لِجَهَنَّمَ
حَطَبٌ سِوَایَ لَكَانَ ذٰلِكَ بِعَدْلِكَ عَلَیَّ قَلِيْلًا مِنْ كَثِيْرِ مَا اسْتَوْجَبْتُهٗ مِنْ
عُقُوْبَتِكَ پس اسیطرح سے دو دو رکعت کرکے آٹھون رکعتون کو بہ آداب وشرائط
مذکورہ بجالای یہانتک کہ آٹھون رکعتونسے فارغ ہو جب آٹھون رکعتین پڑھ چکی تو اوسکی بعد

اس دعا کو پڑھے یا اللہ یا اللہ دس مرتبہ صلّ علیٰ محمد و آل محمد وارحمنی وثبتنی
علیٰ دینک ودین نبیک ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک
رحمۃ انک انت الوھاب اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد آٹھوں رکعت کے
اس دعا کو پڑھتے تھے اللھم انی اسئلک بحرمۃ من عاذ بک ولجا الی عزک
واستظل بفیئک واعتصم بحبلک ولم یثق الا بک یا جزیل العطایا یا مطلق
الاساری یا من سمی نفسہ من جودہ وھابا ادعوک راغبا وراھبا وخوفا
وطمعا والحاحا والحافا وتضرعا وتملقا وقائما وقاعدا وراکعا وساجدا
وراکبا وماشیا وذاھبا وجائیا وفی کل حالاتی اسئلک ان تصلی علیٰ
محمد وآل محمد وان تفعل بی کذا وکذا اور بجای کذا وکذا مطلب اپنا ذکر
کرے اور دعا مانگے کہ مقرون باجابت ہے یہ ترکیب ہے نماز شب کی باادعیہ وقنوت مختصرہ ہے
اور بہت سی دعائیں اس نماز کی کتب ادعیہ میں جا بجا مذکور ہیں اس رسالہ میں فقط ادعیہ
مختصرہ ذکر کی گئیں تتمہ بیان کیفیت نماز شفع اور وتر میں جب تو آٹھوں رکعت
نماز شب کی فارغ ہو تو چاہیے کہ دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر کی طرف متوجہ ہو
اور بہتر ہے اوقات شفع و وتر درمیان صبح صادق اور کاذب یعنی جس وقت کہ صبح کاذب
شروع ہوا اس وقت سے طلوع صبح صادق تک وقت فضیلت نماز شفع اور وتر کا ہے اور اگر
بعد آٹھ رکعت نماز شب کی بجا لائے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے پس جب نماز شفع شروع کرے
تو چاہیے کہ دونو رکعتوں میں بعد سورہ حمد کی سورہ توحید پڑھے اور اگر چاہے کہ بعد سورہ
حمد قل اعوذ برب الفلق پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں قل اعوذ برب الناس پڑھے
اور قنوت نماز شفع میں نہیں ہے پس جس وقت کہ نماز شفع سے فارغ ہو تو سنت ہے کہ یہ کہے
الٰھی تعرض لک فی ھذا اللیل المتعرضون وقصدک فیہ
القاصدون وامل فضلک ومعروفک الطالبون ولک فی ھذا اللیل

نفحات وجوائز وعطایا ومواهب تمن بها علی من تشاء من عبادک وتمنعها من
لم تسبق له العنایة منک وها انا ذا عبدک الفقیر الیک المؤمل فضلک و
معروفک فان کنت یا مولای تفضلت فی هذه اللیلة علی احد من خلقک وعدت علیه
بعائدة من عطفک فصل علی محمد وآله الطیبین الطاهرین الخیرین الفاضلین وجد
علی بطولک ومعروفک یا رب العالمین وصلی الله علی محمد خاتم النبیین وآله
الطاهرین الذین اذهب الله عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا ان الله حمید مجید اللهم انی
ادعوک کما امرت فاستجب لی کما وعدت انک لا تخلف المیعاد بعد اسکی ایک رکعت میں نماز
وتر کی مشغول ہوئے پس سنت ہے کہ بعلاوہ تینوں دعائیں کہ جو قبل نماز مستحب ہیں بجا لائے مع تکبیرات
ہفت گانہ کہ ایک ان میں سے تکبیرۃ الاحرام ہے اور بعد نیت اور تکبیرۃ الاحرام سورہ
حمد ایک مرتبہ اور تین مرتبہ قل هو الله احد اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الفلق
اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑھے کہ یہ امر سنت ہے والا اختیار ہے
جو سورہ چاہے پڑھے بعد اسکے مستحب ہے کہ ہاتھوں کو قنوت کے لیے منہ کے برابر
اوٹھائے اور غمگین ہووے اور گریہ وزاری اس دعا کو پڑھے سیدی سیدی
هذه یدای قد مددتهما الیک بالذنوب مملوة وعینای بالرجاء ممدودة
وحق لمن دعاک بالندم تذللا ان تجیبه بالکرم تفضلا سیدی لمن اهل
الشقاء خلقتنی فاطیل بکائی ام من اهل السعادة خلقتنی فابشر رجائی
سیدی لضرب المقامع خلقت اعضائی ام لشرب الحمیم خلقت
امعائی سیدی لو ان عبدا استطاع الهرب من مولاه لکنت
اول الهاربین منک لکنی اعلم انی لا افوتک سیدی لو ان عذابی
مما یزید فی ملکک لسألتک الصبر علیه لکنی اعلم انه لا یزید فی
ملکک طاعة المطیعین ولا ینقص منه معصیة العاصین سیدی ما انا

وما خطری هب لی بفضلک وجللنی بسترک واعف عن توبیخی بکرم
وجهک الهی وسیدی ارحمنی مصروعا علی الفراش تقلبنی ایدی
احبتی وارحمنی مطروحا علی المغتسل یغسلنی صالح جیرتی وارحمنی
محمولا قد تناول الاقرباء اطراف جنازتی وارحم فی ذلک
البیت المظلم وحشتی وغربتی ووحدتی بعد اس دعا کے سترمرتبہ
استغفر الله ربی واتوب الیه کہے اور سنت ہے کہ چالیس برادران مومن کے
لیے دعای مغفرت کرے اور اگر اس طرح کہے تو افضل ہے اللهم اغفر لفلان
وفلان نام ہر ایک کا ذکر کرے بعد اس قنوت کے رکوع اور سجود او تشہد اور سلام
بطریق سابق بجا لاے جب نماز سے فارغ ہوے تو تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام
پڑہے اور اگر اس مناجات کو بعد تسبیح کے بجالاے تو بہتر ہے الہی انت یا موجودا
فی کل مکان لعلک تسمع ندائی فقد عظم جرمی وقل حیائی مولای
مولای ای الاهوال اتذکر وایها انسی ولو لم یکن الا الموت
لکفی کیف وما بعد الموت اعظم وادهی مولای مولای حتی متی
والی متی اقول لک العتبی مرة بعد اخری ثم لا تجد عندی صدقا
ولا وفاء فیا غوثاه ثم واغوثاه بک یا الله من هوی قد غلبنی ومن عدو
قد استکلب علی ومن دنیا قد تزینت لی ومن نفس امارة بالسوء
الا ما رحم ربی مولای مولای ان کنت رحمت مثلی فارحمنی وان کنت
قبلت مثلی فاقبلنی یا قابل السحرة اقبلنی یا من لم ازل اتعرف
منه الحسنی یا من یغذینی بالنعم صباحا ومساء ارحمنی یوم اتیک
فردا شاخصا الیک بصری مقلدا عملی قد تبرأ جمیع الخلائق
منی نعم وابی وامی ومن کان له کدی وسعیی فان لم ترحمنی فمن

يَرْحَمُ وَمَنْ يُؤْنِسُ فِي الْقَبْرِ وَحْشَتِي وَمَنْ يُنْطِقُ لِسَانِي
إِذَا خَلَوْتُ بِعَمَلِي وَسَأَلْتَنِي عَمَّا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي
فَإِنْ قُلْتُ نَعَمْ فَأَيْنَ الْمَهْرَبُ مِنْ عَدْلِكَ وَإِنْ قُلْتُ
لَمْ أَفْعَلْ قُلْتَ أَلَمْ أَكُنِ الشَّاهِدَ عَلَيْكَ فَعَفْوَكَ عَفْوَكَ يَا مَوْلَايَ
قَبْلَ سَرَابِيلِ الْقَطِرَانِ عَفْوَكَ عَفْوَكَ يَا مَوْلَايَ قَبْلَ أَنْ
تُغَلَّ الْأَيْدِي إِلَى الْأَعْنَاقِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَخَيْرَ
الْغَافِرِينَ بعد اسکے سجدۂ شکر مین جائے اور سجدہ مین کم سے کم تین مرتبہ
ورنہ سو مرتبہ شُكْرًا لِلّٰهِ کہے اور اگر اس دعا کو سجدہ مین پڑھے
تو خوب ہے يَا خَيْرَ مَنْ رُفِعَتْ إِلَيْهِ أَعْنَاقُ الرَّاغِبِينَ وَ
يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ
فِي شَأْنِي كُلِّهِ پس جو چاہے خدا سے طلب کرے کہ دعا آخر شب کی
مقبول اور مقرون باجابت ہوتی ہے **فائدہ** واضح ہو کہ نماز ہائے
سنتی بلا عذر بیماری وغیرہ بیٹھہ کے پڑھنا جائز ہے پس نماز شب کھڑے
ہو کے اور بیٹھہ کے دو نو طرح پڑھ سکتا ہے مگر بلا عذر کھڑے ہو کر پڑھنا بہتر ہے
اور اگر وقت تنگ ہوا ور رات کم رہگئی ہو تو فقط سورۂ حمد اور سورۂ توحید
ہر رکعت مین پڑھنا کافی ہے بلکہ اگر وقت زیادہ تنگ ہو تو ہر رکعت مین خالی
سورۂ حمد پڑھ سکتا ہے اور رکوع اور سجود کو مخفف بذکر واحد کرکے نماز کو جلد
تمام کرنا بہتر ہے اور اگر صبح طالع ہو جای تو نماز صبح کو مقدم کرے اور نافلہ شب
کی قضا بجالاے اور مخفی نرہے کہ صاحب عذر اور مغلوب النوم کیواسطے بعض
علمانی اجازت دی ہے کہ نماز شب قبل نصف شب پڑھ سکتا ہی اور بعض علمانے

قبل از وقت پڑھنی سے قضا پڑھنی کو فضل جانا ہی

مطلب چہٹا بیان نماز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

جناب علامہ مجلسی علی مقامہ کتاب زاد المعاد مین تحریر فرماتی ہین کہ سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ نی بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت سی بعض اصحاب نے کیفیت نماز جعفر طیار استفسار کی حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیون غافل ہو شاید پیغمبر خدا نے نماز جعفر طیار نہ پڑہی ہو اور شاید جعفر طیار علیہ السلام نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بجالاتے ہون راوی نے عرض کی آپ مجھے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ تعلیم فرمائیں حضرت نے فرمایا کہ وہ دو رکعت ہی باین ترکیب کہ ہر رکعت مین بعد سورۂ حمد پندرہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑہے بعد اوسکی رکوع مین جائے اور بحالت رکوع مین پندرہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑہے پس رکوع سے سر اوٹہای اور سیدہا کہڑا ہوکے پہر اوسی سورہ کو پندرہ مرتبہ پڑہے بعد اسکی سجدی مین جای اور سجدۂ اوّل مین پندرہ مرتبہ اوسی سورہ کو پڑہے پس سجدی سے سر اوٹہای اور درست بیٹہکر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہ کے دوسرا سجدہ کرے اور دوسری سجدی مین بطریق سابق پندرہ مرتبہ سورہ مذکورہ پڑہکے سر کو سجدی سے اوٹہای اور درست بیٹہے اور پہر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہ کے دوسری رکعت کیواسطے کہڑا ہو پس دوسری رکعت کو مثل رکعت اول بجالاوے اور جب دوسری رکعت کی سجدۂ ثانیہ سے فارغ ہوکر درست بیٹہی تو پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑہ سکے تشہد اور سلام بجالاوے حضرت فرماتے ہین کہ جب تو نماز سی فارغ ہوگا تو درمیان تیرے اور خدا کے کوئی گناہ باقی نرہے گا مگر یہ کہ بخشا جاویگا اور جو حاجت کہ طلب کرے گا وہ روا ہوگی اور بعد نماز کے اس دعا کو پڑہنا سنت ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَائِنَا الْاَوَّلِیْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اِلٰہًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا نَعْبُدُ
اِلَّا اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ
وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ
فَلَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ
فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ
فَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُکَ
الْحَقُّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ
اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ
یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

مطلب ساتواں بیان نماز جناب امیر علیہ السلام میں

زاد المعاد میں بسند ہای صحیح و حسن و معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے باین طریق بجا لائی کہ ہر رکعت میں بعد سورہ حمد پچاس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے جس وقت نماز سے فارغ ہوتا ہے تو درمیان اوس شخص کے اور حق تعالی کے کوئی گناہ باقی نہیں رہتا ہے اور سید مرتضی علم الہدی اور شیخ ابو جعفر طوسی رحمہا اللہ نے حضرت امام جعفر صادق

علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص چار رکعت نماز حضرت امیر المومنین
علیہ السلام بجا لائے تو اپنے گناہون سے اسطرح پاک ہو جاتا ہے
کہ جسطرح لڑکا روز ولادت اپنی مان کے شکم سے پاک و پاکیزہ گناہون سے
متولد ہوتا ہے اور حوائج اوس شخص کے بر آتے ہین ہر رکعت مین بعد
سورہ حمد پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے جب چارون رکعتون سے
فارغ ہو تو اس دعا کو پڑھے سُبحَانَ مَنْ لا تَنتَهِیْ مَعَالِمُهُ سُبحَانَ
مَنْ لا تَنقُصُ خَزَائِنُهُ سُبحَانَ مَنْ لا اِضمِحلالَ لِفَخرِهٖ سُبحَانَ
مَنْ لا یَنفَدُ مَا عِندَهٗ سُبحَانَ مَنْ لا انقِطَاعَ لِمُدَّتِهٖ سُبحَانَ
مَنْ لا یُشَارِکُ اَحَداً فِیْ اَمرِهٖ سُبحَانَ مَنْ لا اِلٰهَ غَیرُهٗ پس یہ
دعا پڑھے یَا مَنْ عَفٰی عَنِ السَّیِّئَاتِ وَلَمْ یُجَازِ بِهَا ارحَمْ عَبدَکَ
یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ نَفسِیْ نَفسِیْ اَنَا عَبدُکَ یَا سَیِّدَاهُ اَنَا عَبدُکَ
بَینَ یَدَیکَ یَا رَبَّاهُ بِکَ اِلٰهِیْ بِکَینُونَتِکَ یَا اَمَلَاهُ
یَا رَحمَانَاهُ یَا غِیَاثَاهُ عَبدُکَ عَبدُکَ لا حِیلَةَ
لَهٗ یَا مُنتَهٰی رَغبَتَاهُ یَا مُجرِیَ الدَّمِ فِیْ عُرُوقِ
عَبدِکَ یَا سَیِّدَاهُ یَا مَالِکَاهُ اَیَا هُوَ اَیَا هُوَ یَا هُوَ
یَا رَبَّاهُ یَا رَبَّاهُ یَا رَبَّاهُ عَبدُکَ عَبدُکَ لا حِیلَةَ
لِیْ وَلا غِنٰی بِیْ عَنْ نَفسِیْ وَلا اَستَطِیعُ لَهَا ضَرًّا وَلا نَفعًا
وَلا اَجِدُ مَنْ اُصَانِعُهٗ تَقَطَّعَتْ اَسبَابُ الخَدَائِعِ
عَنِّیْ وَاضمَحَلَّ کُلُّ مَظنُونٍ عَنِّیْ اَفرَدَنِیَ الدَّهرُ
اِلَیکَ فَقُمتُ بَینَ یَدَیکَ هٰذَا المَقَامَ یَا اِلٰهِیْ
بِعِلمِکَ هٰذَا کَانَ کُلُّهٗ فَکَیفَ اَنتَ صَانِعٌ بِیْ

وليت شعري كيف تقول لدعائي أتقول نعم أم تقول لا فإن
قلت لا فيا ويلي يا ويلي يا ويلي يا عولي يا عولي يا عولي
يا شقوتي يا شقوتي يا شقوتي يا ذلي يا ذلي يا ذلي إلى من
وممن أو عند من أو كيف أو ماذا أو إلى أي شيء ألجأ
ومن أرجو ومن يجود علي بفضله حين ترفضني يا واسع
المغفرة وإن قلت نعم كما هو الظن بك والرجاء لك فطوبى
لي أنا السعيد وأنا المسعود فطوبى لي وأنا المرحوم يا مترحم
يا مترئف يا متعطف يا متجبر يا متملك يا مقسط لا عمل لي
مع نجاح حاجتي أسألك باسمك الذي جعلته في مكنون غيبك
واستقر عندك فلا يخرج منك إلى شيء سواك اللهم به وبك وبك
أجل وأشرف أسمائك لا شيء لي غير هذا ولا أحد أعود علي
منك يا كينون يا مكون يا من عرفني نفسه يا من أمرني بطاعته
يا من نهاني عن معصيته ويا مدعو ويا مسئول يا مطلوبا إليه رفضت
وصيتك التي أوصيتني بها ولم أطعك ولو أطعتك فيما أمرتني
لكفيتني ما قمت إليك فيه وأنا مع معصيتي لك راج فلا تحل
بيني وبين ما رجوت يا مترحم لي أعذني من بين يدي ومن خلفي
ومن فوقي ومن تحتي ومن كل جهات الإحاطة بي اللهم بمحمد
سيدي وبعلي وليي وبالأئمة الراشدين عليهم السلام
اجعل علينا الوافية صلواتك ورأفتك ورحمتك
وأوسع علينا من رزقك واقض عنا الدين وجميع
حوائجنا يا الله يا الله إنك على كل شيء قدير

مطلب آٹھوان بیان نماز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام مین زاد المعاد مین سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ حضرت ارشاد فرماتے ہین کہ مادر گرامی میری حضرت فاطمہ علیہا السلام دو رکعت نماز پڑھتی تھین اور یہ نماز اونہین جبرئیل نے تعلیم کی تھی پہلی رکعت مین بعد سورۂ حمد سو مرتبہ سورۂ قدر دوسری رکعت مین بعد سورہ حمد سو مرتبہ سورۂ توحید پڑھتی تھین اور جب سلام کہتی تھین تو یہ دعا پڑھتی تھین سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِیفِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَاذِخِ الْعَظِیمِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِیمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَهْجَةَ وَ الْجَمَالَ سُبْحَانَ مَنْ تَرَدَّى بِالنُّورِ وَ الْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ یَرَى أَثَرَ النَّمْلِ فِی الصَّفَا سُبْحَانَ مَنْ یَرَى وَقْعَ الطَّیْرِ فِی الْهَوَاءِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَ لَا هٰكَذَا غَیْرُهُ

جناب سید تحریر فرماتے ہین کہ دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ بعد اس نماز کے تسبیح مشہور حضرت فاطمہ علیہا السلام کہ بعد ہر نماز کے پڑہی جاتی ہے پڑہے اور بعد اسکے سو مرتبہ محمد و آل محمد پر صلوات بہیجے اور شیخ رحمہ اللہ مصباح مین اس نماز کو روایت کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ جب سلام کہے تو تسبیح فاطمہ علیہا السلام کو پڑہے اور اس دعا کو بہی پڑہے یعنی وہ دعا کہ پہلی مذکور ہوئی بعد اسکے فرماتے ہین کہ جو شخص اس نماز کو پڑہے اور دعائے مذکور سے فارغ ہو تو اپنے گٹنون کو اور اپنے ہاتون کو کہنیون تک برہنہ کرے اور سجدہ مین جائے اور ساتون عضو سجدہ خاک پر پہونچائے کہ کپڑا درمیان مین حائل نہو اور دعا کرے اور حاجت اپنی خدا سے طلب کرے اور یہ دعا پڑہے یَا مَنْ لَیْسَ غَیْرَهُ رَبٌّ یُدْعَى یَا مَنْ لَیْسَ فَوْقَهُ إِلٰهٌ یُخْشَى یَا مَنْ لَیْسَ دُونَهُ مَلِكٌ یُتَّقَى یَا مَنْ لَیْسَ لَهُ وَزِیرٌ یُؤْتَى یَا مَنْ لَیْسَ لَهُ حَاجِبٌ یُرْشَى یَا مَنْ لَیْسَ لَهُ بَوَّابٌ یُغْشَى یَا مَنْ لَا یَزْدَادُ عَلَى كَثْرَةِ السُّؤَالِ إِلَّا كَرَماً وَ جُوداً وَ عَلَى كَثْرَةِ

الذُّنُوبِ اِلَّا عَفْوًا وَصَفْحًا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِیْ کَذَا اپس وَافْعَلْ بِیْ کَذَا کی مقام پر اپنی حاجتونکو بیان کرے

مطلب نوان بیان نماز حضرت جعفر طیار ع مین زاد المعاد مین مذکور ہی کہ نماز حضرت جعفر طیار از انجملہ متواترات ہی اور علمای شیعہ او سنی اس نماز کو بسند ہای بسیار روایت کرتی ہین اور مخالفین مذہب بہی اس نماز کو سنت جانتی ہین مگر کم اور اکثر اہل سنت بسبب عداوت باطنی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی رکہتی ہین اس نماز کو عباس عم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف منسوب کرتی ہین بہر تقدیر سوای نوافل شبانہ روز اور کوئی نماز بحسب صحت سند اور کثرت ثواب اس نماز کو نہین پہونچتی اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدین ع سی منقول ہی کہ جسوقت جعفر طیار برادر حیدر کرار نے ہجرت حبشہ سی مراجعت فرمائی تو وہ دن وہ تہا کہ اوسی روز جناب امیر المومنین علیہ السلام نی فتح خیبر کی تہی پس جعفر طیار جسوقت آئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقدر مسافت ایک تیر کے بسرعت تمام استقبال جعفر رضی اللہ عنہ کی لئی تشریف لیگئی جب جعفر طیار کی نظر جمال عدیم المثال جناب رسول خدا پر پڑی تو مشتاقانہ پیغمبر خدا کیطرف دوڑی پیغمبر خدا نی اونکو اپنی سینہ سی لگایا اور اپنی ہاتہ جعفر کی گردن مین ڈالکر تا یکساعت باتین کین بعد اوسکی جناب رسول خدا ناقہ غضبا پر سوار ہوی اور جعفر کو حضرت نی اپنی پیچہی بٹہالیا جب وہ ناقہ چلا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ ای جعفر ای برادر تم چاہتی ہو کہ مین تمہین بخشش عظیم اور عطیہ گران بہا و بیش قیمت عطا کرون حضرت کی اس کلام سی لوگون نے گمان کیا کہ آج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعفر کو مال کثیر کہ جو غنیمت خیبر سی حضرت کے ہاتہ لگا ہی عنایت کرینگے جعفر نے عرض کی کہ ماں اور باپ میری آپ پر فدا ہون عنایت فرمایئی پس حضرت نی صلوٰۃ التسبیح جعفر کو تعلیم فرمایا اور دوسری روایت معتبر مین منقول ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ اگر ہر روز تم اس نماز کو بجالاؤ تو تمام دنیا

اور یا فیہا سی تمہاری لئی بہتر ہوگا اور اگر ایک روز درمیان اس نماز کو بجالاؤ تو جو
گناہ تمنی درمیان دو نمازونکی کئی ہونگی وہ سب بخشی جائینگی اور اگر ہر جمعہ کو یا ہر مہینہ
مین ایک مرتبہ بجالاؤ یا سال مین ایک دفعہ پڑہو تو جو گناہ کہ دو نمازونکی درمیانمین
کئی ہونگے حق تعالی اپنی فضل سے انہین بخشیگا اور دوسری روایت معتبر
مین منقول ہی کہ اگر بقدر کف دریا ہا و بعدد ریگ بیابان گناہ ہونگی تو سب کو خداوند رحیم
بخشدیگا اور اگر کوئی شخص جہاد سی بہاگ گیا ہو کہ یہ گناہ سب گناہونسی زیادہ اور
بدتر ہی تو اللہ اوسکو بھی بخشدیگا اور دوسری روایت مین منقول ہی کہ اگر ہو سکی تو ہر روز
اس نماز کو بجالای اور اگر ہر روز نہو سکے تو ہفتہ مین ایکمرتبہ اور اگر یہ بھی نہو سکے تو ہر مہینہ مین
ایکمرتبہ اور اگر یہ بھی نہو سکی تو سال بھر مین ایکمرتبہ اور اگر یہ بھی نہو سکی تو اپنی تمام عمر مین ایک
مرتبہ اس نماز کو پڑہی تا خداوند کریم گناہان کبیرہ اور صغیرہ تازہ اور کہنہ کہ جو عمداً و خطاءً
واقع ہوئی ہین سبکو بخشدیگا اور حضرت صادق ع سی منقول ہی کہ ترکیب اس نماز کی یہ ہے
کہ یہ نماز چار رکعت ہی بدو تشہد اور بدو سلام پہلی رکعت مین بعد سورہ حمد سورہ اذا زلزلت
الارض پڑہی اور دوسری رکعت مین بعد الحمد سورہ والعادیات اور تیسری رکعت مین
بعد حمد سورہ اذا جآء نصر اللہ اور چوتھی رکعت مین بعد حمد قل ہو اللہ احد پڑہی اور ہر رکعت
مین بعد از قرات سورہ پندرہ مرتبہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکۡبَرُ کہی اور رکوع مین اور بعد رکوع کی اور سجدۂ اول مین اور بعد سجدۂ اول کی
اور سجدۂ ثانیہ مین اور بعد سجدۂ ثانیہ کی دس دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو بجالای یعنے
پہلی رکعت مین بعد سورہ حمد سورہ اذا زلزلت الارض پڑہی بعد اوسکی پندرہ مرتبہ سُبۡحَانَ
اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ کہی اور رکوع مین جائی
پس رکوع مین دس مرتبہ انہین تسبیحات اربعہ کو پڑہی پس رکوع سی سر اوٹہای اور سیدہا
ہو کی پہر انہین تسبیحات کو دس مرتبہ پڑہی پس سجدہ مین جای اور حالت سجدہ مین

دس مرتبہ کہی پس سر سجدہ سی اوٹہاوی اور درست بیٹھے اور پہر انہین تسبیحات کو دس مرتبہ کہے پس دوسرا سجدہ کری اور دوسری سجدہ مین بہی اسیطرح کہی پس سجدۂ ثانیہ سے سر اوٹہا کر درست بیٹھے اور دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو پڑہکی دوسری رکعت کیواسطے کہڑا ہوا اور سورۂ حمد اور والعادیات پڑہی اور بعد والعادیات موافق دستور رکعت اول پندرہ دفعہ اور رکوع و سجود وغیرہ مین موافق معمول رکعت اوّل دس دس مرتبہ تسبیحات کہکی نماز کو تمام کری بعد اسکی پہر نیت کرکے دو رکعت اسی صورت سے بجالای مگر ان دو رکعتونکی پہلے رکعت مین بعد حمد سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور دوسر رکعت مین بعد حمد سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی اور تسبیحات اربعہ موافق دستور رکعات اول بجالاکی نماز کو تمام کری پس چارون رکعتونکو بترتیب و ترکیب مذکورہ بدو تشہد و دو سلام دو دو رکعت کرکے بجالای کہ چارون رکعتونمین مجموع تین سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہوجای اور وہ دعائین کہ جو اس نماز مین مستحب ہین کلینی رحمہ اللہ نی بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق عسی روایت کی ہی کہ سنت ہی کہ چوتہی رکعت کی دوسری سجدہ مین یعنی سجدۂ آخر مین جب تسبیحات اربعہ پڑہ چکی تو حالت سجدہ مین یہ دعا کو پڑہی سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَالْوَقَارَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَکَرَّمَ بِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عِلْمُہٗ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْاَمْرِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَہَی الرَّحْمَۃِ مِنْ کِتَابِکَ وَاسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّۃِ الَّتِیْ تَمَّتْ صِدْقًا وَّعَدْلًا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہٖ پس حاجتونکو اپنی ذکر کرے مخفی نرہی کہ شیخ نے کتاب مصباح مین اس دعا کو بعد لفظ الامر

باین زیادتی نقل کیا ہی سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْکَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِی الْقُوَّةِ وَالطَّوْلِ اور شیخ ابوجعفر طوسی و سید مرتضے نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ مفضل کہتے ہین کہ ایک روز مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو نماز جعفر طیار پڑہتے دیکھا پس بعد نماز حضرت نے اس دعا کو پڑہا یا رَبِّ یا رَبِّ بقدر ایک نفس یعنے جسقدر کہ ایک سانس مین کہا جاوے یا رَبَّاہُ یا رَبَّاہُ بقدر ایک نفس رَبِّ رَبِّ بقدر ایک نفس یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بقدر ایک نفس یَا رَحِیْمُ یَا حَلِیْمُ بقدر ایک نفس یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ سات مرتبہ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سات مرتبہ بعد اسکے اس دعا کو اوس جناب نے پڑہا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَفْتَتِحُ الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَاَنْطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَیْكَ وَاُمَجِّدُكَ وَلَا غَایَةَ لِمَدْحِكَ وَاُثْنِیْ عَلَیْكَ وَمَنْ یَبْلُغُ غَایَةَ ثَنَائِكَ وَاَمَدَ مَجْدِكَ وَاَنّٰی لِخَلِیْقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَاَیُّ زَمَنٍ لَمْ تَكُنْ مَمْدُوْحًا بِفَضْلِكَ مَوْصُوْفًا بِمَجْدِكَ عَوَّادًا عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ بِحِلْمِكَ تَخَلَّفَ سُكَّانُ اَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَیْهِمْ عَطُوْفًا بِجُوْدِكَ جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَّادًا بِكَرَمِكَ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جب حضرت نماز سے فارغ ہوئی تو مجھ سے فرمایا کہ اے مفضل جسوقت کہ تجکو کوی حاجت ضروری ہو تو نماز جعفر طیار بجالا اور اس دعا کو پڑہ اور اپنے حوائج حق تعالی سے طلب کر کہ انشاء اللہ حوائج تیرے برآئین گے اور شیخ ابوجعفر طوسی اور سید مرتضے علم الہدی نے ایک اور بہی دعا بعد نماز جعفر طیار روایت کی ہی اور وہ یہ ہی سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَتَرَدّٰی بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ

تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ
اِلَّا لَهٗ جَلَّ جَلَالُهٗ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ وَخَلَقَهٗ
بِقُدْرَتِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ
مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ
الَّتِيْ تَمَّتْ صِدْقًا وَّعَدْلًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدِنِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَنْ تَجْمَعَ لِيْ خَيْرَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ بَعْدَ عُمْرٍ طَوِيْلٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْبَدِيْءُ الْبَدِيْعُ لَكَ
الْكَرَمُ وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ الْجُوْدُ وَلَكَ الْاَمْرُ
وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَيَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ يَا وَدُوْدُ يَا شَكُوْرُ اَنْتَ اَبَرُّ بِيْ مِنْ اَبِيْ وَاُمِّيْ
وَاَرْحَمُ بِيْ مِنْ نَفْسِيْ وَمِنَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ يَا كَرِيْمُ يَا جَوَادُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَطَلَبَ
نَآئِلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَرَجَاءَ رِفْدِكَ وَجَائِزَتِكَ وَعَظِيْمِ عَفْوِكَ
وَرِضْوَانِكَ وَقَدِيْمِ غُفْرَانِكَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْفَعْهَا فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَاجْعَلْ
نَآئِلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ وَرَجَاءَ مَا اَرْجُوْ مِنْكَ فَكَاكَ
رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَمَا جَمَعْتَ مِنَ الْوَاعِ

النَّعِيمِ وَمِنْ حُسْنِ الْحُورِ الْعِينِ وَاجْعَلْ جَائِزَتِي مِنْكَ الْعِتْقَ مِنَ النَّارِ وَغُفْرَانَ ذُنُوبِي وَذُنُوبِ وَالِدَيَّ وَمَا وَلَدَا وَجَمِيعِ إِخْوَانِي وَأَخَوَاتِي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ وَأَنْ تَسْتَجِيبَ دُعَائِي وَتَرْحَمَ صَرْخَتِي وَنِدَائِي وَلَا تَرُدَّنِي خَائِبًا خَاسِرًا وَاقْلِبْنِي مُنْجِحًا مُفْلِحًا مَرْحُومًا مُسْتَجَابًا دُعَائِي مَغْفُورًا لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ قَدْ عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسُنِ الْعَفْوُ مِنْكَ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا نَفَّاحًا بِالْخَيْرَاتِ يَا مُعْطِيَ الْمَسْئُولَاتِ يَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَفُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَأَعْطِنِي سُؤْلِي وَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَارْحَمْ صَرْخَتِي وَتَضَرُّعِي وَنِدَائِي وَاقْضِ لِي حَوَائِجِي كُلَّهَا لِدُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَدِينِي مَا ذَكَرْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَذْكُرْ وَاجْعَلْ لِي فِي ذٰلِكَ الْخِيَرَةَ وَلَا تَرُدَّنِي خَائِبًا خَاسِرًا وَاقْلِبْنِي مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِي دُعَائِي مَغْفُورًا لِي مَرْحُومًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا مُحَمَّدُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُولَ اللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا عَبْدُكُمَا وَمَوْلَاكُمَا غَيْرُ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ بَلْ خَاضِعٌ ذَلِيلٌ عَبْدٌ مُقِرٌّ مُتَمَسِّكٌ بِحَبْلِكُمَا مُعْتَصِمٌ مِنْ ذُنُوبِي بِوَلَايَتِكُمَا أَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ تَعَالَى بِكُمَا وَأَتَوَسَّلُ إِلَى اللهِ بِكُمَا وَأُقَدِّمُكُمَا بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِي إِلَى اللهِ جَلَّ وَعَزَّ فَاشْفَعَا لِي فِي فَكَاكِ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَغُفْرَانِ ذُنُوبِي وَإِجَابَةِ دُعَائِي اللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَتَقَبَّلْ دُعَائِي وَاغْفِرْ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

باب چوتھا بیان روزہ مین

اور اِس باب مین ایک مقدمہ اور کئی فصلین ہین اور کل مسائل زبدۃ الفتاوی
جناب شیخ زین العابدین مدظلہ العالی سی منقول ہین مقدمہ نجاۃ العباد وغیرہ مین
احادیث ائمہ علیہم السلام سی نقل کیا ہی کہ روزہ افضل عبادات ہی اور باعث قرب درگاہ رب العزت
ہی اور ثواب اُسکا علم خدا مین مخزون ہی اِس فقرہ سی شاید یہہ مراد ہوگی کہ ثواب روزہ کا کاتبان
عمل نہین جان سکتے اور صوم زکوٰۃ بدن ہے اور سپر آتش دوزخ ہی اور فقر و بلا اور خواہشہای
نفسانی کو دور کرتا ہی اور بلغم اور فراموشی کو زائل کرتا ہی اور عقل و فکر کو جلا دیتا ہی
اور باعث دخول جنت ہی اور بسبب دوری شیطان ہی بلکہ روزہ دار سی بقدر بعد مغرب
و مشرق شیطان دور ہو جاتا ہی اور روزہ دار کا سونا عبادت ہی اور سانس لینا اور
خاموش رہنا ثواب تسبیح خدا رکھتا ہی اور روزہ دار کی واسطے فرشتی دعا و استغفار کرتی ہین
اور عمل روزہ دار مقبول ہوتا ہی اور دعا اُسکی مقبول درگاہ خدا ہوتی ہی اور روزہ دار کی روح
باغ جنت کی سیر کرتی ہی اور جب تک روزہ دار روزہ افطار نہ کری اُسکا کاتبان اعمال اُسکی
عمل بد نہین لکھتے اور بوی دہن روزہ دار خدا کی نزدیک بوی مشک سے بہتر ہی اور ملائکہ روزہ دار
کی منہ کو مسح کرتی ہین اور بشارت بہشت دیتی ہین جاننا چاہی کہ یہہ فضیلت مطلق صوم کی ہی
اور جو خاص روزے سنت موکدہ ہین مثل روزہای رجب و شعبان اور عیدہای مخصوصہ
انکی فضیلت اِس سے زیادہ تر ہی کہ معرض بیان مین آسکے اور فضیلت صوم ماہ رمضان
کی بیحد و انتہا ہی چنانچہ زاد المعاد وغیرہ مین کسیقدر فضائل صوم مرقوم ہین مخفی نہ ہی کہ افطار صوم
ماہ رمضان گناہ کبیرہ ہی کتاب کافی وغیرہ مین منقول ہی کہ بنای اسلام پانچ چیز پر ہے نماز
و زکوٰۃ و حج و صوم و ولایت اہل بیت علیہم السلام پس تارک صوم بنای اسلام کا ترک کرنیوالا ہی اور
کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ جو شخص بلا عذر
ایکدن بہی ماہ رمضان کا روزہ ترک کری تو روح ایمان اُس شخص سے نکلجاتی ہی اور اعتقاد

ثابت ہوتا ہی کہ جو شخص ماہ رمضان مین تین روزے کہاے اور حاکم شرع کے سامنے تین مرتبہ عقوبت ترک روزہ مین گرفتار ہو چکا ہو تو تیسری مرتبہ واجب القتل ہوگا

فصل پہلی اقسام روزہ مین

جاننا چاہیے کہ روزے کی چار قسمین ہین واجب اور حرام اور سنت اور مکروہ روزہ واجب کے کئی قسمین ہین روزہ رمضان مبارک روزہ کفارہ روزہ قضا روزہ بعوض قربانی حج روزہ عہد روزہ نذر روزہ قسم اور روزہ روز سوم اعتکاف واجب اور وہ روزہ جو بسبب اجارہ لازم ہوتا ہی یا وہ روزہ کہ اپنے باپ کا اسکی بڑے بیٹے پر واجب ہو جاتا ہے

فصل دوسری چاند ثابت ہونے کے بیان مین

مخفی نرہے کہ ماہ رمضان کے یا اور مہینون کی پہلی تاریخ اسباب چند چیزون کی ثابت ہوتی ہی پہلے چاند دیکہنے سی بشرطیکہ دیکہنے والی کو رویت ہلال کا یقین حاصل ہو جاوے دوسرے بسبب شیاع تیسرے یہہ کہ دو عادل رویت کی گواہی دین چوتہی یہہ کہ مہینہ کی تیس دن تمام ہو جائین پانچوین بسبب حکم حاکم شرع بشرطیکہ اسکی خطا کا یقین نہوا اور اگر یوم الشک ہو یعنی رویت ہلال کا یقین حاصل نہوا ہو اور بہ نیت روزہ ماہ شعبان روزہ رکہی یا یہہ قصد کری کہ اگر آج غرہ ماہ رمضان ہے تو روزہ میرا روزہ ہا ماہ رمضان المبارک مین شامل ہو اور اگر آج آخر ماہ شعبان ہے تو روزہ آخر شعبان مین محسوب ہو تو اس صورت مین روزہ باطل ہوگا اور اگر بقصد آخر شعبان بہ نیت سنت یا بقصد روزہ قضا واجب بہ نیت واجب روزہ رکہی اور بعد غروب معلوم ہو کہ آج ماہ رمضان کی پہلی تاریخ تہی تو وہ روزہ روزہ رمضان مین محسوب ہوگا اور حقیقت روزہ یہہ ہی کہ مکلف اپنی نفس کو وقت مخصوص مین مخصوص چیزون سی باز رکہی اور انشاء اللہ تعالے تفصیل اسکی آگے بیان ہوگی اور ابتدا وقت روزہ طلوع صبح صادق سی ہی اور آخر وقت زوال حمرت مشرقیہ ہی اور وقت نیت روزہ غیر معین مین مثل قضا رمضان اور نذر مطلق اول شب سے قبل زوال آفتاب تک ہی اور روزہ ماہ رمضان اور نذر معین کے بیچ نیت کا وقت حالت اختیار مین اول شب سے صبح صادق تک ہے اور اگر بھول گیا یہہ یا مسافر حکم حاضر مین ہو جا یا مریض صحیح ہو جاے

تو لازم ہی کہ قبل ظہر فوراً نیت کر لی اور یہ ہو سکتا ہی کہ شب اول ماہ رمضان مین نیت کر لی کہ مین رضا ی
خدا کے لئے تمام ماہ رمضان کے روزی رکہتا ہون لیکن بہتر یہہ ہی کہ روزۂ ماہ رمضان مین ہر شب
تجدید نیت کر لے اور اپنے دل مین کہے کہ مین کل روزۂ ماہ رمضان رکہونگا قربۃً الی اللہ ۔

فصل تیسری بیان مین اُن چیزون کی جنسی روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور وہ دس

چیزین ہین بعض انمین بنا بر فتوی ولی اور بعض بنا بر احوط موجب قضا اور کفارہ ہوتی ہین
پہلے اور دوسرے کہانا اور پینا اُن چیزون کا جنکو از روی عادت کہاتی اور پیتے ہون مثل روٹی
اور پانی کی یا عادۃً کہاتی اور پیتی ہون مثل ریگ اور شیرۂ درخت کی اور جو خلط کہ دماغ یا
سینہ سی مثل بلغم منہ مین آتی ہی تو اُسکے نگلنی سے علی الاحوط پرہیز چاہیی البتہ اگر بلغم فضاء دہن سے
باہر نکل آوے اور کوئی پہر اُسے موہنہ مین لیجا کی بلع کر جاے تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا بلکہ اس صورت مین
تینون کفارہ دینا احوط ہی تیسرے اپنے تئین عمداً اور اختیاراً جنب کرنا لیکن اگر دن کو سوتے مین
احتلام ہو جاوے تو روزہ باطل نہین ہوتا چوتہی بنا بر احوط عمداً خدا اور رسول اور ائمہ ہدیٰ اور انبیاء اور جناب
فاطمہ زہرا علیہم السلام کی طرف نسبت دیکے روایت دروغ یا مسئلہ دروغ بیان کرنا پانچوین
بنا بر احوط کے ارتماس ہے یعنی تمام سر کا پانی مین ڈبونا اور اگر بقصد غسل عمداً ارتماس کری تو روزہ اور
غسل دونون باطل ہین بشرطیکہ اُس دن کی روزہ کا تمام اُس شخص پر واجب ہو چہٹے جنب کا
پہلی مرتبہ سو رہنا باوجود اطلاع جنابت اس ارادے سے کہ تا صبح غسل نہ کرونگا اور صبح تک بیدار نہونا
پس یہہ سونا حرام اور باعث قضا اور کفارہ ہوگا اور اگر بقصد غسل بعد اطلاع جنابت باحتمال
بیداری سو رہی اور صبح تک بیدار نہو تو سونا جائز ہی اور روزہ صحیح ہی اور اگر سو رہی لیکن یہہ قصد رکہتا ہو
کہ غسل کرونگا یا غسل نہ کرونگا یعنی بلا قصد محض سو رہی اور صبح تک بیدار نہووے تو سونا جائز
اور روزہ صحیح ہوگا مگر اس صورت مین قضاء روزہ بجا لانا بلکہ کفارہ دینا بہی احوط ہی یہہ
حکم خواب اول کے ہین اور دوسرے دفعہ سونا یعنی بعد اسکے کہ جنابت سے مطلع ہو کر سو رہے اور بیدار
ہو بعد اسکے دوسری مرتبہ سو جاوے اور بیدار ہونا ممکن ہو اور ترک غسل کا عزم نہ رکہتا ہو تو اس صورت مین

سونا جائز اور قضا لازم اور کفارہ احوط ہی بلکہ دوبارہ سونا بھی خلاف احتیاط ہی اور تیسری دفعہ
نہ سونے مین احتیاط شدید چاہیے لیکن اگر باوجود احتمال بیدار سوجاوے تو کلام جناب شیخ سی مفہوم ہوتا ہی
کہ حرام نہین ہے لیکن مبطل روزہ اور باعث قضا بلکہ بنابر احوط موجب کفارہ بھی ہی ساتوین طلوع
صبح تک جنابت پر باقی رہنا روزہ رمضان المبارک و روزہ نذر معین کو باطل کرتا ہی اور
روزہ قضا رمضان کے بھی اسی سے باطل ہوتا ہے اگرچہ عمدًا نہو آٹھوین غبار کا حلق مین پہونچانا
نوین بنابر احوط مائعات سی حقنہ لینا یعنی اُن چیزون سے احتقان کرنا جو مثل پانی اور عرق کے
سائل و رواں ہین دسوین قی کرنا عمدًا اور اختیارًا اور اگر بے اختیار قی آجاوے تو روزہ باطل
نہین ہوتا اور سہوًا بدون قصد ان مفطرات کی عمل مین آجانے سی روزہ صحیح رہتا ہی
لیکن اگر غسل جنابت یا غسل حیض یا نفاس ماہ رمضان مین بھول جاوے یہانتک کہ
روزے تمام ہوجائین تو قضا روزہ کے بنابر احوط بجالاوے اور چاہیے کہ جو نمازین بے غسل پڑھے
ہون انہین از سر نو ادا کرے اور جس حالت مین تیمم کا حکم ہو تو بقدر امکان و اختیار بعد تیمم
صبح تک بیدار رہے اور اگر حالت بے اختیاری مین سوجاوے تو مضائقہ نہین ہے اور
روزہ دارون کو میت کی تئین غسل دینا جائز ہی اور اگر غسل مس میت یا اُسکے عوض مین
تیمم نہ کرے یہانتک کہ صبح ہوجاوے تو روزہ صحیح ہوگا یعنی حدث مس میت پر باقی رہنے سے
روزہ باطل نہین ہوتا اور غسل حیض و نفاس کو بھی بعد خون بند ہونے کے قبل صبح بجالاوے
ورنہ قضا لازم اور کفارہ دینا اولیٰ ہے اور اگر وقت تنگ ہو یعنی غسل جنابت یا حیض یا نفاس نہ
کرسکے تو اس حالت مین تیمم کرے اور اگر باعتقاد وسعت وقت غسل کرے اور اثنای غسل
مین صبح ہوجاوے تو روزہ صحیح ہی اور مستحاضہ اگر اُن غسلون کو جو نماز صبح اور نماز ظہر اور
عصر کے لیے اُسپر واجب ہین ترک کرے تو روزہ اُسکا صحیح نہوگا اور قضا لازم ہوگی مگر وجوب
کفارہ ثابت نہین ہی اور جس شخص کے لیے غسل یا تیمم ممکن نہو تو اُس سے تکلیف طہارت ساقط ہی
اور روزہ اُسکا صحیح ہی اور روزہ ماہ رمضان کے کفارہ مین خواہ ایک بندہ آزاد کرے

خواہ ساٹھ روزی رکھی اگر اُن روزون مین اکتیس روزی پی در پی رکھنا لازم ہین یا ساٹھ
مسکینون کو پیٹ بھر کی کھانا کھلای اور اگر ماہ رمضان کا روزہ قضا بعد ظہر افطار کری تو
دس مسکینون کو کھانا کھلای اور اگر اسپر قادر نہو تو پی در پی تین روزی رکھی **فصل چوتھی**

بیان مین اُن چیزون کی جو بدون کفارہ فقط باعث قضای صوم

ہوتی ہین (۱) قبل تفحص حال صبح باوجود امکان بلا ملاحظہ آسمان ماہ رمضان مین
کسی مفطر کا استعمال کرنا بشرطیکہ وقت استعمال مفطر صبح ہو چکی ہو اور صبح ہونا ثابت بھی ہو جاے
تو چاہیے کہ اُس روزی کی قضا کری دوسرے کسی شخص کے کہنے پر اعتماد کر کے باوجود قدرت بلا تحقیق
کیفیت صبح مفطر صوم کا استعمال کرنا حالانکہ وقت استعمال مفطر صبح ہو چکی ہو تیسری اگر کوئی
شخص کہے کہ صبح ہو گئی اور یہ شخص اُسکے کہنے پر اعتماد نہ کری بلکہ اسی یہ گمان ہو کہ یہ شخص ہنسی سے
کہتا ہی حالانکہ وہ اپنی مقولہ مین صادق ہو اور یہ شخص بلا تفحص حال مفطر صوم عمل مین لاوے
چوتھی شخص غیر کی کہنی سی افطار صوم کرنا پس اگر کوئی شخص کہی کہ مغرب کا وقت آگیا ہی اور
درحقیقت وقت نہ آیا ہو باوجودیکہ وہ مخبر عادل ہو اور اس شخص کو اُسکی کہنی پر عمل کرنا
شرعاً جائز بھی ہو پس اگر قبل مغرب افطار صوم کیا ہی تو قضا اُس روزی کی واجب ہوگی
اور اگر شخص غیر عادل کے کہنے سے روزہ کھولا ہی تو قضا و کفارہ دونون واجب ہونگی پانچوین
بسبب تاریکی افطار کرنا پس اگر بسبب تاریکی وقت کی داخل ہونی مین یقین حاصل ہو گیا ہو
تو محض قضا کافی ہوگی اور اگر شک یا گمان ہو تو قضا و کفارہ دونون لازم ہونگی اور اگر
بسبب ابر کی تاریکی ہو اور اسوجہ سی روزہ کھول ڈالی تو قضا لازم ہوگی کفارہ لازم نہو گا
چھٹے یہ کہ اگر کوئی غرض صحیح نہو اور روزہ دار منہ مین کلی لی اور حلق مین بلا اختیار پانی اتر جاوے
تو قضاے صوم واجب ہوگی **فصل پانچوین احکام مسافر و مریض مین** واضح ہو
کہ صحیح ہونا روزہ واجب کا مشروط ہی باین شرط کہ سفر شرعی مین روزہ نہ رکھا جائی اور اگر
مسافر قبل ظہر وطن یا محل اقامت تک یعنی جہان دس دن کال رہنی کا عزم ہو پہونچ جاے

پس اگر حد ترخص تک پہونچنے سے قبل افطار کر چکا ہو تو اُس دن کا روزہ اُس شخص پر واجب نہین ہے اور نہ وہ روزہ صحیح ہے اور اگر افطار نہ کیا ہو تو واجب ہے کہ روزے کی نیت کرے کہ وہ روزہ تمام کرے کہ وہ روزہ صحیح ہوگا اور اگر قبل ظہر کی سفر کرے تو واجب ہے کہ بعد گذر جانے حد ترخص کے خواہ شب کو روزہ کی نیت کے ہو یا نہ کی ہو بہر حال روزہ افطار کرے اور اگر بعد ظہر کے سفر کرے تو چاہیے کہ اُس روزے کو تمام کرے کہ وہ روزہ صحیح ہے اور مسافر جبتک کہ وطن مین یا محل اقامت مین حد ترخص تک نہ پہونچے افطار نہ کرے ورنہ قضا اور کفارہ دونون لازم ہو جائینگے اور صحیح ہونا روزہ کا مشروط بصحت ہے پس روزہ اُس شخص کا کہ جانتا ہے کہ سبب روزے کے لائق اعتنا ضرر پہونچیگا تو وہ روزہ صحیح ہوگا اگرچہ فی الحال بیمار نہو یا بسبب روزے کے بیماری کی پیدا ہونے کا یا بیماری کے طول کھینچنے کا خوف ہو اور طبیب کہے کہ روزہ ضرر کریگا یا کہے کہ ضرر نہ کریگا تو چاہیے کہ یہ شخص اپنے مظنہ پر عمل کرے یعنی جبتک مظنہ ضرر و عدم ضرر خود اس شخص کو حاصل نہو اُسوقت تک قول طبیب حجت نہین ہے اور صورت شک ضرر مین بھی روزہ نہ رکھنا چاہیے پس اگر باوجود مظنہ ضرر روزہ رکھ لیا ہے تو قضا کرنا چاہیے اور اگر قبل ظہر کے مرض برطرف ہو جاوے اور یہ شخص پیش از ظہر افطار کر چکا ہو تو روزہ کی نیت کرنا واجب نہین ہے اور نہ وہ روزہ صحیح ہے اور اگر افطار نہ کیا ہو تو اُس شخص پر اُس روزے کا تمام کرنا واجب ہے اور اگر اثنای روزہ مین عذر عارض ہو تو مریض کو چاہیے کہ روزہ افطار کر ڈالے خواہ وہ عذر قبل ظہر عارض ہو خواہ بعد ظہر مگر باین شرط کہ روزہ کا تمام کرنا اِس مریض کے لیے مضر بھی ہو اور اگر ایک ماہ رمضان سے دوسرے ماہ رمضان تک علی الاتصال کوئی شخص بیمار رہے اور بسبب مرض روزہ نہ رکھ سکے تو قضا اُن روزون کے ساقط ہے اور ہر روزہ کی عوض مین ایک مد کفارہ دینا احوط ہے **تتمہ بیان**

مسائل متفرقہ مین مسئلہ چاہیے کہ حائض اور نفسا کو جسوقت حیض اور نفاس عارض ہو تو اُسوقت روزہ کھول ڈالے اگرچہ غروب آفتاب مین کم وقت باقی رہا ہو یا طلوع صبح کے بعد ایک لمحہ کی بھی خون منقطع ہوا ہو تو بھی اُسدن روزہ نہ رکھے مسئلہ پیر مرد اور زن پیر اور وہ شخص کہ بسبب مرض تشنگی پیاس کی تاب نہ لا سکے اگر وہ سب روزہ رکھنے سے بالمرہ عاجز ہون تو روزہ نہ رکھین اور اُنپر فدیہ بھی لازم نہین ہے اور اگر انکو روزہ رکھنے مین بڑی محنت اور مشقت ہو تو بھی روزہ نہ رکھین لیکن اگر اثنای سال مین

روزہ قضا رکھ سکیں تو ان پر قضا واجب ہے والا ہر روزہ کی واسطے ایک مد فدیہ دینا واجب ہوگا مسئلہ اگر حاملہ کو وضع حمل کا زمانہ نزدیک ہو اور روزہ رکھنے میں ضرر کا خوف ہو تو روزہ نہ رکھے اور بعد زوال عذر قضا بجالاوے مسئلہ دودھ پلانی والی عورت کا دودھ اگر کم ہو اور خوف اپنی یا بچے کی ضرر کا ہو تو روزہ نہ رکھے اور بعد زوال عذر قضا بجالاوے اور ہر روزہ کی واسطے اپنی مال سے ایک مد کفارہ دیوے مسئلہ قضا روزہ رمضان میں اگرچہ چند سال کے ہوں قصد ترتیب واجب نہیں ہے مگر سنت ہے مسئلہ روزہ مستحب کا صحیح ہونا اُس شخص سے کہ جسکے ذمہ روزہ واجب ہے محل خلاف ہے بعض علما منع کرتے ہیں اگرچہ صحیح ہونا از قوت نہیں ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ جسپر روزہ واجب ہے وہ روزہ مستحب نہ رکھے اور اگر روزہ واجب رکھیگا تو امید ہے کہ خداوند عالم روزہ سنتی سے زیادہ ثواب مرحمت فرمائیگا

باب پانچوان بیان زکوۃ میں

اِس باب میں ایک مقدمہ اور کئی فصلیں ہیں اور مسائل اسکے نسخہ سے جسپر حواشی حجۃ الاسلام جناب میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی مرقوم ہیں نقل کیے گئی ہیں تا انکی فتوی سے مطابق ہوں مقدمہ بیان عقاب ترک زکوۃ میں حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ یعنی جو لوگ جمع کرتے ہیں طلا و نقرہ کو اور حقوق الٰہی نہیں دیتے اور راہ خدا میں صرف نہیں کرتے بس بشارت دو انکو عذاب دردناک سے اُس روز کہ گرم کریں اُس طلا و نقرہ کو آتش جہنم میں اور داغ کریں اُس سے پیشانی کو اور پہلو کو اور پشت انکی اور کہینگے انسے یہ وہی مال ہے کہ جمع کیا تھا تم لوگون نے اپنی واسطے چکھو عذاب اس مال کا کہ جسے تمنے جمع کیا تھا زاد المعاد میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک قیراط زکوۃ نہ دے کہ بیسوان حصہ دینار کا ہوتا ہے وہ نہ مومن ہے نہ مسلمان اور وہ شخص مرنے کے وقت استدعا کریگا کہ مجھکو دنیا میں پھر بھیجا جاوے تاکہ میں زکوۃ کو دون اور حضرت سید المرسلین و ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم

آجمعین سے بطریق صحیح منقول ہی کہ جو شخص طلا و نقرہ رکہتا ہو اور زکوۃ اسکی نہ دی تو حق تعالی اسکو روز قیامت
اس مین پر محشور فرمائیگا کہ بعض زندہ ہوا اور پاؤن اسکے اس مین ریزہ ٹہر جائینگے اور اس شخص پر ایک
سانپ کو مسلط کریگا کہ زہر اسکا اور سانپون سے زیادہ ہوگا اور وہ سانپ اس شخص کے پیچھے دوڑیگا
اور وہ اسکی آواز سی بہاگیگا جب سانپ اس تک پہنچیگا اور وہ جانیگا کہ اس سے جان بر نہوگے
تو اپنی ہاتھ کو اسکے منہ مین دیگا پس دندان اسکے اسطرح اسمین فرو ہونگے کہ جیسے نیشتر کسی چیز مین اپنی
دانتون کو فرو کری اور وہ سانپ اسکی گردن مین مثل ایک طوق کے ہوجائیگا **فصل پہلی** اُن
جنسون کے بیان مین جسمین زکوۃ واجب ہوتی ہی وہ نو چیزین ہین پہلے طلا یعنی
سونا سکہ دار جبکہ بقدر بیس دینار شرعی ہو تو چالیسوان حصہ زکوۃ دینا چاہیئے اور دینا ہوا فق تحقیق
جناب غفران مآب آقا سید دلدار علی اعلی اللہ مقامہ ظاہرًا تین ماشہ اور تین رتی کا ہوتا ہی پس بیس دینار
وزن ساڑہی پانچ تولہ اور ڈیڑہ ماشہ کے ہوتی ہین اگر یہ مقدار سال بہر بجنسہ رہجائے تو زکوۃ
دینا واجب ہے اور احتیاط یہ ہی کہ پانچ تولہ اور پانچ ماشہ مین بہی زکوۃ دی پہر جب سونا سکہ دار بقدر
چار دینار کہ بقدر ایک تولہ ڈیڑہ ماشہ ہوتا ہی زیادہ ہو تو اس زیادتی کی زکوۃ چالیسوان حصہ پہر
دینا ہوگا اسیطرح جب چار چار دینار بڑہتی جائین تو زکوۃ دینا چاہیئے اور اگر زیادتی چار سے کم ہو
تو اسمین زکوۃ نہین ہے اور احتیاط یہ ہی کہ جب ایک تولہ ایک ماشہ بڑہی تو چالیسوان حصہ زکوۃ
مین دی دوسرے نقرہ یعنی چاندی جب بقدر دو سو درہم شرعی کی ہو اور سال بہر رہی تو چالیسوان
حصہ یعنی پانچ درہم زکوۃ دی اور ایک درہم بقدر دو ماشہ اور کچہ کم تین رتی ہوتا ہی پس دو سو
درہم ظاہرًا برابر اکتالیس روپیہ چہرہ دار انگریزی اور ایک ماشہ کی ہونگی زکوۃ مین اسکا چالیسوان
حصہ دے اور احتیاط یہ ہی کہ پوری اکتالیس مین بہی زکوۃ دی بعد اسکے دوسرا نصاب
چالیس درہم شرعی ہین جب چالیس درہم اور ہون علاوہ مقدار سابق کی تو اسی حساب
سی ہر چالیس درہم مین ایک درہم دیا کری اور چالیس درہم بقدر آٹہ روپیہ چہرہ دار اور ڈہائی ماشہ
کے ہوتی ہین یعنی جب آٹہ روپیہ چہرہ دار اور ڈہائی ماشہ اضافہ ہون تو زکوۃ دی اور اگر اس سے

کم اضافہ ہون تو زکوۃ واجب نہین ہی سوم شتر اُسکی بارہ نصاب ہین ازان پانچ نصابین پانچ
پانچ کی ہین پس جب پانچ شتر ہوویں تو عوض مین اُنکی ایک گوسفند سال بہر کامل کا یا ایک بز دو برس
کامل کا کہ تیسرے سال مین داخل ہوا ہو دینا چاہیی اور یہ بہی لازم ہی کہ گوسفند یا بز جو دی تو وہ بیماری
اور کوئی عیب رکہتی ہو اور تازہ جنی نہو اور زکوۃ اُس وقت واجب ہوتی ہی کہ حیوان چرتی ہون دانہ
اور گہانس اُنکو نہ ملتا ہو اور اُنپر ایک سال گذر جاوے اور بوجہ اُٹہانی والی نہون اور پانچ اونٹ سے
زیادہ مین زکوۃ نہین ہی جبتک دس نہوئین جب دس ہوئین تو دو گوسفند یا دو بز دینے اور
جب پندرہ ہون تب تین گوسفند یا تین بز اور جب بیس ہون تو چار گوسفند یا چار بز اور
جس وقت پچیس ہون تب پانچ گوسفند یا پانچ بز بنابر مشہور کے چھٹی نصاب بنابر مشہور
چھبیس مین ہی جب چھبیس شتر ہون تو ایک شتر مادہ کہ وہ ایک برس تمام کر کے دوسرے
برس مین داخل ہوئی ہو اور اگر شتر مادہ نہ رکہتا ہو تو اُس حالت مین ایک شتر نر دو برس کا
کہ تیسرا سال اُسی شروع ہوا ہو دینا چاہیی ساتوین نصاب چھتیس مین ہی جب چھتیس
شتر ہون تو زکوۃ اُسکی ایک شتر مادہ ہی کہ تیسرے برس مین داخل ہوئی ہو اور آٹہوین
نصاب چھیالیس مین ہی زکوۃ اسکی ایک شتر مادہ ہی کہ چوتھی برس مین داخل ہوئی ہو اور نوین
نصاب اکسٹھ مین ہی جب اکسٹھ شتر ہون تو اُس حالت مین زکوۃ ایک شتر مادہ ہی کہ
پانچوین برس مین داخل ہوئی ہو دسوین نصاب چھہتر مین ہی جب چھہتر شتر ہون تو زکوۃ اُسکی
دو شتر مادہ ہین کہ تیسرے برس مین داخل ہوئے ہون گیارہوین نصاب بنابر مشہور اکانوی مین ہی
زکوۃ اُسکی دو شتر مادہ ہین کہ چوتھی سال مین داخل ہوے ہون بارہوین نصاب ایکسو
اکیس مین ہی ہر پچاس مین ایک شتر مادہ کہ چوتھی سال مین داخل ہوے ہو یا چالیس مین
وہ شتر مادہ جو تیسرے برس مین داخل ہوے ہو چہارم گاو ہر گاہ عدد مین تیس ہوویں اور تیس سے کم مین زکوۃ
نہین ہوتی اور تیس مین ایک بچہ گاو کا جو دوسرے برس مین داخل ہوا ہو دینا چاہیی اور مادہ کا
دینا ظاہرا احوط ہی اور جب چالیس ہون تب ایک مادہ گاو کہ پوری دو برس کی ہو اور تیسرے

برس مین داخل ہوئی ہو پھر گوسفند جب چالیس ہوان تو زکوۃ انکی ایک گوسفند ہے
اور جب ایک سو اکیس ہون تو دو گوسفند اور جب دو سو ایک ہون تو تین گوسفند دینا واجب
ہوتی ہین اور جب تین سو ایک ہو تو اسی حال مین بنا بر قول احوط چار گوسفند دینا چاہیئے اور جب
چار سو ہون یا اس سے زیادہ ہون اسوقت لازم ہی کہ سو سو مین ایک گوسفند دین اور بعض چیزون
مین زکوۃ واجب ہوتی ہی اسکو اصطلاح فقہا مین نصاب کہتی ہین پس ان چیزون مین جو چیز کہ حد
نصاب سے کم ہو یا دو نصاب مین واقع ہو اور دوسرے نصاب تک نہ پہونچی تو اسمین زکوۃ واجب نہین
ششم گندم ہفتم جو ہشتم خرما نہم مویز انمین کئی شرطین ہین شرط اول یہ کہ آپ خود بو کر پیدا کرے اور گیہون
دانہ سخت ہونے سی پہلے اور خرما زرد اور سرخ ہونی سی پہلی اور انگور دانہ بندھنے سی پہلے مالک کے ملک مین
داخل ہوئی ہو اور اگر بعد دانہ بندھنے یا زرد و سرخ ہونے کی ملک مین آوے تو بنا بر قول بعض علما زکوۃ واجب نہین ہے
اور احوط یہ ہے کہ اگر قبل اسکی مالک ہوئے کہ جب گندم پر اطلاق گندم ہو یا دانہ سخت نہوا ہو تو زکوۃ دے
اور اگر دو صفتون مین سے کوئی صفت پایا نہ جاوے تو زکوۃ دینا ضرور نہین ہے اور جو وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے
دوسرے یہ کہ حد نصاب کو پہونچی اور نصاب ان چیزونکا تین سو صاع شرعی ہین اور صاع شرعی کا وزن
سیر قدیم لکھنو کے جو پیمانہ نوے روپیے کا گیارہ ماشے کی روپیہ سی ہے دو سیر و نصف سیر تخمیناً ہوتا ہی اور
تین سو صاع تخمیناً اٹھارہ من تیس سیر ہوا اور جو کچھ نصاب سے زیادہ ہو اگرچہ کمتر ہو زکوۃ اسکی بھی واجب
ہی اور زکوۃ ان چیزون کی دسوان حصہ ہے بشرطیکہ مینہہ کے پانی سی پیدا ہوئے ہون یا آب جاری
مثل چشمہ وغیرہ بلا مشقت حاصل ہوئے ہون اور اگر کنوین کے پانی سی خواہ کھینچکر یا ہاتھ سی یا اونٹ اور گاو
وغیرہ کی اعانت سے پانی نکال کر دین تو چاہئے بیس حصہ مین ایک حصہ زکوۃ دیجای اور اگر باران وغیرہ
سے اور کنوین کے پانی سی بھی زراعت حاصل ہوئی ہو تو حکم اوپر اغلب کے کیا جائیگا فصل دوسری
زکوۃ فطرہ کی بیان مین زکوۃ فطرہ ہر مکلف پر واجب ہے بشرطیکہ وہ مکلف اپنی عیال واجب النفقہ کی
قوت یکسالہ پر قادر ہو پس چاہیئے کہ اپنی ذاتکا اور اپنے واجب النفقہ کی ذاتکا فطرہ نکالے اور عیال کا فطرہ
سوائے مین بھی واجب ہے کہ اگر شب فطر اسکی عیال دوسرے شخص کے عیال ہو جائین پس اگر شب فطر اس شخص کے

عیال کا نفقہ دوسرے کسی متعلق ہوجاےگا تو اس شخص پر فطرہ واجب رہیگا اور مہمان کا فطرہ بلکہ اس شخص کا
جو روز آخر ماہ رمضان قبل شام کسی کے مکان پر اگر شریک افطار ہو تو اسکا بھی فطرہ دے اور جو شخص کہ اپنی اور
اپنی عیال کے قوت یکسالہ پر قادر نہو تو اسکو فطرہ دینا مستحب ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آدمی فطرہ نکالے اور اپنی عیال
مین کسی کو دے اور وہ دوسرے کو دے پھر آخر مین کسی مستحق کو دیدے اس صورت مین ہے کہ سب عیال بالغ اور مکلف
ہون اور فطرہ نکالنے کا وقت شب عید کی اول شام سے ہے اور صبح عید کو بھی پیش از نماز عید نکال سکتا ہے
اور نماز کے بعد تک تاخیر کرنا چاہیے اور احوط ہے کہ رات کو فطرہ نکالے اور عید کے نماز کے پہلے دے اور اگر فطرہ
نکال رکھا ہو اور دوسرے روز تک بسبب مستحق نہ ملنے کے تاخیر کرے کچھ مضائقہ نہیں ہے اور مقدار فطرہ کے
ایک صاع ہے اور صاع کا وزن سابق توضیح مین لکھا گیا ہے کہ بحساب سیر قدیم لکھنو تخمیناً اڑہائی سیر ہوتا ہے
مگر پورے تین سیر بحساب سیر قدیم دینا احوط ہے اور فطرہ مین اُس جنس کو دینا چاہیے کہ اکثر اوقات
اُس شخص کا قوت ہو مثل گندم وغیرہ اور قیمت دینا بھی کافی ہے اور اگر ظہر روز عید تک فطرہ نہ دیا ہو
تو احوط ہے کہ شام تک بقصد قربت دے اور قصد ادا و قضا نہ کرے اور اگر عید کا دن گذر جاوے تو بعد
اسکے بقصد قربت ہے اور خاص فطرے کا قصد نہ کرے اور فطرہ دینے کے وقت نیت کرے کہ مین زکوۃ فطرہ دیتا ہون
واجب قربۃ الی اللہ فصل تیسری بیان مین مستحقان زکوۃ کی جاننا چاہیے کہ مستحق زکوۃ سات
فرقے ہین اول و دوم فقرا و مساکین یعنی وہ شخص کہ اپنے اور اپنی عیال کا قوت یکسالہ نہ رکھتا ہو
اور کوئی صنعت بھی نہ جانتا ہو کہ وہ صنعت نفقہ کے لیے کافی ہو سوم وہ لوگ کہ امام علیہ السلام یا مجتہد
کی طرف سے تحصیل زکوۃ کے لیے یا جمع زکوۃ اور حساب لکہنے کے واسطے مقرر ہوے ہین پس اپنا حصہ زکوۃ سے بقدر
امام مقرر کرے پا سکتے ہین چہارم وہ کافر کہ جنکو اہل اسلام مدد کے واسطے اپنا شریک کرین
مگر اس زمان غیبت امام مین یہ مصرف زکوۃ محل کلام ہے پنجم وہ غلام کہ اپنی آقا کی خدمت مین مشقت
او آزار کھینچتا ہو اسکو مال زکوۃ سے مول لینا اور راہ خدا مین آزاد کرنا ہو سکتا ہے اسی طرح وہ
غلام کہ جو اپنی آقا سے مکاتب ہوے یعنے آقا نے اُسے یہ کہا ہو کہ اگر تو مبلغ معین پہونچادیگا تو آزاد ہوجائیگا
اور وہ غلام حاصل کرنے سے کل مبلغ مشروط یا بعض کے عاجز ہو اس

صورت مین تمام یا بعض مبلغ مال زکوۃ بھی لیکر اُسکے آقا کو دینا جائز ہی تا وہ غلام آزاد ہو جاوے
ششم وہ جماعت کہ قرضدار ہوا اور وہ قرض امور معصیت مین نہ کیا ہو اگر ادا کرنی سی اُسکے وہ لوگ
عاجز ہون تو مال زکوۃ بھی لے سکتے ہین تا کہ اپنی قرض کو ادا کرین ہفتم خدا کی راہ مین صرف کرنا
مثل خرچ جہاد اور حاجیون کو اور زائران ائمہ اطہار علیہم السلام کو دینا اور پل یا مسجد بنانا
یا مدرسہ کا طلبہ علوم کے لیے بنا کرنا تا کہ وہ علم دینی کی تحصیل مین مشغول ہون ہشتم وہ شخص کہ مسافرت
مین پریشان پڑا ہو اور اپنی گھر کی جانے کا خرچ نہ رکھتا ہو اُسی اسقدر دینا چاہیے کہ مکان
پہونچ جاے بشرطیکہ سفر اُسکا سفر معصیت نہو اور یہ بھی شرط ہی کہ مستحقین زکوۃ سواے قسم چہارم شیعہ اثنا عشری
ہون اور اگر عادل بھی ہون تو احوط ہی مگر عادل ہونا لازم نہین ہے اور یہ بھی شرط ہی کہ جس شخص کو زکوۃ
دی جاے وہ زکوۃ دینے والے کا واجب النفقہ نہو اور واجب النفقہ وہ لوگ ہین کہ جنکا نفقہ آدمی پر واجب ہو
مثل پدر و مادر و جد و جدہ اور فرزند اور فرزندون کے فرزند اور زوجہ اور بندہ اور غیر سید کے زکوۃ سید کو لینا
جائز نہین ہے اور غیر سید پر مباح ہی اور احوط یہ ہی کہ شریف کو زکوۃ نہ دین شریف اُسکو کہتی ہین کہ باپ اُسکا
غیر سید ہو اور مان اُسکی سیدہ ہو

باب چھٹا مسائل خمس کے بیان مین

یہ باب بھی بنا کر نخبہ سی کہ جو مطابق فتاوی جناب میرزا مدظلہ ہی مطابق کیا گیا ہی اسمین دو فصلین ہین
فصل اول اس بیان مین کہ جن جنس کی کہ جسمین خمس دینا واجب ہے اور وہ سات ہین اول لوٹ کا مال
کہ جو کفار حربی سی جہاد مین ہاتھ آئی خواہ جنگاہ مین دستیاب ہو خواہ جنگاہ سی باہر دستیاب ہو
دوم معادن یعنی کان جس چیز کی ہو خواہ طلا و نقرہ و مس و سرب کی ہو خواہ یاقوت و زبرجد یا سرمہ
و قیر و نفط و گندک کی ہو ان سب مین یہ شرط ہی کہ بعد وضع اخراجات ضروری مثل خرچ کھودنی
و صاف کرنے کی جسقدر کہ باقی رہی اُسکا خمس دیوی سوم جو چیز کہ دریا سی غوطہ لگا کی نکالا جاے
مثل موتی یا مونگے وغیرہ کی بشرطیکہ قیمت اُسکی ایک مثقال طلا ہو یا زیادہ چہارم جسوقت مال حلال
مال حرام مین ملجاے اور صاحب مال کو مقدار حرام معلوم نہو تو پانچوان حصہ اُسکا نکالنا چاہیے اور اگر مقدار

حرام کو صنا مال جانتا ہی تو اُس مقدار حرام کو نکال کر اگر مالک کو جانتا ہی تو اُسی حوالہ کردی اور اگر
مالک کو جانتا ہی مگر مقدار کو نہیں جانتا تو لازم ہی کہ صاحب مال سی صلح کری یا زیادہ دیکر
اُسی راضی کری اور اگر مقدار حرام کو جانتا ہی لیکن مالک کو نہیں جانتا تو اس صورت مین سعی و تلاش
لازم ہی شاید کہ صاحب مال ملجای اور اگر بعد سعی اُسکے ملنی سی نا امید ہو تو اُسقدر مال کو اُسکے لیی تصدق
کردی اس صورت کو اور صورت اول کو رد مظالم کہتی ہین پنجم وہ زمین کہ کافر ذمی مسلمان سے خرید کرے
ششم کنج یعنی وہ مال کہ زمین مین گڑا ہوا ملی اگر بلاد کفار مین دستیاب ہو خواہ اثر اسلام اُس
مال مین پایا جای یا نہ پایا جای خمس اُسکا نکالنا واجب ہے اور اگر بقدر نصاب کو تو ہو تو بعد اخراج خمس جسقدر
باقی رہی وہ اُسکا مال ہی کہ جسنی پایا ہی اور اگر بلاد اسلام یا زمین غیر آباد مین پایا جائی کہ جس مین پہلا
کسی مسلم کا قبضہ ہنوا اور اثر اسلام بہی اُس مال مین ہنوا ور قرائن سی یہ ثابت ہنو کہ یہ مال کنوز اسلام سے
ہی اس صورت مین بہی یہی حکم ہی ہفتم جو فائدہ کہ تجارت یا زراعت یا حرفہ وغیرہ سی حاصل ہوی اگر وہ فائدہ
تمامی اخراجات سال سی اس شخص کے زیادہ ہو تو واجب ہے کہ اُس زیادتی سی پانچوان حصہ نکالی مثلا
سو روپے تجارت سے کسی کو حاصل ہوا اور اخراجات سال کے لائق حال ساٹھ روپے ہوتی ہین تو لازم ہی کہ
چالیس روپی سی پانچوان حصہ کہ آٹھ روپے ہوتے ہین نکالی فصل دوم بیان تفصیل مستحقان
خمس مین خمس کے چھ حصے ہوتے ہین تین حصہ اُسمین مخصوص مال حضرت صاحب الزمان علیہ السلام
ہین اور نصف باقی ماندہ اُن سادات کو دینا چاہیے جو یتیم اور مسکین اور ابن السبیل ہون مراد سید سے وہ شخص
کہ باپ کیجانب سے اُسکا نسب حضرت ہاشم جد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچی اور یتیم اُس لڑکی کو
کہتے ہین کہ باپ نہ رکہتا ہو اور یتیم مین بہی فقیر ہونا شرط ہی اور ابن السبیل سی مراد مسافر ہی کہ غربت مین کسی بلد
غیر مین معطل پڑا ہو تو مال خمس مین سے اُسی اسقدر دینا چاہیے کہ اپنی شہر مین پہونچ جای اور زمان
غیبت مین حصہ سادات اگر مجتہد جامع شرائط کی خدمت مین پہونچائین تو اس سے بہتر ہے کہ اپنی
ہاتھ سی تقسیم کرین اسلیے کہ مجتہد مستحق خمس کو بہتر پہچانتا ہی لیکن حصہ صاحب الزمان علیہ السلام کہ
نصف خمس ہے اُسی واجب لازم ہی کہ مجتہد سے کو دین یا باجازت مجتہد سادات مستحقین کو تقسیم کرین

باب ساتوان بیان حج و عمرہ اور زیارت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زیارت ائمہ بقیع مین

مسائل اس باب کے رسالہ حج حجۃ الاسلام مرحوم شیخ مرتضی نجفی اعلی اللہ مقامہ سے نقل ہوئے ہین کہ جو مجتہد العصر حجۃ الاسلام میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی محشے ہین اور قبل اسکے ایک مقدمہ مین فضائل و ثواب حج و عقاب ترک حج مین چند حدیثین لکھی جاتی ہین مقدمہ جان تو کہ فضیلت حج و عمرہ کی حد سے زیادہ ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص مرجاوے اور حجۃ الاسلام نہ بجا لاوے اُس حال مین کہ اسے حج کرنے سے کوئی حاجت ضروری یا مرض شدید یا ممانعت بادشاہ جابر مانع نہو تو ایسا شخص دنیا سے مانند موت یہودی یا نصرانی کی انتقال کریگا اور حدیث صحیح مین وارد ہوئی ہے کہ ایک اعرابی جناب پیغمبر خدا کی خدمت مین حاضر ہوا اُسنے عرض کی یا رسول اللہ مین نے گھر سے بارادہ حج نکلا تھا لیکن حج کو نہ پہونچ سکا اور میرے پاس مال بہت ہے پس آپ مجھے کسی ایسے عمل خیر کا حکم دیجیے کہ بسبب اُسکے مجکو ثواب حج ملے پیغمبر خدا نے یہ سنکر منہ اپنا اُسکی طرف کیا اور فرمایا کہ تو اس کوہ ابو قبیس کو دیکھ بتحقیق کہ اگر یہ کوہ ابو قبیس تمام طلائی سرخ ہو جاوے اور تو اسکا مالک ہو اور اُس طلا کو تمام راہ خدا مین صرف کرے تو بھی تجھے ثواب حج نہ ملیگا بعد اسکے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بتحقیق کہ جسوقت حاجی تہیئہ حج کرتا ہے تو کوئی چیز نہین اُٹھاتا اور کسی چیز کو نہین رکھتا مگر یہہ کہ خداوند عالم اُسکے لیے دس حسنہ تحریر فرماتا ہے اور اُسکے دس گناہ محو کرتا ہے اُسکے لیے دس درجے بلند فرماتا ہے پس جسوقت وہ اونٹ پہ سوار ہوتا ہے تو اونٹ اسکا قدم نہین اُٹھاتا اور زمین پر قدم نہین رکھتا مگر یہہ کہ بعد قدم اُٹھانے اور بعد قدم رکھنے کے دس حسنہ ملائکہ اُسکے نامہ عمل مین ثبت کرتے ہین اور دس گناہ اُسکے محو کرتے ہین اور اُسکے لیے دس درجہ بلند کرتے ہین پس جسوقت طواف خانہ کعبہ کرتا ہے تو گناہون سے اپنے نکل جاتا ہے پس جسوقت درمیان صفا و مروہ سعی کرتا ہے تو اُسوقت گناہون سے بری

ہوجاتا ہے پس جسوقت وقوف عرفات کرتا ہے تو اُسوقت اُسپر کوئی گناہ باقی
نہین رہتا پس جب وقوف مشعر الحرام کرتا ہے تو سیئات سے پاک ہوتا ہی
پس جب رمی جمرات کرتا ہے یعنی سنگریزے لگاتا ہے تو معصیت سی مبرا
ہوجاتا ہے پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک
موقف کو فرماتے تھی یہانتک کہ آخر عمل کو ارشاد فرمایا کہ جسوقت حاج اس
عمل کو عمل مین لاتا ہی تو اپنے گناہون سے منزہ ہوجاتا ہی پھر حضرت نی
ارشاد فرمایا کہ ہو سکتا ہی کہ کوئی شخص کسی عمل سی ثواب حج کنندہ کو پہونچ سکے
اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ چار مہینہ تک بعد
حج کے ملائکہ حاج کے گناہ نہین لکھتے اُسکے حسنات ہی لکھتی ہین مگر یہ کہ گناہ
کبیرہ کرے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جسوقت مکہ مین تشریف رکھتی تھے
اور لوگون سے حدیثین بیان فرماتے تھی تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایک
شخص انصار مین سی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک مسئلہ
دریافت کرنی کے لیے حاضر ہوا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
فرمایا اگر تجھے منظور ہو تو خود سوال کر ورنہ مین تجھی خبر دون کہ تو مجھسے کیا سوال
کرنے آیا ہی یہ سُنکر اُس مرد انصاری نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہی مجھے
میری سوال سی خبر دیجیی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ارشاد فرمایا
کہ تو مجھسے یہ سوال کرنے آیا ہی کہ تیرے واسطے حج اور عمرے مین کیا ثواب ہوتا ہی
پس بدرستیکہ جسوقت تو راہ حج کا متوجہ ہوتا ہی اور اپنی راحلہ پر سوار ہوتا ہے
اور بسم اللہ والحمد للہ کہتا ہے اور راحلہ تیرا راہ چلتا ہے تو وہ راحلہ زمین پر
قدم نہین رکھتا اور قدم نہین اُٹھاتا مگر یہ کہ ملائکہ تیرے واسطے حسنہ لکھتی ہین
اور تیرے گناہ محو کرتے ہین پس جب تو احرام باندھتا ہے اور تلبیہ کہتا ہی تو بعدد

ہر طلبیہ کے ملائکہ تیرے نامۂ عمل مین دش حسنہ لکھتی ہین اور دش گناہ محو کرتی ہین
پس جب تو سات مرتبہ گرد بیت اللہ الحرام پھرتا ہے تو بسبب اسکے تجھکو حق
سبحانہ وتعالی کی جانب سی ایک عہد اور ذخیرہ حاصل ہوتا ہے کہ خداوند
عالم کو شرم آتی ہے کہ بعد اُسکے پھر کبھی تجھپر عذاب کرے پس جب دو رکعت
نماز طواف عقب مقام ابراہیم بجا لاتا ہے تو بسبب اس دو رکعت نماز کے دو ہزار رکعت
مقبول کا ثواب حق سبحانہ وتعالی تجکو عطا کرتا ہی پس جب تو سعی درمیان صفا و
مروہ کرتا ہے تو خداوند عالم تجکو اُس شخص کا ثواب عطا کرتا ہی جسنے اپنی شہر سی پیادہ
حج کیا ہو اور ثواب اُس شخص کا دیتا ہے کہ جسنے ستر بندۂ مومن راہ خدا مین آزاد
کیے ہون پس جب تو وقوف عرفات کرتا ہے تو نوین ذیحجہ کے غروب آفتاب
تک اگر تجھپر گناہ مثل ریگ بیابان ہون یا بعدد ستارہ ہاے آسمان یا بعدد
قطرات باران ہون تو اُن سبکو خدا بخشدیتا ہے پس جب تو سنگریزے
لگاتا ہے تو حق سبحانہ وتعالی بعدد ہر سنگریزے کے دش حسنہ تجھے عنایت
فرماتا ہے کہ وہ حسنہ تیری عمر آیندہ کے لیے تحریر ہوتے ہین پس جب
تو سر منڈاتا ہے تو بعدد ہر بال کے تیری عمر آیندہ کیلیے حسنہ لکھا جاتا ہے
پس جب تو اپنی ہدی کو ذبح کرتا ہے یا اپنے اونٹ کو نحر کرتا ہے تو عوض مین
اُسکے ہر قطرۂ خون کے تیری عمر آیندہ کے واسطے حسنہ مرقوم ہوتا ہے پس جب
تو خانۂ کعبہ کی زیارت کرتا ہے اور دو رکعت نماز عقب مقام ابراہیم بجا لاتا ہی
تو ایک فرشتہ تیری دونون شانون پر ہاتھ مارتا ہے اور تجھسے کہتا ہی
کہ خداوند عالم نے تیرے گناہ گذشتہ و آیندہ بخشدیے ایکسو
بیس دن تک تیرے گناہ نامۂ عمل مین نہین لکھے جائینگے کیفیت
اعمال حج بطور اجمال رسالۂ جناب شیخ مرتضی نجفی سی نقل ہوتی ہین

جاننا چاہیے کہ حجۃ الاسلام تمام عمر مین ہر مکلف پر جبکہ شرطین وجوب کے پائی جائین
ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے اور حج کی تین قسمین ہین حج تمتع حج قران حج افراد چونکہ
اہل فارس واہل ہند کو بیشتر حج تمتع کا اتفاق ہوتا ہے لہذا اس رسالہ مین اسی
قسم خاص کے بیان پر اکتفا منظور ہے جاننا چاہیے کہ حج تمتع مرکب ہے دو عبادتون سے
ایک کو عمرۂ تمتع کہتے ہین دوسری کو حج تمتع کہتے ہین حج تمتع کا اطلاق دو عبادتون پر
ہوتا ہے اور ایک جزو مرکب پر بھی اطلاق ہوتا ہے جزو اول یعنی عمرۂ تمتع مقدم ہے
حج تمتع پر مثل اسکے کہ اگر کسی کو ممکن نہو کہ عمرۂ تمتع قبل از حج تمتع بجالاے بسبب کسی عذر
کی اس صورت مین حج اسکا حج افراد ہوگا بعد از فراغ بیان افعال عمرہ انشاء اللہ
تعالی تفصیل اسکی مذکور ہوگی اور جاننا چاہیے کہ مکلف کو جسطرح قبل از شروع
نماز اجزاے نماز پر مطلع ہونا لازم ہے اسی طرح قبل از شروع صورت اجمالی حج
تمتع پر مطلع ہونا ضرور ہے اور صورت اجمالی اسکی یہ ہے کہ حج کنندہ عمرۂ تمتع کے لیے
پہلے احرام باندھیگا چنانچہ تفصیل اسکی آگے مذکور ہوگی اور جسوقت داخل مکہ معظمہ
ہوگا طواف عمرہ کریگا یعنی سات مرتبہ خانۂ کعبہ کے گرد پھریگا اور اسکے ہر دورے کو شوط
کہتے ہین بعد اسکے مقام ابراہیم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام مین دو رکعت نماز طواف
پڑھیگا پھر درمیان صفا ومروہ کہ یہ نام دو مقامون کا ہے سات مرتبہ سعی کریگا یعنی راہ
چلیگا اور جانا صفا سے مروہ تک ایک مرہ حساب کیا جائیگا اور پھرنا مروہ سے
صفا تک دوسرا مرہ حساب کیا جائیگا بعد اسکے تقصیر کریگا یعنی تھوڑے سے بال
یا ناخن اپنے کاٹیگا جسوقت ان امور سے فارغ ہوگا وہ چیزین کہ بسبب احرام کے
اسپر حرام ہوگئی تھین وہ سب حلال ہوجائینگی چنانچہ اسی عمرہ تمتع اور اسکے
حج کو حج تمتع اسوجہ کہتے ہین کہ شخص مکلف بعد اداے عمرہ ہوسکتا ہے کہ تمتع ہو یعنی
وہ چیزین کہ بعد احرام اسپر حرام ہوگئین تھین انسے منتفع اور متلذذ ہو اور جب نوبت

تاریخ نزدیک ہوگی پھر دوبارہ حج کی لیے مکہ سی احرام باندھیگا اور عرفات کی طرف جائیگا
عرفات ایک مقام کا نام ہی کہ وہ مکہ معظمہ سی چار فرسخ کی فاصلہ پر واقع ہی اور ذیحجہ کی
نوین تاریخ ظہر کی وقت سے تا وقت [illegible] وہان سے کوچ کریگا اور مشعر
الحرام مین آئیگا یہ بھی ایک مقام ہی [illegible] اور مکہ معظمہ سی دو فرسخ کا فاصلہ
ہوگا وہان روز عید قربان طلوع [illegible] تک ٹہریگا [illegible] منی مین آئیگا اور
منی نام ایک مقام کا ہی اور یہ مقام [illegible] تین عمل بجا لائیگا پہلے
رمی [illegible] جمرہ عقبہ پہ سنگریزے مارنا [illegible] یا کتر کرنا جیسے سر منڈائیگا
یا بال یا ناخن کاٹیگا بعد اسکی مکہ [illegible] بطور سابق طواف زیارت
بجا لائیگا بعد ازین بعنوان سابق درمیان صفا و مروہ سعی کریگا پھر طواف نسا
بجا لائیگا اور طواف نسا مین [illegible] ایک حکم [illegible] ہین بعد اسکی دو رکعت نماز
طواف پڑھیگا پھر منی مین رہنی کی لیے آئیگا گیارہوین شب [illegible] بارہوین شب اور
گیارہوین دن اور بارہوین دن دوبارہ رمی جمرات کرنا بعد بجا لانی ان اعمال کے
[illegible] مین تمام اعمال حجۃ الاسلام سی [illegible] فارغ ہوگا اور اگر
[illegible] مکلف حج ابتدای احرام مین ان اعمال [illegible] لیکن حج واجب ہو اسکی [illegible]
ہی اس نہج پر بجا لانی کا قصد کری [illegible] ان اعمال [illegible] مشتغل ہوگا اور اسکو
[illegible] مشخص ہوگی جیسا کہ اکثر عوام [illegible] کہ موافق رسالہ کی جو انکی پاس ہی
اعمال بجا لائینگی یا موافق اقوال ان مجتہدین کی کہ انکی ہمراہ ہوتی ہین عمل کرینگی [illegible]
[illegible] شخص کا صحیح ہوگا جیسا کہ بعض روایات سی مستفاد ہوتا ہی اور حج تمتع کی صورت
تفصیل یہی کہ اول افعال حج تمتع سی عمرہ تمتع ہوتا ہی چنانچہ سابق ازین معلوم
ہوا اور چونکہ واجبات عمرہ کی پانچ ہین اور واجبات حج کی تیرہ ہین اور یہ
[illegible] واجبات ہوی ان سب کا بیان [illegible] باب [illegible] فصل مین ہوگا

باب اول بیان عمرہ میں ہی اور اسمیں پانچ فصلیں ہیں فصل پہلی
بیان میں احرام وعمرہ کی ہی اور اسمیں چند مقصد ہیں مقصد اول بیان میں مستحبات
کی ہی کہ قبل احرام و درمیان احرام و بعد احرام ان مستحبات کو بجالانا چاہیی اور مکروہات
احرام بہی اس مقصد میں مذکور ہوئی ہیں جاننا چاہیی کہ وقت احرام مستحب ہی کہ
شخص احرام کی لیی آمادہ ہو اور اپنا بدن کثافات سی پاک کری اور ناخن کاٹی
اور شارب لی اور بغل کی بال دور ہوئی زہار ابتدا سی دور کری غسل کری اور اگر
بعد غسل وہ لباس پہنی یا وہ چیز کہائی کہ محرم کو جائز نہیں ہی تو اعادہ غسل
مستحب ہی اور جس صورت میں خوف اس بات کا ہوگا کہ میقات میں آب دستیاب
نہوگا تو جائز ہی کہ پہلی سی غسل کر لی اور اگر میقات پر پہونچکر پانی دستیاب ہوجا
مستحب ہی کہ پہر غسل کری اور اگر شب کے لیی اول روز یا دن کی لیی شب کو غسل کری
تو بہی کافی ہوگا اور اگر پیشاب یا پاخانہ یا استحاضہ یا ریح کی صادر ہونی کی وجہ سی
غسل میں خلل واقع ہو تو اعادہ کری و غسل کے وقت یہ دعا پڑہی بِسْمِ اللّٰہِ
وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِی نُوْرًا وَطَھُوْرًا وَحِرْزًا وَاَمْنًا مِنْ کُلِّ خَوْفٍ
وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِی وَطَھِّرْ قَلْبِی وَاشْرَحْ لِی صَدْرِی وَاَجْرِ
عَلٰی لِسَانِی مَحَبَّتَکَ وَمِدْحَتَکَ وَالثَّنَاءَ عَلَیْکَ فَاِنَّہُ لَا قُوَّۃَ لِی اِلَّا بِکَ
وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِیْنِی التَّسْلِیْمُ لَکَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ
صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اور جسوقت احرام باندہی تو دو کپڑی ہونا چاہیی تا ایک
کو لنگ قرار دی اور دوسری کو چادر اور احرام باندہنی کے وقت یہ دعا پڑہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی رَزَقَنِی مَا اُوَارِی بِہٖ عَوْرَتِی وَاُؤَدِّی فِیْہِ فَرْضِی وَ
اَعْبُدُ فِیْہِ رَبِّی وَاَنْتَھِی فِیْہِ اِلٰی مَا اَمَرَنِی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی قَصَدْتُہٗ
فَبَلَّغَنِی وَاَرَدْتُہٗ فَاَعَانَنِی وَقَبِلَنِی وَلَمْ یَقْطَعْ بِی وَوَجْھَہٗ اَرَدْتُ فَسَلَّمَنِی

فهو حصني وكهفي وحرزي وظهري وملاذي ورجائي ومنجاي و
ذخري وعدتي في شدتي ورخائي اور مستحب ہی کہ بعد ظہر احرام باندہی اور اگر
بعد نماز ظہر ممکن نہو تو کسی اور نماز واجبی یا نماز قضا کی بعد احرام باندہی اور اگر اس شخص
کی ذمہ نماز قضا نہو تو چہہ رکعت نماز نافلہ پڑہکر احرام باندہی اور اگر یہ بہی نہو سکے تو
دو رکعت نماز اس نہج پر پڑہی کہ پہلی رکعت مین بعد حمد قل ہو الله احد اور دوسری
رکعت مین بعد حمد قل یا ایہا الکافرون پڑہی بعد نماز احرام کی نیت کری اور قبل
از نیت حمد و ثنای الہی بجا لاوی اور محمد و آل محمد پر صلوات بہیجی اور اس دعا کو پڑہی
اللّٰهم اني اسئلك ان تجعلني ممن استجاب لك وامن بوعدك واتبع
امرك فاني عبدك وفي قبضتك لا اوقى الا ما وقيت ولا اخذ الا
ما اعطيت وقد ذكرت الحج فاسئلك ان تعزم لي عليه على كتابك وسنة
نبيك صلواتك عليه واله وتقويني على ما ضعفت وتسلم لي مناسكي
في يسر منك وعافية واجعلني من وفدك الذي رضيت وارتضيت و
سميت وكتبت اللّٰهم اني خرجت من شقة بعيدة وانفقت مالي ابتغاء
مرضاتك اللّٰهم فتمم لي حجتي وعمرتي اللّٰهم اني اريد التمتع بالعمرة الى
الحج على كتابك وسنة نبيك صلواتك عليه واله فان عرض لي عارض
يحبسني فحلني حيث حبستني بقدرك الذي قدرت علي اللّٰهم ان لم
تكن حجة فعمرة احرم لك شعري وبشري ولحمي ودمي وعظامي ومخي
وعصبي من النساء والثياب والطيب ابتغي بذلك وجهك والدار الاخرة
اور جسوقت کہ احرام کی نیت کری تو سنت ہی کہ الفاظ نیت زبان پر جاری کری اور
بروقت نیت یہ دعا پڑہی اللّٰهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة
لك والملك لا شريك لك لبيك لبيك ذا المعارج لبيك لبيك داعيا الى

ذا السلام لبیک لبیک غفار الذنوب لبیک لبیک اھل التلبیۃ لبیک لبیک ذا الجلال
والاکرام لبیک لبیک تبدئ والمعاد الیک لبیک لبیک تستغنی و
یفتقر الیک لبیک لبیک مرغوبا ومرھوبا الیک لبیک لبیک اله
الحق لبیک لبیک ذا النعماء والفضل الحسن الجمیل لبیک لبیک کشاف
الکرب العظام لبیک لبیک عبدک وابن عبدیک لبیک لبیک
یا کریم لبیک اور مستحب ہی کہ ان فقرات کو بھی پڑھی لبیک اتقرب الیک
بمحمد وال محمد لبیک لبیک بحجۃ او عمرۃ لبیک لبیک وھذہ
عمرۃ متعۃ الی الحج لبیک لبیک اھل التلبیۃ لبیک لبیک تلبیۃ
تمامھا وبلاغھا علیک اور مرد کو سنت ہی کہ تلبیہ باواز بلند کہی اور بار بار کہی
خصوصا جسوقت سو کر اٹھی اور بعد ہر نماز واجب اور سنت کی اور جسوقت اونٹ پہ
سوار ہو اور اونٹ کھڑا ہونی لگی یا جسوقت اونٹ کسی بلندی پر چڑھنی لگی یا کسی بلندی
سی اترنی لگی یا جسوقت اس شخص کو اثنای راہ مین لوگ سوار ملین اور سحر کو بھی تلبیہ
کہی اور اکثر کہتا رہی اگرچہ حالت جنابت مین ہو یا عورت حالت حیض مین ہو
بہر حال عمرہ تمتع مین تلبیہ کو قطع نہ کری یہانتک کہ مکہ معظمہ کی مکانات نمایان ہون
اور حج تمتع مین روز عرفہ وقت ظہر تک تلبیہ کہی اور جاننا چاہیی کہ سیاہ کپڑی مین
بلکہ ہر قسم کی رنگین لباس مین علما احرام کو مکروہ جانتی ہین لیکن ظاہر بعض اخبار
سی تہرہ ہی سبز کپڑی مین کراہت نہین معلوم ہوتی ہی اور سیاہ فرش پر سونا اور سیاہ تکیہ
سر کہنا اور میلی بچھونی پر سونا بھی مکروہ ہی اور اگر احرام مین فرش میلا ہو گیا ہو
تو بہتر ہی کہ جبتک محل نہو اس فرش کو نہ دہولی اور احوط ہی ترک استعمال حنا بقصد
زینت جسی صورت مین اسکا احتمال ہو کہ احرام تک رنگ باقی رہیگا اور حمام جانا اور بدن
ملنا اور کسی کی جواب مین لبیک کہنا یہ سب مکروہ ہی اور احوط ہی کہ پہولون کا استعمال

نہ کری اور پہولون کو نہ سونگہی اور [illegible] بعد ان سب چیزون کی اور لطمی سی سر دہوتا اور آب سرد
سی بدن دہونا [illegible] اور دریا وغیرہ مین غوطہ دینا اور کشتی لڑنا بہی مکروہ یا [illegible] ہی

مقصد دوسرا بیان مین مواقیت احرام کی جاننا چاہیے کہ جس
مقام پر احرام باندہتے ہین اسکو میقات کہتے ہین اور مواقیت جمع میقات ہی اور میقات
مختلف ہوتی ہین اسلیے کہ راہین مکہ معظمہ کی مختلف ہین جس راہ سی عازم حج مکہ جائیگا
ایک میقات اُسکا معین ہی پس جو شخص مدینہ منورہ کی راہ سی جاوی میقات اُسکا
مسجد شجرہ ہی اور اسکو ذو الحلیفہ کہتی ہین اور اس راہ سی جانی والی کو جائز ہی
کہ وقت ضرورت تا میقات اہل شام تاخیر کری اور جو شخص راہ عراق یا راہ نجد
سی جاوی میقات اُسکا وادی عقیق ہی اور ابتدا اُسکو مسلخ کہتی ہین اور وسط
کو غمرہ اور آخر کو ذات عرق اور یہہ مقام اہل سنت کی احرام باندہنی کا ہی اور
بہترین مقام احرام مسلخ ہی [illegible] لیکن تقیتا معلوم ہوجائی اور جب صورت مین
معلوم ہو تو احوط [illegible] یہی ہی کہ یقین حاصل ہو کہ وادی عقیق مین پہونچا
مگر مقتضای احتیاط [illegible] ہی بلکہ علما تا ذات عرق تاخیر جائز
نہین جانتے اور اگر بسبب تقیہ تاخیر کرنا لازم ہو تو قبل ذات عرق پہونچنے کی نیت
احرام کرلی اور تلبیہ کو آہستہ کہی اور کپڑے نہ اتاری اور اگر ممکن ہو تو بطور مخفی اتار ڈالے
اور جامہ احرام پہن لی اور پہر اسی جامہ احرام کو اتار کر کپڑے پہن لی اور اُسکی
فدیہ دی بیان اسکا تفصیلا آئیگا اور ان دونون احتیاطون کو ترک نہ کری
اور حالت تقیہ مین جبتک ذات عرق نہ پہونچے علانیہ جامہ احرام نہ پہنے بلکہ ذات
عرق مین پہونچکر اظہار کری کہ اب مین محرم ہوتا ہون اور جس شخص کے راہ طائف سی ہو
میقات اُسکا قرن المنازل ہی اور جو شخص یمن کی راہ سی جائی میقات اسکا یلملم ہی
اور یلملم ایک پہاڑ کا نام ہی اور جو راہ شام سی جائی میقات اُسکا جحفہ ہی بقدیم

جیسے وقت تاخیر جائے [illegible] نقطہ اور جاننا چاہیے کہ احوط [illegible] یہ ہے کہ پہلے مقامات
میقات کا علم حاصل کرے اور اگر علم ممکن نہو تو بعید نہیں [illegible] اہل معرفت سے جب دریافت
کرے اور گمان [illegible] حاصل ہو جائے تو وہی کافی ہو اور جس [illegible] کا مکان مکہ معظمہ سے
قریب ہو [illegible] میقات کی یعنی میقات مکہ سے دور ہو اور گھر اسکا نزدیک ہو تو
میقات اسکا [illegible] مکان ہے اور جو شخص کہ [illegible] دوسرے جاوے کہ ان میں سے کوئی میقات
مذکورہ میں سے [illegible] محاذی میں اس میقات کے
جو [illegible] شخص [illegible] ہو اگر [illegible] ہو احرام باندھے
اور بعد اسکے دوسرے مقام پر کہ جو مکہ سے [illegible] محاذی ہو پھر
پھر دوبارہ احرام باندھے اور اگر [illegible] کافی ہوگا اور
بعض علما نے فرمایا ہے کہ یہ شخص [illegible] اسکے اس شخص کو
احتمال محاذات نہ حاصل ہوا ہو [illegible] احتیاط یہ ہے کہ کسی
میقات پر اگر احرام باندھے اور جاننا چاہیے کہ اگر [illegible] شخص کو کسی قسم کا عذر یا سہو
عارض ہوا ہو اور اسنے اپنی میقات پر احرام نہ [illegible] ہو بعد [illegible] عذر اگر ممکن
ہو سکے تو میقات پر مراجعت کرے ورنہ اسی مقام سے [illegible] احرام باندھے
اور احوط یہ ہے کہ جسقدر میقات کی جانب اپنے تئیں پہونچا سکے اسقدر پہونچائے
اور وہان سے احرام باندھے خصوصاً زن حائض کہ بسبب نادانستگی مسئلہ اسنے میقات
سے احرام ترک کیا ہو یہ مسئلہ مورد نص صحیح ہے اور اسبات میں جناب شہید قدس سرہ
و دیگر علما سے فتوے بھی منقول ہے اور اگر بعد دخول حرم عذر برطرف ہو تو اس صورت
مین واجب ہے کہ بشرط امکان حرم سے باہر نکلے اور احرام باندھے اور اگر ممکن
نہو تو اسی مقام سے احرام باندھے اور اگر احرام باندھنا بھول جائے اور اسے یاد
نہ آئے یہانتک کہ جمیع واجبات بجا لائے تو اس صورت مین ایک جماعت علما

اُس عمرہ کو باطل جانتے ہیں اور بعض علما صحیح جانتے ہیں اور عمرہ کا صحیح ہونا بعید
نہین معلوم ہوتا مگر قولِ اول پر عمل کرنا احوط ہے اور اگر کوئی شخص عمداً احرام
ترک کرے اور اُسے احرام باندھنا میقات سے ممکن نہو پس اقوی یہہ ہے کہ عمرہ اُسکا
فاسد ہوگا اگرچہ احوط یہہ ہے کہ جس مقام پر ممکن ہو مثل سہو کنندہ احرام باندھ لے
اور عمرہ تمام کرے اور پھر دوبارہ بقصد قضا عمرہ بجالائے اور اگر جاہل مسئلہ ہو تو اقوی
یہہ ہے کہ عمرہ اُسکا صحیح ہوگا اور جاننا چاہیے کہ طہارت حدث اصغر و حدث اکبر سے احرام
کیلیے شرط نہین ہے پس جائز ہے کہ جنب اور حائض و نفسا احرام باندھین بلکہ غسل
احرام حائض و نفسا کو مستحب ہے **مقصد تیسرا بیان مین واجبات احرام کے**
اور بیان مین اُن امور کے جو واجبات سے متعلق ہین احرام مین تین چیزین واجب ہین
پہلے نیت یعنی قصد کرے کہ مین احرام عمرہ تمتع حجۃ الاسلام باندھتا ہون بسبب
اطاعت و فرمانبرداری خدا اور معنی احرام کے یہہ ہین کہ افعال ممنوعہ کے ترک کا ارادہ
کرے تاکہ مکہ معظمہ مین حاضر ہوکے افعال معہودہ بجالاوے دوسری چار تلبیہ
کہنا صورت اُسکی بنابر مشہور بلکہ اصح یہہ ہے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ
لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور تصحیح فقرات
کی واجب ہے جسطرح تکبیرۃ الاحرام و قراءۃ حمد و سورہ وغیرہ کی تصحیح نماز مین واجب ہے
اور احوط و اولی یہہ ہے کہ اِنَّ کی الف کو بکسرہ اور الْمُلْكَ کی کاف کو بفتح پڑھے اور
بعد اَلْمُلْكَ لَكَ بھی کہے اور جاننا چاہیے کہ اگر لاعلم ہو تو سیکھنا تلبیہ کا واجب ہے
یا کوئی اور شخص اُسکو تلبیہ پڑھاتا جائے وہ پڑھتا جائے اور اگر الفاظ تلبیہ نہ کہہ سکے تو جسطرح
ادا کرسکے ادا کرے اور اُسکا ترجمہ بھی کہے اور کسی دوسرے کو اپنا نائب کرے تیسری
دو جامہ احرام کا قبل نیت و قبل تلبیہ پہننا واجب ہے ایک جامہ سے لُنگ مابین ناف تا زانو
پوشیدہ کرے اور اُسکو لُنگ کہتے ہین اور دوسرے کو ردا کہتے ہین وہ اسقدر ہونا چاہیے

که دونون نشانی اُس سی چھپ جائین اور جاننا چاہیی که ظاہر اقوال علما یہہ ہی
که دو جامۂ احرام کا پہننا اور سیی ہوی کپڑون کا اُتارنا شرط احرام نہین ہے
مگر واجب ہی اور ظاہر بعضِ اقوالِ علما سیی ہوی کپڑون کا اُتارنا شرط احرام ہی
اور احوط یہہ ہی که قبل از نیت و تلبیه لباس احرام پہنی اور لباس احرام مین شرط ہی که
اُس قسم کا کپڑا ہو که جسمین نماز جائز ہو پس ریشمی کپڑا اور جلد غیر ماکول اللحم نہو اور وہ
نجاست که جو معفو نہو اُس نجاست سی نجس بہی نہو اور لنگ ایسا باریک نہو که
جس سی بدن نمایان ہو اور احوط یہہ ہی که ردا مین بہی اس امر کی رعایت ملحوظ رہی
اور احوط یہہ ہی که اگر حالت احرام مین ردا یا لنگ نجس ہو جائین تو اُنہین پاک کری
یا بدل ڈالی بلکه احوط یہہ ہی که بدن بہی نجس نہ ہی اور ایک جماعت علمای نسوان کو
بہی ریشمی کپڑی سی احرام باندہنی کی ممانعت کی ہی اور یہہ ممانعت خالی از قوت
نہین معلوم ہوتی اور احوط یہہ ہی که جامۂ احرام پوست کی قسم سی نہو اسلیی که عرف
عرب مین پوست پر کپڑی کا اطلاق نہین کرتی اور چاہیی که جامۂ احرام بنا ہوا ہو
مقصد چوتہا متروکات احرام مین جسوقت معلوم ہوا که حقیقت
احرام کی یہہ ہی که انسان اپنی نفس کو چند امرون کی ترک کرنی پر آمادہ کری که
تفصیل جنکی آگی مذکور ہوگی پس لازم ہی که اُن امور کی معرفت حاصل کیجای بلکه
احوط یہہ ہی که قبل نیت احرام اُن امور کو دریافت کر لی تا اُنسی باز رہنی کا قصد
کری لیکن اُن سب امور کا وقت احرام ذہن مین لانا لازم نہین ہی اور وہ
چند امر ہین پہلی شکار جانور صحرائی که وحشی ہو مگر درصورت خوف اذیت اُسکا شکار
جائز ہو جائیگا اور شکار کا گوشت کہانا بہی حرام ہی اور جس جانور کو شکار کر کے
لائی اُسی اپنی پاس رکہنا بہی حرام ہی اگرچه یہہ شخص قبل احرام اُسکا مالک ہو اور
اپنی ہمراہ اُس جانور کو لایا ہی ہو اور شکار مین کسی شخص کی کسی قسم کی اعانت کرنا ہے

حرام ہی اور جو جانور دریائی کہ جو دریا میں پیدا ہوتا ہو اُسکا شکار جائز ہی اور جو جانور فقط پانی
میں رہتا ہو اگر وہ خشکی میں پیدا ہوتا ہو اُسکا بہی شکار جائز ہی اور جن جانوروں کا شکار
کرنا حرام ہی اُنکی طرف اشارہ کرنا اور اُنکی انڈے سے اُٹھا لینا بہی حرام ہی اور اگر محرم
صید کو ذبح کری تو وہ [illegible] حلالوں کی لیی وہ صید میتہ ہوگا اور
ملخ بہی حکم شکار کا رکھتا ہی [illegible] دوسری عورت سی جماع کرنا اور بوسہ لینا اور
مساس کرنا اور شہوت سے اُسکی طرف دیکھنا [illegible] شہوت سی حظ و لذت اُٹھانا اور اگر کوئی
شخص حالت احرام میں عمدا عورت یا مردی سے جماع کری خواہ اُسکو [illegible] خواہ
قبل اسکی یہ فعل اُس سی فراموشی یا ناواقفی سی واقع نہو پس اگر عمرہ مفردہ میں قبل سعی کی واقع ہوا
تو عمرہ اُسکا فاسد ہو جائیگا اور کفارہ میں اُسکی ایک شتر لازم ہوگا مگر چاہیی کہ اُس
عمرہ کو تمام کری اور پھر اُسکا اعادہ کری اور اگر عمرہ تمتع ہو تو [illegible]
اور اگر وقت تنگ ہو تو حج افراد [illegible] پس بعد حج عمرہ مفردہ بجا لائی اور احوط
یہی کہ دوسری سال حج کا اعادہ کری اور اگر بعد سعی جماع کری تو کفارہ میں فقط
ایک شتر دینا لازم ہی [illegible] قبل وقوف عرفہ و مشعر جماع کری تو اجماعا
احرام و حج دونوں فاسد ہو جائینگی اور اس صورت میں اُسپر واجب ہی کہ اُس حج کو تمام کری
اور سال آئندہ دوبارہ حج کری اور اگر بعد وقوف قبل مشعر ایسا فعل واقع ہو تو یہی
حکم ہی [illegible] اور اگر بعد وقوف دونوں موقف قبل اسکی کہ پانچ شوط طواف نسا کی بجا
لایا ہو جماع کری تو حج اُسکا صحیح ہی لیکن کفارہ میں ایک شتر دینا لازم ہوگا اور
اگر پانچ شوط کی بعد جماع کری تو ظاہر و مشہور یہی کہ کفارہ لازم نہوگا اگرچہ احتیاط
[illegible] اور عورت کا بوسہ لینی کی کفارہ میں اختلاف ہی بعض علمانی
فرمایا ہی کہ اگر از روی شہوت بوسہ لیا ہو تو ایک شتر دی اور اگر از روی شہوت نہو تو
ایک گوسفند دی اور بعض علما دونوں صورتوں میں ایک شتر تجویز فرماتی ہیں اور [illegible]

تقتضای احتیاط ہی بلکہ خالی از قوت نہین معلوم ہوتا اور اگر کسی عورت کو عمدًا
دیکھنے کی وجہ سے کسی شخص کو انزال ہو جاے تو احوط یہہ ہی کہ بشرط امکان ایک
شتر دے ورنہ ایک گاے دے اور اگر یہہ بھی نہو سکے تو ایک گوسفند دے اور اگر
اپنی زوجہ پر نظر کرے اور انزال ہو جاے تو مشہور یہہ ہی کہ ایک شتر دے اور اگر کوئی
شخص از روے شہوت مساس کرے اپنی اہلیہ سے اور انزال نہو بعض علمانے فرمایا ہی کہ
اُسپر ایک گوسفند لازم ہی اور اگر انزال ہو جاے تو ایک شتر لازم ہی تیسری
کسی عورت سے اپنے لیے خواہ کسی غیر کے لیے عام ہی اس سے کہ دوسرا شخص محرم ہو یا
محل عقد پڑھنا اور اسی طرح کسیکے عقد پر گواہ ہونا اور اقامہ شہادت کرنا ہرچند یہہ شخص
قبل احرام اسکا متحمل ہوا ہو بلکہ احوط یہہ ہی کہ عورت سے خواستگاری بھی
نہ کرے لیکن رجوع مطلقہ رجعیہ مضایقہ نہین رکھتا اور احرام مین کنیز کا مول
لینا قباحت نہین رکھتا اگرچہ بعد فراغ [illegible] احرام [illegible]
البتہ اگر [illegible] احرام مین اُس کنیز [illegible] احوط یہہ ہی کہ اس قصد سے
مول نہ لے بلکہ بعض علمانے اس قصد سے [illegible] کہا ہی [illegible]
احوط یہہ ہی کہ مالک کنیز سے اسکی [illegible] ایک اپنی کنیز کو [illegible]
حلال کر دے بلکہ قبل تحلیل اس بھی احتیاط چاہیے اور جو شخص حالت احرام مین
کسی محرم کا کسی عورت کے ساتھ عقد پڑھے اور وہ محرم اُس عورت سے مجامعت
کرے تو دونون سے ہر ایک کو ایک شتر کفارہ مین دینا لازم ہی اور اگر دخول نہو تو
کسی پر کفارہ لازم نہوگا اور اگر عقد پڑھنے والا محل ہو اور [illegible] عقد پڑھا وہ محرم
اور وہ محرم دخول کرے تو عقد پڑھنے والے پر کفارہ ہوگا اور اگر عقد پڑھنے والا محل
ہو اور عورت بھی محل ہو مگر جانتی ہو کہ جسکے ساتھ عقد ہوتا ہی وہ محرم ہی باوجود علم
عقد کرے اور وہ محرم اس عورت سے جماع کرے تو ان سب پر کفارہ لازم ہوگا چوتھی

استمنا یعنی منی نکالنا خواہ ہاتھ سے خواہ بطرز دیگر عام ہی اس سی کہ تصور وخیال کری یا اپنی زوجہ سی یا کسی غیر عورت سی مساس کر کی منی نکالی بعض علمانی مثل جماع انزال منی کو با استمنا بھی مفسد حج سمجھا ہی اور بعضون نی محض کفارہ واجب جانا ہی کم استمنا کی کفارہ مین ایک شتر دینا چاہیی پانچوین استعمال خوشبو مثل مشک و زعفران و کافور و عود و عنبر سونگھنا یا بدن پر ملنا یا کھانا ان چیزون کا یا پہننا اُس لباس کا جو ان سی معطر ہون جائز نہین ہی اور اگر وہ چیزین کہ جنہین اشیای مذکورہ کا اثر خوشبو ہو یا وہ کپڑی جو ان سی معطر ہون بضرورت استعمال کری تو لازم ہی کہ دماغ بند کر لی اور احوط ہی بلکہ خالی از قوۃ نہین معلوم ہوتا کہ ترک استعمال ریاحین بھی واجب ہی اور منتہای احتیاط یہہ ہی کہ جو میوی خوشبو ہون مثل سیب و بہی وغیرہ اُنہین بھی نہ سونگھی اگرچہ اس قسم کی میوون کا کھانا قباحت نہین رکھتا چنانچہ بعض احادیث ان دونون مطلبون پر دلالت کرتی ہین اور مشہور یہہ ہی کہ خلوق کعبہ کی خوشبو مستثنا ہی مگر چونکہ مصداق مین اُسکی اشتباہ ہی لہذا اُسکا ترک بھی احوط ہی اور خلوق وہ چیز ہی کہ جس سی خانۂ کعبہ کو خوشبو کرتی ہین اور وہ خوشبو بھی مستثنا ہی جو اُس بازار مین کہ مابین صفا و مروہ واقع ہی اور عطارون کی دوکانون کی قریب گذرنی سی دماغ تک پہنچتی ہی مگر اجتناب احوط ہی اور کفارہ مین خوشبو کی ایک گوسفند ذبح کرنا چاہیی اور احوط بلکہ اقوی یہہ ہی کہ بوی بد سی دماغ بند کرنا حرام ہی البتہ جس مقام پر بدبو ہو وہان سی دوڑ کر گذر جانا مضائقہ نہین رکھتا چھٹے لباس دوختہ کا پہننا اور جو شی مثل دوختہ ہو مانند اُس لباس کی جو نمد سی بنایا جاتا ہی مثل کلیجہ و کلاہ نمدی ان سب سی بھی اجتناب چاہیی اور احوط یہہ ہی کہ مطلق لباس دوختہ کا استعمال نہ کری اگرچہ بہت کم سیا ہوا ہو سوا تنگ کہ ہمیانی کہ جسمین روپیی رکھتی ہین اور اُسی کمر مین باندھتی ہین

مگر اقوی یہہ ہی کہ ہمیانی کمر مین باندہنا جائز ہی اور اولی یہ ہی کہ ایسی تدبیر کرے
کہ اُس ہمیانی مین گرہ نہ لگائی اور احوط یہ ہی کہ جو عارضہ فتق کی لئی لنگوٹ باندہا
جاتا ہی وہ بہی سیا ہوا نہو مگر جسوقت ضرورت داعی ہو تو باندہ سکتا ہی اور ایسی
صورت مین مقتضای احتیاط یہ ہی کہ فدیہ بہی دی مثل اُس کے کہ اگر کسی کو لباس دوختہ
کی پہننے احتیاج ہو تو اُسی لازم ہی کہ ایک گوسفند فدیہ دی اور مقتضائی احتیاط
یہہ ہی کہ جامۂ احرام مین گرہ نہ لگای خصوصًا چادر مین اور گھنڈی لگانا یا سوئی
یا کانٹی سی دونون پلّے چادر کر ملا لینا بہی نچاہیی اور سیا ہوا کپڑا پہننا بنابر مشہور مرد کو
حرام ہی عورت کی لیی قباحت نہین معلوم ہوتی مگر قفازین سی بنابر احوط و اقوی
عورت کو بہی اجتناب لازم ہی اور قفازین کی حقیقت یہ ہی کہ سابق از ین
زنان عرب حفاظت سرما کی لیی روئی ڈالکر مثل دستانون کے ایک شی ہاتون مین پہننی کی لیے
بناتی تہین ساتوین سرمہ سیاہ لگانا جسمین زینت ہو اگرچہ مقصود اس شخص کا
زینت نہو اور احوط یہہ ہی کہ بقصد زینت ہر قسم کی سرمہ سی اجتناب کرے
آٹہوین آئینہ دیکہنا اور بعض علمانی تصریح کی ہی کہ عینک بہی نہ لگا ئی
مگر بضرورت اور آب صاف مین بہی منہ نہ دیکہی اور اقوی اِن دونون چیزون کا
جواز ہی نوین مرد کی لیی موزہ و چکمہ و جوراب کا پہننا یا جو چیز تمام پشت پا کو
چہپالی اور بعض علمانی تصریح کی ہی کہ جو شی تہوڑی سی بہی ساتر ہی وہ مثل کل
ساتر کی ہی مگر مقام بند نعلین اور دلیل اسکی ظاہر نہین ہی لیکن احتیاط بہتر ہے
اور جس حالت مین نعلین نہون اور موزی پہننی کی ضرورت ہو تو احوط یہہ ہی
کہ اُن موزون کو سامنے سی شکاف کر دی دسوین فسوق اور مراد فسوق سی
دروغگوئی ہی بعض علمانی سباب کو یعنی زشت کلامی کو اور بعض علمانی مفاخرت کو
بہی داخل کیا ہی اور بعض نی مفاخرت کو سباب کی طرف راجع کیا ہی اسلیی کہ

غنا حرمت کا تغیر اپنی نسبت اخبار فضائل اور غیر سے سلب فضائل یا نسبت
یعنی اثبات رذائل اور ان ذوات سے سلب رذالت ہوتا ہے اور ان سب کے حرمت
میں شبہہ نہیں ہے گیارہویں جدال یعنی لا واللہ اور بلی واللہ کہنا اور احوط
یہ ہے کہ اس باب میں ہر قسم کی قسم شامل کیا جاوے اور وقت ضرورت اثبات
حق یا نفی باطل قسم کھانا جائز ہے اور اگر جدال دو بار واقع ہوا اور تین بار سے کم زبان
جاری ہو تو اسکے لیے استغفار کافی ہے اور اگر تین مرتبہ واقع ہو تو کفارہ اسکا ایک
گوسفند ہے اور قسم دروغ کی بارے میں مشہور یہ ہے کہ پہلی مرتبہ گوسفند دوسری
مرتبہ گائے تیسری مرتبہ شتر دیا جائے بارہویں مارنا ان جانوروں کا جنکا مسکن
بدن یا کپڑے میں ہو مثل جوں یا پسو کے یا مانند کنہ کے جسے ہندی میں کلی کہتے ہیں
جو کہ اونٹ کے بدن پر ہوتی ہے اور ان جانوروں کا بدن یا کپڑے سے
اوتھا کر پھینکدینا بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھدینا کہ مقام اول اس
جانور کے لیے زیادہ تر جائے حفظ ہو تیرہویں انگوٹھی کا بقصد زینت پہننا
مگر اس باب استحباب مضائقہ نہیں رکھتا اور مستحب ہے کہ جب خیال زینت جاتا رہے لیکن
... بلکہ قبل احرام اگر احتمال تعلق اثر ہو تو ... جانا ہے اور بعض نے
احتیاط کی ہے کہ بغیر قصد زینت بھی مہندی نہ لگائے چودھویں بقصد آرائش
عورت کا زیور پہننا مکروہ زیور جو قبل احرام کے پہنتی رہتی ہو اسکا احرام کے
لیے نہ اوتارنا اور پہنے رہنا مضائقہ نہیں رکھتا لیکن چاہیے کہ اسے اپنے شوہر
یا مرد غیر کو قصداً نہ دکھلاوے پندرہویں بدن میں روغن ملنا اور مقتضائے احتیاط
بلکہ قوی یہ ہے کہ اگر روغن خوشبو بھی نہو تو بھی اسکا استعمال نہ کرے مگر وقت ضرورت
سولہویں بالوں کا ازالہ کرنا اپنے بدن سے یا غیر کے بدن سے خواہ دوسرا شخص
محل ہو خواہ محرم یہانتک کہ ایک بال بھی بدن سے جدا نہ کرے مگر بضرورت

مثال اسکی کہ اگر کسی شخص کی جوئیں پڑ جائیں یا درد سر عارض ہو یا آنکھ میں بال
پڑ جائی اور وہ باعث اذیت کا ہو تو ایسی صورتوں میں ازالہ ہو جاتا ہی اور جو
بال غسل یا وضو میں بلا قصد اکھڑ جاتی اسکا کفارہ نہوگا اور فدیہ سر منڈانیکا
ایک گوسفند ہی یا تین روزے رکھنا یا دس مسکینوں کو ایک ایک صدقہ
دینا اور بعض علمای فرمایا ہی کہ بارہ مد چھ مسکینوں کو دی اور مقتضای
احتیاط یہ ہی کہ گوسفند اختیار کری اور جسوقت دونوں بغلوں کی بالوں کا
ازالہ کری یا ایک بغل کی بھی ازالہ کری تو علی الاحوط بلکہ اقوی یہہ ہی کہ
کفارہ مذکورہ دی اور اگر سر یا داڑھی پہ ہاتھ پہیری اور ایک یا دو بال
گر پڑیں تو مٹھی بہر گیہوں صدقہ دی ستر ہوین مرد کا سر چھپانا اور مقتضای
احتیاط یہہ ہی کہ مٹی یا مہندی بھی پانی میں گوندھ کر سر پر نہ رکھی اور کسی چیز کو
سر پر نہ اٹھائی اور احوط اور اولی یہہ ہی کہ سر کو اپنی اعضای بدن سی بھی
نہ چھپائی مثل ہاتھ کی لیکن ہاتھ بھی سر پر نہ رکھی اگرچہ اظہر جواز معلوم ہوتا ہی
اور دونوں کان بظاہر سر میں محسوب ہیں اور بعض اجزای سر کا چھپانا بھی
حکم میں سر چھپانی کی ہی مگر تسمہ مشک آب سر پر رکھ لینا یا مثل رومال درد سر کیلیے
سر میں باندھ لینا مستثنی ہی اور اظہر و اشہر یہہ ہی کہ مرد کو منہ چھپانا مضائقہ
نہیں رکھتا اور قول بہ ممانعت شاذ ہی اور پانی بلکہ جو شی مثل پانی کی رقیق
ہو اسمیں غوطہ لگانا سر چھپانی کی حکم میں ہی اور سر چھپانی کا فدیہ ایک گوسفند ہی
اور احوط یہہ ہی کہ جسقدر مرتبہ سر چھپائی اتنی گوسفند فدیہ دی خصوصا جس صورت میں
بلا عذر یا اوقات مختلفہ میں سر چھپائی اٹھارہوین عورت کا نقاب وغیرہ
سی منہ چھپانا یا بعض اجزای رو کا چھپانا لیکن جس صورت میں نماز کی لیی سر
چھپائی اور از باب مقدمہ منہ کی اطراف بھی چھپ جائیں تو مضائقہ نہیں رکھتا

لیکن بعد نماز چاہیے کہ فوری کھول ڈالی اور نامحرم سی عورت کو اس طور پر منہ چھپانا جائز ہے
کہ جو شی از قسم چادر وغیرہ سر پر اوڑھتی ہی اُسے محاذی ہینی بلکہ ذقن تک کھینچ لی مگر
بعض علما واجب جانتی ہین کہ اُس چادر کو ہاتھ یا لکڑی سی اپنی منہ سی جدا
رکھی تا مثل نقاب نہونی پائی اور اگر مثل نقاب ہو جای تو کفارہ مین ایک گوسفند دے
اور یہ قول احوط ہی بلکہ خالی قوت سی نہین ہی اُنیسوین منزل چلنی مین دن کا
بالای سر سایہ قرار دینا مثل سایہ ہودج وغیرہ خواہ سوار ہو خواہ پیادہ علی الاحوط
اور مقتضائی احتیاط یہہ ہی کہ محمل کے پہلو مین یا جو شی کہ اسکی سر کی مقابل مین
نہو اُسکی سایہ مین نہ چلی مگر اسکا جائز ہونا خالی از قوت نہین معلوم ہوتا اور اگر
منزل پر پہونچکر یہہ شخص اپنی کار و بار کی لیے آمد و رفت کرتا ہو تو اس صورت مین
خصوصا وقت آمد و رفت سایہ مین چلنا جائز ہی اگر احتیاط کری تو بہتر ہی اور وقت
ضرورت ہی مثل ہنگام بارش و شدت گرما و سرما سایہ کر لینا جائز ہی لیکن کفارہ دے
دی اور عورتون اور لڑکون کی واسطی سایہ مین چلنا بغیر کفارہ جائز ہی اور
سایہ کرنی کا کفارہ ایک گوسفند ہی اور احوط یہہ ہی کہ جس دن سایہ کیا ہو ہر دن
کی عوض مین ایک گوسفند دی بیسوین اپنی بدن سی خون کا نکالنا اور اگر
یہہ شخص جانتا ہو کہ کھجانی سی یا مسواک کرنی سی خون نکل آیگا تو نہ کھجائی
یا مسواک کری تو موجب کفارہ ہوگا اور وقت ضرورت خون کا نکالنا جائز ہی بعض
علمانی کفارہ مین اسکی ایک گوسفند اور بعضون نی ایک مسکین کا اطعام
تجویز کیا ہی اکیسوین ناخن کاٹنا خواہ سارا ناخن کاٹی خواہ کوئی جزو اسکا
کاٹی اور جس صورت مین اذیت ہو مثل اسکی کہ ایک جزو ناخن کا ٹوٹ جائی
اور باقیماندہ ایذا پہونچائی تو اُسی کاٹ ڈالی اور اسکی فدیہ مین ایک مد طعام
دی اور فدیہ ساری ناخن کا بھی یک ہی مد ہی اور اگر کل ہاتھ کی ناخن ایک مجلس مین

کاٹی تو ایک گوسفند لازم ہی اور اگر ایک مجلس مین ہاتون کی ناخن کاٹی اور
دوسری مجلس مین پاؤن کی ناخن کاٹی تو دو گوسفند لازم ہین **بائیسوین** درخت کا
اُکھیڑنا اگرچہ خون نہ نکلی بعض علمائی فرمایا ہی کہ کفارہ اسکا ایک گوسفند ہی اور یہ حکم
ہی **تیئسوین** اُس درخت کا یا اُس گھانس کا اُکھیڑنا جو حرم مین اوگی ہو مگر
جس صورت مین اس شخص کی زمین مملوکہ یا مقام استقامت پر اُگی ہو یا اُسنی خود
اُسی درخت یا گھانس کو بویا ہو تو ایسی صورت مین اُکھیڑنا مضائقہ نہین رکھتا
اور گیاہ اذخر و درخت میوہ دار و درخت خرما مستثنی ہی اور اگر کوئی شخص کسی درخت کو
اُکھیڑے تو ایک جماعت علمائی فرمایا ہی اگر وہ درخت بڑا ہو تو ایک گاے اور اگر چھوٹا
ہو تو ایک گوسفند کفارہ دی اور اگر کوئی شاخ وغیرہ توڑی تو قیمت اسکی اُسکے
کفارہ مین دی اور گھانس کے اُکھیڑنے مین استغفار کافی ہی اور حرم مین اونٹ چرنی کو
چھوڑ دینا جائز ہی مگر آپ اُسکے لیے گھانس نہ کاٹی اور اس حکم مین محرم مخصوص نہین ہی بلکہ غیر محرم
بھی شامل ہی اور اگر کوئی شخص بعنوان متعارف راہ چلی اور بعض اجزای گیاہ کچل جائین یا ٹوٹ جائین
تو کوئی قباحت نہین ہی **چوبیسوین** ہتیار باندھنا مثل تلوار و نیزہ یا
جو شی سامان حرب یا آلہ حرب سی ہو مگر وقت ضرورت اور بعض علمانی تصریح کی ہی کہ
مانند زرہ و خود یا جو مثل انکی آلات حفاظت سی ہون نہ آلات دفع سی وہ بھی داخل
اسلحہ نہین اور احوط یہہ ہی کہ ہتیار اپنی ہمراہ بھی نہ رکھی ہر چند انکو بدن پر نہ لگائے
واللہ العالم **فصل دوسری بیان مین طواف عمرہ کی** اور اس فصل
مین تین مقصد ہین **مقصد پہلا** بیان مین اُن اعمال مستحبہ کی کہ جنہین تا زمان
ارادہ طواف ہنگام دخول مکہ معظمہ و مسجد الحرام بجالانا چاہیی سنت ہی کہ جو شخص
مکہ معظمہ مین پہنچی اونٹ سی اُتری اور دخول حرم کی لیی غسل کری یا برہنہ نعلین
ہاتھ مین لیکر بہیئت داخل حرم ہو حدیث مین وارد ہوا ہی جو شخص حق تعالی

فصل دوم
بیان حج
...

کی لیی من باب التی اضح و فروتنی اس ہیئت کو اختیار کرتا ہی خداوند عالم اس شخص کے
نامہ اعمال سی لاکہہ گناہ محو فرماتا ہی اور اسکی لیی لاکہہ حسنہ لکھتا ہی اور لاکہہ
حاجتیں اسکی برلاتا ہی اور حرم مین داخل ہونی کی وقت یہ دعا پڑھی
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ
يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَفَجٍّ
عَمِيْقٍ سَامِعًا لِنِدَائِكَ وَمُسْتَجِيْبًا لَكَ مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ
بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا وَفَّقْتَنِيْ لَهٗ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ
الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِيْ وَ
التَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ
بَدَنِيْ عَلَى النَّارِ وَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ اور مستحب ہی کہ اگر ممکن ہو تو مکہ معظمہ مین داخل ہونی کی لیی دوسرا
غسل کری اور جسوقت داخل ہو تو بآرام بدن و اطمینان قلب داخل ہو اور چاہیی
کہ جو راہ بالائی مکہ معظمہ واقع ہی اُس راہ سی داخل ہو مگر بعض علما نی فرمایا ہی کہ اُس
راہ سی داخل ہونا مخصوص اُن لوگون کی لیی ہی جو مدینہ منورہ ہو جاتی ہین اور بعض
علما نی مسجد حرام مین بہی [illegible] کی لیی غسل ذکر کیا ہی اور چاہیی کہ در بنی شیبہ سے
داخل ہو اور زبان زد خلائق ہی کہ وہ در فی الحال باب السلام کی برابر واقع ہی اور
چاہیی کہ جسوقت باب السلام سی داخل ہو تو سیدہا ستونون تک چلا جای اور
بکمال خضوع و خشوع آرام بدن و اطمینان قلب سے در مسجد پر کھڑا ہو اور یہہ کلمات
جو حدیث صحیح مین وارد ہوی ہین زبان پر جاری کری اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَلسَّلَامُ

عَلٰی اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
خَلِیْلِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے
کہ یہ دعا پڑھی بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَمَا شَآءَ اللّٰہُ وَعَلٰی
مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَخَیْرُ الْاَسْمَآءِ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ
وَرُسُلِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ
وَرَسُوْلِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِکَ وَعَلٰی اَنْبِیَآئِکَ وَرُسُلِکَ
وَسَلِّمْ عَلَیْھِمْ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ
افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ فِیْ طَاعَتِکَ وَمَرْضَاتِکَ وَ
احْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ جَلَّ ثَنَآءُ وَجْھِکَ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ مِنْ وَّفْدِہٖ وَزُوَّارِہٖ وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ یَّعْمُرُ مَسَاجِدَہٗ
وَجَعَلَنِیْ مِمَّنْ یُّنَاجِیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَزَائِرُکَ فِیْ بَیْتِکَ وَعَلٰی کُلِّ
مَاْتِیٍّ حَقٌّ لِّمَنْ اَتَاہُ وَزَارَہٗ وَاَنْتَ خَیْرُ مَاْتِیٍّ وَّاَکْرَمُ مَزُوْرٍ فَاَسْئَلُکَ
یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ
لَکَ وَبِاَنَّکَ وَاحِدٌ اَحَدٌ صَمَدٌ لَّمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّکَ کُفُوًا
اَحَدٌ وَّاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ

يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا كَرِيمُ أَسْئَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ
إِيَّايَ بِزِيَارَتِي إِيَّاكَ أَوَّلَ شَيْءٍ تُعْطِينِي فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ
بعد اسکے تین مرتبہ کہی اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ پھر کہی وَأَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ
رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَشَرَّ
فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بعد اسکے داخل مسجد ہوا و کہی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَىٰ
مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بعد اسکی ہاتہون کو اُٹھاوے اور
کعبہ کیطرف منہ کری اور یہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ فِي مَقَامِي هٰذَا فِي أَوَّلِ
مَنَاسِكِي أَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتِي وَأَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِيئَتِي وَأَنْ تَضَعَ عَنِّي
وِزْرِي اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بَلَّغَنِي بَيْتَهُ الْحَرَامَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ
أَنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الْحَرَامُ الَّذِي جَعَلْتَهُ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْناً مُبَارَكاً
وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ الْعَبْدُ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ
بَيْتُكَ جِئْتُ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَأَؤُمُّ طَاعَتَكَ مُطِيعاً لِأَمْرِكَ
رَاضِياً بِقَدَرِكَ أَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْفَقِيرِ إِلَيْكَ الْخَائِفِ لِعُقُوبَتِكَ
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ
پھر کعبہ کی طرف خطاب کرے اور کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَظَّمَكِ وَشَرَّفَكِ
وَكَرَّمَكِ وَجَعَلَكِ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْناً مُبَارَكاً وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ
اور جسوقت حجر الاسود کو دیکہی منہ اُسکی طرف کری کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا
لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِمَّا أَخْشَىٰ وَ
أَحْذَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَسَلَامٌ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُؤْمِنُ بِوَعْدِکَ وَاُصَدِّقُ رُسُلَکَ وَاَتَّبِعُ کِتَابَکَ اور آہستہ آہستہ چلے اور خوف الٰہی سے قدم چھوٹی اُٹھاوے اور جس وقت حجر اسود کی نزدیک پہونچے ہاتھوں کو بلند کرے اور حمد و ثنای الٰہی بجالاوے اور محمد اور آل محمد پر صلوات بھیجے اور کہے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ اور ہاتھوں کو اور منہ کو اور بدن کو حجر اسود سے مس کرے اور اسکا بوسہ لے اور بوسہ لینا ممکن نہو تو حجر اسود سے اپنے ہاتھ کو مس کرے اور اگر یہ بھی ممکن نہو تو اشارہ کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَمَانَتِیْ اَدَّیْتُھَا وَمِیْثَاقِیْ تَعَاھَدْتُہٗ لِتَشْھَدَ لِیْ بِالْمُوَافَاتِ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَعَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی وَعِبَادَۃِ الشَّیْطَانِ وَعِبَادَۃِ کُلِّ نِدٍّ یُّدْعٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور اگر ساری دعا نہ پڑھ سکے تو جسقدر ممکن ہو اُسی قدر پڑھے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ بَسَطْتُ یَدِیْ وَفِیْمَا عِنْدَکَ عَظُمَتْ رَغْبَتِیْ فَاقْبَلْ سَعْیِیْ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

مقصد دوسرا واجبات طواف و بعض احکام طواف میں

جو شخص عمرہ تمتع کا مکلف ہو بعد دخول مکہ معظمہ اُسی واجب ہی کہ طواف خانہ کعبہ سے ابتدا کرے اور طواف عمرہ ایک رکن ہی جو شخص عمداً اسی ترک کرے یہانتک کہ قبل

از وقوف عرفات طواف بجا نہ لائی تو عمرہ اُسکا باطل ہی خواہ عالم مسئلہ ہو خواہ جاہل
مسئلہ ہو اور ظاہراً ترک طواف سی حج اُسکا حج افراد ہو جائیگا اور سال آیندہ وجوب
قضا کا حج قوی معلوم ہوتا ہی اگر جس شخص کا حج تمتع بسبب عذر مبدل بحج افراد ہو جاے
تو وہ معذور ہی تفصیل اسکی آگی مذکور ہوگی اور اگر کسی نے سہواً ترک طواف کیا ہو تو اُسپر
لازم ہی کہ جسوقت ممکن ہو طواف کو بجالاوی اور اگر سعی کر چکا ہو تو سعی کا بھی اعادہ کری
اور مریض کے لیے اگر ممکن ہو تو کسی کے کندھی پر سوار ہو کر طواف کرے اور اگر کندھی پر ممکن نہو تو
اپنی طرف سی نائب معین کری اور جاننا چاہیی کہ طواف مین بارہ امر واجب ہین پانچ
امر خارج شرط طواف ہین اور سات امر واجب داخل طواف ہین پہلی اُنمین سے
طہارت ہی حدث سی پس محدث کو طواف واجب جائز نہین ہی اور اگر اُسنی غفلةً
طواف کیا ہو تو باطل ہی اور اگر اثنای طواف مین محدث ہو پس اگر بعد تجاوز نصف
طواف محدث ہوا ہی تو اُس طواف کو قطع کری اور طہارت کر کی جس مقام سی قطع کیا ہے
اُسی مقام سی پھر شروع کر کی اُس طواف کو تمام کری اور اگر نصف طواف سی قبل
محدث ہوا ہی تو طہارت کر کی از سر نو طواف کری اور اگر بعد حدث شک ہو کہ آیا
طہارت کی یا نہین کی یا بعد طہارت شک ہو کہ حدث صادر ہوا یا نہین ہوا خواہ
وہ شک قبل طواف واقع ہو یا بعد طواف یا اثنای طواف مین تو حکم اس شک کا
حرف بحرف مثل حکم اُس شک کے ہی جو طہارت نماز مین واقع ہوتا ہی اور طواف کنندہ
اگر غسل و وضو سی معذور ہو تو اُسی واجب ہی کہ طواف مباح ہونی کے لیے تیمم کرے
جسطرح سی نماز مباح ہونی کی لیے تیمم مقرر ہی اور اگر پانی یا وہ چیز کہ جسپر تیمم جائز ہی
ممکن نہو تو حکم اسکا مثل اُس شخص کے ہوگا جو طواف پر قادر نہو یعنی جب اپنی طواف سے
مایوس ہو تو اپنی جانب سے نائب مقرر کریگا مگر احوط یہ ہی کہ خود بھی طواف کری اور اسیطرح
اگر جنب نے تیمم سے طواف کیا ہو تو مقتضای احتیاط یہ ہی کہ بعد طواف اپنی طرف سے

نائب بہی کری **دوسری شرط** یہ ہی کہ بدن اور لباس طاہر ہو بلکہ مقتضاے
احتیاط یہ ہی کہ جو نجاست نماز مین مثل خون کمتر از درہم و خون جروح و قروح معفو ہی
وہ بہی بدن و لباس مین نہو اسلیے کہ بعض علما مطلق نجاست کا مسجد مین داخل
کرنا حرام جانتے ہین اگرچہ اسکے خلاف اقوی معلوم ہوتا ہی اور اگر کوئی شخص
طواف کری اور بعد طواف نجاست پر مطلع ہو تو اظہر یہ ہی کہ طواف اُسکا صحیح ہوگا
اور اگر اثنای طواف مین نجاست پر مطلع ہو تو بعض علما کا یہ مختار ہی کہ طواف کو
قطع کری اور نجاست دور کرکے جس مقام سی قطع طواف کیا ہی اُسی مقام سے
پہر شروع کری طواف کو تمام کری اور احوط یہ ہی کہ بعد اتمام از سر نو طواف کو بجالاے
خصوصاً جس صورت مین چار شوط کامل نہوی ہون اور ایسا فعل کثیر کہ موجب
قطع طواف ہو واقع ہوا ہو اور اگر حالت طواف مین بدن یا لباس نجس ہوجاوے
تو اُسکا بہی حکم مثل حکم سابق کے ہی مگر اس حالت مین اظہر یہ ہی کہ اتمام طواف کافی ہوگا
اور اگر کوئی شخص نجاست کو بہول گیا ہو اور اُسی حالت سے طواف کری تو اقوی و احوط
یہ ہی کہ اُس طواف کا اعادہ کری **تیسری شرط** مردون کے لیے ختنہ کرنا ہی پس
جس شخص کا ختنہ نہوا ہو طواف اُسکا باطل ہوگا اور نسوان کی نسبت یہ شرط
نہین ہے اور بنا بر احتیاط ثبوت اس شرط کا لڑکون کے لیے بہی پایا جاتا ہی پس اگر بدون
ختنہ لڑکا طواف کری یا کوئی شخص لڑکون کو طواف کرای تو طواف نسا اُنکا باطل
ہوگا اور نسوان اُنکی لیے بعد بلوغ حلال نہونگی مگر جبکہ خود جاکر طواف نسا بجالائین یا اپنی
جانب سی نائب معین کرین **چوتہی شرط** بنا بر احوط بلکہ اقوی ستر عورت ہی لیکن جس
چیز سی ستر عورت کیا جاوی اُسکا مباح ہونا لازم ہی بلکہ احوط یہ ہی کہ جمیع شرائط لباس
مصلی ملحوظ رہین بسبب اسکی کہ حدیث مین وارد ہی کہ طواف حکم نماز مین ہی **پانچوین شرط**
نیت ہی چاہیے کہ نیت اسطرح کری کہ سات دوری طواف خانہ کعبہ کی بجالاتا ہون طواف

عمرۂ تمتع فرض حجۃ الاسلام سی بجہت اطاعت فرمابرداری خداوند عالم اور وہ
واجبات کہ داخل حقیقت طواف ہین پہلے اُنمین سی ابتدا کرنا ہی حجر اسود سی اس
نہج پر کہ تمام بدن طواف کنندہ کا تمام حجر اسود پر مرور کری مگر چونکہ تحقیق اسکا بروجہ حقیقت
بہت مشکل ہی بلکہ متعذر لہذا اسقدر کافی ہوگا کہ اوّل اجزای بدن اول اجزای
حجر اسود کی مقابل واقع کری بالجملہ علمای تعیین ہین اُس جزو کی جو انسان ہین جملہ
اجزای بدن پر مقدم ہی کلام فرمایا ہی اب دیکھا چاہیی کہ آیا وہ جزو طرف بینی
ہی یا دونون پاؤن کی انگوٹھون کی سری ہین یا وہ جزو مقدم مختلف ہوجاتا ہی
اشخاص مین جیسا بعض لوگون ہین بسبب بزرگی شکم جزو اول اُن کا ایک جزو
شکم ہوتا ہی اور حجر اسود کا جزو مقدم چاندی کی پتر کی نیچی پوشیدہ ہی اس حالت مین
پر ظاہر ہی کہ مراعات محاذات نہایت مشکل ہوگی خصوصاً بسبب اژدحام شیعہ و سنی کہ
طواف کیلیے مجتمع ہوتی ہین حالانکہ دو پتھر نصب کیے ہین کہ بسبب اُنکی طواف کنندہ کو علم
یا مظنّۂ محاذات حجر اسود حاصل ہوتا ہی لہذا علمای متاخرین رحمہم اللہ نی رفع اس
مشقت و حرج کا مختلف وجوہ سی کیا ہی پہلے واجب نہونا ابتدا کرنے مین اول
حجر اسود سے بلکہ جسقدر واجب ہے فقط ابتدا کرنا حجر سی ہی نہ یہ کہ اول حجر سی دوسری وجہ یہ ہی
کہ محاذات عرفیہ کفایت کرتی ہی یعنی اتنا کافی ہی کہ عرف ہین کہین کہ طواف کنندہ مقابل
اول حجر ہی تیسری وجہ یہ کہ شخص مکلف کسی قدر مقدم ہونی کی رعایت رکھکر محاذات حجر
طواف کری اور یہ قصد کری کہ ابتداء دورہ واجب کی محاذی حجر اسود سی ہوگی اور
انتہا اُس دورہ کی اُسی مقام محاذی پر ہوگی اور جو کچھ اس دورے مین زائد ہوگا وہ
من باب مقدمہ علمیہ ہوگا اور جب تک حجر اسود کی محاذی ہو اس قصد کو اپنے
ذہن مین رکھی اور اگر قلب مین اس قصد کی استدامت سی دشوار ہو تو اسکی بھی
حاجت نہین ہی بسبب اسکی کہ نیت ایک ارادہ ہی کہ قلب سی تعلق رکھتا ہی اور

باعث عمل کا ہوتا ہی اور یہ تیسری وجہ اقوی و احوط ہی اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوار ہو کر طواف بجالانا کہ حدیث صحیح سی پایا جاتا ہی اسوجہ پر محمول ہو سکتا ہی دوسری ختم کرنا ہر دوری کا حجر اسود پر اور اُسکا تحقق نہین ہو سکتا مگر جبکہ آخر طواف مین جزو اول بدن کے محاذات جزو اول حجر سے حاصل ہو اور اُس مقام پہنچی اگر نظر دیکھے کہ یقین حاصل ہو کہ دوری حجر اسود پر تمام ہولی کسی قدر دور سے بڑھ جاے اور یہ ارادہ کرے کہ زیادتی مین باب مقدمہ ہے اور داخل دورہ نہین ہی بلکہ مقصود یہ ہی کہ محاذات کا یقین حاصل ہو جائی تو کافی ہوگا تیسری یہ کہ طواف کی ہر حال مین خانہ کعبہ کو دست چپ کی جانب رکھے پس اگر طواف کنندہ بعض اجزاے طواف مین ارکان کی بوسہ لینی کو مثلاً خانہ کعبہ کی طرف منہ کرے یا یہ کہ وقت ازدحام حاجیون کے ریلون کی وجہ سی خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پشت ہو جای اُتنا جزو دورے کا طواف مین محسوب نہوگا اور اعادہ اُس جزو کا واجب ہے اور اس مقام پر اُسوقت کہ جب طواف کرنے والا در وازے حجر اسمٰعیل کے گذرتا ہی ایک اشکال واقع ہوتا ہی اور وہ اشکال یہ ہی کہ مثلاً یہ شخص حجر اسود کی طرف سے چلا آتا ہی اور خانہ کعبہ اُسکے بائین شانے کی طرف ہے اب اگر باب حجر اسمٰعیل سے جسطرح کہ آتا ہی اُسی طرح سیدھا گذر جای تو وقت محاذات باب حجر خانہ کعبہ بائین شانی کے مقابل نرہیگا بلکہ پشت کی جانب پڑیگا اگرچہ حجر اسمٰعیل بائین شانی پر پڑیگا مگر وہ خانہ کعبہ کا مصداق نہین ہی اسوجہ سی بعض محتاطین باب حجر تک پہونچنے سے پہلے تھوڑا سا اپنی بدن کو اپنی بائین جانب کج کر لیتے ہین کہ شانہ چپ اُنکا خانہ کعبہ سے منحرف نہو اور اسی طرح دوسرے باب حجر تک پہونچنے سے قبل بدن اپنا تھوڑا سا داہنی جانب کج کر لیتے ہین تا شانہ چپ خانہ کعبہ سی منحرف نہو اور اسی وقت کو اُسوقت جب ارکان پر پہونچتے ہین ملحوظ رکھتے ہین

اسلیے کہ اگر انسان اُسی خطِ مستقیم پر کہ خانہ کعبہ کی گوشون تک پہونچا ہی وہان سے
جب آگے بڑہا تو خانہ کعبہ اُسکے بائین شانے کے مقابل نہ رہیگا اور یہان پر زیادہ اشکال
ہی لیکن ان دقتون کا ملحوظ رکہنا کلماتِ علما سی نہین نکلتا بلکہ اُنکے ظاہر کلمات
سی معلوم ہوتا ہی کہ طواف بخطِ مستقیم جمیع اجزاے مطاف مین کفایت کرتا ہے
اور احادیث سے بہی یہی مستفاد ہوتا ہی خصوصًا اُس حدیث سے کہ جسمین حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی اونٹ پر سوار ہوکر طواف کرنا منقول
ہی اور اگر حجر اسمٰعیل داخلِ خانہ کعبہ قرار دیا جاے جیساکہ مشاہیر علما کی طرف
نسبت دیجاتی ہے تو اِس صورت مین اشکال اول اصل ہی ہی نفع ہوجائیگا
چوتہے حجر اسمٰعیل کا طواف مین داخل کرنا کہ یہ مقام مدفن جناب ہاجرہ مادر حضرت
اسمٰعیل و دیگر انبیا علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام کا ہی اور چاہیے کہ حجر اسمٰعیل کے
گرد دورہ واقع ہوا صدا داخل ہوکر دورہ نہ کرے پس اگر اثناے طواف مین
داخل حجر اسمٰعیل ہوجائیگا تو وہ دورہ تمام باطل ہے اور تدارک اسکا اُس
مقام سی کہ جہانسی داخل حجر ہوا ہی کافی نہوگا بلکہ تمام دورہ از سر نو کرنا چاہیے چنانچہ
ایک جماعت علما نی اس باب مین تصریح کی ہی بلکہ بعض علما نے اِس طواف کا
باطل ہونا نقل فرمایا ہی احوط ہہ بعض اخبار کا یہی ہی لہذا بعد اتمام اعادہ
کل طواف کا احوط ہی پانچوین واقع ہونا طواف کا درمیان خانہ کعبہ و
مقام حضرت ابرٰہیم علیہ السلام ہر جانب سی ہاتہی کہ دیکہا جاتا ہی کہ مسافت درمیان
خانہ کعبہ و مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام تخمینًا ساڑہی چھبیس ہاتہ ہی لہذا لحاظ اِس
مقدار کا ہر جانب سے منظور ہے یعنی کسی جانب مین وقت طواف اِس مقدار سے
زیادہ دور نہو بلکہ اِس مقدار کی اندر رہی پس اگر طواف کنندہ بعض حالت طواف
مین مقدار مذکور سی خانہ کعبہ سی زیادہ دور ہوجای تو اُتنا طواف کہ جتنا مقدار

مذکوری دور تر واقع ہوا ہی باطل ہوگا اور حجر اسمٰعیل کے مقدار تخمیناً بیس ہاتھ ہے
اور یہ حجر بنا بر احوط بلکہ اظہر شامل مقدار مذکوری پس حجر کے علاوہ محل طواف ساتھ
چھ ہاتھ سے زیادہ نہین ہو اگر اس مقدار معین سے کوئی شخص حجر سے دور ہو جائے تو مطاف سے
خارج ہو جائیگا اور اسقدر طواف کا جو خارج مین واقع ہوا ہی اعادہ کرنا مطاف کے
اندر احوط بلکہ اظہر ہوگا چھٹے خروج طواف کنندہ خانہ کعبہ سے اور جو کچھ یہ
خانہ کعبہ مین محسوب ہی اُس سے کہ وہ بطور چھوٹے سے چبوترے کے گرد خانۂ کعبہ بنا ہوا ہی
اور نام اُسکا شاذروان ہی پس اگر بعض حالتون مین طواف کنندہ اُس چبوترے پر راہ
چلی تو وہ جزو طواف کا باطل ہوگا اور اعادہ اُس جزو کا لازم ہوگا اور اسی طرح
اگر اثنائے طواف مین دیوار حجر اسمٰعیل پر چڑھ جائی تو بھی اعادۂ طواف لازم ہی بلکہ
احوط یہ ہی کہ اثنائے طواف مین شاذروان کی طرف سے خانۂ کعبہ کی دیوار کی جانب
اپنے ہاتھ کو ارکان وغیرہ سے مس کرنے کے لیے بھی بلند نہ کرے اور دیوار
و حجر پر بھی ہاتھ نہ رکھے **ساتوین** یہ کہ سات شوط یعنی سات دورے
طواف کے کرے نہ کم ہون نہ زیادہ پس اگر کسی شوط کو عمداً کم یا زیادہ بجا لاوے
تو در صورت کمی اگر فعل کثیر واقع ہوا ہو کہ جس سے موالات فوت ہوتی ہی
تو اُس شوط کا اتمام واجب ہی اور اگر موالات فوت ہوئی ہی تو یہ صورت
قطع طواف مین داخل ہی اور حکم قطع طواف کا آگے مذکور ہوگا اور اگر کوئی شخص
از روی سہو طواف مین کمی کرے تو اُس حالت مین تفصیل مشہور ہی یعنی اگر نصف
طواف سے تجاوز کیا ہی تو اُسے تمام کرے گا اور اگر نصف طواف سے کم کیا ہی
تو اُس طواف کو از سر نو بجا لاویگا اور اگر کسی شخص کو اپنے طواف کی کمی وطن مین
پہنچکر یاد آئی تو اُسے چاہیے کہ اپنی جانب سے نائب معین کرے اور بعض
علمائی اس نہج پر تفصیل کی ہی کہ اگر طواف کنندہ ایک شوط بھولا ہی تو اُس طواف کو بجا لائیگا

اور اگر ایک سے زیادہ سہواً ہی تو از سر نو طواف کریگا اور یہ قول احوط ہی اور اس سے زیادہ
احوط یہ ہی کہ جو کمی واقع ہوئی ہی اُسے تمام کرکے ساتوں شوط از سر نو بجا لاوے اور اگر ایک شوط یا نصف شوط بجا لاکر
یا دو شوط بقصد جزئیت طواف یکر یا بقصد لغویت زیادہ بجا لاوے تو کسی قسم کا طواف ہو ضرر نہوگا چاہی عمل
قصد اول میں ہو چاہی اثنائے طواف میں چاہی ساتویں شوط کی بعد اگر اُس طواف کے جزئیت کا قصد کیا ہی پس اگر ابتدائی
طواف میں قصد جزئیت کیا تھا پہلے ہی سی بلا اشکال وہ طواف باطل
ہی اور اگر اثنائے طواف میں یہ قصد کریگا تو جس وقت سی کہ یہ قصد کیا ہی اُس وقت
سی طواف باطل ہوگا اور اگر آخر میں یہ قصد کریگا تو بہی مشہور بطلان طواف ہے
اور مثال اسکی یہ ہی کہ جیسی کوئی شخص نماز میں کسی رکعت کو زیادہ کر دی اور اگر
سہواً کسی طواف کو زیادہ بجا لائی پس اگر ایک شوط سی کم ہی تو اُسی قطع کریگا اور
اگر ایک شوط ہی یا ایک شوط سی زیادہ ہی تو بہی طواف واجب صحیح ہوگا مگر
طواف کنندہ کو مستحب ہے کہ بقصد مطلق قربت اُس دوسری کی بہی ساتوں شوط
تمام کرے اور اولی یہ ہی کہ اگر سہواً زیادتی ہوئی ہو تو بہی طواف کا اعادہ کری
اور اگر طواف کنندہ شوطہائے طواف کے عدد میں شک کری پس اگر بعد فراغ طواف
شک عارض ہو تو اُس شک کا اعتبار نہوگا اور اگر اثنائی طواف میں واقع ہو
اور وہ شک دائر ہو اتمام اور زیادتی میں مثل اسکے کہ آخر شوط میں شک کرے کہ
یہ شوط ساتواں ہی یا آٹھواں تو شک اُسکا معتبر نہوگا اور اگر اثنائے شوط میں
شک واقع ہو کہ آیا یہ شوط ساتواں ہی یا آٹھواں تو بعض علمانی فرمایا ہی کہ طواف
اُسکا باطل ہے اور یہہ قول احوط ہی اور اگر طواف کنندہ اِس بات کا یقین کری
کہ سات شوط سی زیادہ نہیں ہوے تو اشہر یہ ہی کہ جملہ شک کی صورتوں میں طواف
از سر نو کرنا لازم ہوگا اور ایک جماعت علمانی فرمایا ہی کہ بنا اقل پر رکھیگا مگر قول
اول قوت سی خالی نہیں ہی حالانکہ فی الجملہ احوط بہی ہی اور اس سے زیادہ احوط یہ ہے

که اوّل پر بنا کرکے طواف کو تمام کرے اور پھر از سرِ نو طواف بجا لاوے اور جاننا چاہیے
که طواف واجب کا قطع نکرنا احوط ہے یعنی یہ نہ چاہیے که طواف مین سے کچھہ باقی رہجاے
که اسکو دوسرے وقت زیادہ فاصلے سے بجا لائیے غرض یہی که ساتون شوط تمام
کرے اور بلا عذر بمحض خواہش نفس سوالات عرفیہ طواف مین فوت نہ ہونے پاے
اسلیے که بعض علما قطع طواف کو تصریحًا منع فرمایا ہی اور اگر مرتکب قطع طواف ہو
تو احوط بلکہ اقوی یہی ہی که از سر نو طواف کرے ہر چند چار شوط بجا لاچکا ہو لیکن
اگر عذر عارض ہو که مانع اتمام طواف ہو مثل مرض یا حیض یا حدث بی اختیار پس
ایسی صورت مین مشہور تفصیل ہے یعنی اگر چار شوط کرچکا ہو تو جس جگہہ سی قطع طواف
کیا ہی پھر وہین سی شروع کرکے تمام کرے اور اگر چار شوط نہین بجا لایا تو از سر نو طواف
کریگا اور اگر طواف کنندہ اتمام پر قادر نہو تو احوط یہی که صبر کرے یہانتک که
وقت طواف تنگ رہجاے اور جس صورت مین قادر نہو تو اسی کاندہے پر
سوار کرکے طواف کرایا جائیگا اور اگر یہ بھی ممکن نہو تو اسکی طرف سے اتمام طواف
کے لیے نائب کیا جائیگا **مقصد تیسرا مستحبات حال طواف مین**
سنت ہے که وقت طواف برہنہ پا اور مشغول دعا و ذکر خدا رہے اور کلام عبث
زبان پر جاری نه کرے اور قدم چھوٹے اٹھاوے اور وہ افعال که جو نماز مین مکروہ
ہین انھین ترک کرے اور بسند معتبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مروی ہے که جو شخص وقت زوال سر برہنہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور قدم چھوٹے
اٹھاوے اور نامحرم پر نظر نہ کرے اور کسی شخص کے عورتین کو نہ دیکھے اور اپنے ہاتھہ
اور بدن کو ہر شوط مین حجر اسود سے مس کرے بی اسکے که اس مس کرنی مین کسیکو
آزار پہونچے اور ذکر خدا زبان پر جاری رکھے تو حق تعالی اُس شخص کے لیے عوض
مین ہر قدم کے ستر ہزار حسنہ لکھیگا اور اُس شخص سے ستر ہزار گناہ محو کریگا اور

بہشت مین ستّر ہزار درجہ اُسکے لیے بلند فرمایگا اور ستّر ہزار بندے آزاد کرنے کا
ثواب کہ ہر بندے کی قیمت دس ہزار درہم ہون اُسکے نامۂ عمل مین لکھیگا اور
اُس شخص کو ستّر ہزار آدمی کہ اُسکے اہل بیت ہونگے اُنکا شفیع قرار دیگا اور اُس
شخص کی ستّر ہزار حاجتین بر لائیگا خواہ حوائج دنیویہ کا طالب ہو خواہ حوائج
اخرویہ کا خواہان ہو اور سنت ہے کہ حالت طواف مین یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی طَلَلِ الْمَاۗءِ كَمَا یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی جُدَدِ
الْاَرْضِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یَهْتَزُّ لَهٗ عَرْشُكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ
تَهْتَزُّ لَهٗ اَقْدَامُ مَلٰۗئِكَتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰی مِنْ
جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَیْتَ عَلَیْهِ مَحَبَّةً مِّنْكَ وَاَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِیْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ
عَلَیْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا اور حاجت اپنی حق تعالی سے
طلب کرے اور سنت ہے کہ حال طواف مین یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اِلَیْكَ فَقِیْرٌ
وَاِنِّیْ خَائِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ فَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ اور ہر شوط مین
جسوقت در خانۂ کعبہ پر پہونچے صلواۃ محمد اور آل محمد پر بھیجے اور اِس دعا کو پڑہے
سَائِلُكَ فَقِیْرُكَ مِسْكِیْنُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهِ بِالْجَنَّةِ اَللّٰھُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُكَ
وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ الْمُسْتَجِیْرِ بِكَ
مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِیْ وَوَالِدَیَّ وَاَهْلِیْ وَوُلْدِیْ وَاِخْوَانِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ النَّارِ
یَا جَوَادُ یَا كَرِیْمُ اور جسوقت حجر اسمعیل تک پہونچے ناودان طلائی پر نگاہ کرے
اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِیْ مِنَ
السُّقْمِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ وَادْرَاْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اور جسوقت حجر سے گذر جاوے اور پشت

خانہ کعبہ پر پہونچے تو یہ دعا پڑہی یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ اِنَّ عَمَلِیْ
ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور جسوقت
رکن یمانی پر پہونچے تو ہاتھہ اُٹھا کر یہ دعا پڑہی یَا اللّٰہُ یَا وَلِیَّ الْعَافِیَۃِ وَخَالِقَ
الْعَافِیَۃِ وَرَازِقَ الْعَافِیَۃِ وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِیَۃِ وَالْمَنَّانَ بِالْعَافِیَۃِ وَالْمُتَفَضِّلَ
بِالْعَافِیَۃِ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَہُمَا صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا الْعَافِیَۃَ وَتَمَامَ الْعَافِیَۃِ وَشُکْرَ الْعَافِیَۃِ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پس خانہ کعبہ کی طرف سر اُٹھا کر کہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَکِ وَعَظَّمَکِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا
نَبِیًّا وَجَعَلَ عَلِیًّا اِمَامًا اَللّٰہُمَّ اھْدِ لَہٗ خِیَارَ خَلْقِکَ وَجَنِّبْہُ شِرَارَ
خَلْقِکَ اور جسوقت درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کی پہونچے تو یہ دعا پڑہے
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اور جسوقت ساتوین شوط مین مستجار تک پہونچے کہ یہ خانہ کعبہ کی پشت ہی نزدیک
رکن یمانی مقابل در خانہ کعبہ کہڑے ہوکر ہاتہون کو کہولکر خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے
اور پیٹ اپنا کعبہ تک پہونچا کر یہ دعا پڑہی اَللّٰہُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ
وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰہُمَّ مِنْ قِبَلِکَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِیَۃُ
اَللّٰہُمَّ اِنَّ عَمَلِیْ ضَعِیْفٌ فَضَاعِفْہُ لِیْ وَاغْفِرْ لِیْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَیْہِ مِنِّیْ وَخَفِیَ
عَلٰی خَلْقِکَ اَسْتَجِیْرُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ اور بعد اسکے یہہ دعا پڑہی اَللّٰہُمَّ اِنَّ عِنْدِیْ
اَفْوَاجًا مِنْ ذُنُوْبٍ وَاَفْوَاجًا مِنْ خَطَایَا وَعِنْدَکَ اَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَۃٍ وَ
اَفْوَاجٌ مِنْ مَغْفِرَۃٍ یَا مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِہٖ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِیْ
اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اسْتَجِبْ لِیْ پس حاجت اپنی طلب کرے اور دعائین بہت
مبالغہ کرے اور جن گناہون کو جانتا ہی اُنکا مفصلاً اور جنہین نہین جانتا ہی اُنکا

مجملاً اقرار کرے اور اُن گناہون کے عفو کی دعا کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ سب بخشی
جائینگے بعد اسکے جسوقت حجر اسود تک پہونچے تو یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا
رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا آتَيْتَنِي اور چاہیے کہ اس بارے مین نہایت اہتمام
کرے کہ جسوقت اثناے طواف سے حجر اسود کے بوسہ دینے کو جاے یا ارکان کے
ہاتہہ مس کرنے کو یا مستجار سے بدن مس کرنے کو جاوے تو ہر مرتبہ اُس مقام پر نشان
کرے اور جب مس وغیرہ سے فارغ ہو تو اپنے مقام پر جا کر وہان سے چلے کہ طواف
مین کمی و زیادتی حاصل ہو

فصل تیسری نماز طواف کے بیان مین

واجب ہے کہ بعد طواف عمرہ دو رکعت نماز طواف مثل نماز صبح بجالاوے اور یہہ بہی واجب ہے
کہ ان دونون رکعت کو قریب مقام ابراہیم علیہ السلام بجالائے اور احوط یہ ہے
کہ بعد طواف اس نماز کے پڑہنے مین جلدی کرے اور مقتضاے احتیاط یہ ہی کہ مقام
ابراہیم علیہ السلام کی پشت پر اس نماز کو پڑہی اور اگر قریب مقام ممکن تہو اور بقدر
دوری ہو جاے کہ قریب کا اطلاق نہ رہے اور اُس مسافت کو بعید کہین تو ایسی
حالت مین مقام ابراہیم علیہ السلام کی دونون جانبون سے ایک جانب اس
نماز کو بجالائے اور اگر یہہ بہی ممکن نہو تو جانب پشت مقام ابراہیم یا دونون پہلو کی
رعایت قربت جسقدر ہو سکے ملحوظ رکہکر نماز بجالائے لکن نماز طواف مستحب مین
اختیار ہی تمام مسجد الحرام مین جہان چاہے بجالائے بلکہ علما نے فرمایا ہی کہ نماز
طواف مستحب کو ترک کر سکتا ہی اور اگر کوئی شخص نماز طواف کو بہول جاے تو جسوقت
یاد آئے قریب مقام بجالاے یا مسجد مین قربت مقام بقدر امکان ملحوظ رکہکر بجالاوے
اور بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ جسقدر سعی وغیرہ اس شخص نے کی ہی اُسکا اعادہ بہی لازم
نہوگا اگرچہ احوط یہ ہی کہ بعد نماز اعادہ بہی کرے اور بعض علما نے فرمایا ہی کہ نماز
طواف و افعال باقیماندہ مین ترتیب واجب ہے یعنی اعمال عمرہ بعد نماز طواف واقع ہون

پس جو شخص واجبات نماز مثل قراءۃ وغیرہ نہ جانتا ہو تو عمرہ اُسکا باطل ہوگا اور اسیطرح
حج بھی اُسکا باطل ہوگا پس حجۃ الاسلام سے بری الذمہ نہوگا لہذا مکلف کو لازم ہے
کہ ہر حال میں خصوصًا وقت ارادہ حج بیت اللہ الحرام اپنی نماز کی تصحیح کر لے اور اگر ممکن ہو
تو نماز طواف مقام ابراہیم میں بجماعت پڑہے کہ قراءۃ حمد وسورہ کی دغدغہ سے فارغ
ہوجائیگا اور جو شخص کہ نماز طواف بہول گیا ہو اگر اُسی مسجد الحرام تک حاضر ہونا
دشوار ہو تو جس مقام پر یاد آوے اُسی مقام پر بجالائے گو کسی اور شہر میں بھی چلا جائے
مگر احوط یہہ ہے کہ اگر دشوار نہو تو حرم میں حاضر ہوکر نماز طواف قریب مقام بجالائے فی
حالت عذر میں بعض علمانے نائب کا مسجد الحرام میں بھیجنا لازم جانا ہے پس بنا بر
اس قول کی احوط یہہ ہے کہ جس مقام پر نماز یاد آئے اُسی مقام پر بقصد قضا نماز طواف
ادا کرے اور اپنی طرف سے نائب بھی معین کرے تاکہ وہ نائب ان دونوں رکعتوں کو
قریب مقام ابراہیم بجالائے اور اگر یہہ شخص مر جائے تو اُسکے ولی کو قضائے نماز
طواف مثل قضائے نماز ہای یومیہ وغیرہ کہ جو میت سے فوت ہوئی ہوں واجب
ہوگی اور نماز طواف میں مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ قل ہو اللہ احد اور دوسری
رکعت میں سورۂ قل یا ایہا الکافرون پڑہے اور جسوقت نماز سے فارغ ہو حمد و
ثنائے الٰہی بجالائے اور محمد وآل محمد پر صلوٰۃ بھیجے اور حق سبحانہ وتعالیٰ سے
اعمال کے مقبول ہونے کی دعا کرے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ
وَلَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بِمَحَامِدِهٖ كُلِّهَا عَلٰی نَعْمَائِهٖ كُلِّهَا حَتّٰی يَنْتَهِیَ
الْحَمْدُ اِلٰی مَا يُحِبُّ وَيَرْضٰی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ
وَطَهِّرْ قَلْبِیْ وَزَكِّ عَمَلِیْ اور بعض روایتوں میں ہے کہ یہہ کہے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ
بِطَوَاعِيَتِیْ اِيَّاكَ وَطَوَاعِيَتِیْ رَسُوْلَكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِیْ اَنْ
اَتَعَدّٰی حُدُوْدَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ رَسُوْلَكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَاٰلِهٖ وَمَلَائِكَتِكَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ پس سجدہ مین جاوے اور کہے سَجَدَ لَكَ
وَجْهِيْ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ حَقًّا حَقًّا اَلْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْاٰخِرُ
بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ يَدَيْكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَاغْفِرْ لِيْ
اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنِّيْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِيْ
عَلٰى نَفْسِيْ وَلَا يَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ **فصل چوتھی بیان کیفیت**
سعی مین اس فصل مین تین مقصد ہین **مقصد پہلا کیفیت آداب سعی**
ما بین صفا و مروہ اور بیان مستحبات مین کہ جنہین قبل سعی بجالانا چاہیے جس وقت
سعی کا ارادہ کرے سنت ہے کہ حجر اسود کی قریب جاکر اسکی بوسہ دی اور ہاتھون کو یا
بدن کو حجر اسود سے مس کری اور اگر ممکن نہو تو اشارہ ہی ایسے بعد اسکے چاہ زمزم کی
جاکر ایک ڈول یا دو ڈول پانی کے اُس ڈول سی کہ جو مقابل مین حجر اسود کی ہی
اپنے ہاتھہ سی کھینچے اور وہ پانی سر اور پشت و شکم پر ڈالے اور اسی پانی مین سے
تھوڑا پی لی اور اس دعا کو پڑہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَ
شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ بعد اسکے اُس دری کہ جو حجر اسود کے مقابل
واقع ہی اور یہ وہ دری کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دری بآرام و ب
وآرام بدن کوہ صفا پر تشریف لیگئے تہی جانے یہانتک کہ خانہ کعبہ نظر آئے اُس وقت
رکن یمانی کی طرف مُنہ کرکے حمد و ثنا ... الہی بجالاوے اور نعمتہاے الٰہیہ کا دل مین
اپنی خیال کرے اور سات مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سات مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سات
مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور تین مرتبہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بعد اسکے محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور تین مرتبہ اس دعا کو پڑہے
اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ

الْقَیُّوْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَیِّ الدَّآئِمِ اور تین بار یہ دعا پڑہی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ
لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اور تین بار ان کلمات کو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْیَقِیْنَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ پہر تین مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا
فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ بعد اسکے سو مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ
اللّٰہِ کہے اور یہ دعا پڑہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَہٗ نَصَرَ عَبْدَہٗ
وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ
لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ظُلْمَۃِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ
فِیْ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ بعد اسکے اپنے دین و نفس کو اور اہل و مال کو
خدا کے سپرد کرنے میں نہایت مبالغہ کرے اور یہ دعا پڑہی اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ الرَّحْمٰنَ
الرَّحِیْمَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ دِیْنِیْ وَنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ اَللّٰھُمَّ
اسْتَعْمِلْنِیْ عَلٰی کِتَابِکَ وَسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاَعِذْنِیْ
مِنَ الْفِتْنَۃِ بعد اسکے تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر دو مرتبہ دعای سابق کو پڑہی پہر ایکمرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور اس دعا کو پہر پڑہے بعد اسکے تمام عمل کو دوبارہ بجالائی اور اگر
نہو سکے تو جسقدر ممکن ہو اسی قدر بجالاے اور مستحب ہے کہ اس دعا کو بہی پڑہے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُّ فَعُدْ عَلَیَّ بِالْمَغْفِرَۃِ
فَاِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اِنْ
تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ تَرْحَمْنِیْ وَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ
وَاَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِکَ فَیَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِہٖ ارْحَمْنِیْ
اَللّٰھُمَّ لَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَھْلُہٗ تُعَذِّبْنِیْ

وَلَمْ تَظْلِمْنِي اَصْبَحْتُ اَتَّقِي عَدْلَكَ وَلَا اَخَافُ جَوْرَكَ فَيَا مَنْ هُوَ عَدْلٌ لَا يَجُوْرُ اِرْحَمْنِي بعد اسکے کہے يَا مَنْ لَا يَخِيْبُ سَائِلُهُ وَلَا يَنْفَدُ نَائِلُهُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعِذْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ اور حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص چاہی کہ مال اُسکا زیادہ ہو تو چاہیے کہ صفا پر توقف کو طول دے اور دیر تک کھڑا رہے اور پایہ چہارم پر کعبہ کے طرف منہ کرکے یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ وَغُرْبَتِهِ وَوَحْشَتِهِ وَظُلْمَتِهِ وَضِيْقِهِ وَضَنْكِهِ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِي فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ بعد اُسکے اُس پایے سے نیچے اُترے اور پشت اپنی برہنہ کرے اور کہے يَا رَبَّ الْعَفْوِ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ هُوَ اَوْلٰى بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُثِيْبُ عَلَى الْعَفْوِ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا قَرِيْبُ يَا بَعِيْدُ اُرْدُدْ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ

مقصد دوسرا وجوب سعی اور بیان واجبات اور بعض احکام متعلق سعی مین واجب ہے بعد نماز طواف سعی کرنا یعنے درمیان صفا و مروہ جانا اور آنا اور یہہ دونون مقام قریب مسجد الحرام واقع ہین اور سعی بہی مثل طواف ایک رکن ہی جو شخص عمداً یا سہواً اسی ترک کرے حکم اُسکا وہی ہے جو بحث طواف مین مذکور ہو چکا مگر طہارت حدث اور نجاست سی یا ستر عورت سعی مین معتبر نہین ہے لکن مقتضای احتیاط یہ ہی کہ رعایت طہارت حدث سی ملحوظ رہے اور واجب ہے کہ بعد طواف و نماز طواف سعی بجا لای اور اگر طواف کو بہول جای اور پہلے سعی بجا لاے تو احوط یہ ہی کہ سعی کا اعادہ کری اور جاہل مسئلہ کا بہی یہی حکم ہی اور واجب ہے کہ سعی مین جزو اول صفا سی ابتدا کری یعنی پاؤن کی ایڑیوں کو جزو اول مسافت سی چسپیدہ کرکی سعی شروع کری اور یہہ بہی احوط ہی کہ اول صفا سی جا بدرجہ تک

اوپر جاوے اور نیت کرے اور اُس نیت کو اُن درجون سے اُترنے کے وقت تک
مستمر رکھے اور یہ نیت کرے کہ مین درمیان صفا و مروہ سات مرتبہ سعی بجالاتا
ہون کہ یہ سعی ایک فرض ہی عمرہ تمتع سے اطاعت فرمان خدا کی لیے بعد
اسکے خواہ پیادہ خواہ کسی جانور پر سوار ہوکر خواہ آدمی کے کاندہے پر چڑہ کر
روانہ ہو یہانتک کہ مروہ مین پہونچے لکن چاہیے کہ پاؤن کی انگلیان اُن دونون
درجون سی کہ جن درجون سی مروہ کے اوپر جاتی ہین چسپیدہ کرے اور فقط اُس
جانے کا ایک شوط محسوب ہوگا اور احوط یہ ہی کہ درجات مروہ کے اوپر بہی جاے
اور وہان سے اِس نہج پر پہرے کہ جسطرح صفا سی ابتدا کی تہی اور مروہ سی
صفا تک اسطور پر آئی کہ جسطرح کہ مروہ مین ختم کیا تہا پس ہر مرتبہ آنے اور جانے
مین دو شوط حاصل ہونگے اور ساتوان شوط مروہ مین ختم ہوگا اور واجب ہی
کہ جو راہ متعارف ہی اُسی راہ سی آوی اور جاوی پس اگر مثلاً مسجد الحرام سے ہوکر یا سوق
اللیل کی طرف سی مروہ جاوے یا صفا مین آوے تو جائز نہوگا اور واجب ہے کہ جانے کے
وقت رخ مروہ کی جانب ہو اور ہنگام مراجعت منہ صفا کی جانب ہو پس اگر کوئی
شخص اُلٹے پاؤن چلیگا اور پشت کے رخ چلکر مسافت طی کریگا تو جائز نہوگا ہان
داہنی جانب یا بائین جانب یا کبہی پشت کی طرف دیکہ لینا مضائقہ نہین رکہتا
اور اگر دم لینے کو صفا یا مروہ پر بیٹہ جاوے تاکسی قدر راحت حاصل ہو تو جائز ہے
اور احوط یہ ہی کہ مابین صفا و مروہ بدون عذر نہ بیٹہی اور تاخیر کرنا سعی مین بعد طواف
دفع خستگی و کمی حرارت آفتاب کے لیے جائز ہی لکن اگر دوسرے دن تک تاخیر کرے تو
جائز نہین ہے مگر تا وقت شب بنا بر اقوی جائز ہی اور احوط یہہ ہی کہ بدون عذر
شب تک بہی تاخیر نہ کرے اور سعی مین عمداً سات شوط سی زیادہ کرنا مبطل سعی ہے
جیسا کہ بحث طواف مین مذکور ہوا اور اگر سہواً زیادہ کریگا پس اگر ایک شوط سی کم ہو

تو اُسے قطع کریگا اور سعی اُسکی صحیح ہوگی اور اگر ایک شوط سی زیادہ ہو تو بہی سعی صحیح ہی اور
ایک جماعت علمانی فرمایا ہی مستحب ہے کہ سات شوط معین جو زیادتی واقع ہوئی ہی اُسکی بہی پورن
شوط بجالاوے تا دو سعی ہو جاوی اور اس قول کے مطابق ایک حدیث صحیح بہی وارد ہوئی ہی اور اگر
سہو کوئی شوط کم ہو جاوے تو واجب ہے کہ جسوقت یاد آوے اُسے بجالاوے اگر اپنے شہر مین
جا کر یاد آوے تو بقدر امکان مراجعت کرے اور سعی اتمام کو پہونچاوی ورنہ اپنی طرفسے
نائب معین کرے اور مقتضاے احتیاط یہ ہی کہ اگر چار شوط کامل نہوی ہون تو سعی
از سرِ نو بجالاوے اور اس شخص پر وہ چیزین کہ جو احرام سے حرام ہوئی ہین
جبتک سعی نہ بجالاویگا حلال نہ ہونگی اور ایک جماعت علمانی ذکر کیا ہی کہ اگر بعض اجزا
سعی بہول گیا ہو اور یہہ شخص عمرۂ تمتع مین ہو اور اتمام اعمال عمرۂ تمتع کا گمان کرکے اپنے
تئین محل سمجہی اور نسوان سی مجامعت کرے تو اُسپر واجب ہی کہ ایک گاے کفارہ مین
ذبح کرے اور سعی کو تمام کرے اور مطابق اس مضمون کے ایک حدیث معتبر بہی ہے
بلکہ ایک جماعت علمانی حکم جماع مین ناخنون کا کاٹنا بہی شامل کیا ہی اور اسکی
بہی موید ایک حدیث ہی لیکن اس قول پر عمل کرنا اچہا ہی اور اگر اعداد شوط مین شک واقع ہو
تو بعد ختم سعی اُس شک کا اعتبار نہوگا اور اگر اثناے سعی مین شک ہو پس اگر یقین
رکہتا ہی کہ سات شوط تمام کیے ہین یا زیادہ چونکہ زیادتی متصور نہین ہوسکتی خصوصاً
اُسوقت مین کہ یہہ شخص اپنے تئین مقام مروہ مین پاوی اور اس بات کو نہ جانتا ہو کہ یا سات شوط
ہوی ہین یا نو تو اس صورت مین شک اُسکا معتبر نہوگا تمام کریگا اور اگر درمیان مین شوط کے
شک واقع ہو تو ظاہرا سعی اُسکی باطل ہے اور اگر شک متعلق کمی ہی ہو یعنی شک ہو سات
شوط ہی یا کم مین تو سعی باطل ہے چاہیے کہ از سرِ نو سعی بجالاوی مقصد تیسیر استحبابات
سعی مین سنت ہی کہ وقت سعی پیادہ پا ہووی اور چاہیی کہ صفا سی منارہ تک
رفتار اُسکی نہ تیز ہو نہ آہستہ اور منارہ سی تا بازار عطاران مثل رفتار شتر دوڑتا ہوا جاوے

اور اگر سوار ہو تو اپنے مرکب کو اچکاتا ہوا لیجائے مگر اُس حالت مین بہیہ رفتار اختیار کری
کہ لوگون کو اذیت نہ پہونچے اور وہان سے مروہ تک نہ تیز چلے نہ آہستہ رفتار میانہ
روی اختیار کری اور نسوان کو ہیرولہ کی ضرورت نہین ہے اور جسوقت قریب منارہ پہونچے
تو یہ دعا پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ
أَهْلِ بَيْتِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ
الْأَكْرَمُ وَاهْدِنِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضَاعِفْهُ
لِي وَتَقَبَّلْ مِنِّي اَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِي وَبِكَ حَوْلِي وَقُوَّتِي تَقَبَّلْ مِنِّي عَمَلِي يَا مَنْ
يَقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِينَ پس دوسرے منارہ تک دوڑتا ہوا جائے جب اُس منارہ سے
گذرے تو یہ دعا پڑہے يَا ذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنَّعْمَاءِ وَالْجُودِ اغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ اور جسوقت مروہ پر پہونچے وہ دعائین
کہ صفا مین پڑہی تہین اُنہین پڑہے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ أَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُحِبُّ
الْعَفْوَ يَا مَنْ يُعْطِي عَلَى الْعَفْوِ يَا مَنْ يَعْفُو عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْوِ الْعَفْوَ
الْعَفْوَ الْعَفْوَ اور حالتِ سعی مین روتا جائے اور اپنے تئین رونے پر آمادہ رکہے
بلکہ متصل گریہ کرتا رہے اور دعا مین نہایت مبالغہ کرے اور حال سعی مین اس
دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ
وَصِدْقَ النِّيَّةِ فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ اور اگر دوڑ کر چلنا بہول جائے تو جس
مقام پر یاد آوے وہین سے اُلٹے پاؤن پشت کی طرف چلے اور اُس مقام پر کہ جہان سے
دوڑتا ہوا تہا اپنے تئین پہونچاوے اور پہر دوڑتا ہوا چلے **فصل پانچوین بیان**
تقصیر مین بعد فراغ سعی تقصیر کرنا یعنی کسیقدر ناخون کا یا شارب کا کاٹنا واجب ہے
اور یہ نیت کرے کہ تقصیر کرتا ہون مین محل ہونے کے لیے عمرہ تمتع سے کہ فرض حجۃ الاسلام
ہی بجہت اطاعت فرمان خدا اور عوض مین تقصیر کی بالون کا مونڈنا کافی نہوگا بلکہ

حرام ہی اور اگر کوئی شخص تقصیر کو اُسوقت تک بھولا رہی کہ احرام حج اُسکا منعقد ہو تو
عمرہ اُسکا ختم ہو جائیگا اُسی جا ہی کہ بنا بر احتیاط ایک گوسفند فدیہ دی اور اگر عمداً
ترک کرے یہانتک کہ محرم بحج ہو تو ایک جماعت علمانی تصریح کی ہی کہ عمرہ تمتع اُسکا
فاسد ہی اور حج اُسکا حج افراد ہو جائیگا بعد اسکے وہ شخص عمرہ مفردہ بجا لائیگا اور
بعض علمانی تصریح فرمائی ہی کہ سال آئندہ اُس حج کا اعادہ کرنا چاہیے اور بعض احرام
ثانی کو باطل جانتے ہین اور جس صورتمین حج تمتع بجا لانے کے لیے وسعت وقت
حاصل ہو تو تقصیر کو اُس شخص پر لازم جانتے ہین اور محرم کے لیے بعد تقصیر سوای
سر منڈانے کے وہ چیزین کہ بسبب احرام حرام ہوئی تہین حلال ہو جاتی ہین بنا بر
اسکے کہ درمیان علماے امامیہ رضوان اللہ علیہم یہ امر مشہور ہی کہ طواف نسا
حج اور عمرہ غیر تمتع کے لیے مخصوص ہی اور عمرہ تمتع مین طواف نسا مشروع نہین ہے
اگرچہ شیخ شہید قدس سرہ نی بعض اصحاب سے طواف نسا کا واجب ہونا نقل کیا ہی
مگر اس قول کے قائل کی تصریح نہین فرمائی ہی اور علامہ علیہ الرحمہ فرماتے ہین
کہ اس مسئلہ مین کچھ بھی اختلاف نہین معلوم ہوتا مگر چونکہ مظنہ خلاف ہے اور بعض
احادیث ضعیفۃ السند وجوب طواف پر دلالت کرتی ہین پس بلاشبہ امر دین مین
مقتضاے احتیاط یہ ہی کہ طواف نسا مع نماز بعد تقصیر بجا لانا چاہیے اور اگر مکلف
کو عمرہ تمتع بجا لانا ممکن نہو بسبب اسکے کہ وقت تنگ مین وارد مکہ ہوا ہی یا نسوان کو بسبب حیض
عمرہ تمتع بجا لانا ممکن نہو کہ اگر وہ پاک ہونی کا انتظار کرین تو وقت وقوف مشعر و عرفات گذر جای
تو اس حالت مین احرام عمرہ اگر تمتع کے لیے باندھا ہو تو نیت کو بدل کے نیت حج افراد کرنا چاہی و الا مکہ معظمہ سے
احرام باندھنا چاہیے اور عرفات اور مشعر و منی کی طرف جانا اور پھر مکہ معظمہ کے طرف رجعت کرنا چاہی اور طواف
و سعی حج اور طواف نسا بجا لانا چاہیے بعد اسکے عمرہ مفردہ بجا لانا چاہیے کہ اسقدر اس مکلف کو حج تمتع سی جو اسپر واجب تہا
کافی ہوگا مگر مکہ معظمہ کا محل احرام حج تمتع ہونا محتاج تامل ہی اگر اس شخص نے اختیاراً اپنی عمرہ کو ایسے وقت مین کہ اعادہ

کا زمانہ باقی نہو باطل کیا ہی تو بھی ظاہر حج اِسکا حج افراد ہوجائیگا اور بعد اسکے یہ شخص عمرہ مفردہ بجا لائیگا لیکن برارت ذمہ کے لیے کافی ہونا اس حج افراد کا اُس شخص کے نسبت جو مکلف بحج تمتع ہو محل تامل ہے چنانچہ اشارہ اس مطلب کا فصل طواف مین ہو چکا

باب دوسرا بیان مین افعال حج کی

اس باب مین سات فصلین ہین **فصل** پہلی بیان مین احرام حج تمتع کی اس فصل مین دو مقصد ہین **مقصد پہلا بیان وجوب احرام حج اور احکام احرام مین** جسوقت معلوم ہو کہ آدمی بعد تقصیر کے محل ہوجاتا ہی یعنی سب چیزین جو بسبب احرام کے حرام ہوگئی تہین وہ حلال ہوجاتی ہین تو اسوقت مکلف پر دوسرا احرام حج تمتع کے لیے واجب ہوتا ہی اور وقت اُسکا وسیع ہی اگرچہ اچھا یہہ ہی کہ قبل روز ترویہ یعنی ذیحجہ کی آٹھوین تاریخ کے پہلے مکہ سے باہر نہ جاے اور اس احرام کا وقت اُس ہنگام مین تنگ ہوجاتا ہی کہ جب وقت وقوف عرفات ذیحجہ کی نوین تاریخ تنگ ہوجاے یعنی جب تاخیر کرنے سے وقوف عرفات فوت ہوجاے تو اُسوقت وقت احرام کا تنگ ہوجاتا ہی اُس حالت مین فوراً احرام باندہنا واجب ہی اور مستحب ہے بلکہ اوط ہی کہ روز ترویہ یعنی ہشتم ماہ ذیحجہ کو احرام باندہی اسواسطے کہ بعض علماکی روز ترویہ احرام کو واجب جانتا ہی اور نیت اسطرح کرے کہ احرام باندہتا ہون مین یعنی اپنی نفس کو محرمات معینہ سے باز رکہتا ہون حج تمتع مین بسبب اطاعت فرمان خدا اور کیفیت احرام حج کی مثل احرام عمرہ کی ہی اور جو چیزین کہ اس احرام سے حرام ہوتے ہین وہی ہین جنکا بیان بحث احرام عمرہ مین ہو چکا ہی اور مقام احرام حج مکہ معظمہ ہی جس مقام مین چاہی مکہ مین احرام باندہی اگرچہ مستحب ہے کہ خاص مسجد الحرام مقام ابراہیم مین یہ احرام باندہے یا حجر اسماعیل مین باندہے اور اولی شخص

احرام بھول جاے یہانتک کہ منی یا عرفات مین وارد ہو تو مکہ معظمہ مین
احرام باندھنے کے لیے پھر آنا لازم ہوگا اور اگر بسبب ضیق وقت کے یا کسی اور عذر
کی وجہ سے مراجعت ممکن نہو تو اوسی مقام سے احرام باندھے اور اگر تا فراغ کل افعال
احرام یاد نہ آئے تو بظاہر حج صحیح ہوگا چنانچہ یہی قول مشہور ہے اور اگر
بعد گذر جانے وقت وقوف عرفات و وقوف مشعر یا قبل فراغ حج کسی مقام پر احرام
یاد آئے تو احتیاط یہ ہے کہ حج کو تمام کرے اور سال آیندہ پھر دوبارہ حج بجالائے
اور جاہل مسئلہ کا بھی وہی حکم ہے جو سہو کنندہ کا حکم ہے البتہ اگر کوئی عمداً احرام ترک
کرے یہانتک کہ وقت وقوف عرفات و مشعر جاتا رہے تو حج اسکا باطل ہے

مقصد دوسرا بیان مین مستحبات احرام حج کی تا وقت وقوف عرفات

جو شخص کہ حج تمتع بجالاتا ہے اسکے لیے بعد فراغ عمرۂ تمتع افضل
اوقات احرام روز ترویہ ہے چاہیے کہ بعد نماز ظہر اور اگر بعد نماز ظہر نہ ہو سکے تو
بعد نماز عصر احرام باندھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اور کسی نماز واجب کے بعد احرام
باندھے اگرچہ وہ نماز نماز قضا ہو اور اگر کسی شخص پر نماز قضا نہو تو نماز احرام کے
بعد احرام باندھے اور اقل نماز احرام دو رکعت ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور حج تمتع کرنیوالا
کو تمام مکہ میں افضل مقام احرام مسجد الحرام ہے اور مسجد الحرام مین افضل حجر اسمٰعیل
یا مقام ابراہیم ہے پس وہان نیت احرام کرے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اور بعد اسکے
تلبیہ کہے جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا اور جب ابطح دکھائی دے تو تلبیہ با آواز بلند
کہے اور جب متوجہ منی ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اِیَّاکَ اَرْجُوْا وَاِیَّاکَ اَدْعُوْا فَبَلِّغْنِیْ
اَمَلِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ عَمَلِیْ اور باآرام تن و آرام دل تسبیح و تقدیس و ذکر حق تعالیٰ
کرتا ہوا چلے جب منی مین پہونچے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقْدَمَنِیْهَا صَالِحًا
فِیْ عَافِیَةٍ وَبَلَّغَنِیْ هٰذَا الْمَکَانَ پھر کہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًی وَهِیَ مِمَّا مَنَنْتَ

بہٖ علینا من المنا سِکِ فاسئلک ان تمُنَّ علیّ بما مننت علیٰ انبیائک فانما انا عبدک وفی قبضتک اور سنت ہی کہ شب عرفہ کو منی مین بسر کرے اور مشغول عبادت ہی اور بہتر یہ ہے کہ جملہ عبادات کو خصوصًا نماز ین مسجد خیف مین بجالاوے اور بعد نماز صبح طلوع آفتاب تک مشغولِ دعا و تعقیب ہے بعد اُسکے جانب عرفات روانہ ہو اور بعد طلوع صبح بہی روانہ ہو سکتا ہے لیکن سنت بلکہ احوط یہ ہی کہ قبل طلوع آفتاب وادی محسر سے تجاوز نہ کرے اور قبل صبح عرفہ عرفات کی طرف جانا مکروہ ہی بلکہ بعض علمانے حرام جانا ہے مگر جب کوئی ضرورت ہو مثل بیماری یا خوف از دحام خلق تو اس صورت مین مضائقہ نہین رکہتا اور جب متوجہ عرفات ہو تو یہ دعا پڑہے اللّٰھُمَّ اِلیکَ صَمَدتُ وَاِیَّاکَ اعتَمَدتُ وَوَجھَکَ اَرَدتُ اَسئَلُکَ اَن تُبَارِکَ لِی فِی رِحلَتِی وَاَن تَقضِیَ لِی حَاجَتِی وَاَن تَجعَلَنِی مِمَّن تُبَاهِی بِہِ الیَومَ مَن هُوَ اَفضَلُ مِنِّی اور تلبیہ کہتا جاے یہانتک کہ عرفات پہونچے اور جب عرفات مین پہونچے تو خیمہ اپنا نمرہ مین نصب کرے کہ وہ ایک مقام ہی متصل عرفات مگر مقام عرفات سے خارج ہی **فصل دوسری وقوف عرفات مین** وقوف عرفات واجب ہی اور عرفات کے حدود معین اور معروف ہین اور مراد وقوف سے یہ ہے کہ مقام عرفات مین رہے خواہ سوار ہو خواہ پیادہ خواہ چلتے پہرتے خواہ بیٹہے بیٹہے بسر کرے البتہ اگر تمام مدت وقوف مین سوتا رہیگا یا بیہوش رہیگا تو وقوف اُسکا باطل ہوگا اور بنابر احوط واجب ہی کہ زوال کے بعد سے تا وقت غروب شرعی کہ جو وقت افطار اور وقت نماز مغرب ہے عرفات مین رہے پس تا وقت عصر مثلاً عرفات مین رہنا کافی نہوگا اور جب آکر کہ نیت وقوف کی اسطرح کرے کہ

کہ وقوف عرفات کرتا ہون یعنی رہتا ہون مقام عرفات مین آج کے دن ظہر سی تا شام فرمان برداری خدا کی لیے کہ یہ وقوف ایک امر واجب ہی حج تمتع مین حجۃ الاسلام سے اور اس مقدار مدت تک عرفات مین رہنا واجب ہی مگر رکن نہین ہی پس اگر کوئی شخص اس مقدار مدت تک عرفات مین نہ رہی اور اثنا مین مثلاً کہین چلا جاوی تو ترک واجب کیا اور گناہگار ہوا لیکن حج اسکا صحیح ہی باطل نہوگا ہان مسمی وقوف کا یعنی بعض مدت عرفات مین اہنا رکن ہی اگر یہ بھی عمداً ترک کریگا تو حج اسکا باطل ہوگا اور اگر وقوف عرفات بالکل بہولگیا تو اس صورت مین اگر وقوف مشعر بعد اسکے کیا ہی تو بھی حج صحیح ہوگا اور اگر اسکو بھی سہو کیا تو حج باطل ہی اور اس مقام مین چند مسئلہ ہین **مسئلہ پہلا** جو شخص وقوف مین وقت ظہر سی تاخیر کری یعنی ظہر سی دیر کر کی حاضر عرفات ہو تو بنا بر قول احوط گناہگار ہوگا جیسا کہ مذکور ہوا **دوسرا مسئلہ** اگر کوئی شخص عرفات سے عمداً قبل غروب کوچ کری اور حد عرفات سی نکل جاوی پس اگر پشیمان ہو کر عرفات مین پہر آئی تو اس صورت مین بہی کفارہ دینا احوط ہی اور اگر مراجعت نہ کرے تو کفارہ واجب ہی اور کفارہ اسکا یہ ہی کہ ایک شتر مکہ معظمہ مین رضائی خدا کی لیے بروز عید نحر کرے اور اگر قدرت نہ رکھتا ہو تو اٹھارہ دن متوالی روزہ رکھی و اگر عرفات سی از روی سہو کوچ کری پس اگر یاد آجاوی تو عرفات مین پہر چلا آوے اور جو شخص یاد آنی پر بہی نہ پہری تو حکم اسکا ظاہراً مثل اس شخص کی ہی جو عمداً چلا جاوی اور اگر بالکل یاد نہ آوی تو کچہ مضائقہ نہین ہے اور جاہل مسئلہ کا بہی حکم مثل سہو کنندہ کی ہی **تیسرا مسئلہ** جو شخص عمداً وقوف ترک کرے حج اسکا باطل ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور اسکے حق مین وقوف شب عید قربان کافی نہوگا اور شب عید وقوف کرنا حق مین اس شخص کے جو وقوف بہول جاوے وقوف اضطراری ہی مگر یہ وقوف کافی ہی جیسا کہ آیندہ بیان ہوگا **چوتھا مسئلہ** اگر شخص نے بسبب کسی عذر کے

مثل نسیان یا تنگی وقت وقوف عرفہ بالکل نہ کیا ہو تو عرفات مین شب عید کسی وقت کا بہی
رہنا کافی ہوگا اگرچہ تہوڑی دیر رہے اسکو وقوف اضطراری عرفات کہتے ہین
اور جو شخص اِس وقوف اضطراری کو عمداً ترک کرے ظاہرا مثل اُسکے ہے
کہ جسنے وقوف اختیاری کو عمداً ترک کیا یعنی دونون صورتون مین حج اُسکا باطل ہے
اگرچہ وقوف اُسکو ملجائے پانچوان مسئلہ جو شخص وقوف عرفات وقت اختیار
مین بہی اور اضطراری مین بہی سہو کرے تو اُسی زمانہ اختیار مین صحت حج تمتع کے
لیے وقوف مشعر الحرام کافی ہوگا چنانچہ اسکا ذکر آگے آئیگا چھٹا مسئلہ اگر قا
اہل سنت کی نزدیک ہلال ثابت ہوجاوی اور وہ ثبوت ہلال کا حکم دی اور شیعونکی
نزدیک ہلال ثابت نہو اور اہل سنت عرفہ اُس روز قرار دین جو شیعون کے
نزدیک آٹھوین تاریخ ہی پس اگر عرفات جانی مین اُنکی مخالفت اِسطرح ممکن ہو
کہ وہ آٹھوین کو جائین اور شیعہ نوین کو جائین یا یہ ہوسکی کہ شیعہ آٹھوین کو سنیونکی
ہمراہ داخل عرفات ہون اور عرفات مین دوسری دن تک رہجائین تاکہ عرفہ
کو وقوف عرفات کرین یا اُنکی ساتھہ آٹھوین کو جائین پہر دوبارہ دوسری دِن
عرفات جاسکین بہرحال اگر وقوف اختیاری عرفات کا ممکن ہو تو بجالائین اور اگر
ممکن نہو تو وقوف اضطراری کرین یعنی بعد غروب آفتاب روز عرفہ شب عید عرفات
مین رہین پہر مشعر مین جائین تا وقوف مشعر ہاتہہ آلی اور اعمال عید منی مین بجالائین
اور اگر وقوف عرفہ اصلا ممکن نہو نہ اختیاری نہ اضطراری تو وقوف مشعر پر اکتفا کرین
یعنی اگر وقوف مشعر بجالائین تو کفایت کرتا ہی حج صحیح ہوگا اور اگر وقوف مشعر بہی
میسر نہو تو حج اُس سال کا فاسد ہی اور تقیہ اِس مقام مین بنا بر قول احوط موجب صحت
عمل نہوگا واللہ العالم مقصد دوسرا مستحبات وقوف عرفات مین
سنت ہی کہ وقت وقوف باطہارت ہو اور غسل کری اور جو چیزین کہ موجب پریشانی

خاطر ہوں اور انکی جہت سی حواس پراگندہ و پریشان ہوان انکو دور کری تا کہ دل
جناب اقدس الہی کی طرف متوجہ ہو اُسوقت نماز ظہر و عصر اول وقت ایک اذان و دو اقامت
سی بجالاوی اور پہاڑ کے بائین جانب یعنی جو شخص مکہ سی آتا ہو اُسکی بائین طرف جو میدان
واقع ہی اُسمین وقوف کری اور پائین کوہ زمین ہموار و مساوی مین متوقف ہو اور اپنی
اصحاب کیساتھ رہی اور بعد نماز کھڑا ہو اور مشغول دعا ہو اور پہاڑ کی اوپر جانا اور
حال وقوف مین سوار رہنا اور بیٹھنا باوجود قدرت قیام مکروہ ہی اور اگر کھڑی رہنی
قدرت نہو تو جسقدر ممکن ہو کھڑا رہی اور چاہی کہ روبقبلہ ہو اور دل کو حق سبحانہ
وتعالی کی طرف متوجہ کری اور حمد و ثنای خدا اور تمجید و تہلیل بجالائی اور اللہ اکبر
سو مرتبہ کہی اور الحمد للہ سو مرتبہ اور سبحان اللہ سو مرتبہ اور لا الہ الا اللہ سو مرتبہ
اور آیۃ الکرسی سو مرتبہ اور صلوۃ محمد و آل محمد پر سو مرتبہ اور سورہ توحید اور انا انزلنا
سو سو مرتبہ اور لا حول و لا قوۃ الا باللہ سو مرتبہ پڑہی اور جو دعا چاہی کرے کہ
حق تعالی مستجاب فرمائیگا اور دعا مانگنے مین سعی و کوشش کری کہ یہ دن خدا سی دعا
مانگنے اور سوال کرنے کا ہی اور شیاطین کو اس امر سی زیادہ تر کوئی شی خوشتر نہین معلوم
ہوتی کہ تجہی جناب اقدس الہی سی غافل کردین پس خدا سی شر شیاطین کی پناہ کا
خواستگار ہو اور زنہار لوگون کی طرف نظر نہ کر اور اپنے حال کا متوجہ رہ اور دل
اور زبان سی استغفار کر اور گناہون کو اپنی شمار کر اور گریہ و زاری کر اور اگر رونا
نہ آوسے تو اپنی تئین گریہ پر امادہ رکہہ اور پدر و مادر و برادران ایمانی کے لیے
دعا کر اور کم سی کم یہ ہی کہ چالیس برادران مومن کے لیے دعا کر حدیث مین ہی کہ ایک
فرشتہ خدا کی طرف سی معین ہی کہ جو شخص برادر مومن کی واسطے کوئی چیز خدا سے
طلب کرتا ہی وہ فرشتہ خدا سی لاکھ برابر اُس چیز کی واسطے اس دعا کرنے والے کے
طلب کرتا ہی اور تمام زمانہ وقوف کو دعا و استغفار و ذکر الہی مین صرف کر اس واسطے کہ

بعض علما قائل بوجوب ہیں اور چاہیے کہ دعاہای منقول کو پڑہے خصوصاً دعای
حضرت سید الشہدا علیہ السلام اور دعای حضرت امام زین العابدین علیہ
السلام اور سنت ہے کہ یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِیْ
مِنْ اَخْیَبِ وَفْدِكَ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِیْقِ
اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّهَا فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ
عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ اَللّٰهُمَّ
لَا تَمْكُرْ بِیْ وَلَا تَخْدَعْنِیْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِحَوْلِكَ وَجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَمَنِّكَ وَفَضْلِكَ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ
یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا اور حاجت اپنی بیان
کرے پس ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ حَاجَتِیْ اِلَیْكَ
الَّتِیْ اِنْ اَعْطَیْتَنِیْهَا لَمْ یَضُرَّنِیْ مَا مَنَعْتَنِیْ وَاِنْ مَنَعْتَنِیْهَا لَمْ یَنْفَعْنِیْ
مَا اَعْطَیْتَنِیْ اَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ
وَمِلْكُ یَدِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ وَاَجَلِیْ بِعِلْمِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِیْ
لِمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّیْ مَنَاسِكِیَ الَّتِیْ اَرَیْتَهَا خَلِیْلَكَ
اِبْرَاهِیْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَدَلَلْتَ عَلَیْهَا نَبِیَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ رَضِیْتَ عَمَلَهٗ وَاَطَلْتَ
عُمْرَهٗ وَاَحْیَیْتَهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ حَیٰوةً طَیِّبَةً پھر کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ
لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا یَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ

لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي وَبِكَ حَوْلِي وَ
مِنْكَ قُوَّتِي اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ
وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَ
الرِّيَاحِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيَاحُ وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ
وَخَيْرَ النَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي
نُوْرًا وَفِي لَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَعُرُوْقِي وَمَقْعَدِي وَمَقَامِي وَمَدْخَلِي
وَمَخْرَجِي نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِي نُوْرًا يَا رَبِّ يَوْمَ اَلْقَاكَ اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور جہانتک ہوسکے اسدن نیکی اور تصدقات مین کمی
نکرے بخصوص بندہ آزاد کرنا سنت مؤکدہ ہی اور بہر رو بقبلہ ہو اور کہے
سُبْحَانَ اللّٰهِ سو مرتبہ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سو سو بار پس یہ دو آیہ اول سورہ بقر کی
یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا
اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
پہر قل ہو اللہ احد تین مرتبہ پڑہے اور آیۃ الکرسی اور آیہ سخرہ جو سورہ اعراف
مین ہی یعنی اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ
سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ
يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ
الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ پڑہے پہر معوذتین یعنی سورہ
فلق اور سورۃ الناس پڑہے اور نعمتہای خدا جو معلوم ہوان از قبیل اہل و اولاد

وہاں وغیرہ اور دور ہونا بلاؤں کا ایک ایک چیز کو شمار کرکے کہے اَللّٰهُمَّ
لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى نَعْمَائِكَ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى بِعَدَدٍ وَلَا تُكَافِئُ بِعَمَلٍ
اور حمد خدا کرے اور تکبیر کہے اور تہلیل بجالاے اُس حمد سے اور تکبیر اور
تہلیل سے جو خداوند عالم نے قرآن مجید مین اپنی ذات مقدس کے لیے
تجویز فرمائی ہی یعنی آیات تحمید و تکبیر و تہلیلات قرآن مجید سی پڑہی اور
بکثرت محمد وآل محمد پر صلوٰۃ بھیجے اور خدا کو اُن اسماے مقدسہ سی یاد کری
جو قرآن مین ہین اور اُن اسماے سے جو اس شخص کو معلوم ہون اور اُن اسماے
یاد کرے جو آخر سورہ حشر مین ہین اور کہے اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ
بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ وَاَسْئَلُكَ بِقُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَعِزَّتِكَ وَجَمِيْعِ
مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَبِاَرْكَانِكَ كُلِّهَا وَبِحَقِّ رَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَبِاسْمِكَ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ
مَنْ دَعَاكَ بِهٖ كَانَ حَقًّا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَرُدَّهٗ وَاَنْ تُعْطِيَهٗ مَا سَئَلَكَ
اَنْ تَغْفِرَ لِيْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ فِيْ جَمِيْعِ عِلْمِكَ فِيَّ اور جو حاجت کہ رکہتا ہو طلب
کری اور دعا کرے کہ سال آیندہ خدا توفیق حج دے اور ہر سال حج سے مشرف فرمائی اور ستر مرتبہ کہے اَسْئَلُكَ
الْجَنَّةَ اور ستر مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پہر دعا کو پڑہی جو جبرئیل نے اس مقام مین
حضرت آدم علیہ السلام کو قبول توبہ کے لیے تعلیم کی تہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ
وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور جب
آفتاب غروب ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ
الْاَمْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَصْبَحَ ظُلْمِيْ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ

وَاَمْسٰی خَوْفِیْ مُسْتَجِیْرًا بِاَمَانِکَ وَاَمْسٰی ذُلِّیْ مُسْتَجِیْرًا بِعِزَّتِکَ وَاَمْسٰی وَجْہِیْ
الْفَانِیْ مُسْتَجِیْرًا بِوَجْہِکَ الْبَاقِیْ یَاخَیْرَ مَنْ سُئِلَ وَیَا اَجْوَدَ مَنْ
اَعْطٰی یَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ جَلِّلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَاَلْبِسْنِیْ عَافِیَتَکَ
وَاصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ جَمِیْعِ خَلْقِکَ پس مشعر الحرام کی طرف بآرام روانہ
ہو اور استغفار کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ لَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَہْدِ
مِنْ ھٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِیْہِ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ وَاقْلِبْنِیَ
الْیَوْمَ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِیْ مَرْحُوْمًا مَغْفُوْرًا لِیْ بِاَفْضَلِ مَا یَنْقَلِبُ
بِہِ الْیَوْمَ اَحَدٌ مِّنْ وَفْدِکَ وَحُجَّاجِ بَیْتِکَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِیَ
الْیَوْمَ مِنْ اَکْرَمِ وَفْدِکَ عَلَیْکَ وَاَعْطِنِیْ اَفْضَلَ مَا اَعْطَیْتَ
اَحَدًا مِّنْہُمْ مِنَ الْخَیْرِ وَالْبَرَکَۃِ وَالرَّحْمَۃِ وَالرِّضْوَانِ وَ
الْمَغْفِرَۃِ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَرْجِعُ اِلَیْہِ مِنْ اَہْلٍ اَوْ مَالٍ اَوْ قَلِیْلٍ
اَوْ کَثِیْرٍ وَبَارِکْ لَہُمْ فِیَّ اور بہت کہے اَللّٰہُمَّ اَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ

فصل تیسری بیان وقوف مشعر الحرام میں اور اسمیں دو مقصد ہیں پہلا مقصد بیان واجبات وقوف میں

جب وقت بعد عرفات شب عید قربان مشعر الحرام میں آئی تو اس مقام پر تمام شب رہے اور بعض علما شب کو مشعر میں رہنا واجب جانتے ہیں اور یہ احوط ہے اور نیت اسطرح کرے کہ شب عید بسر کرتا ہوں میں مشعر الحرام میں واسطے رضای الٰہی کی اور جب طلوع فجر ہو تو نیت وقوف مشعر اس طرح کرے کہ میں طلوع آفتاب تک وقوف مشعر الحرام کرتا ہوں کہ یہ وقوف اعمال واجبہ حج تمتع میں سے ہے قربۃً الی اللہ اور بنابر قول مشہور و احوط مشعر میں طلوع آفتاب تک رہنا واجب ہے پس اگر عمداً قبل از طلوع آفتاب مشعر سے باہر

چلا جاوے اور وادی محسر سے بھی تجاوز کر جاوے تو گنہگار ہوگا اور بعض
علمانے کفارہ مین اسکے ایک گوسفند ذبح کرنا واجب جانا ہی اور اس بحث
مین چند مسئلہ ہین **مسئلہ پہلا** یہ کہ وقوف مشعر الحرام رکن ہی اور تمام
وقوف واجب ہے پس اگر کوئی شخص وقوف کو بالکلیہ ترک کرے گا تو حج اُسکا
باطل ہے لکن وقوف مشعر کبھی اُس سے ہی کہ جسنے مشعر مین بالقصد وقوف شب
بسر کی ہو اور اُسپر بعد طلوع فجر مشعر مین رہنا مثل عورتون اور مردان ضعیف
وسن اور بیمارون کی کہ بسبب کثرت خلائق وشدت مشقت دشوار ہو یا
وہ لوگ جنکو کوئی کام ضروری ہو تو ساقط ہی ہوجاتا ہی پس اُن سبکو جائز ہے
کہ قبل طلوع فجر مشعر سے منی کی طرف روانہ ہوں اور جو حضرات کسی طرح کا
عذر نہین رکھتے انکی حق مین اختلاف ہی بعض علمائے فرمایا ہی کہ قبل از
طلوع فجر اگر کوئی شخص بلا عذر مشعر سے چلا جاوی بشرطیکہ شب کو مشعر مین
رہا ہو اور وقوف عرفہ بھی اُس سے فوت نہوا ہو تو حج اُسکا صحیح ہی لکن کفارہ
مین اُسکی ایک گوسفند اُسپر لازم ہوگا اور احوط یہ ہی کہ اس صورت مین بھی
حج فاسد سمجھا جاوی اور شخص اعادہ حج کری **دوسرا مسئلہ**
جس شخص کو وقوف مشعر وقت مذکور مین دستیاب نہو تو اُسکے حق مین کافی ہی
کہ قبل زوال تھوڑی دیر مشعر مین رہی کہ یہ مشعر کا وقوف اضطراری ہوگا
پس معلوم ہوا کہ وقوف مشعر کے لیے تین وقت ہین ایک شب عید اُن اشخاص
کے لیے جو مشعر مین بعد طلوع فجر نہین رہ سکتے جیسا کہ مذکور ہوا دوسرے طلوع
صبح اور طلوع آفتاب کے درمیان مین تیسرے طلوع آفتاب سے زوال
تک **تیسرا مسئلہ** سابق کے بیان سی معلوم ہوا کہ وقوف عرفات دو
طرح کا ہی ایک اختیاری دوسرا اضطراری اور وقوف مشعر بھی دو طرح کا ہے

ایک اختیاری دوسرا اضطراری پس حاجیون کی باعتبار اسکے کہ دونون وقوف اختیاری اُنکو ہاتھہ آئین یا دونون اضطراری یا ایک اختیاری دوسرا اضطراری یا مطلقاً وقوف نہ کرین یہ سب نو قسمین ہونگی پہلے یہ کہ وقت اختیاری مین دونون وقوف بجالائین تو اِس صورت مین کوئی اشکال صحت حج مین نہین ہی دوسری یہ کہ کسی وقوف کو نہ بجالاے ہون نہ وقت اختیاری مین نہ اضطراری مین پس بطلان حج مین کوئی اشکال نہین معلوم ہوتا چاہیے کہ اُسے احرام حج سے عمرہ مفردہ بجالائین یعنے طواف اور نماز اور سعی اور تقصیر اور طواف النسا اور اُسکی نماز بجالائین کہ اسکو عمرۂ مفردہ کہتے ہین کہ احرام سے محل ہوجائینگے یعنی جو چیزین حرام تھین حلال ہوجائینگی اور اگر کوئی شخص گوسفند ہمراہ رکھتا ہو تو ذبح کریگا اور مستحب ہی کہ حجاج کے ساتھہ منی مین رہی اور جب مکہ معظمہ جاے تو افعال عمرہ بجالاے اور سال آئندہ اگر شرائط وجوب حج پاے جائین تو حج کرے تیسرے یہہ کہ وقوف عرفہ کو وقت اختیاری مین بجالاے اور وقوف مشعر وقت اضطراری مین بجالاے چوتھے اِسکے برعکس یعنی وقوف عرفہ وقت اضطراری مین بجالاے اور وقوف مشعر وقت اختیاری مین بجالای تو دونون صورتون مین حج صحیح ہی چنانچہ علمانی اِن دونون صورتون مین حج کی صحیح ہونی پر دعوی اجماع کیا ہی پانچوین یہہ کہ دونون وقوف اضطراری کیے ہون اِس صورت مین اختلاف ہی کہ آیا حج صحیح ہوگا یا صحیح نہوگا مگر صحت حج بعید نہین ہے لیکن سال آئندہ اگر شرائط وجوب حج پاے جائین تو اعادۂ حج احوط ہی چھٹے یہہ کہ فقط وقوف مشعر وقت اضطراری مین بجالای اور وقوف عرفہ نہ وقت اختیاری مین کیا ہو اور نہ

اضطراری مین اس صورت مین بہی اختلاف ہی اور عدم صحت حج یہان
اقوی و اشہر ہی ساتوین یہہ کہ فقط وقوف عرفہ وقت اختیاری مین بجالاوے
اور وقوف مشعر نہ وقت اختیاری مین کیا ہو اور نہ اضطراری مین اس صورت
مین قول مشہور یہی کہ حج صحیح ہی اور بعض علمانی فرمایا ہی کہ اس صورت مین
صحت حج مین کسی نے اختلاف نہین کیا لیکن علما مین اختلاف پایا جاتا ہے
آٹھوین یہہ کہ وقوف مشعر وقت اختیاری مین بجالاے اور وقوف عرفہ
بالکل نہ کیا ہو نہ وقت اختیاری مین اور نہ اضطراری مین ظاہر اس صورت
مین بہی حج صحیح ہوگا اور اس باب مین ظاہرا اختلاف بہی نہین ہے
نوین یہہ کہ وقوف عرفہ وقت اضطراری مین بجالاے اور وقوف مشعر
بالکل نہ کرے تو اس صورت مین حج صحیح نہو گا مقصد دوسرا بیان
وقوف مشعر الحرام مین سنت ہے کہ بآرام بدن و آرام دل مشعر
کی طرف متوجہ ہو اور استغفار کرے اور جب تل سرخ تک پہونچے کہ
داہنی جانب راہ کے واقع ہی تو یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِیْ
وَزِدْ فِیْ عَمَلِیْ وَسَلِّمْ لِیْ دِیْنِیْ وَتَقَبَّلْ مَنَاسِکِیْ
اور اونٹ کو تیز نہ لیچلے تا کسی کو اذیت نہ پہونچے اور اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ
مِنَ النَّارِ مکرر کہتا جاے اور نماز مغرب و عشا مین مشعر پہونچنے تک تاخیر کرے
اگرچہ ثلث شب بہی گذر جاے تو بہی مشعر مین جاکر دونون نمازین پڑہے
اور اگر ثلث شب سی قبل پہونچنے مین کسی قسم کا مانع ہو تو نماز پڑھ لے اور
نماز مغرب و عشا ایک اذان و دو اقامت سی پڑہی اور نافلۂ مغرب بعد
مغرب نہ پڑہے بلکہ بعد نماز عشا بجالاے اور احوط یہہ ہی کہ جب مشعر الحرام
مین آئی تو اس طرح نیت کری کہ مین مقام مشعر الحرام مین شب کو بسر کرتا ہون

رضائے خدا کے لیے اور مشعر الحرام مین میری شب بسر کرنا ایک عمل ہے
حج تمتع منی سے چنانچہ سابق مین بیان ہوا کہ اظہر و احوط یہہ ہی کہ شب
بسر کرنا مشعر الحرام مین واجب ہی اور مستحب ہی کہ وسط وادی مین راہ
داہنی جانب اترے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْمَعَ لِيْ
فِيْهَا جَوَامِعَ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْيِسْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ سَئَلْتُكَ
اَنْ تَجْمَعَهُ لِيْ فِيْ قَلْبِيْ ثُمَّ اَطْلُبُ مِنْكَ اَنْ تُعَرِّفَنِيْ مَا عَرَّفْتَ
اَوْلِيَآئَكَ فِيْ مَنْزِلِيْ هٰذَا وَاَنْ تَقِيَنِيْ جَوَامِعَ الشَّرِّ اور جہانتک
ہوسکے اس شب کو صبح تک عبادت و طاعت الٰہی مین بسر کری چنانچہ حدیث مین
وارد ہوا ہی کہ اس شب کو آسمان کے دروازے بند نہین ہوتے اور
آوازین مومنون کی بلند ہوتی ہین اور خداوند عالم فرماتا ہی کہ مین تمہارا
خدا ہون اور تم میرے بندے ہو تمنے میرا حق ادا کیا مجھ پر بھی لازم ہے
کہ مین تمہاری دعائین قبول کرون پس خداوند عالم بعض حاجیون کے
تمام گناہ بخشتا ہی اور بعضون کے بعض گناہ بخشتا ہی اور سنت ہے
کہ مشعر سے اسی شب کو رمی جمرات کے واسطے ستر کنکریان اٹھائے اور
سنت ہی کہ غسل کرے اور وقت وقوف مشعر الحرام باوضو ہو اور جو دعا
منقول ہے ائمہ سے وہ پڑہے اور حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور یہہ دعا
بہی پڑہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَ
اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوْبٍ اِلَيْهِ وَخَيْرُ مَدْعُوٍّ
وَخَيْرُ مَسْئُوْلٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ جَائِزَتِيْ فِيْ مَوْضِعِيْ
هٰذَا اَنْ تُقِيْلَنِيْ عَثْرَتِيْ وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِيْ وَاَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ

خَطِیئَتِی ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰی مِنَ الدُّنْیَا زَادِی وَتَقَلُّبِی مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا لِی بِاَفْضَلِ مَا یَرْجِعُ بِهٖ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَزُوَّارِ بَیْتِكَ الْحَرَامِ اور اپنے لیے اور اپنی مان باپ اور بھائیون کے لیے اور اہل اور مال اور فرزندون کے لیے دعا مانگے چنانچہ بعض علمارہ قائل ہوے ہین کہ دعا مانگنا واجب ہی اور بہتر یہ ہی کہ قبل طلوع آفتاب سواے امام کے تمام حاجی مشعر الحرام سی روانہ ہون لیکن جبتک آفتاب طلوع نہو اُسوقت تک وادی محسر سے آگے نہ بڑہے اور جب شعاع آفتاب کوہ ثبیر پڑے تو سات مرتبہ اپنے گناہونکا اقرار کرے اور سات مرتبہ استغفار کرے اور جب روانہ ہو تو باسکینہ و وقار ذکر خدا اور استغفار کرتا جاے اور جب وادی محسر مین پہونچے تو ہرولہ کرتا ہوا چلے یا جس جانور پر سوار ہو اُسے تیز ہانکے اور اگر ہرولہ یعنی دوڑنا بھول جاے تو وادی محسر مین پھر آے اور ہرولہ کرتا ہوا راہ طی کرے اور وقت ہرولہ یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَهْدِی وَاقْبَلْ تَوْبَتِی وَاَجِبْ دَعْوَتِی وَاخْلُفْنِی فِیْمَنْ تَرَكْتُ بَعْدِی اور کہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

فصل چوتھے

بیان واجبات منی مین مشعر الحرام سے کوچ کرنے کے بعد مقام منی مین پھر آنا واجب ہی اور منی مین پہونچکر تین امر بجالانا واجب ہین پہلا واجب رمی جمرہ عقبہ ہی یعنی کنکریون کا جمرہ کی طرف پھینکنا اور جمرہ نام ایک مقام کا ہی اور وقت اِسکا روز عید طلوع آفتاب کی بعد سے غروب آفتاب تک ہی اور اگر اُسدن بھول جاے تو ذیحجہ تک تیرہوین کو رمی کر سکتا ہی اور اگر یاد نہ آے تو دوسرے سال رمی جمرہ کرے یا کسی کو

نائب معین کرے کہ وہ رمی بجالاوے اور شرطین اُسکی یہہ ہین کہ جن کنکریون کو پھینکے اُنپر اسم سنگریزی صادق اتا ہو اور لازم ہی کہ وہ کنکریان حرم کی ہون اور حرم مین جس مقام سے چاہے اُٹھا سکتا ہے لیکن مستحب یہہ ہے کہ شب عید مقام مشعر سے اُٹھاوے اور یہہ بھی شرط ہی کہ وہ سنگریزی مستعمل نہون یعنی کسی اور نے جمرہ کی طرف بطور صحیح اُن سنگریزون کو نہ پھینکا ہو اور جمرہ مین چند امر واجب ہین پہلی نیت پس چاہیے کہ نیت اِس نہج پر کرے کہ مین سات سنگریزے سے جمرۂ عقبہ کی طرف پھینکتا ہون کہ امر حج تمتع مین واجب ہی قربۃً الی اللہ دوسری اُن سنگریزون کا پھینکنا پس اگر سنگ کو جمرہ پر رکھدے اسطرح کہ رمی صادق نہ آوے تو کافی نہوگا تیسری یہہ کہ اگر سنگریزہ پھینکے تو چاہیے وہ جمرۂ عقبہ تک پہونچے پس اگر وہ سنگریزہ کسی اور انسان یا حیوان کی اعانت سے پہونچیگا تو کافی نہوگا اور اگر سنگریزی کے پہونچنے اور نہ پہونچنے مین شک واقع ہو تو از سرنو پھینکے چوتھے عدد معین ہو یعنی سات کنکریان ہون پانچوین یہہ کہ ان کنکریون کو ایک دفعہ نہ پھینکے بلکہ واجب ہی کہ ایک ایک کرکے پھینکے ہرچند ایک دفعہ جمرہ تک پہونچین اور مستحب ہی کہ کنکریان سرمئی رنگ کی یا اور کسی رنگ کی ہون اور نقطہ دار ہون اور ایک ایک کرکے چنی ہون اور نرم ہون سخت نہون اور بقدر بند انگشت ہون اور مستحب ہے کہ کنکریان پھینکنے کے وقت پیادہ ہو سوار نہو اور باوضو ہو اور بعضے علما باطہارت ہونا واجب جانتے ہین اور جب کنکرے ہاتھہ مین ہو تو یہہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ حَصَیَاتِیْ فَاَحْصِھِنَّ لِیْ وَارْفَعْھُنَّ فِیْ عَمَلِیْ اور جب کنکرے پھینکے تو یہہ دعا پڑھے

اللہ اکبر اللھم ادحر عنی الشیطان اللھم تصدیقا
بکتابک وعلی سنۃ نبیک صلی اللہ علیہ وآلہ اللھم
اجعلہ حجا مبرورا وعملا مقبولا وسعیا مشکورا
وذنبا مغفورا اور چاہیے کہ سنگریزہ پھینکنے والے اور جمرۂ عقبہ
درمیان مین دس ہاتھ کا یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہو اور منہ جمرہ
کی طرف کرے اور پشت بقبلہ ہو اور سنت ہی کہ کنکری کو انگوٹھی پر
رکھے اور انگشت شہادت کی ناخن سے پھینکے اور جب کہ منی مین
اپنے مقام پر آئے تو سنت ہی کہ یہہ دعا پڑھے اللھم بک وثقت
وعلیک توکلت فنعم الرب ونعم المولی ونعم النصیر
دوسرا واجب واجبات منی سے یہہ ہے کہ ہدی کو ذبح کرے اور جو
شخص حج تمتع بجالاوے انمین سے ہر فرد بشر پر ایک ہدی کا ذبح کرنا واجب
ہے پس بنابر اشہر و اظہر و احوط کئی آدمیون کی طرف سے ایک ہدی
کافی نہوگی اور اگر ہدی مول لینے پر قادر نہو تو اسکے عوض مین دس
روزے رکھے تین روزے حج مین رکھے اور سات روزے اپنے شہر مین
پہونچکر رکھے اور اگر ہدی دستیاب نہو تو قیمت اسکی کسی معتمد پاس رکھو دے
کہ وہ شخص تا آخر ماہ ذیحجہ جسوقت ہدی ملے مول لیکر ہدی کو ذبح کرے
اور اگر تمام سال دستیاب نہو تو سال آئندہ مین لیکر ذبح کرے مگر احوط
یہہ کہ اس صورت مین دس روزے بھی رکھے اور ہدی بھی ذبح کرے
اور اگر روز عید ہدی کا ذبح کرنا بھول جاوے یا بسبب کسی عذر کے ہدی
ذبح نکی ہو تو تیرھوین تاریخ بلکہ آخر ذیحجہ تک تاخیر جائز ہے اور ہدی سے
مین واجب ہے کہ خواہ شتر ہو خواہ گاے ہو خواہ دنبہ اگر شتر ہو تو اسے

پانچ برس تمام ہو کر چھٹا برس شروع ہوا ہو اور اگر گائے ہو تو احوط
یہہ ہے کہ اُسے دو سال تمام ہو کر تیسرا شروع ہوا ہو اور اقسام گوسفند
مین اگر بھیڑ ہو تو سات مہینے اُسکے تمام ہو چکے ہون اور آٹھواں مہینہ
شروع ہوا ہو اور احوط یہہ ہی کہ ایک سال تمام ہو کر دوسرا سال شروع
ہوا ہو اور اگر بکری ہو تو احوط یہہ ہے کہ اُسے دوسرا سال تمام ہو کے
تیسرا سال شروع ہوا ہو اور یہہ بھی شرط ہی کہ بدن مین کسی قسم کا
نقصان نہو سب عضو اُسکے سالم ہون پس اگر جانور اندھا یا لنگڑا یا بیمار
ہوگا تو کافی نہین بلکہ اگر ذرا سا بھی کان کٹا ہو یا اُسکے سینگ مین
اندر یا ایسی قسم کا نقصان ہو تو بھی کافی نہوگا اور چاہیے کہ جانور
دُبلا بھی نہو اور علماے امامیہ مین یہہ مشہور ہی کہ اگر گوسفند کی گردن مین
چربی ہوگی تو ذبح اسکا مجزی ہوگا اور احوط یہہ ہی کہ ایسا جانور لیوی
کہ جسے عرف مین دُبلا نہ کہین اور اگر جانور کا کان درمیان سی شگافتہ
ہو یا کان مین سوراخ ہو تو کچھہ مضائقہ نہین ہے مگر احوط یہہ ہی کہ جس
جانور کا کان شگافتہ ہو یا کان مین سوراخ ہو یا جس جانور کی اصل
خلقت مین سینگ نہون یا کان یا دم نہو تو اُسے بھی نہ لے اور جس
جانور کے خصیتین کی رگین ملدالی ہون اُسے ذبح نہ کرے اور اظہر
اشہر یہہ ہی کہ جانور خصے کا ذبح کرنا کافی نہوگا اور اگر کوئی شخص اس خیال
سی کہ جانور بے عیب ہی مول لیکر ذبح کرے اور بعد اسکے معلوم ہو کہ جانور
مین نقصان تھا تو ذبح کرنا اُس جانور کا بھی کافی نہین ہی اور اگر پہلے
سے یہہ گمان ہو کہ جانور فربہ ہی مگر ذبح کے بعد دبلا نکلے تو ذبح اسکا کفایت
کرتا ہی اور اگر اس گمان سے ذبح کرے کہ یہہ جانور دبلا ہی مگر امید یہہ ہے

فربہ ہوگا اور مطلوب حق تعالی کی موافق ہوگا اور بعد اُسکی وہ جانور
فربہ نکلے تو کافی ہوگا لکن اگر یہ شخص پہلے سے اُس جانور مین فربہ
ہونے کا احتمال نہ کرے یا فربہ ہونے کا احتمال کرے مگر احتمال فربہی
واسطے موافقت حکم خدا اور ادائے واجب کے نہ کیا ہو بلکہ از راہ بی پروائی
جانور لیکر ذبح کر ڈالے اور اتفاقًا فربہ نکلے تو ظاہرا کافی ہوگا اور احوط
یہہ ہے کہ کسیقدر ذبیحہ سے خود کہالے اور کسیقدر بطور ہدیہ دے
اور کسیقدر صدقہ کرے اور احتیاط یہہ ہے کہ ایک ثلث ہدیہ کرے
اور ایک ثلث فقرائے مومنین کو بطور صدقہ دے اور فی الحال
منی مین جو ذبیحہ ہوتے ہین اور اُنہین غالبًا بلکہ دائمًا مردمان طایفہ
سودان کہ جو حوالی منی مین رہتے ہین لیجایا کرتے ہین تو اُنکو دینا جائز
نہین ہی اسوجہ سے کہ ایمان بلکہ اسلام اس طائفہ کا معلوم نہین ہے
لہذا اچاہیے کہ پہلے تہوڑا سا گوشت اپنے لیے رکہ لے اور تیسرا حصہ
ذبیحہ کا حجاج مین سے کسی فقیر مومن کو دے اور ایک ثلث اپنے
بعض برادران ایمانی کو ہدیہ کرے اور اگر حصہ فقرا و حصہ برادران ایمانی جدا
کر چکا ہو بعد اسکے صاحبان صدقہ و ہدیہ اپنا اپنا حصہ سودان کو دیدین
تو کچہہ مضائقہ نہین ہی اور اگر قبل ان احتیاطون کی اتفاقًا طائفہ سودان
ذبیحہ چرا کر یا لوٹ کر لیجائین تو باعث بطلان ذبح ہدی اور سبب وجوب
اعادہ نہوگا ہان اگر خود سے کوئی شخص اُس طائفہ کو دیدے تو بنا بر
احتیاط حصہ فقرا کا یہہ شخص ضامن رہیگا اور جو شخص ذبح ہدی پر قادر
نہو اُسے چاہیے کہ دس روزے رکہے تین دن ایام حج مین رکہے
اور سات روزے بعد گہر پہونچنے کے پس تین روزے تو ساتوین

سے نوین تک پی درپی حالت حج مین رکھے اور اگر ساتوین کو روزہ رکھنا
ممکن نہو تو آٹھوین نوین تاریخ روزہ رکھے اور ایک روزہ منی سے جب
مراجعت کرے اُسوقت رکھے لیکن احوط یہ ہی کہ اس صورت مین علاوہ ہفتم و
ہشتم کی بعد مراجعت منی تین روزے پے درپے رکھے یعنی جس روز منی سے
کوچ کرے اُس روز اور دو دن بعد اُسکے روزہ رکھے اور یہہ قصد کرے
کہ ان پانچ روزون مین تین روزے جو کہ مطلوب خدا ہون وہی بدل
ہدی ہین اور اگر آٹھوین تاریخ روزہ نہ رکھے تو اس صورت مین نوین کو
بھی نہ رکھے بلکہ تا مراجعت منی صبر کرے اور منی سے آکر تینون روزے
پے درپے رکھے مگر احوط یہہ ہے کہ ان تین روزون کے رکھنے مین
تعجیل کرے اگرچہ اشہر یہہ ہے کہ ماہ ذیحجہ مین جسوقت چاہے اُسوقت
ان روزون کو رکھہ سکتا ہی اور وہ سات روزے کہ جو مکان پر پہنچکر
رکھنا چاہیے احوط یہہ ہے کہ انکو بھی پے درپے رکھے ہر چند وجوب اسکا
معلوم نہین ہوتا اور اگر ان تین روزون کے ابتدا تک ہدی پر قادر ہو
تو احوط یہہ ہے کہ ہدی کو ذبح کرے اور مستحبات ہدی یہہ ہین کہ ہدی مین اونٹ
کو اختیار کرے بعد اُسکے گائے بعد گائے کی گوسفند اور چاہیے کہ ہدی
نہایت فربہ ہو اور اگر اونٹ یا گائے ہو تو مادہ ہو اور اگر گوسفند یا بکری
ہو تو نر ہو اور مستحب ہی کہ اگر شتر کو نحر کرے تو چاہیے کہ شتر کو کھڑا
کرکے اُسکے دونون ہاتھہ زانو سے باندھہ دے اور داہنی جانب خود
کھڑا ہو اور چھرے یا نیزہ یا خنجر اُسکے گودال گلو مین مارے اور وقت
ذبح یہہ دعا پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ
حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ

ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذلک
امرت وانا من المسلمین اللھم منک ولک بسم اللہ و
اللہ اکبر پس نحر یا ذبح کرے اور کہے اللھم تقبل منی اور سنت ہے
کہ خود قربانی کرے اور اگر ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو جو شخص کہ ذبح کرتا ہے
اُسکے ہاتھہ پر ہاتھہ رکہدے تیسرا واجب سر منڈانا یا تقصیر
کرنا ہی اور تقصیر کسیقدر سر کے بال منڈانے یا تارب لینے
یا ناخن کاٹنیکو کہتے ہین مگر عورت اور خنثے کو سر منڈانا جائز نہین
ہی اور جس شخص نے گوند یا شہد یا کسی اور چیز سے اپنے سر کے بال
جوؤن کی وجہ سے جما لیے ہون یا وہ شخص کہ جسنے سر کے بالون کو
یکجا کر کے باندھ لیا ہو یا گوندھ لیا ہو یا جسنے پہلے پہل حج کیا ہو تو احوط
یہہ ہے کہ وہ تمام سر منڈاے اور تقصیر پر اکتفا نہ کرے اور یہہ نیت کرے
کہ مین سر منڈاتا ہون یا ناخن کاٹتا ہون کہ یہہ بہی ایک فریضہ ہے
ذالکش حج تمتع مین سے قربۃً الی اللہ اور بہتر ہے کہ جو شخص سر مونڈنے
والا ہو یا ناخن کاٹنے والا ہو وہ بہی نیت کرے اور جس وقت حاجی
حلق یا تقصیر کرتا ہی تو اُسپر وہ چیزین حلال ہو جاتی ہین کہ جو بسبب احرام
حرام ہو گئی تہین سوا شکار و بوی خوش و زنان بنا بر اشہر و اظہر رمی و ذبح اور سر
منڈانے مین ترتیب لازم ہی اور اگر کوئی شخص مخالفت کرے اور ذبح
کو رمی پر مقدم کرے یا سر منڈانیکو ذبح یا رمی پر مقدم کرے پس اگر از
روے فراموشی ایسا کیا ہی تو مضائقہ نہین رکہتا ہی اور اگر عمداً ایسا
کیا ہی تو بہی بنا بر مشہور اعادہ واجب نہین ہی مگر اسکی دلیل مین کلام ہے
اگر ممکن ہو تو احتیاطاً اعادہ کری اور جس صورت مین عید کی دن سر منڈانے

یا تقصیر کرنیکو بہول جاے اور منی سے روانہ ہو چکا ہو تو اوسے سر منڈانی یا تقصیر
کرنے کے لیے مراجعت واجب ہی اور اگر مراجعت ممکن نہو تو جس مقام پر وارد ہے
وہین سر منڈاے اور بشرط امکان بالون کو منی مین بہیجدے اور جس
صورت مین منی کی طرف مراجعت کرے تو بعد حلق اعادہ طواف واجب ہے
اور مستحب ہے کہ سر منڈانے کے وقت روبقبلہ ہو اور جانب راست سے یعنی
کی طرف سے ابتدا کرے اور اس دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِی بِکُلِّ
شَعْرَۃٍ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور سنت ہی کہ سر کے بالون کو منی مین
اپنے خیمہ کے مقام پر دفن کردے اور احوط ہے کہ اطراف سر
و ریش و شارب سے بہی بال منڈاے او ناخن بہی کٹواے

فصل پانچوین بیان مین اون امور کی کہ جو بعد ادای
مناسک منی واجب یا مستحب ہین اس فصل مین دو مقصد
ہین پہلا مقصد بیان واجبات مین طواف زیارت و نماز طواف
و سعی اور طواف نسا اور نماز طواف نسا کے لیے منی سے مکہ مین آنا واجب
ہی اور جسنے حج تمتع کیا ہے اوسے گیارہوین تک مراجعت مین
تاخیر کرنا جائز ہے اور گیارہوین سے زیادہ تاخیر مین اختلاف ہی
احوط یہہ ہی کہ گیارہوین سے زیادہ تاخیر نہ کرے اگرچہ جواز تاخیر تیرہوین
تک بلکہ آخر ذیحجہ تک بعید نہین ہی اور عرفات و مشعر و منی پر طواف
و سعی کا مقدم کرنا جائز نہین ہی مگر جسے بعد از مراجعت مکہ معظمہ طواف
و سعی کا بجالانا ممکن نہو اوسے جائز ہی کہ سعی و طواف قبل عرفات و مشعر
و منی بجالاے مثل اسکے کہ نسوان کو حیض و نفاس کا گمان ہو یا جس وقت
تحجاج منی سے پہرین تو بسبب ازدحام طواف نسا مرد پیر دشوار ہو

ایسی صورت مین اظہر یہہ ہی کہ طواف وسعی کی تقدیم وقوف عرفات ومشعر ومنی پر ہو سکتی ہی مگر بعض علما اس حالت مین بہی تقدیم کو منع فرماتی ہین پس احوط یہہ ہی کہ اگر صاحب عذر تقدیم سعی و طواف کرے تو بشرط امکان اُس طواف وسعی کا ایام تشریق مین اعادہ کرلے اور اگر ممکن نہو تو آخر ذیحجہ تک جب ممکن ہو سکے اعادہ کرلے اور اگر جانتا ہو کہ تا آخر ذیحجہ طواف وسعی ممکن نہو گی تو بلا اشکال تقدیم واجب ہی مگر احوط یہہ ہی کہ اپنی طرف سی نایب بہی مقرر کری او کیفیت زیارت و نماز وسعی بحث عمرہ مین مذکور ہو چکی ہی اور بعد بجا لانے اس طواف کے مع نماز اور بجالانے سعی کی مابین صفا ومروہ اس شخص پر جو کچہہ بعد حلق محرمات سی باقی رہا تہا اُمین سی خوشبو حلال ہو جاتی ہی مگر صید و نسوان حرام رہینگی اور بعض علمانی فرمایا ہی کہ بمجرد طواف اور نماز طواف خوشبو حلال ہو جاتی ہی لکن مراعات قول اول احوط واقوی ہی اور بعد طواف نسا و نماز طواف نسا کہ اس طواف کی بہی کیفیت مثل طواف سابق کے ہی عورت حلال ہو جاتی ہی اور وہ صید کہ بسبب احرام حرام ہوا تہا حلال ہو جاتا ہی مگر چونکہ حرمت صید حرم کی بنفسہ ہی اور بسبب احرام یہ صید حرام نہین ہوتا ہی اِسکی حرمت بدستور رہی گی اور احوط یہہ ہی کہ قبل طواف النسا خوشبو سے اجتناب کری اگرچہ اقوی جواز ہی پس حج کنندہ حج تمتع کو تین مرتبہ مین بتدریج محرمات احرام حلال ہوتی ہین پہلی مرتبہ بعد سر منڈانے کے دوسری مرتبہ بعد سعی مابین صفا ومروہ تیسری مرتبہ بعد نماز طواف النسا اور طواف النسا اگرچہ واجب ہی اور بغیر طواف کی عورت اسپر حلال نہین ہوتی

مگر علما میں مشہور ہی کہ یہہ طواف ارکان حج سی نہیں ہی پس ترک اسکے
طواف کا عمدًا مثل ترک طواف زیارت یا طواف عمرہ نہیں ہی کہ باعث
فساد حج یا عمرہ ہو بلکہ جو شخص ترک طواف نسا عمدًا کرے اُسپر واجب ہی کہ طواف
نسا بجالاوے اور جبتک اِس طواف کو نہ بجالاویگا عورت اُسپر حلال
نہو گی یہانتک کہ بنابر احوط عقد کرنا یا عقد پر گواہی دینا بھی جائز نہ ہوگا

مقصد دوسرا بیان مستحبات طواف زیارت و سعی و طواف نسا میں

بہتر یہہ ہی کہ بشرطِ امکان روز عید بعد اعمالِ منی مکہ معظمہ میں مراجعت کرے
اور اگر نہو سکی تو گیارہویں کو مراجعت کرے اور احوط یہہ کہ گیارہویں
تاریخ سے زیادہ بدون عذر تاخیر نہ کرے اور سنت ہی کہ غسل کرکے
متوجہ مسجد الحرام ہوا اور ذکر خدا زبان پر جاری رکھے اور محمد و آلِ
محمد پر صلوات بھیجے اور جسوقت در مسجد پر پہونچے یہہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى نُسُكِيْ وَسَلِّمْنِيْ لَهٗ وَسَلِّمْهُ لِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْعَلِيْلِ الذَّلِيْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهٖ اَنْ تَغْفِرَ
لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاَنْ تُرْجِعَنِيْ بِحَاجَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ
بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَؤُمُّ
طَاعَتَكَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدَرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ
الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ الْمُطِيْعِ لِاَمْرِكَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِكَ
الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِكَ اَنْ تُبَلِّغَنِيْ عَفْوَكَ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ
بِرَحْمَتِكَ بعد اسکے حجر اسود کے قریب جاکر حجر اسود پر ہاتھہ مس کرے
اور حجر اسود کو بوسہ دے اور جو اعمال طواف عمرہ میں بجالایا تھا انہیں
بجالاوے اور تکبیر کہے اور نیت کرکے جسطرح پر طواف عمرہ میں مذکور

ہوچکا ہی اُسی آداب سی سات شوط طواف بجالاے اور کیفیت اس
طواف اور نماز کی اور سعی اور طواف نسا کی اُسی منہج پر ہی جو کہ سابق
ازین طواف و سعی عمرہ مین مذکور ہوچکی ہی **فصل چھٹی بیان مین اسکے**
کہ شبہای ایام تشریق منی مین رہنا چاہیے جسوقت
حاجی مکہ معظمہ مین بروز عید طواف و سعی کے لیے جاے تو اُسپر واجب ہے
کہ گیارہوین اور بارہوین شب رہنے کے لیے منی مین پھر آسے اور
جس شخص نے احرام مین صید یا عورت سی پرہیز نہ کیا ہو اُسی تیرہوین
شب بھی منی مین رہنا واجب ہے اور جسنے صید و عورت سی پرہیز کیا ہو
اُسی بارہوین تاریخ بعد زوال شمس منی سی کوچ کرنا جائز ہی اور اگر اتفاقا
بارہوین تاریخ کوچ نکری اور تیرہوین شب آجاوی تو اُس شب کو رہنا بھی
واجب ہوجایگا اور تیرہوین تاریخ رمی بھی لازم ہوگی اور جسوقت
رات ہوجاے تو رہنی کی نیت کرنا واجب ہی اور مقدار حد یعنی جسقدر
منی مین شب کا بسر کرنا لازم ہی یہ ہی کہ تا بعد نصف شب منی مین رہی پس اگر
بعد نصف شب منی سی کوچ کری تو مضائقہ نہین ہی اور احوط یہ ہی کہ
قبل طلوع صبح داخل مکہ نہو اور جو شخص منی مین شب کا رہنا ترک کری
اُسی بعوض ہر شب ایک گوسفند کفارہ مین ذبح کرنا واجب ہے اور احوط یہ ہی کہ
جو شخص منے مین شب کا رہنا بھول جاوی یا بسبب جاہل مسئلہ ہونے کے
ترک کرے تو حکم اُسکا مثل اُس شخص کے ہی کہ جو عمدًا ترک کرے پس اُس
شخص کو چاہیے کہ ایک گوسفند کفارہ مین ذبح کرے اور اسی طرح احوط
ہی کہ جو شخص منی مین رہنی سی معذور ہو وہ بھی کفارہ دی ہرچند جو معذور
ہی وہ گنہگار نہوگا اور معذور وہ شخص ہی کہ خود بیمار ہو یا کسی دوسرے کا

بیمار دار ہو یا خوف تلف مال کہتا ہو یا شبان یعنی دنبیان چرانی والا ہو
یا صاحب سقایت ہو یعنی حجاج کو پانی پلاتا ہو مگر علما ان دونون یعنی
شبان اور صاحب سقایت پر ظاہراً فدیہ واجب نہین جانتے اور اسیطرح
جو شخص منی مین نہ رہی مگر مکہ معظمہ مین تمام شب عبادت مین بسر کری اور
بجز کار ضروری مثل کہانا کہانی یا پانی پینے یا تجدید وضو یا غیر از عبادت
کسی امر مین متوجہ نہو تو اُسپر بہی فدیہ لازم نہین ہے اور مستحب ہے کہ جسوقت
مکہ سی منی جانی لگی یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَ
لَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی
وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

فصل ساتوین بیان وجوب رمی جمرات اور کیفیت اعمال مستحبہ مین

کہ جنہین منی مین بجالانا سنت ہی اور اس فصل مین دو مقصد ہین

پہلا مقصد بیان واجبات مین

دو ایام کہ جنکی شب کو [illegible] منی مین رہنا واجب ہے چاہیے کہ دنکو
رمی جمرات ثلاثہ بترتیب بجالاوی یعنی پہلی رمی جمرہ اولی کری بعد اسکی
جمرہ وسطی بعد اسکے جمرہ عقبہ اور اگر ترتیب مین فرق واقع ہو تو جسقدر
فرق ہوا ہی اُسکا اعادہ کری ہان اگر چار سنگریزی جمرہ پر مار چکا ہو بعد اسکے
مشغول رمی وسطی ہو تو مافقد ترتیب نہوگا بلکہ بعد فراغ رمی جمرہ وسطی تین
سنگریزی اور لگا دی اگرچہ مقتضای احتیاط یہہ ہی کہ اعادہ کری اور واجبات
رمی مناسک منی مین مذکور ہو چکے ہین اور اگر کوئی شخص رمی جمرات بہول جائے
تو اُسی چاہیے کہ مکہ معظمہ سی پہر منی مین آکر رمی جمرات بجالائے اور اگر یاد
نہ آئی یہانتک کہ مکہ سی چلا جای تو سال آیندہ چاہیے کہ خود یا نایب اسکا
بجالای اور جو شخص مریض ہو اور اُسی مایوسی ہو کہ تا بقای وقت رمی بہ

قدرت نہو گی تو اسکی طرف سی دوسرا شخص رمی کر سکتا ہی اور بعد صحت اعادہ
لازم نہین ہے لیکن احوط یہہ ہی کہ اگر صحیح ہو جائی اور وقت رمی باقی ہو تو
اعادہ کری اور اگر ممکن ہو تو یہہ صورت کرے کہ مریض سنگریزی اپنی ہاتھ
مین لی اور دوسرا شخص اسکے عوض سے لگاوے اور اگر کوئی شخص عمداً ترک
رمی کرے تو بنا بر اشہر واقوی حج اسکا فاسد نہوگا اور بعض علمانی فرمایا ہی
کہ سال آئندہ قضای حج احوط ہی اور شبکو روز گذشتہ یا روز آئندہ کی
لیے رمی کرنا جائز نہین ہی مگر اس شخص کو جائز ہی کہ جسے کسی قسم کا عذر
ہو کہ دنکو اُسے رمی ممکن نہو تو وہ شبکو رمی کر سکتا ہی اور اگر کوئی شخص
دوسرے دن تک رمی بھولا ہی تو اُسے چاہیے کہ پہلے قضاے رمے
سابق بجالاے پھر اُسدن کی رمی واجب بجالاے مقصد دوسرا
بیان مستحبات منےٰ مین مستحب ہے کہ تین دن یعنی گیارہوین بارہوین
تیرہوین تک منےٰ مین رہی اور منی سی نہ نکلے یہانتک کہ طواف مستحب کے لیے بھی جاے
اور جسوقت جمرۂ اول اور دوم کو رمی کری تو رو بقبلہ ہو اور جمرہ دست راست
کی طرف ہو اور حمد و ثناے الٰہی بجالاے اور محمد و آل محمد پر صلوات
بھیجے پس تھوڑا سا آگے بڑہے اور دعا کرے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ
تَقَبَّلْ مِنِّیْ بعد اسکے تھوڑا سا آگے بڑہے اور دعاے سابق وقت رمی
جمرہ پڑہے اور جسوقت سنگریزی لگاے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور وقت رمی
جمرۂ عقبہ چاہیے کہ پشت قبلہ کی طرف ہو اور منی مین تکبیر کہنا بنا بر مذہب
مشہور مستحب ہے مگر بعض علما واجب جانتے ہین پس احوط یہہ ہی کہ منی مین
ہو یا کسی اور مقام پر ہو تکبیر کہنا ترک نہ کرے اور چاہیے کہ منی مین بعد
پندرہ نمازون کی ابتداے ظہر روز عید سی تکبیر کہے اور بنا بر مشہور

تکبیر مذکور یہہ ہی اللہُ اکبرُ اللہُ اکبرُ لا الٰہ الا اللہُ واللہُ
اکبرُ اللہُ اکبرُ علیٰ ما ھدینا ولہُ الحمدُ علیٰ ما اولانا
ورزقنا من بھیمۃ الانعام اور بعض روایتون مین اسطرح
وارد ہی کہ بعد تکبیر سوم وللہِ الحمدُ اللہُ اکبرُ علیٰ ما ھدینا
اللہُ اکبرُ علیٰ ما رزقنا من بھیمۃ الانعام کہے اور بعض روایتون
مین زیادتی الحمدُ للہِ علیٰ ما ابلانا وارد ہوا ہی اور اگر بارھوین
تاریخ منی سی کوچ کرے تو سنت ہی کہ اکیس سنگریزی منی مین دفن کرے
اور مستحب ہے کہ ان ایام کی نمازہاے واجبی و سنتی مسجد خیف مین پڑھے
اور حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص مسجد خیف مین سو رکعت نماز پڑھی قبل اسکی کہ
وہان سی باہر نکلی حق تعالیٰ ستر برس کی عبادت کا ثواب اسی عطا فرماتا ہی
اور جو شخص ستر مرتبہ سبحان اللہ کہے اسکے نامہ عمل مین ایک بندہ آزاد کرنیکا
ثواب لکہا جاتا ہی اور جو شخص سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے تو ثواب اسکا مثل
اس شخص کی ہی کہ جسنے ایک آدمی زندہ کیا ہو اور جو شخص سو مرتبہ الحمدُ
للہ کہی تو ثواب اس شخص کا مثل اس شخص کی ہی جسنی خراج عراقین براہ خدا مین تصدق کیا ہو

خاتمہ کیفیت طواف وداع اور بیان مستحبات مین

کہ جنھین مکہ سی نکلنی اور مدینہ منورہ پہونچنی تک بجا لانا چاہیی اگر یہہ شخص طواف
واجب اور سعی اور طواف نسا پہلے بجا لایا ہی تو منی سی مکہ معظمہ مین طواف
وداع کے لیے اسی مراجعت کرنا مستحب ہی اور چاہیی کہ قبل از کوچ مسجد خیف مین
چہہ رکعت نماز بجا لاے اور جسوقت مکہ مین پہونچی تو سنت ہی کہ خانہ کعبہ مین
داخل ہو خصوصاً وہ شخص کہ جسنے پہلے پہل حج کیا ہو اور حدیث مین وارد ہی کہ
خانہ کعبہ مین داخل ہونا رحمت خدا مین داخل ہونا ہی اور خانہ کعبہ کی

نکلنا گناہون سی باہر نکلنا ہی اور خداوند عالم اس شخص کو تمام عمر گناہون سے
محفوظ رکھتا ہی اور گناہان گذشتہ اسکی بخشدیتا ہی اور سنت ہی کہ خانہ کعبہ
مین داخل ہونی کی لیے غسل کرے اور پابرہنہ داخل خانہ کعبہ ہو اور قبل
داخل ہونی کے دونون حلقہ در پکڑ کر یہہ دعا پڑہی اَللّٰھُمَّ الْبَیْتُ
بَیْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَقَدْ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا
فَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ وَاَجِرْنِیْ مِنْ سَخَطِكَ بعد اسکے داخل ہو
اور یہہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا
فَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ النَّارِ پس درمیان دونون ستونون کی
سنگ سرخ پر دو رکعت نماز پڑہی پہلی رکعت مین بعد حمد سورہ حم سجدہ پڑہے
اور دوسرے رکعت مین بعد حمد بعدد آیات سورہ حم سجدہ آیات قرآن کی تلاوت کری
اور گوشہ ہای کعبہ مین بہی نماز پڑہی بعد اسکے اس رکن پر آئے کہ جسمین حجر اسود
ہی اور اپنے شکم کو اس رکن سی مس کری اور ستون کی گرد پہرے اور اپنے
پیٹ کو اور اپنے پیٹھ کو ستونون سے مس کرے اور جب
اور جب خانہ کعبہ سی نکل کے نیچی آوی تو سیڑہی کو دست چپ کی جانب رکھکر
قریب خانہ کعبہ دو رکعت نماز پڑہی اور مستحب ہے کہ جبتک مکہ مین رہی مکرر طواف
کیا کرے اور حجاج کے لیے نماز نافلہ سی طواف افضل ہے اور رکن
یمانی کے جانب سی طواف کرنے کا بہت ثواب ہی اور بہ نیابت جناب رسالتمآب
و جناب سیدہ اور بارہ امام علیہم السلام طواف کرنا ثواب عظیم رکھتا ہی
اور حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ آدمی کو مستحب ہے کہ مکہ مین تین سو ساٹھ طواف
بقدر ایام سال بجا لاوی اور اگر تین سو ساٹھ طواف نہ ہو سکین تو تین سو ساٹھ
شوط بجا لاوی کہ یہ اکاون طواف اور تین شوط ہوتے ہین اور ان شوطون کو

بعد ادایام سال تمام کرکے چار شوط اور بجا لاے کہ باون طواف پورے
ہوجائین اور مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرنا بھی مستحب ہے چنانچہ حدیث مین خبر واردہی
کہ جو شخص مکہ معظمہ مین ختم قرآن کرے دنیا سے نجائیگا مگر یہہ کہ پیغمبر خدا صلعم کے
زیارت سے مشرف ہوگا اور مقام اپنا بہشت مین دیکھہ لیگا اور مکہ معظمہ مین
اُس مقام کی زیارت سی مشرف ہونا کہ جہان حضرت رسالت پناہ پیدا ہوے
ہین مستحب ہے اور جناب خدیجہ کے بھی مکان کی زیارت مستحب ہے اور زیارت قبر
حضرت ابیطالب علیہ السلام اور جانا اُس غار مین کہ جسمین جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ ابتداے بعثت مین عبادت فرماتے تھی اور زیارت کرنا اُس
غار کی کہ جسمین حضرت چھپے تھی کہ وہ غار کوہ ثور مین واقع ہی مستحب ہے اور جو شخص
مکہ معظمہ مین رہتا ہی اُسکے لیے مستحب ہے کہ عمرہ مفردہ بجالاوی اور فصل کے بارے مین کہ ایک عمرہ سے
دوسرے عمرہ تک کسقدر فاصلہ ہونا چاہیے باہم علمامین اختلاف ہے ایک جماعت کثیر اسکے قائل
ہی کہ فاصلے کی احتیاج نہین ہے اور کچھہ علما ایک مہینہ کی فاصلہ کو لازم جانتے
ہین اور بعض علما ایکسال کا فاصلہ تجویز فرماتی ہین اور بعض دس روز کے
فاصلہ کو کافی جانتے ہین اور یہہ قول قوت سی خالی نہین ہی اگرچہ سند اسکی
ضعیف ہی اور مقام احرام عمرۂ مفردہ کا وہ ہی کہ جو اطراف حرم مین مکہ معظمہ
سی قریب تر ہی اور وہ مقام فی الحال مشہور ومعروف ہی اور بعد احرام
چاہیے کہ طواف اور نماز طواف اور سعی وتقصیر کرے کہ اس شخص پر سواے
عورت کی سب چیزین حلال ہوجائینگی اور جسوقت طواف نسا بجالائیگا تو عورت
بھی اسپر حلال ہوجائیگی اور جب مکہ معظمہ سے جانے لگے تو سنت ہے کہ غسل
کرے اور طواف وداع بجالاے اور ہر شوط مین ہاتھہ یابدن حجر اسود اور
رکن یمانی سے مس کرے اور جسوقت مستجار پر پہونچے دعا ہاے سابق پڑہے

پس حجر اسود کے قریب آکر شکم اپنا خانہ کعبہ سی مس کرے اور ایک ہاتھ
حجر اسود پر رکھے اور دوسرا ہاتھ خانہ کعبہ کی طرف اٹھا کر حمد و ثنائے
الٰہی بجالاوے اور محمد و آل محمد پر صلوات بھیجے اور سنت ہے کہ باب حناطین سے
نکلے کہ یہہ دروازہ رکن شامی کے مقابل واقع ہے اور چاہیے کہ
مکہ معظمہ میں پھر مراجعت کا قصد رکھے اور خدا سی طلب
توفیق مراجعت کرے اور بسبب اس احتمال کی از روی غفلت حالت
احرام میں بعض محرمات مثل جون اور پشہ مارنے کے صادر ہوے ہون
مکہ معظمہ سے وقت روانگی ایک درہم کے خرمے لیکر فقرا کو تقسیم کرے
اور از جملہ مستحبات موکدہ یہ ہی کہ اپنی وطن راہ مدینہ سی جاوے تا زیارت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ائمہ بقیع علیہم السلام سی مشرف
ہو اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ترک زیارت جناب ختمی مآب بعد حج حضرت
پر باعث جفا ہی **مولف** کہتا ہی کہ اس مقام مین کچہ آداب زیارت
مدینہ منورہ بطور اختصار رسالہ حج آخوند مجلسی علیہ الرحمہ سے لکھے جاتے
ہین اُس رسالہ مین مذکور ہی کہ زیارت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ مستحب موکد ہی اور چاہیے زیارت جناب سیدہ علیہا السلام بھی
تین مقام پر بجالاوے ایک زیارت اُن معصومہ کی دولت سرا مین کہ
جہان حضرت کا مزار شریف متصل ضریح جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ کے واقع ہی دوسرے درمیان روضہ و منبر جناب رسول خدا تیسرے
بقیع مین جہان حضرت کی فرزند مدفون ہین اور زیارت ائمہ بقیع بھی
مستحب موکد ہی اور حدیث مین وارد ہی کہ ابتدا کرو مکہ معظمہ سے بعد اسکے
ہماری قبور کی زیارت کو آؤ اور منقول ہی کہ جو شخص کہ امام واجب الاطاعت کے

زیارت کرتا ہے تو بہشت اُسپر واجب ہوجاتا ہی اور ثواب حج مقبول کا اُسے ملتا ہی اور حدیثین تاکید زیارت مین اور فضائل زیارت مین بہت ہین کہ حصر اُنکا نہین ہوسکتا اور جب داخل مدینہ منورہ ہو تو بقصد ورود مدینہ غسل کرے اور بعد اسکے بقصد زیارت جناب رسول خدا دوسرا غسل کرے اور باب جبرئیل سے داخل مسجد ہو اور جب مسجد مین داخل ہو تو کہے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِينَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَهُ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
پر آگے کے دو ستونوں تک جانب راست قبر مطہر نزدیک سر انور اکر قریب گوشۂ قبر شریف رو بقبلہ کھڑا ہووے اور دوش چپ اپنا قبر کی طرف کرے اور دوش راست منبر کی طرف اور یہ کہے
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ حَقَّ عِبَادَتِهٖ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِينُ وَدَعَوْتَ اِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ فَبَلَّغَ اللّٰهُ بِكَ

اَفْضَلُ وَاَشْرَفُ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اسْتَنْقَذَنَا بِكَ
مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَصَلَوَاتِ
مَلَآئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاَنْبِيَائِكَ
الْمُرْسَلِيْنَ وَاَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَاَمِيْنِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ
وَخَاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ
الرَّفِيْعَةَ وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
قُلْتَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا
اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا
وَاِنِّيْ اَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاِنِّيْ
اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ

اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہو تو پشت قبر کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف
اور ہاتھ اپنے جانب آسمان بلند کرکے اپنی حاجت خدا سے
طلب کرے کہ انشاء اللہ تعالی بر آویگی اور اس حال مین یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَلْجَأْتُ اَمْرِيْ وَاِلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اَسْنَدْتُ ظَهْرِيْ وَالْقِبْلَةَ
الَّتِيْ رَضِيْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اسْتَقْبَلْتُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ خَيْرَ مَا اَرْجُوْلَهَا
وَلَا اَدْفَعُ عَنْهَا شَرَّ مَا اَحْذَرُ عَلَيْهَا وَاَصْبَحَتِ الْاُمُوْرُ

بِيَدِكَ فَلَا تُقِيرَ اَفْقَرُ مِنِّي اِنِّي لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ
فَقِيرٌ اَللّٰهُمَّ اَرْدُدْ لِي مِنْكَ بِخَيْرٍ فَاِنَّهُ لَا رَادَّ لِفَضْلِكَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ تُبَدِّلَ اِسْمِي اَوْ تُبَدِّلَ نِعْمَتَكَ
عَنِّي اَللّٰهُمَّ كَرِّمْنِي مِنْكَ بِالتَّقْوٰى وَزَيِّنِّي بِالنِّعَمِ
وَاغْمُرْنِي بِالْعَافِيَةِ وَارْزُقْنِي شُكْرَ الْعَافِيَةِ پھر
مقام جبرئیل پر آوے زیر ناودان اور کہے اسے جو اداۓ کریماۓ
قَرِيْبٌ اَیْ بَعِیْدُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِبَيْتِهٖ
وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ اور جو عورت مبتلا بخون استحاضہ
ہو یعنی اکثر اسی استحاضہ آیا کرتا ہو تو جب اس نہا کو پہنچیگی تو البتہ خدا اسکو اس مرض سے
نجات دیگا پس نزدیک منبر آوی اور آنکھیں اور منہ اپنا رمانہای منبر پر ملے کہ آنکھیں مرض
رمد سی محفوظ رہینگے بعد اسکے قریب منبر کھڑا ہو اور حمد وثنای الٰہی بجالاوی اور حاجت اپنی خدا
سے طلب کرے اور حضرت پر اور آنکی آل اطہار پر صلوات بھیجے جب زیارت
سیدۂ کونین بجالاے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ حَقُّهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ الطَّاهِرَةُ الْمَظْلُوْمَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بعد اسکے کہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمَتِكَ وَابْنَةِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَصِيِّ
نَبِيِّكَ صَلٰوةً تُزْلِفُهَا فَوْقَ زُلْفٰى عِبَادِكَ الْمُكْرَمِيْنَ
مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ پس جو حاجت رکھتا ہو خدا سے
طلب کرے اور جب بقیع مین جاوے تو جامہ اپنے پاک پہنے اور یخضوع

وخشوع متوجہ ہوئے اور غسل زیارت کرے اور رخصت طلب کرے پس
اگر گریان ہوئے تو داخل حرم ہو والا صبر کرے یہانتک کہ اُسے رقت آئے
پس جب داخل حرم ہو تو داہنا پاؤں آگے رکھے اور اپنے تئین ضریح مقدس
تک پہونچاوے اور ضریح کا بوسہ لیوے اور برابر قبر ائمہ کھڑا ہو اور کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّةَ الْهُدٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ التَّقْوٰی
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلْحُجَّةُ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
اَلْقُوَّامُ فِی الْبَرِیَّةِ بِالْقِسْطِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الصَّفْوَةِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ اَهْلَ النَّجْوٰی اَشْهَدُ اَنَّکُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ
فِی ذَاتِ اللّٰهِ وَکُذِّبْتُمْ وَاُسِیْءَ اِلَیْکُمْ فَغَفَرْتُمْ وَاَشْهَدُ اَنَّکُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ
الْمَهْدِیُّوْنَ وَاَنَّ طَاعَتَکُمْ مَفْرُوْضَةٌ وَاَنَّ قَوْلَکُمُ الصِّدْقُ وَاَنَّکُمْ
دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجَابُوْا وَاَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوْا وَاَنَّکُمْ دَعَائِمُ الدِّیْنِ وَ
اَرْکَانُ الْاَرْضِ وَلَمْ تَزَالُوْا بِعَیْنِ اللّٰهِ یَنْسَخُکُمْ فِیْ اَصْلَابِ کُلِّ مُطَهَّرٍ
وَیَنْقُلُکُمْ مِنْ اَرْحَامِ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ تُدَنِّسْکُمُ الْجَاهِلِیَّةُ
الْجَهْلَاءُ وَلَمْ تَشْرَکْ فِیْکُمْ فِتَنُ الْاَهْوَاءِ طِبْتُمْ وَطَابَ
مَنْبَتُکُمْ مَنَّ بِکُمْ عَلَیْنَا دَیَّانُ الدِّیْنِ فَجَعَلَکُمْ فِیْ
بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ
وَجَعَلَ صَلَوَاتِنَا عَلَیْکُمْ رَحْمَةً لَنَا وَکَفَّارَةً
لِذُنُوْبِنَا اِذِ اخْتَارَکُمْ لَنَا وَطَیَّبَ خَلْقَنَا بِکُمْ
وَبِمَا مَنَّ بِهٖ عَلَیْنَا مِنْ وِلَایَتِکُمْ وَکُنَّا عِنْدَهٗ
مُسَلِّمِیْنَ بِفَضْلِکُمْ مُعْتَرِفِیْنَ بِتَصْدِیْقِنَا اِیَّاکُمْ وَ
هٰذَا مَقَامُ مَنْ اَسْرَفَ وَاَخْطَاَ وَاسْتَکَانَ وَاَقَرَّ بِمَا جَنٰی

رَجَاءً بِمَقَامِهِ الْخَلَاصَ وَاَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ
مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكٰى مِنَ الرَّدٰى فَكُوْنُوْا لِیْ شُفَعَاءَ
فَقَدْ وَفَدْتُ اِلَيْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ اَهْلُ الدُّنْيَا
وَاتَّخَذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا يَا مَنْ
هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُوْ وَدَائِمٌ لَا يَلْهُوْ وَمُحِيْطٌ بِكُلِّ شَیْءٍ
لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِیْ وَعَرَّفْتَنِیْ بِمَا اَقَمْتَنِیْ عَلَيْهِ
اِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوْا مَعْرِفَتَهُمْ وَاسْتَخَفُّوْا
بِحَقِّهِمْ وَمَالُوْا اِلٰى سِوَاهُمْ فَكَانَتِ الْمِنَّةُ لَكَ وَمِنْكَ
عَلَیَّ مَعَ اَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِیْ بِهِ فَلَكَ
الْحَمْدُ اِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا مَذْكُوْرًا مَكْتُوْبًا
وَلَا تَحْرِمْنِیْ مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِیْ فِيْمَا دَعَوْتُ
بعد اُسکے داہنا رخسار اپنا قبر پر رکھے اور تضرع و زاری سے
دعا کرے بعد اُسکے اپنے بائین رخسار کو قبر پر رکھے اور حق سبحانہ تعالی
سے سوال کرے کہ حق سبحانہ و تعالی اُن حضرات کو روز قیامت اِس شخص کا
شفیع کرد اسکے پس آٹھ رکعت نماز پڑھے ہر امام کے لیے دو دو رکعت
نماز ہدیہ کرے اور بعد نماز کے دعا ہاے منقول پڑھے ورنہ جو دعا کرے
بہتر ہی اور جب دعا کری تو مومنین کو اپنی دعامین شریک کرلی اور بعد اُسکے
قرآن مجید پڑھے اور ثواب اُسکا ائمہ بقیع علیہم السلام کی ارواح طاہرہ
کو ہدیہ کرے اور یہ خیال کرے کہ اِس ہدیہ کا اِن حضرات سے مجکو نفع حاصل
ہوگا اور اُن حضرات کو مجھ سے کسی قسم کے نفع کی احتیاج نہین ہے
پس جو حاجت کہ ہووے خدا سے طلب کرے انشاء اللہ برآویگی

باب آٹھوان بیان نکاح اور متعہ مین اور اس باب مین پانچ
مطلب ہین مطلب پہلا بیان مین فضائل تزویج کے کتاب
حلیۃ المتقین مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دوست رکھنا
عورتون کا اخلاق انبیا سی ہی اور حضرت نی ارشاد فرمایا کہ مین گمان نہین رکھتا
کہ کسی کا ایمان زیادہ تر ہوا اُس شخص سے کہ جو عورتون سی محبت رکھتا ہی اور حضرت
رسول صلے اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا جو کہ عورت کو اپنے عقد مین لاتا ہی اپنے نصف
دین کی حفاظت کرتا ہی دوسری نصف مین احتیاط کرنا چاہیی اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نی فرمایا کہ مجھی اچھا نہین معلوم ہوتا کہ جو کچھ دنیا اور فیہا مین ہی وہ میرے
پاس ہو حالانکہ مین ایک شب بی عورت بسر کرون پھر ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز کہ خدا
اُس ناکدخدا کی عبادت سی کہ تمام راتون کو نمازین پڑھی اور دنون کو روزہ رکھی
بہتر ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ تین عورتین خدمت حضرت
رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئین ایک نی کہا شوہر میرا گوشت نہین کھاتا دوسرے
نی کہا شوہر میرا خوشبو نہین سونگھتا تیسری نی کہا شوہر میرا عورتون سی نزدیکی نہین
کرتا حضرت باہر تشریف لائی اور غصہ سی ردائے مبارک زمین پر کھینچتے جاتے تھے
بعد اسکے حضرت منبر پر تشریف لیگئے اور حمد وثنای خدا بجا لائی اور فرمایا کہ کسواسطے جماعت
میرے اصحاب کے گوشت نہین کھاتی اور خوشبو نہین لگاتی اور نزدیک عورتون کے
نہین جاتی حالانکہ مین گوشت کھاتا ہون اور خوشبو بھی سونگھتا ہون اور نزدیک
عورتون کے بھی جاتا ہون جو میرے طریقے کا خواہان نہین ہے وہ شخص مجھسے نہین ہے
اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایک عورت خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین حاضر ہوئی اور اُسنے شکایت کی کہ شوہر میرا مجھسے نزدیکی نہین کرتا حضرت نے
فرمایا کہ تو اپنے تئین خوشبو کر تا کہ وہ تیرے پاس آئے اُسنے عرض کی کہ مین نے کوئی خوشبو

نہین چھوڑی ورہر طرح کی خوشبوسی اپنے تئین خوشبو کیا مگر وہ مجھسی دوری کرتا ہی حضرت سنے
فرمایا کہ اگر وہ جانتا کہ تیرے پاس آنے مین کیا ثواب ہی تو وہ تجھہ سے دور نہ
کرتا بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب وہ تیری طرف متوجہ ہوتا ہی تو دو فرشتہ
اسکو گھیر لیتے ہین اور اسکو راہ خدا مین جہاد کرنے کا ثواب ملتا ہی پس جب تجھسے
مجامعت کرتا ہی تو اُسکے گناہ اسطرح گرجاتے ہین جیسے درخت سی پتے گرتے ہین
اور جب غسل کرتا ہی تو گناہون سی پاک ہوجاتا ہی اور کتاب جمال الصالحین مین
منقول ہی کہ جو شخص بسبب خوف پریشانی ترک تزویج کرتا ہی تو گویا وہ شخص نسبت بخدا
بدگمانی رکھتا ہی حالانکہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ اگر پریشان حال ہے ہو تو نکاح کرو
کہ مین تمہین غنی کردونگا اور جو شخص اپنی اقربامین کسی عزیز کا واسطے رضائے خدا اور
صلۂ رحم کے بیاہ کرے تو خدا تاج ملک و پادشاہی اُسکے سر پر رکھیگا اور جو کوئی
کسی غریب کا بیاہ کری تو اُس جماعت مین سی ہوگا کہ جن لوگون پر حق تعالی روز قیامت
نظر رحمت فرمائیگا اور سعادت مرد کی یہہ ہی کہ لڑکی حائض ہونے کی قبل بیاہ دے
اور جو شخص مفارقت زن و شوہر مین کوشش کری تو لعنت و غضب خدا مین گرفتار
اور دوزخ مین معذب ہوگا اور جو کوئی زن و شوہر کی اصلاح مین کوشش
کرے ہزار شہیدون کا اجر پائیگا اور جو اصلاح زن و شوہر مین قدم اُٹھائیگا
اور جو کلمہ کہیگا تو کاتبان اعمال اُسکے لیے ہر قدم اور ہر کلمہ کے عوض مین ایک
برس کی اُس عبادت کا ثواب جسمین دن روزون مین اور شب نمازون مین
بسر کرے لکھینگے اور حدیث صحیح مین حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی
کہ جو شخص حسن و جمال یا زر و مال کے لیے نکاح کرنے کا ارادہ کریگا تو وہ دونون سی
محروم رہیگا اور اگر اصلاح دین کے لیے چاہیگا تو خدا مال و جمال اُسکو عنایت
فرمائیگا اور احادیث حلیۃ المتقین کا حاصل مضمون یہہ ہی کہ حضرت امیر المومنین

علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایسی عورت سی نکاح کرو کہ گندم گون اور فراخ
پیشانی اور سیاہ چشم اور بزرگ سرین اور میانہ قد ہو اور احادیث سی ثابت
ہوتا ہی کہ ایسی عورت اختیار کرو کہ مثل تمہاری ہو اور گردن اُسکی خوشبو ہو
اور گوری ہو اور شوہر کی دوست ہو اور صاحب عفت ہو اور اپنے اقربا مین عزیز ہو
اور اپنے شوہر کے لیے زینت اور اُسکے سامنے اظہار بشاشت کرے اور غیر
مردون سے شرم کرے اور جو کچھہ شوہر اُس سے کہے اُسے سنے اور جو کچھہ
فرمائش کرے اُسے بجالاے اور خلوت مین شوہر جس امر کا طالب ہو اُس سے
انکار نہ کرے اور شوہر سے ایسا نہ لپٹے کہ اُسے جماع کرنے مین تکلیف ہو اور
احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ بدترین عورت تمہاری عورتون مین وہ عورت ہی
کہ اپنی قوم مین ذلیل ہو اور شوہر پر مسلط ہو اور بچے نہ جنے اور کینہ ور ہو
اور اعمال قبیحہ کے پروا نہ کرے اور جب شوہر نہو تو بناؤ کرے اور اپنے تئین
اور مردون کو دکھلانے اور جب شوہر آئے تو اپنے تئین چھپاے اور بات اُسکی
نہ سُنے اور اطاعت اُسکی نہ کرے اور جب شوہر اُس سے خلوت چاہے تو
مثل ناقہ بد کے انکار کرے اور شوہر کا عذر قبول نہ کرے اور اُسکی تقصیر سے
درگذر نہ کرے اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سنت ہی کہ رات کو تزویج
واقع ہو **مطلب ۶ و سائل احکام نکاح دائمی مین** نکاح دو قسم پر ہے
ایک نکاح دائم دوسرا منقطع جسکو متعہ کہتے ہین اور عقد دائم لفظ انکحت
اور تزوجت و دونون سی واقع ہو سکتا ہی لیکن دونون لفظون سی اجرا سے
صیغہ اولیٰ ہی اور لفظ نکاح اور تزویج موافق مشہور متعدی ہی بطرف مفعول ثانی
کلمہ من کی ساتھہ ہوتا ہی لیکن قرآن مجید اور لغت مین متعدی بنفس ہے توسط
حرف جار وارد ہی اور قرآن مین لفظ تزویج متعدی باء کے ساتھہ بھی آیا ہے

کمال رعایت احتیاط یہہ ہی کہ ان سب صورتون مین ہی اجزای صیغہ کرے اگرچہ اقوی یہہ ہی کہ تعدد بنفس یعنی بی واسطہ حرف بلا دغدغہ کافی ہے اور کچھ اشکال اسمین نہین ہے اور اگر عورت بالغہ عاقلہ رشیدہ کا ولی یعنی باپ یا دادا موجود ہو تو اسکو اپنی اختیار سی عقد کرنا محل اختلاف ہے احوط یہہ ہی کہ بی اجازت ولی عقد نہ کرے بلکہ عورت اور ولی دونون کی رضامندی سے عقد واقع ہو اور مخفی نہ رہے کہ عقد نکاح بلکہ اور عقود مین بہی مثل بیع و اجارہ وقوع ایجاب و قبول لفظ ماضی لازم ہی اور ہر عقد مین تقدیم ایجاب احوط ہی اور بشرط امکان عقد نکاح اور متعہ زبان عربی مین ہونا چاہیے اور بغیر عربی بہی حالت عذر مین جب امکان نہ ہو تو جائز ہے پس اگر ایک شخص عربی جانتا ہو تو وہ عربی مین صیغہ جاری کرے اور اگر دوسرا شخص عربی نہین جانتا تو اسی عبارت صیغہ تعلیم کردے اور صیغہ قبول کا فوری کہنا ضروری ہی تا کوئی دوسرا کلام ایجاب و قبول کے درمیان مین نہ آنے اور نہ سکوت طویل چاہیے لیکن تنفس اور سرفہ اور مثل اسکے مضائقہ نہین رکہتا اور قبل تمام ہونے صیغہ ایجاب کے صیغہ قبول کا کہنا شروع نہ کرے اور صیغہ مین قصد انشا لازم ہی بایمعنی کہ تلفظ صیغہ کی تحت سی عقد واقع ہو جاتا ہے اور ضروری ہے کہ جو شخص وکیل ہو اعراب اور مد اور مخارج حروف کو بطور صحیح ادا کرے اور الفاظ غلط نہ کہے اور اگر صیغہ مین ایک حروف بہی عمدًا یا سہوًا غلط کہی کہ معنے مین تغیر ہو جاوے تو عقد باطل ہے اور چاہیے کہ وکیل نابالغ اور بیہوش اور مجنون اور سفیہ اور محرم نہو اور وکیل کرنی مین استعمال اس لفظ کا جو تعیین وکیل پر دلالت کرے کافی ہی خواہ کہے کہ مین سے نے تجھکو وکیل مقرر کیا خواہ کہے تو ہمارا وکیل ہے یا مثل ان الفاظ کے جو چاہے کہے اور الفاظ کا عربی ہونا ضرور نہین ہی اور وکیل صیغہ قبول وکالت زبان پر جاری کرنا لازم نہین ہی فعلیت کافی ہی اور عقد

دائم ہین تعیین مقدار مہر ضرور نہین ہے لیکن مستحب ہے اور اگر تعیین نہ کرین تو مہر مثل
قرار پائیگا اور اگر وقت اجراے صیغہ مہر معین کرین اور مختلف قسم کے سکہ رائج
ہون تو تعیین سکہ بھی کرلین اور وکیل ہونیکے وقت اور نکاح کے
وقت گواہون کی حضوری لازم نہین ہے اور واضح ہو کہ ہند کی عورتین خصوصًا
دیہات مین بسبب افراط شرم تعیین وکیل مین زبان سے اقرار نہین کرتین
پس اگر باکرہ ہون تو سکوت انکا کافی ہوگا اور اگر علم حاصل ہو کہ باکرہ نہین
ہین تو صیغہ فضولی بدون وکالت ہوسکتا ہے پس اگر بعد اجراے صیغہ
رضا واقع ہو اور عورت و مرد کو صیغہ فضولی جاری ہونیکا حال بھی معلوم ہو
تو یہ صیغہ کافی ہوگا اور در صورت عدم رضا بیکار ہوگا اور مستحب ہے کہ قبل
صیغہ پڑھنے کے خطبہ پڑھے اور لا اقل الحمد للہ کہنا کافی ہی اور نکاح کے
خطبے بہت ہین از انجملہ ایک خطبہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِہٖ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِخْلَاصًا لِوَحْدَانِیَّتِہٖ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِہٖ وَعَلَی الْاَصْفِیَاءِ مِنْ
عِتْرَتِہٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ کَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَی الْاَنَامِ
اَنْ اَغْنَاھُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَہٗ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی
مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا
فُقَرَآءَ یُغْنِھِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ اجراے
نکاح کے شقوق بہت ہین کہ ذکر سب صیغون کے شقوق کا موجب تطویل ہی
انمین سے بعض شقوق بیان ہوتے ہین پہلی شق یہہ ہی کہ اگر مرد اور عورت
دونون بالغ ہون تو وکیل عورت کا مرد کے وکیل کے ساتھہ صیغہ جاری کرے
اور اس شق کو چند صورتون سے پڑھنا جائز ہی اگرچہ احوط یہہ ہی کہ سب صیغے [illegible]

پڑہے اور بعض صورتین بقدر کفایت مذکور ہوتی ہین پہلی صورت یہ ہی کہ عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پہر وکیل مرد بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ دوسری صورت وکیل عورت کا کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ وکیل مرد کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ تیسری صورت عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِکَ ھٰذَا عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ ھٰذَا عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ چوتھی صورت عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ نَفْسَ مُوَکِّلَتِیْ وَکَالَةً عَنْھَا وَعَنْ اَبِیْھَا مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پانچوین صورت عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ چھٹی صورت عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَکَ مُوَکِّلَتِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ ساتوین صورت عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنْ مُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ آٹھوین صورت عورت کا وکیل کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ بِمُوَکِّلِکَ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ نوین صورت عورت کا وکیل کہے اَنْکَحْتُ وَزَوَّجْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلَکَ عَلَی

المہر المعلوم مرد کا وکیل کہے قبلت النکاح والتزویج لموکلی علی المہر المعلوم صیغہ فضولی میں بدون وکالت عورت کی طرف کہے انکحت فلانۃ فلانا علی المہر المعلوم مرد کی طرف سے کہے قبلت النکاح لفلان علی المہر المعلوم پھر احتیاطاً عورت کی طرف سے کہے زوجت فلانۃ فلانا علی المہر المعلوم اور مرد کی طرف سے کہے قبلت التزویج لفلان علی المہر المعلوم اور بہتر یہ ہی کہ عورت کی طرف کہے انکحتہا ایاہ علی المہر المعلوم اور مرد کی طرف سے کہے قبلتہ لہ علی المہر المعلوم اور ضمیروں میں منکوحہ وناکح مراد ہونا چاہیے شق دوسری یہ ہی کہ خود عورت اور مرد صیغہ جاری کریں پہلے عورت کہے انکحت نفسی من نفسک علی المہر المعلوم پھر مرد کہے قبلت النکاح لنفسی علی المہر المعلوم تیسری شق یہ ہی کہ وکیل عورت کا خود مرد کے مقابلہ میں صیغہ پڑھے پس وکیل عورت کا کہے انکحت موکلتی منک علی المہر المعلوم اسکے جواب میں مرد کہے قبلت النکاح لنفسی علی المہر المعلوم چوتھی شق یہ ہی کہ عورت اور مرد دونوں نابالغ ہوں اور باذن ولی عقد واقع ہو تو وکیل عورت کے ولی کا کہے انکحت بنت موکلی من ابن موکلک علی المہر المعلوم وکیل مرد کے ولی کا کہے قبلت النکاح لابن موکلی علی المہر المعلوم پانچویں شق یہ ہی کہ اگر عورت نابالغہ اور مرد بالغ ہو تو وکیل عورت کے ولی کا کہے انکحت بنت موکلی موکلک علی المہر المعلوم وکیل مرد کا کہے قبلت النکاح لموکلی علی المہر المعلوم چھٹی شق یہ ہی کہ عورت بالغہ اور مرد نابالغ ہو تو وکیل عورت کا

مرد کے ولی کے وکیل سے کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مِنِ ابْنِ مُوَکِّلِکَ
عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کے ولی کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ
عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ ساتوین شق یہہ ہی کہ اگر کسی مقام مین دو شخص صیغہ
پڑھنے والے ممکن نہون تو ایک شخص دونون کا وکیل ہو پہلے عورت کی وکالت
سے کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَتِیْ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وہی شخص
مرد کی وکالت سی بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَھْرِ
الْمَعْلُوْمِ اور سب صورتون کے صیغون مین تنہا لفظ قَبِلْتُ اور یہی
عَلَی الْمَھْرِ الْمَعْلُوْمِ کے عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ کہنا جائز ہے

مطلب تیسرا بیان متعہ مین متعہ مستحب ہے اور موجب ثواب ہے
اور آیہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ اسکے حلال ہونے پر دلیل قاطع ہی اور کوئی آیت
منسوخ کرنے والی اس آیہ کی نازل نہین ہوئی جیساکہ تفاسیر سے ظاہر ہوتا
اور حلال ہونا متعہ کا سنیون کی کتب سے بھی مثل جمع بین الصحیحین اور مسند احمد
حنبل وغیرہ ثابت ہے چنانچہ صحیح ترمذی مین روایت کی ہی کہ ایک شخص نے اہل شام
مین سے ابن عمر سے حال متعہ پوچھا ابن عمر نے کہا کہ متعہ حلال ہے اُس شخص نے کہا
کہ تمھارے باپ نے منع کیا ہی ابن عمر نے کہا تو بتا کہ اگر میرے باپ نے متعہ کی ممانعت
کی اور پیغمبر خدا نے اسکو حلال کیا تھا تو آیا مین سنت پیغمبر کو ترک کرون اور اپنے باپ کے قول کا
تابع ہون دوسری سند متعہ کی حلال ہونے کی یہہ ہی کہ خود خلیفہ ثانی نے
عمر بن الخطاب نے کہا ہی مُتْعَتَانِ کَانَتَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللہِ وَاَنَا
اُحَرِّمُھُمَا یعنی دو متعہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین حلال
تھی اب مین انکو حرام کرتا ہون اور جلال الدین سیوطی نے تاریخ خلفا باب
فصل وفیات عمر مین لکھا ہی کہ عمر پہلا وہ شخص ہی کہ جسنے ماہ رمضان مین [illegible]

پر بنا مقرر کیا اور پہلا وہ شخص ہی کہ جسنے متعہ کو حرام کیا اِس عبارت سی ثابت ہوتا ہی کہ
آخر عہد ابو بکر تک تراویح نہ تہی اور متعہ حلال تہا کسواسطے کہ اگر عہد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین متعہ حرام ہوگیا ہوتا تو عمر پہلے حرام کرنے والے
نہ ٹہرتے اور تمام عہد ابو بکر اور بعض عہد عمر مین جاری کیونکر رہتا مخفی نرہے
کہ متعہ مین مدت کا معین کرنا کہ اتنے دن یا اتنے مہینے یا اتنے سال کے لیے
متعہ کیا جاتا ہی اور تعیین مہر اور عورت کا مسلم ہونا لازم ہی پس زن کافرہ
وبت پرست ودشمن اہلبیت سی متعہ کرنا حرام ہی اور زن یہودیہ او رنصرانیہ
سی متعہ کرنے مین اختلاف ہی مشہور جواز ہی مگر چاہیے کہ اُسے استعمالِ
شراب وگوشت خوک اور باقی محرمات سے ممانعت کرے اور زنِ فاحشہ
سے متعہ کرنا مکروہ ہی اور باکرہ سے بہی بلا اجازت پدر متعہ نہ کرے اور
صیغہ متعہ لفظ اَنْکَحْتُ یا زَوَّجْتُ یا مَتَّعْتُ سے منعقد ہوتا ہے
پس اگر مرد وزن خود صیغہ پڑہین تو عورت کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسِیْ فِی
الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُوْمِ مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ
لِنَفْسِیْ اور اگر دونون طرف وکیل ہون تو عورت کا وکیل کہے مَتَّعْتُ
نَفْسَ مُوَكِّلَتِیْ مِنْ مُوَكِّلِكَ فِی الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ بِالْمَبْلَغِ
الْمَعْلُوْمِ اور مرد کا وکیل کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِیْ اور اگر عورت کی
طرف وکیل ہو اور مرد اصالۃً پڑہی عورت کا وکیل کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسَ مُوَكِّلَتِیْ فِی الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ
عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ مرد کہی قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور اگر مرد
اور عورت دونون کی طرف سی ایک ہی شخص وکیل ہو تو وہ شخص عورت
کی طرف سی مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِیْ مُوَكِّلِیْ فِی الْمُدَّةِ الْمَعْلُوْمَةِ
عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ کہے پہر خود بوکالت مرد کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ

مطلب چوتھا نکاح کنیز مین مخفی نہ رہے کہ غیر کی کنیز نکاح سے حلال ہوتی ہی اور نکاح مین ایجاب قبول اور اجازت مالک کنیز شرط ہی و اذن مالک کنیز نص قرآن سے ثابت ہی اور جس عورت کا شوہر مرد آزاد ہو اسے چاہیے کہ دو کنیزون سی زیادہ خدمت مین نہ رکھے اور اگر شوہر غلام ہو تو چار کنیز عان سی زیادہ نہ رکھے اور بعض علما فرماتے ہین کہ لونڈی سے نکاح جائز نہین مگر اُس صورت مین جائز ہو جائیگا کہ زن آزاد میسر نہو اور بسبب ترک جماع خوف وقوع زنا ہو لیکن چاہیے کہ ایک لونڈی سے زیادہ عقد نہ کرے اور جس کنیز کو خرید کرے وہ بلا نکاح حلال ہی عدد کی بھی تعیین ضرور نہین ہی جسقدر چاہی لونڈیان خریدے اور اون سے جماع کرے جائز ہوگا **بیان تحلیل کنیز کا** تحلیل مالک کنیز اُس شخص پر کہ جسے مالک حلال کر دے حلال ہو جائیگی اور صیغہ تحلیل یہ ہی کہ مالک کنیز اُس شخص سے کہ جسپہ حلال کرتا ہی یہ کہی اَحْلَلْتُ لَکَ وَطْیَ اَمَتِيْ هٰذِهٖ یعنی حلال کیا مین نے تیرے لیے جماع کرنا اس لونڈی سے اور وہ شخص جواب مین کہے قَبِلْتُ اور شرط تحلیل یہ ہی کہ جو شخص تحلیل کرے وہ عاقل بالغ ہو دیوانہ اور لڑکا اور مست اور سوتا اور بیہوش نہو اور وہ شخص کہ جسکو تحلیل کرے وہ کافر نہو اور اس قسم مین تعیین مدت بھی شرط نہین ہی اور اگر مالک نے مساس کرنا یا خدمت لینا حلال کیا ہی تو جماع کرنا جائز نہوگا اور اگر جماع کرنا حلال کیا ہی تو بوسہ و مساس بھی حلال ہی لیکن خدمت لینا حلال نہین

مطلب پانچوان مسائل متفرقہ نکاح و متعہ مین جاننا چاہیے کہ اگر نفس اُس شخص کا اس مرتبہ پر مشتاق ہو کہ اگر نکاح نہ کرے تو زنا واقع ہونے کا خوف ہو تو اس صورت مین نکاح واجب ہو جائیگا اور اگر خوف زنا نہو اور مہر و نفقہ پر قادر ہو تو سنت ہوگا اور مرد آزاد کو چاہیے کہ

زیادہ نکاح دائمی کرنا حرام ہی اور متعہ کے لیے عدد معین نہین ہی اور اگر
کنیز سے نکاح کرے تو دو کنیز سے زیادہ نکاح کرنا حرام ہی اور کافرہ سے بھی
نکاح حرام ہی اور زن مومنہ کا مرد سنی سے بھی بنا بر قول احوط نکاح حرام ہی اور
احتیاط ترک نہونے باے **مسائل متفرقہ** مرد کو زن نامحرم کا دیکھنا
اور عورت کو مرد اجنبی کا دیکھنا دونون حرام ہین اور مرد کو اپنے بدن کا
چھپانا باستثناے عورتین واجب نہین ہے اور عورت کو اپنا بدن چھپانا
واجب ہی اور نگاہ کرنا زن نامحرم کے منہ اور ہاتھ پر اگر بقصد لذت ہو یا خوف
فتنہ رکھتا ہو تو حرام ہی اور اگر نظر ان دونون امرون سی خالی ہو تو اسمین اختلاف
ہی احتیاط ترک مین ہی اور جو لڑکی تمیز دار ہو گئی ہو اسی بھی بنا بر احتیاط نہ دیکھنا
چاہیے **مسئلہ** نکاح دائم مین شوہر پر نفقہ اور کپڑا اور مکان سکونت
دینا واجب ہے بشرطیکہ قدرت رکھتا ہو اور زوجہ بھی اطاعت کرے اور اگر باوجود
قدرت شوہر نفقہ واجب نہ دیگا تو زوجہ کا قرضدار رہیگا اور اگر زوجہ اُن
امور مین کہ جن مین شوہر کی فرمان برداری لازم ہی اطاعت نہ کریگی تو شوہر
پر سے نفقہ ساقط ہو جائیگا مگر جسوقت سے زوجہ اطاعت مین مصروف
ہوگی اُسوقت سی پھر نفقہ لازم ہو جائیگا اور متعہ مین نفقہ واجب نہین ہے
مسئلہ نکاح دائم مین زن و شوہر ایک دوسرے کی وارث ہوتی ہین اور
متعہ مین جانبین کو ترکہ نہ ملیگا **مسئلہ** اگر مرد زن آزاد رکھتا ہو تو چار شبون مین
ایک ایک شب ہر ایک کی پاس رہنا چاہیے اور باقی کے دو شبون مین
مرد کو اختیار ہی جہان چاہی رہی اسی طرح اگر دو عورتون سی زیادہ ہون پس
اگر چار عورتین رکھتا ہو تو ہر شب ایک کے پاس رہنا چاہیے اور اگر عورت اطاعت
نکرے تو یہ حق بھی ساقط ہو جائیگا **مسئلہ** اگر عورت بلا اذن شوہر گھر سے

ناشزہ ہو جائے یا شوہر کو بلا عذر مانع مقاربت ہو تو نفقہ وغیرہ سے محروم
ہو جائیگی مگر مطالبہ مہر کر سکتی ہے مسئلہ ترک مجامعت منکوحہ دائمیہ
چار مہینے سے زیادہ جائز نہیں ہے **مطلب چھٹا بیان میں**
اُن عورتوں کی جو مردوں پر حرام ہیں اور نکاح اُنکے ساتھ
صحیح نہیں ہے یہہ کئی قسم پر ہیں قسم اول محرمات نسبی وہ سات ہیں
پہلے ماں اور ماں کی ماں یعنی نانی اور باپ کی ماں یعنے دادی جہاں تک
یہہ سلسلہ باقی رہی دوسرے بیٹی اور اولاد اُسکے جہانتک سلسلہ منقطع
نہو تیسرے بہن پدری ہو یا مادری ہو یا عینی ہو یعنی ماں باپ ایک ہو
یا ایک باپ ہو دو مائیں ہوں یا ایک ماں ہو دو باپ ہوں چوتھے
بھائی کی اولاد خواہ بیٹی ہو یا نواسی ہو یا پوتی ہو پانچویں بہن کی بیٹی اور
کل اولاد اُسکے چھٹے عمہ یعنے پھوپی خواہ اپنی ہو یا ماں کی یا باپ کی ہو
ساتویں خالہ اپنی ہو یا ماں باپ کی ہو قسم دوسرے محرمات
رضاعی یعنی جو بسبب دودہ پلانے کے حرام ہو جائیں اگر کوئی عورت
کسی لڑکی کو بشرائط دودہ پلاوے تو وہ اُس لڑکی کے مثل ماں کے ہوتی ہے اور
شوہر اُسکا پدر رضاعی ہوتا ہے اور فرزندان صلبی اور رضاعی شوہر مرضعہ
کے بھائی اور بہن اُس شخص کی ہوتی ہیں اور اسی طرح فرزندان نسبی مرضعہ
بھی بھائی بہن اس رضیع کی ہوتی ہیں اور بھائی و بہن پدر رضاعی کی
چچا و پھوپی اس طفل کے اور بھائی بہن مرضعہ کی ماموں اور خالہ اس
طفل کے ہوتے ہیں یہہ سب احکام اُسوقت میں ہیں کہ سب شرائط دودہ
پلانے کے پائیں جائیں اور وہ چند شرطیں ہیں ایک یہہ کہ مرضعہ
اور طفل حال حیات میں دودہ پیے دوسرے یہہ کہ دودہ پستان

پیا ہو پس اگر دودہ کسی ظرف مین دوہ کر لڑکے کو پلاوے تو رضاع کا اطلاق نہوگا **تیسری** شیر خالص
پئے اگر لڑکے کے منہ مین کوئی چیز مثل شکر وغیرہ ہو اور دودہ اوسمین ملکر شکم طفل مین جائے تو بھی
رضاع صادق نہ آئیگا **چوتھی** دودہ اوس عورت کا لڑکا ہونے کے وجہ سے ہو پس اگر بغیر حمل
دودہ اوترا ہو تو بھی صدق رضاع نہوگا **پانچوین** یہہ کہ دودہ عورت کا نکاح صحیح سے ہو
پس اگر منہ زنا سے دودہ حاصل ہوا ہو تو بھی رضاع نہوگا **چھٹی** یہہ کہ لڑکا اسقدر دودہ پئے کہ استخوان
اوسکے اوس دودہ سے سخت ہوجائین اور اوس دودہ سے گوشت پیدا ہو یا یہہ کہ بنابر قول اقوی
ایک شب و روز یا دس مرتبہ متوالی دودہ پئے اور قول مشہور یہ ہی کہ پندرہ مرتبہ متوالی پئے پس
اگر اس مقدار سابق الذکر سے کم پئے تو بھی صدق رضاع نہوگا اور دس مرتبہ یا پندرہ مرتبہ پینے سے
مراد یہہ ہی کہ بچہ ہر مرتبہ سیر ہو کر پئے کہ خود سے چھوڑ دے اور متوالی سے مراد یہہ ہی کہ کسی اور عورت
نے اس اثنا مین دودہ نہ پلایا ہو **ساتوین** یہہ کہ جو لڑکا دودہ پئے وہ دو برس سے زیادہ کا نہو اور
بعض علمانے فرمایا ہی کہ دودہ پلانیوالی کا لڑکا دو برس کا نہو **آٹھوین** یہہ کہ اگر ایک عورت دو لڑکونکو
دودہ پلاوے تو شرط یہہ ہی کہ وہ دودہ ایک ہی شوہر کا ہو پس اگر ایک لڑکے کو دس مرتبہ مثلاً
دودہ پلائی اور دوسری لڑکے کو بھی دس مرتبہ پلاوے مگر دونون دودہ دو شوہرون سے حاصل
ہوئی ہون تو حکم رضاع صادق نہ آئیگا اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ حکم رضاع ہو جاوے گا
تیسری قسم محرمات مصاہرت ہین یعنی وہ عورتین کہ جو بسبب قرابت زوجیت حرام
ہوجاتے ہین اونمین سے **پہلی** ساس ہی یعنی زوجہ کی مان اور علاوہ اسکے جو درجہ اعلی مین
حکم مادر مین ہو یعنی مثلاً زوجہ کی دادی یا نانی **دوسری** زوجہ مدخولہ کے بیٹے اور جو اولاد
زوجہ مدخولہ کی ہو مثل پوتی اور نواسی کے اور اگر کسی عورت سے عقد کیا ہو اور نوبت
دخول کی نہ آئی ہو تو ہو سکتا ہی کہ اوسکو چھوڑ کر اوسکی دختر سے عقد کرے **تیسری** زوجہ پدر
پس جس عورت سے باپ نے یا کسی نے سلسلۂ اجداد سے عقد کیا ہو یا اونکی کنیز مدخولہ ہا ہو
وہ بیٹے پر حرام ہی اور اسیطرح زوجہ پدر رضاعی بھی حرام ہی **چوتھی** زوجہ فرزند اور جو سلسلہ

اولاد مین ہو زوجہ یا کنیز مدخول بہا نکی بیٹیان حرام ہو جاتی ہین مسئلہ زوجہ کی بہن حرام مطلق نہین ہی
بلکہ جمع دونو بہنون مین حرام ہی اگر ایک بہن کو طلاق دے یا وہ مرجائے تو دوسری بہن سے
عقد صحیح ہی اور اگر زوجہ کی حیات مین اوسکی بھتیجی یا بھانجی سے عقد کرے تو اجازت زوجہ درکار
ہوگی اور بلا اجازت زوجہ عقد صحیح نہوگا تفسیر تیسری وہ عورتین ہین جو بسبب طلاق وزنا وغیرہ
حرام ہو جاتی ہین یہ بہی متعدد ہین پہلی وہ عورت جو شوہر رکہتی ہو یا عدہ شوہر مین ہو
اوس سے کوئی شخص زنا کرے تو وہ حرام ابدی ہو جاتی ہی پہر اوسکے ساتھہ عقد نہین ہو سکتا
ہان اگر بی شوہر عورت سے زنا واقع ہو تو باہم عقد ہو سکتا ہی دوسری وہ عورت جسکو
شوہر نے طلاق رجعی دیا ہو اور عدہ باقی ہو اور عدہ کے اندر کوئی شخص اوس سے نکاح کرے تو وہ بہی
حرام موبد ہو جاتی ہی اگرچہ دخول بہی نکیا ہو بشرطیکہ جانتا ہو کہ شرع مین یہہ امر حرام ہی اور اگر
نادانستہ نکاح کیا ہی تو فقط عقد کرنے سے حرام نہوگی بلکہ بشرط دخول حرام موبد ہو جائیگی تیسری
وہ عورت جسکی کوئی شخص حالت احرام حج مین عقد کرے حالانکہ صورت مسئلہ سے واقف ہو اور
اگر جاہل مسئلہ ہو اور نادانی سے عقد کرے اور دخول کی نوبت نہ آئے ہو تو عقد باطل ہوگا اور وہ
عورت حرام ابدی نہوگی چوتھی وہ عورت کہ شوہر نے اوسکے ساتھہ لعان کیا ہو اور لعان اسکو
کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کی نسبت زنا کی نسبت کرے اور گواہ نہون کہ اوس زنا کو
ثابت کر سکے تو حاکم شرع اون زن وشوہر کو حکم فرماتا ہی کہ ایک دوسرے پر لعنت کرے اور
طریقہ اسکا بحث لعان مین بیان ہوگا پانچوین جو عورت کہ گونگی یا بہری ہو اور شوہر
اوس سے کہے کہ تو نے زنا کیا وہ عورت بمجرد اس کہنے کے حرام موبد ہو جاتی ہی چہٹی یہہ کہ اگر کوئی
کسی شخص سے معاذ اللہ لواطہ کرے تو مان اور بہن اور بیٹی مفعول کی اس شخص فاعل پر حرام
موبد ہو جاتی ہین ساتوین وہ عورت جسکو شوہر نے نو مرتبہ طلاق دیا ہو اور تفصیل اسکی
بحث طلاق مین بیان ہوگی آٹھوین وہ لڑکی کہ سن اوسکا نو برس سے کم ہو پس جب تک
نو برس تمام نہون مقاربت اوس سے شوہر کو حرام ہے اگر مقاربت کریگا اور مخرج حیض ودبر

مخرج بول اور دوسرے کا ایک ہوجائیگا یا مخرج بول غایط ایک ہوجاوے تو حرام موبد ہوجائیگی
نوین اگر کوئی معاذ اللہ پھوپی یا خالہ سے زنا کا مرتکب ہو تو بیٹی اوسکی حرام ہوجاتی ہے

باب نوان بیان طلاق مین

واضح ہو کہ طلاق دینا بالغ و عاقل کا بقصد و اختیار بلا جبر و اکراہ صحیح ہے پس اگر کوئی جبر کرے اور یہ شخص بسبب خوف و ضرر طلاق دے تو یہ طلاق شرعی نہین ہے اور چاہیے کہ صیغۂ طلاق دو عادلون کے سامنے مجلس واحد مین خود یا وکیل اوسکا واقع کرے اور دونون عادل مجلس واحد مین متوجہ ہو کر سنین اور دونون سامع ہون پس اگر غصہ مین یا بیہوشی مین یا بغیر قصد کے یا موجودگی مین ایک عادل کی یا ایک مجلس مین ایک عادل کے سامنے اور دوسری مجلس مین دوسرے عادل کے سامنے یا فقط عورتون کے سامنے طلاق واقع ہو تو وہ طلاق صحیح نہوگا اور جس عورت کو طلاق دی چاہیے کہ اوس عورت کو معین مشخص کردے اور وہ اوسکی زوجہ دائمی ہو اور حیض و نفاس سے پاک ہو اور پاک ہونیکی شرط اوس صورت مین ہے کہ وہ زوجہ مدخولہ ہو اور شوہر اوسکا اوس شہر مین حاضر ہو اور یہہ ہی شرط ہے کہ جس طہر مین طلاق دی اوس طہر مین اوس سے مقاربت نکی ہو اور اگر مقاربت کی ہو تو جبتک حیض نہ آئے اور وہ پھر پاک نہو طلاق دینا صحیح نہین ہے اور اسیطرح اگر زن منکوحہ مدخولہ کو ایام حیض مین یا نفاس مین طلاق دے اور اوسی شہر مین شوہر حاضر ہو تو یہ بھی طلاق صحیح نہین ہے اور اگر پے در پے تین مرتبہ طلاق دے کہ اوسکے درمیان مین رجوع نکی ہو تو علماء امامیہ کے نزدیک ایک طلاق ہوگا اور موافق مذہب اہل خلاف تین طلاق ہونگی اور حقیقت مین یہہ طلاق بدعت ہے اور اگر غیر مدخولہ ہو یا شوہر غایب ہو کہ حال طہر و حیض سے واقف نہو سکے تو طلاق صحیح ہے اگرچہ ایام حیض و نفاس مین واقع ہو اور آزاد کرنا مملوکہ کا یا بیع کرنا یا ہبہ کرنا یا تحلیل کرنا زن مملوکہ کا اور تمام ہونا مدت متعہ کا یا تحلیل کا یا بخشدینا بقیہ مدت کا زن متعتع بہا مین بجا طلاق کی ہے اور صیغہ طلاق یہہ ہے کہ زوجتی زینب طالق یا ہذہ طالق یا انت طالق یا زوجتی طالق بشرطیکہ زوجہ ایک ہی ہو اور اشتباہ واقع نہو سکے والا جو لفظ تعین پر دلالت کرے

اُسکو کہے اور اگر کسی کا وکیل ہو تو اسطرح کہے زوجۃ موکلی ہذہ طالق اور چاہیے کہ صیغۂ طلاق
انہیں صیغہاے مذکورہ سے واقع کرے اور تا مقدور عربیت سے عدول نکرے اور باوجود قدرت زبان
ہی سے کہے تحریر و اشارہ کافی نہوگا اور چاہیے کہ لفظ صریح سے طلاق دے پس اگر کہے زوجتی طلاق
یا من المطلقات تو ان الفاظ سے کہنا صحیح نہیں ہے اور اسیطرح اگر راسک طالق یا صدرک
طالق یا نصفک طالق یا ربعک طالق کہے تو بھی طلاق باطل ہے اور معلوم ہو کہ طلاق کی دو قسمیں ہیں
قسم اول طلاق بدعت یعنے وہ طلاق کہ جو شرع میں روا نہیں ہے وہ تین طلاق ہیں پہلی یہ کہ
شوہر حاضر ہو اور عورت مدخولہ کو حیض میں یا نفاس میں طلاق دے یا سفر میں گیا ہو اور اتنا
زمانہ نگذرا ہو کہ عورت طہر مواقعت سے نکلے ہو اور دوسرے طہر میں داخل ہوئی ہو تو اس
صورت میں زن حائض کو طلاق دینا بدعت میں داخل ہے دوسرے عورت کا اُس طہر
میں طلاق دینا کہ جس طہر میں دخول کیا ہو تیسرے برابر تین طلاق دینا یعنے اس طرح سے کہ
بیچ میں رجوع نکی ہو اور محقق نے یہ تینوں صورتیں طلاق کی علی الاطلاق باطل کہے ہیں لیکن
آخر کی صورت کی مطلقا باطل ہونے میں تامل ہے قسم دوم طلاق سنت بمعنی عام یعنی وہ طلاق
کہ مذہب شیعہ میں جائز ہے اوسکی دو قسمیں ہیں بائن اور رجعی بائن وہ طلاق ہے کہ جسمیں ابتدائ
رجعت نہو اور وہ پانچ عورتیں ہیں ایک زن غیر مدخولہ دوسرے وہ عورت کہ جو سن یاس کو
پہونچی ہو یعنے حیض کے دیکھنے سے مایوس ہوگئی ہو اور سن یاس زن قریشی و نبطی میں ساٹھ
برس کے بعد اور غیر قریشی و نبطی میں پچاس برس کے بعد ہوتا ہے تیسرے وہ لڑکی کہ سن حیض کو
نہ پہونچی ہو چوتھی زن مختلعہ یا مباراۃ یعنی جو عورت کچھ دیکر اپنے شوہر سے طلاق لے پس جب تک کہ
وہ عورت اوس چیز کو نہ پھیرے شوہر رجوع نہیں کر سکتا پانچویں زن مطلقہ کہ جسکو طلاق دیکر رجوع کی ہو
اور پھر دوسری مرتبہ طلاق دیکر رجوع کی ہو پس اگر تیسری مرتبہ طلاق دیگا تو وہ زوجہ حرام ہو جاویگی
جب تک کہ ایک شوہر اور نہ کرے اس شخص پر حلال نہوگی اور اس دوسرے شوہر کو محلل کہتے ہیں خواہ
وہ شوہر آزاد ہو خواہ بندہ مگر محلل میں نکاح دائمی اور مقاربت دونوں شرط ہیں پس جب شوہر

ثانی بلا جبر و اکراہ بشرایط معتبرہ اوسکو طلاق دے اور عدہ طلاق گذر جاوے تب شوہر اول وہی نکاح
کر سکتا ہی اور طلاق رجعی وہ ہی کہ جسمین شرعاً رجوع کر سکتا ہو خواہ رجوع کرے خواہ نکرے پس
اگر زن مختلعہ نے جو کچھ خلع مین دیا تھا پھیر لیا تو وہ طلاق رجعی کہلائیگا اسواسطے کہ اب مرد پھر
رجوع کر سکتا ہی اور یہہ بائن بھی ہو سکتا ہی اسواسطے کہ شوہر ابتدائً رجوع نہین کر سکتا تھا اور طلاق
رجعی کی بہت اقسام ہین ازانجملہ ایک طلاق عدّی ہی یعنی وہ طلاق کہ جسمین شوہر اثنای عدّہ
مین رجوع اور وطی کرے پھر جسوقت چاہی بشرایط معتبرہ طلاق دیدی دوسرے طلاق سنت یعنی
خاص اور وہ یہہ ہی کہ عدہ مین رجوع نکرے بلکہ بعد از عدّہ عقد جدید کرے تیسری قسم یہہ ہی
کہ بشرائط معتبرہ طلاق دے اور اثنای عدہ مین رجعت اور مقاربت کرے پھر طہر موافقت سے
نکلنے کے بعد طلاق دی پھر رجوع اور مباشرت کرے پھر دوسری طہر مین طلاق دے پس وہ زوجہ حرام
ہو جائیگی اور احتیاج محلل کی ہوگی اور بعد محلل کے اگر شوہر اول عقد کرے اور بطور سابق تین مرتبہ
نوبت طلاق کی آئے تو پھر تیسری مرتبہ محلل کی حاجت ہوگی اور بعد طلاق دینے محلل کے اسیطرح پھر
شوہر اول تین طلاق دی تو وہ عورت حرام موبد ہو جائیگی اور اس قسم کو محقق نے شرایع مین
طلاق عدی فرمایا ہی اور جسوقت عورت کو بشرایط مذکورہ طلاق رجعی دیا جاوے اور وہ عورت
علاوہ ان عورتون کے ہو کہ جو طلاق بائن مین مذکور ہوے ہین تو اثنای عدہ مین رجوع کر سکتا
ہی اور جب تک وہ عورت عدہ تمام نکرے حکم زوجیت مین ہی یعنی مستحق نان و نفقہ کے ہی پس اگر
اثنای عدہ سے مین کوئی ان دونون مین مرجاوے تو باہمدیگر ایک دوسرے کا وارث ہوگا اور رجوع
اوسے کہتے ہین کہ شوہر اثنای عدہ مین اوسے کہے راجعتک یا کہے کہ مین نے طلاق نہین دیا یا اوسے
مقاربت کرے یا بوسہ لے یا شہوت سے مس کرے اور رجوع کرنا ایسے وقت مین کہ مقاربت اوس سے
حرام ہو درست ہی مثل اسکے کہ زوجہ مطلقہ حائض ہو یا احرام مین ہو اور جسطرح آگاہ کرنا زوجہ کا
طلاق دینے مین ضرور نہین ہی اسیطرح رجوع مین بھی اطلاع ضرور نہین ہی پس اگر زوجہ غائبہ
کو طلاق دی اور عدہ مین رجوع کرے تو درست ہی اور گواہ کرنا رجوع مین ضرور نہین ہی بلکہ مستحب ہی

اور زوجہ کو بد رنجگی اور حالت مرض مین طلاق دینا مکروہ ہی اور اگر مریض اپنی زوجہ کو طلاق دی
خواہ وہ طلاق رجعی ہو یا بائن تو زوجہ اوسکی ایک سال تک اوسکی وارث ہوگی مگر یہہ کہ اثنا ے
سال مین اوسنی دوسرا شوہر کر لیا ہو یا زوج اچھا ہو گیا ہو تو پہر وارث نرہیگی اور جسوقت زوجہ کے
بد زبانی سے دلمین کھٹکا ہو یا ادا ے حقوق سے اوسکے عاجز ہو یا آپسمین ایسی نزاع ہو کہ امید التیام
اور موافقت باقی نرہے تو ایسی وقت مین طلاق دینا مستحب ہی اور اگر ترک وطی کی ایک مدت تک
قسم کہائی یا اظہار کرے تو بعد حکم حاکم شرع طلاق دینا واجب ہی اور جب تک زوجہ عدۂ رجعی مین
ہو تو نان ونفقہ اوسکا اوسکے شوہر پر واجب ہی بشرطیکہ نافرمانی نکرے اور حرام ہی زن مطلقہ
پر کہ جب تک ایام عدہ تمام ہو تو اپنی شوہر کے مکان سے کسی اور مقام پر جاے اور اگر کوئی ضرورت
داعی ہو تو بعد نصف شب کی جاوے اور قبل طلوع صبح چلے آئے اور عدۂ بائن اور عدۂ وفات مین
شب باشی خانہ شوہر مین واجب نہین ہی اور نان ونفقہ بائن کا شوہر پر لازم نہین ہی مگر یہہ کہ حاملہ ہو
پس نفقہ اوسکا واجب ہوگا اور جسطرح مطلقہ خانہ شوہر سی نکل نہین سکتی اوسیطرح شوہر پر بھی واجب ہی
کہ اوسکو گھر سے نہ نکالے مگر یہہ کہ کوئی امر تازہ حادث ہو کہ وہ باعث ملال یا سبب ایذای اہل وعیال ہو

فصل دوسری بیان عدہ مین عدہ اوس مدت کو کہتے ہین کہ عورت کو اوسمین دوسری
شخص سے نکاح کرنا حرام ہی اور عدہ کی دو قسمین ہین ایک عدہ طلاق دوسرا عدہ وفات
پس مخفی نرہے کہ جو عورت آزاد ہو اور مدخولہ شوہر اور صاحب عادت معین ہو تو عدہ طلاق
اوسکا علی الاشہر تین طہر ہین باین تفصیل کہ ایک طہر تو وہ ہی کہ جسمین اسے طلاق دیا گیا ہی اگرچہ
وہ طہر کامل نہو بلکہ بقیہ طہر ہو اور پہلے حیض کے بعد دوسرا طہر شروع ہو اور بعد دوسرے حیض کے
تیسرا طہر ہو اور جب یہہ تیسرا طہر بھی کامل ہو جاے اور بعد اسکے اس عورت کو حیض آ جائے تو عدہ
اوسکا تمام ہو جائیگا خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام اور اگر عورت حائض نہوتی ہو باوجودیکہ
سن یاس تک نہ پہونچی ہو تو عدہ طلاق اوسکا تین مہینہ ہین مثلاً اگر چاند دیکھتی ہی طلاق دی
تو تین مہینوں کا اعتبار کیا جائیگا اور اگر کچھ دن چاند کے گذر گئے تھے تو اوسیقدر تیسرے

چاند مین بھی حساب ملحوظ رہیگا مسئلہ جو عورت کہ یائسہ یا صغیرۃ السن ہو تو بنا بر مشہور اوسکے لئے عدہ نہین ہی اور بنا بر قول سید مرتضی رح اور ابن زہرہ وغیرہ عدہ طلاق ان دونو نکا بھی تین مہینہ ہین اور زوجہ غیر مدخولہ کے لیے بھی عدہ نہین ہی مسئلہ عدہ طلاق زن حاملہ کا زمانہ وضع حمل ہی خواہ لڑکا سالم پیدا ہو خواہ ناقص مسئلہ اگر زن متمتع بہا مدخولہ کی مدت متعہ تمام ہو گئی ہو یا شوہر نے مدت ہبہ کر دی ہو تو اوسکا عدہ دو حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو پینتالیس دن ہین اور اسی طرح کنیز منکوحہ مدخولہ اگر عادت معین رکھتی ہو تو عدہ طلاق اوسکا دو حیض ہین خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام اور بعض روایات سے دو طہر ظاہر ہوتی ہین اور احتیاط اسمین ہی کہ دو حیض کامل کا اعتبار کیا جاے کما فی شرح اللمعۃ اور اگر کنیز حائض نہوتی ہو باوجودیکہ سن حایض رکھتی ہو تو عدہ طلاق اوسکا پینتالیس دن ہین مسئلہ اگر اثناء عدہ مین کنیز آزاد ہو جاے تو مثل زن آزاد کی ایام عدہ کو تمام کریگی

بیان عدہ وفات

یہہ عدہ روز وفات شوہر سے شروع ہوتا ہی اور مدت اسکی زن آزاد کیواسطے چار مہینہ دس دن ہی خواہ منکوحہ دائمی ہو یا متمتع بہا مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ صغیرہ ہو یا کبیرہ یائسہ ہو یا غیر یائسہ عادت معین رکھتی ہو یا غیر معین شوہر اوسکا غلام ہو یا آزاد اور کنیز منکوحہ کا عدہ وفات بنا بر مشہور دو مہینہ پانچ دن ہی اور اگر اُم ولد تھی یعنی اپنے آقا سے صاحب اولاد ہوی اور اوسکا عقد کسی اور سے واقع ہوا اور شوہر مر گیا تو عدہ وفات اوسکا بھی چار مہینہ دس دن ہی اور عدۂ وفات مین بنا بر مشہور ترک زینت واجب ہی یعنے اچھے کپڑے اور رنگین لباس نہ پہنے اور بعض علمانے فرمایا ہی کہ سرمئی رنگ مضایقہ نہین رکھتا اسلیے کہ سرمئی رنگ سے زینت منظور نہین ہوتی اور حق یہ ہی کہ رنگ مین بحث بیکار ہی اور حداد کا مدار زینت پر ہی اور زینت کا حال باختلاف زمان و بلاد مختلف ہوتا ہی اور چاہیے کہ عورت خوشبو بھی نہ لگائے اور اگر بسبب ضعف بصر وغیرہ سرمہ کی حاجت ہو تو سرمہ لگانا جائز ہی پس اگر شب کو لگانے اور صبح کو پوچھ ڈالنے سے ضرورت مرتفع ہو جاے تو ایسا ہی کرے اور اگر دن کے لگانے کی بھی احتیاج ہو تو دن کو بھی بقدر ضرورت

لگا سکتی ہی اور چاہیے کہ مہندی نہ لگائے اور جو چیز کہ عرفاً باعث زینت ہو اوسکو بھی ترک کرے لیکن بالون مین کنگھی کرنا اور مسواک کرنا اور ناخن کاٹنا اور مکانات رفیع اور نفیس مین رہنا اور اچھی فرش پر بیٹھنا حرام نہین ہی اور اسیطرح لڑکون اور خادمونکو آراستہ رکھنا بھی حرام نہین ہی اور اس حکم مین سب ازواج برابر ہین صغیرہ و کبیرہ یائسہ وغیر یائسہ کنیز و حرہ مدخولہ و غیر مدخولہ سبکا ایک حکم ہی لیکن کنیز مملوکہ مین اختلاف ہی اور اگر زوجہ حاملہ ہو خواہ اُسے عقد دائمی ہو یا منقطع کنیز ہو یا آزاد تو عدہ وفات اوسکا ابعد الاجلین ہی یعنے وضع حمل اگر پہلی ہو جائے پس اگر یہہ عورت آزاد ہی تو چار مہینے دس دن تمام کرنیکا انتظار کریگی اور اگر کنیز ہی تو دو مہینہ پانچ دن کا انتظار کریگی اور اگر یہہ مدت وضع حمل سے پہلے گذر جاوے تو وضع حمل کا انتظار کرے کہ بعد وضع حمل عدہ تمام ہوگا مسئلہ جن عورتکا شوہر مفقود الخبر ہو جائے تو اوسکو بہر حال صبر اولی ہی لیکن اگر کوئی نفقہ دینیوالا نہو اور صبر بھی نکر سکے تو حاکم شرع سے اپنا حال بیان کرے اگر حاکم شرع مبسوط الید ہی یعنے قدرت و تسلط رکھتا ہی تو ایسے وقت مین زمان مرافعہ سے چار برس تک انتظار کا حکم دیگا اور اس مدت مین جس جانب وہ گیا تھا یا اگر کوئی جانب معین نہین ہی تو چارون طرف اسکے شوہر کے تلاش کریگا پس اگر خبر صحیح نہ ملیگی تو اوسکے شوہر کی طرف سے طلاق دیگا اور اولی یہ ہی کہ اگر اوسکی شوہر کا ولی موجود ہو تو اوس ولی سے بھی اجازت حاصل کرے اور وہ عورت بنا بر مشہور عدہ وفات رکھیگی اور نان و نفقہ ایام انتظار کا بیت المال سے اوسی ملیگا پس اگر اثنائے عدہ مین شوہر اوسکا آجاوے تو وہ اولی ہی اور اگر بعد انقضائے عدہ آوے تو زوجہ پر شوہر کو اختیار نہین ہی خواہ اوسنے دوسرا شوہر کیا ہو خواہ نہ کیا ہو مسئلہ جب کوئی شخص کسی کنیز کا بطور خرید یا ہبہ یا میراث مالک ہو تو استبرا اوسکا واجب ہی یعنی اوس سے وطی نکرے اور اگر اوس کنیز کو حیض آتا ہو تو اوسکے حیض کا انتظار کرے اور اگر حیض نہ آتا ہو باوجود یکہ سن حیض رکھتی ہو تو پینتالیس دن تک منتظر رہے اور اگر کنیز مالک اول سے حاملہ ہو تو بنا بر قول شہید علیہ الرحمہ اوس سے وطی کرنا حرام ہی اور باقی انواع تمتع مدت استبرا مین مباح اور درست ہین اور اگر دو عادل گواہی دین

کہ مالک اول نے استبرا کیا ہی یا یہہ کہ دوسرا شخص ایام حیض مین مالک ہوا ہی یا وہ کنیز صغیرہ یا یائسہ یا غیر مدخولہ ہو یا مالک اوس کنیز کی عورت ہو تو ایسے وقت مین مالک ثانی سے استبرا ساقط ہے

بیان خلع و مبارات

فصل تیسری بیان خلع و مبارات مین اگر نزاع و بیزاری جانب زوجہ سے ہو اور وہ کچہ بطور فدیہ دیکر شوہر سے طلاق لی تو اوس کو خلع کہتے ہین اور اگر جانبین سے بیزاری ہو اور صیغہ طلاق واقع کیا جاوی تو اوسکو صیغہ مبارات کہتے ہین اور خلع کا صیغہ یہ ہی کہ مرد کہے خَلَعْتُکِ عَلٰی کَذَا یا یہہ کہی کہ اَنْتِ مُخْتَلِعَۃٌ عَلٰی کَذَا اور صیغہ مبارات یہہ ہی بَارَءْتُکِ عَلٰی کَذَا اور کلمہ مختلعہ مین بکسر لام اور فتح لام دونون کا احتمال ہی پس دونون طرح سے کہنا احوط ہی اور لفظ بارات مین بعد را کی ہمزہ ہی اور جسوقت کہ عوض معلوم ہو تو بعد لفظ علی اوس عوض کا ذکر کرے مثلاً اگر عوض مہر ہو تو کہی علی عوض المہر المعلوم اور تا مقدور عربیت ضرور ہی اور وکالت دونون طرف سے اور ایک جانب سے بہی ہو سکتی ہی اور بعد صیغہ خلع ایا صیغہ طلاق بہی واقع کرنا ضرور ہی یا نہین اختلاف ہی احتیاط یہہ ہی کہ صیغہ طلاق بہی واقع ہو پس صیغہ مذکور پر فَاَنْتِ طَالِقٌ اضافہ کرے اور بعد صیغہ مبارات صیغہ طلاق کا واقع کرنا بہی ضرور ہی اور چاہیے کہ کسی شرط پر معلق نکرے مثل ایسکے کہ اگر مسافر سفر سے آئینگے تو تو مختلعہ ہو جائیگی اور جو چیز ایسی ہو کہ مہر مین دینا اوسکا درست ہو تو عورت اوسے فدیہ مین دی سکتی ہی اور جو چیز مہر مین نہین دی جا سکتی تو فدیہ مین بہی اوسکا دینا درست نہین ہی اور حد فدیہ کی مقرر نہین ہی جس مقدار پر تراضی طرفین ہو وہی مقدار فدیہ قرار پائیگی لیکن مبارات مین زیادتی فدیہ مہر سے نہین جائز ہی اور معین و مشخص ہونا فدیہ کا ضرور ہی اور چاہیی کہ شوہر بالغ و عاقل ہو اور بقصد و اختیار خلع و مبارات واقع کری اور جس صورت مین کہ زوجہ مدخولہ غیر یائسہ کو خلع دی اور شوہر حاضر ہو تو بہی یہہ شرط ہی کہ عورت حیض سے نہو بلکہ جس طہر مین مباشرت کی تہی اوس طہر سے نکل کے دوسرے طہر مین داخل ہوے ہو جیسا کہ بیان طلاق مین مذکور ہوا اور کنیز مملوکہ اور زن متمع بہا سے خلع اور مبارات درست نہین ہی اور خلع مین کراہت جانب زوجہ ہی اور مبارات مین کراہت طرفین سے ہونا چاہیی پس با وجود

حد فدیہ

النس والتیام اگر خلع یا مبارات واقع کرے تو صحیح نہین ہے اور اس صورت مین فدیہ بھی مملوک زوج کا نہوگا اور زوجہ حاملہ کا خلع درست ہے اور ضرور ہے کہ دو شاہد عادل صیغۂ خلع و مبارات کو سنین اور جب تک عورت اپنی فدیہ کو نہ پھیر لے شوہر رجوع نہین کر سکتا اگرچہ ایام عدہ مین ہو بلکہ احتیاج عقد جدید کی ہے اور اگر درمیان عدہ کے احد ہما مر جاوے تو میراث ان دونو نمین سے ساقط ہے بخلاف طلاق کہ اوسمین زمان عدہ تک توارث فیما بین باقی رہے گا

فصل چوتھی بیان ظہار و ایلا و لعان مین پوشیدہ نرہے کہ ظہار اوسے کہتے ہین کہ شوہر اپنے زوجہ کو اپنی مان کی پشت سے تشبیہ دے اور زوجہ سے یہ کلمہ کہے کہ اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ تو یہ فعل حرام ہے اور جس صورت مین ایسا کریگا تو جبتک کفارہ ظہار نہ دیگا وہ عورت اس پر حرام رہیگی اور اگر محارم نسبی یا رضاعی کی پشت سے تشبیہ دے مثل بہن اور پھوپھی کے تو اسمین اختلاف ہے مشہور یہہ ہے کہ اس صورت مین بھی ظہار واقع ہوجائیگا اور اگر سوای پشت مادر کے اور کسی عضو سے تشبیہ دے تو اوسمین دو قول ہین صاحب جواہر نے فرمایا ہے کہ اس صورت مین بھی ظہار ہوجائیگا اور زوجہ متمتع بہا اور کنیز مملوکہ سے ظہار واقع ہونے مین اختلاف ہے ایک جماعت علما قائل ہے کہ اگر زوج بالغ و عاقل نے بقصد و اختیار ظہار کیا ہو اور دو گواہ عادل نے مجلس واحد مین سُنا ہو اور ایام حیض مین واقع نہو بلکہ اوس طہر مین واقع ہو کہ جسمین شوہر نے مقاربت نہ کی ہو اور شوہر حاضر بھی ہو اور وہ عورت حائض ہوتی ہو یا سن مین اون عورتون کے ہو کہ جو حائض ہوتی ہین تو ان قیود سے کنیز و متمتع بہا مین بھی ظہار واقع ہوجائیگا اور جس صورت مین ظہار کو کسی شرط پر موقوف کرے تو آیا ظہار واقع ہوجائیگا یا نہین اکثر علما قائل ہین کہ واقع ہوجائیگا اور بہر نو ظہار جس صورت مین کہ ظہار کو معلق کسی شرط پر نکیا ہو اور اگر مشروط کیا ہو تو بعد حصول شرط اوس عورت سے وطی حرام ہوجائیگی اور اگر قبل از کفارہ وطی کرے تو دو کفارہ اوسپر واجب ہوجائینگی اور کفارۂ ظہار ایک بندہ آزاد کرنا ہے اور اگر نہو سکے تو دو مہینے پے درپے روزہ رکھے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو ساٹھہ مسکین کو کھانا کھلاوے **بیان ایلا** اگر قسم کھائے

کہ اپنی زوجہ سے وطی نکرونگا اور اس امر سے اپنی زوجہ کا ضرر مقصود ہو تو اسے ایلا کہتے ہین
اور ایلا مین شرط ہی کہ زوج بالغ و عاقل ہو اور قصد و اختیار رکہتا ہو اور حریت کی شرط نہین ہے
پس مملوک سے بہی ایلا صحیح ہی اور زوجہ مین شرط ہی کہ منکوحہ و مدخولہ ہو پس اپنی کنیز سے اور
زن غیر مدخولہ سے ایلا صحیح نہین ہی اور زن متمتع بہا مین اختلاف ہی مشہور علما مین یہہ ہی کہ متعہ مین
ایلا نہین ہوتا اور زمانہ ایلا کی تین صورتین ہین ایک یہہ ہی کہ کسی طرحکی قید نہو اسطور سے کہ قسم کہا کر کہی کہ تجہسے وطی
نکرونگا دوسرے یہہ کہ قسم کہائے کہ کبہی تجہسے وطی نکرونگا تیسرے یہہ کہ مدت معین کری یعنے اسطرح کہی کہ اتنی مدت تک
وطی نکرونگا پس دونون صورتون مین اول کی ایلا ہوجائیگا اور تیسری صورتین اگر مدت چار مہینہ سے زیادہ ہی تو ایلا
ہوجائیگا اور اگر چار مہینہ ہی یا چار مہینہ سے کم ہی تو نہوگا اور قسم مین یہہ معتبر ہے کہ قسم شرعی ہو
مثل واللہ یا باللہ اور صیغہ ایلا کا مختص زبان عربی مین ہونا ضرور نہین ہی بلکہ جس زبان مین
ترک وطی پر بشرائط مذکورہ قسم کہائے تو ایلا ہوجائیگا اور جسوقت مدت ایلا معین ہو اور اثناے
مدت مین رجوع کرے تو کفارہ دیگا اور اگر بعد مدت کے رجوع کریگا تو کفارہ نہین ہی اور اگر شرائط
ایلا متحقق ہون اور عورت مرافعہ کرے تو حاکم شوہر کو چار مہینہ کی مہلت دیگا کہ اسمین یا کفارہ
دیکر رجوع کرے یا طلاق دے اور اگر انکار کریگا تو حاکم اوسپر تنگی کریگا اور کفارہ ایلا مثل کفارہ
قسم ہی یعنی بندہ آزاد کرنا یا دس مسکینونکو کہانا کہلانا یا دس محتاجونکو لباس پہنانا اور اگر یہہ تینون
امر نہو سکین تو تین روز پے درپے روزہ رکہنا **بیان لعان** اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو تہمت
زنا لگائی اور یہہ کہی کہ مینے خود مشاہدہ کیا ہی اور ارتکاب زنا کی گواہ نہون یا وہ فرزند کہ جو
پیدا ہوا ہی باوجود احتمال اس بات کی کہ شاید وہ فرزند اسی کا ہو مگر یہہ شخص انکار کرے اور شرط ہی
کہ یہہ شخص بالغ و عاقل ہو اور وہ عورت بہی بالغہ عاقلہ منکوحہ دائمی ہو اور مشہور بزنا نہو بلکہ
عفیفہ ہو اور گونگی اور بہری بہی نہو پس حد شرعی ساقط ہونے کے لئی اور لڑکی کو نسب سے خارج
کرنے کے لئی احتیاج لعان کی ہوتی ہی اور وہ عورت بعد لعان اوس شخص پر حرام موبد ہوجائیگی
اور اگر گونگی یا بہری ہوگی تو بمجرد تہمت کی حرام ہوجائیگی اور احتیاج لعان کی نہوگی اور آیا

لعان مین مدخولہ ہونا بھی زوجہ کا شرط ہی یا نہین اسمین تین قول ہین اول یہ ہی کہ
مدخولہ ہونا شرط نہین ہی دوسرا قول یہ ہی کہ مدخولہ ہونا شرط ہی تیسرا قول یہ ہی اگر لعان
بقذف ہو تو غیر مدخولہ سے بھی ہو سکتا ہی اور اگر بسبب انکار ولد ہو تو مدخولہ ہونا زوجہ کا
شرط ہی **کیفیت لعان** حدیث صحیح مین صاحب جواہر الکلام وغیرہ نے ابن بابویہ
علیہ الرحمہ سے اور ابن بابویہ سے اپنی اسناد سے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہی
کہ عباد بصری نے خدمت جناب صادق علیہ السلام مین عرض کی اور مین اُسوقت
حاضر تھا کہ مرد عورت کو لعان کسطرح کرے حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد مسلمان خدمت
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر ہوا اور اُسنے عرض کی کہ ایک شخص اپنے
گھر مین گیا اُسنے دیکھا کہ اُسکی عورت سے ایک شخص ہم بستر ہی ایسی حالت مین یہ شخص کیا کری
حضرت نے اُسکی طرف سے منھہ پھیر لیا وہ شخص چلا گیا اور یہ امر اُسی شخص پر گذرا تھا جناب
صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ان دونون کا حکم جانب خدا سے نازل ہوا پس
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اُس شخص کو بلوایا اور کہا کہ تو نے اپنی عورت کی
ساتھہ کسی مرد کو خود مشاہدہ کیا تھا اُسنے عرض کی کہ ہان حضرت نے فرمایا جا اور اپنی زوجہ کو
لا کہ حکم خدا تیرے اور اُسکے باب مین نازل ہوا ہے وہ شخص گیا اور اپنی زوجہ کو لایا تھہ
نے اُن دونونکو اپنے سامنے کھڑا کیا اور شوہر سے فرمایا کہ چار مرتبہ خدا کو گواہ کر کہ تو اس امر مین
سچا ہے جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ اُسنے ادای شہادت کی پھر حضرت نے
فرمایا کہ ٹھہر اور اُسے پند ونصیحت کی پھر حضرت نے فرمایا پانچوین مرتبہ کہہ کہ لعنت خدا کی
تجھپر اگر تو کاذب ہے اُسنے یہ کہا پھر حضرت نے اُسے مامور فرمایا کہ ہٹ جا اور حضرت نے
عورت سے ارشاد کیا کہ تو چار مرتبہ خدا کو گواہ کر کہ زوج تیرا اس امر مین کاذب ہی حضرت صادق
فرماتے ہین کہ اُسنے یہ کہا پھر حضرت نے اُسے امر بسکوت فرمایا اور نصیحت کی اور
اُسسے ارشاد کیا کہ غضب خدا شدید ہی غضب خدا سے خوف کر پھر فرمایا کہ

پانچوین مرتبہ کہے کہ غضب خدا ہو مجھپر اگر شوہر تیرا سچا ہو اس امر مین کہ جسمین مجکو اوسنے متہم کیا ہی اُسنے یہ کہا پھر حضرت سنے اُن دونون مین افتراق کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ تمنے ایک دوسرے پر لعنت کی اب تم دونون آپسمین کبھی نکاح نہین کر سکتے اور صورت شہادت یہ ہی کہ مرد پہلے کہے اشہد باللہ انّی لمن الصادقین فیما رمیتہا بہ زوجتی من الزنا وغیرہ پھر کہے پانچوین مرتبہ اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ کَانَ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ اور اگر ولد کی بھی نفی کرتا ہے تو اتنی عبارت پانچوین مرتبہ زیادہ کر دی وَاِنَّ ھٰذَا الْوَلَدَ الَّذِیْ وَلَدَتْہُ مِنَ الزِّنَا مَا ھُوَ مِنِّیْ پھر عورت چار مرتبہ کہے اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْکَاذِبِیْنَ فِیْمَا رَمَانِیْ بِهٖ مِنَ الزِّنَا پھر پانچوین مرتبہ کہے اِنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ کَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ اور واجب ہی کہ وقت لعان مرد و عورت دونون یا وہ شخص کہ اُسکی طرف سی منصوب ہی حاکم شرع کے سامنے کھڑا ہو اور صیغہ لعان زبان عربی مین جس ترتیب سی کہ بیان ہوا ہی ادا کرین اور پہلے مرد لعان کرے پھر عورت لعان کرے اور شوہر کو چاہی کہ اگر عورتین متعدد رکھتا ہو تو زوجہ کا نام و نسب معین کرے اور اگر اُسکی طرف اشارہ بھی کرے تو بہتر ہی اور اگر ایک زوجہ ہی تو زوجتی کہنا کافی ہی اور مستحب ہی کہ وقت لعان حاکم شرع پشت بقبلہ بیٹھا ہو تا کہ منھ اِن دونون کا قبلہ کی طرف ہو اور مرد حاکم کے سامنے داہنے طرف او عورت مرد کے داہنے جانب ہو اور اُس مجلس مین اور لوگ بھی ہون تا کہ سنین اور حاکم شرع مرد کو بعد ادای شہادت اور قبل صیغہ لعنت اور عورت کو قبل صیغہ غضب اور بعد شہادت نصیحت کرے پس جس لڑکے کا مرد نے انکار کیا ہی وہ اوسکا وارث نہو گا اور نہ یہ اُسکا وارث ہو گا مگر یہ کہ اگر بعد لعان پھر اقرار کرے تو لڑکا اُسکا وارث ہو گا اور وہ لڑکے کا وارث نہو گا پس اگر مرد اثنار لعان مین اپنے دعوی کی تکذیب کرے یعنی کہے مینے غلط کہا تھا تو حد قذف اُسپر جاری ہو گی اور حد قذف اسّی تازیانہ ہین

اور اگر عورت امتناع کرے تو اُسپر حد زنا جاری ہوگی کہ وہ مشو تازیانہ ہین اور باقی احکام
اسکے کتب مبسوطہ مین مرقوم ہین

باب دسوان کفارات کے بیان مین اکثر مطالب اس مین

کتاب زاد المعاد سے لکھی گئے ہین کہ مطابق احتیاط ہین اس باب مین دو فصلین ہین

فصل پہلی اقسام کفارہ مین ایک قسم کفارات احرام حج وعمرہ کی ہی کہ بیان
اُسکا باب حج مین ہوچکا ہی اور باقی اقسام کفارہ مشولہ ہین اول کفارہ افطار ماہ رمضان ہی
کہ اگر حلال سے روزہ افطار کیا ہی تو ایک روزیکے عوض مین ایک بندہ آزاد کرے
یا دو مہینے برابر روزہ رکھے یا ساٹھہ مسکین کو کہانا کھلاوے اور بعض علما ترتیب کے
قائل ہین یعنی پہلی بندہ آزاد کرنا واجب ہی اگر یہ نہو سکے تو دو مہینہ روزہ رکھے جب یہی نہو سکے
تو ساٹھہ مسکین کو کہانا کھلاوے اور یہ قول احوط ہی اور اگر حرام سی افطار کرے تو
بنابر قول احوط لازم ہی کہ تینون کفارہ دے دوسرے کفارہ افطار روزہ قضاے
ماہ رمضان اگر بعد زوال افطار کرے تو بنابر مشہور دس مسکین کو کہانا دے اگر اس پر
قادر نہو تو تین دن برابر روزہ رکھے تیسرا کفارہ ظہار ہی جیسا کہ بحث ظہار مین بیان ہوا
چوتھی کفارہ ایلا ہی یعنی کوئی شخص قسم کہائے کہ مین اپنی زوجہ سی صحبت نکرونگا کفارہ
اسکا کفارہ قسم ہی جیسا کہ بحث ایلا مین مذکور ہوا پانچوین کفارہ خلاف قسم کرنیکا ہے
کہ ایک بندہ آزاد کرے یا دس مسکین کو طعام دے یا کپڑا پہناوے اور اگر ان تینون
امر وسے عاجز ہو تو تین روزہ رکھے چھٹی کفارہ خلاف نذر کرنیکا ہی اور وہ علی الاشہر
مثل کفارہ روزہ ماہ رمضان ہی ساتوین کفارہ خلاف عہد کرنیکا ہی اور وہ علی
الاشہر مثل کفارہ نذر ہی آٹھوین کفارہ اُس قسم کا ہی کہ جو خدا و رسول اور ائمہ معصومین
علیہم السلام سی بیزاری کی قسم کہائی ایسی قسم کہانا حرام ہی اور کفارہ اس قسم کا یہ ہی کہ دس
مسکین کو کہانا دے اور استغفار کرے اور احوط یہ ہی کہ بہر قسم کفارہ دی خواہ جھوٹا ہو

خواہ سچ ہو خواہ مخالفت اس قسم کی کرے خواہ نکرے نویں اگر عورت کسی مصیبت مین
اپنے بالونکو کاٹے تو قول احوط یہ ہی کہ بندہ آزاد کرے یا دو مہینے پے در پے روزہ رکھے
یا ساٹھ مسکینونکو کھانا دے اور اگر عورت کسی مصیبت مین بالونکو نوچے یا مرد مصیبت
فرزند یا مصیبت زوجہ مین اپنے کپڑے پھاڑے تو کفارہ اُسکا کفارہ قسم ہی دسوین
اگر کوئی مرد اپنی زوجہ منکوحہ یا متعہ یا کنیز کے ساتھ ایام حیض مین جماع کرے تو کفارہ اُسکا
یہ ہی کہ اگر اول حیض مین جماع کیا ہی تو ایک دینار کہ وہ ایک مثقال طلائی سکہ دار ہی
دے اور اگر وسط حیض مین جماع کیا ہی تو نصف دینار اور اگر آخر حیض مین جماع کیا ہی
تو ربع دینار دے اور اگر نصف دینار دے تو احوط ہی اور ایک مثقال بقدر ایکدرہم
اور تین سبع درہم کے ہوتا ہی اور ایک مثقال بحساب اس دیار کے تین ماشہ دو سرخ
تخمیناً ہوتا ہی گیارھوین اگر کوئی شخص بے نماز عشا پڑھے سو رہی اور آدھی رات
گذر جاوے تو کفارہ اُسکا یہ ہی کہ اُسدن روزہ رکھے ہر چند وجوب صوم ثابت نہین
لکن احوط ہی بارھوین اگر کسی مومن کو عمداً قتل کرے تو ایک بندہ
آزاد کرے اور دو مہینے کے روزے پے در پے رکھے اور ساٹھ مسکین کو کھانا دے
تیرھوین اگر کوئی شخص نادانستہ کسی مومن کو قتل کرے اور ارادہ اُسکے قتل کا نرکھتا ہو
مثلاً کسی شخص سے از روے غفلت وہ امر صادر ہو کہ اُسکی وجہ سے کوئی شخص
مرجاے جسطرح کہ معلم تعلیم کے لئے لڑکیلو مارے اور وہ لڑکا مرجاے یا آہو کیطرف
تیر لگاوے اور وہ تیر کسی دوسرے کے لگے اور وہ مرجاے تو کفارہ ان سب امور کا
مثل کفارہ ظہار ہے چودھوین اگر کوئی شخص ایسی عورت سے کہ جو دوسرے کے عدہ مین ہی
نکاح کرے تو فوراً کنارہ کرنا اُس عورت سے واجب ہی اور کفارہ اُسکا یہ ہی کہ
پانچ صاع آٹا صدقہ مین دے پندرھوین یہ کہ اگر کوئی شخص کسی غلام یا لونڈیکو
اُس سے زیادہ کہ جسکا سزاوار تھا مارے تو کفارہ اُسکا یہ ہی کہ اُسکو آزاد کردے

بیان بعض کفارات

مگر آزاد کرنا بعض علما واجب جانتے ہین اور بعض مستحب جانتے ہین سولھوین
اگر کوئی شخص روزہ ماہ مبارک رمضان بیماری مین افطار کرے اور بعد اُسکے
روزہ رکھنے پر قادر ہو اور بغیر کسی عذر کے اُسوقت تک تاخیر کرے کہ دوسرا
ماہ رمضان آجاے تو کفارہ اُسکا یہ ہی کہ عوض مین ہر روزیکے ایک مد یا دو مد طعام دے
اور بعد ماہ رمضان قضا روزہ واجب ہی اور مد کا وزن باب زکوۃ مین مذکور ہوچکا ہے
اور اگر دوسرے رمضان تک بیمار رہے تو قضا ساقط ہی لیکن چاہیے کہ ایک مد یا دو مد
بعوض ہر روزیکے دے **تتمہ نوادر کفارات مین** وہ چند چیزین ہین پہلی
یہ کہ اگر کوئی شخص بادشاہ ظالم سے کسی منصب کو لے تو کفارہ اُسکا یہ ہی کہ برادران کی
حاجتین برلاے دوسرے یہ کہ اگر کوئی شخص بہت ہنسی تو کفارہ اُسکا یہ ہی کہ اَللّٰھُمَّ لَا
تَمْقُتْنِی کہے یعنی خداوندا مجھی دشمن نرکھ تیسرے یہ کہ اگر کسی شخص نے کسیکی غیبت
کی ہو تو کفارہ اُسکا یہ ہی کہ اُس شخص کے لئے استغفار کرے اور تفصیل اس مسئلہ کی بحث
غیبت مین آئیگی انشاء اللہ تعالی چوتھی یہ کہ اگر کوئی شخص نماز کسوف یا خسوف کو
عمداً ترک کرے اور اگر گہن تمام قرص مین لگا ہو تو کفارہ اُسکا یہ ہی کہ جب اس نماز کی
قضا بجالاے تو پہلے غسل کرے پانچوین یہ کہ اگر کوئی شخص اسطرح پر قسم کھائے کہ مجھی
قسم ہی اپنے باپ کے حق کی یا اپنے باپ کی زندگی کی تو کفارہ اوسکا یہ ہی کہ کہے
لا الہ الا اللہ چھٹی کفارۂ مجلس یہ ہی کہ اٹھنے کیوقت سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ
عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ **فصل دوسری**
احکام کیفیات کفارات مین اور وہ پانچ ہین اول کفارہ مین جس بندہ کو
آزاد کرین چاہیے کہ وہ مسلمان ہو بلکہ احوط یہ ہی کہ مؤمن ہو اور طفل کا بھی آزاد کرنا کافی ہی
بشرطیکہ وہ مسلمان کا لڑکا ہو اور کفارہ قتل مین احوط یہ ہی کہ بالغ ہو اور مرد ہو اور سوائے
کفارہ قتل کے عورت کا بھی آزاد کرنا کافی ہی اور یہ بھی ضرور ہی کہ وہ بندہ ایسا عیب

نہ رکھتا ہو کہ جس سے خود بخود آزاد ہو جاتا ہے مثل اسکے کہ اندہا ہو یا زمین گیر ہو دوسری
یہ کہ اگر کفارہ ماہ رمضان مین دو مہینے روزہ رکھے پس اگر ایک مہینا ہلالی اور ایک دن پے در پے
روزے رکھے ہین کہ انیس دن کامل ہوگئی ہون تو کافی ہے بعد اسکے اگر پے در پے نہ رکھیگا
تو احتیاج اعادہ کی نہین ہے مگر احوط ہے کہ باقی روزہ بھی بعد اسکی متصل اور پے در پے رکھے
اور اگر اکتیس روز بغیر کسی عذر کے متصل نہ رکھے ہون تو چاہئے کہ پھر سے شروع کرے
اور اگر کسی عذر کی وجہ سے مانند حیض و نفاس اور بیہوشی اور دیوانگی اور بیماری اور سفر ضروری
درمیان مین روزونکے فصل ہوگیا تو بعد زوال عذر باقی روزہ رکھے اور احتیاج
شروع سے رکھنے کی نہین ہے تیسرے یہ کہ جس مقام مین کھانا کھلانا واجب ہے چاہئے
کہ اُسقدر کھلاوے کہ کھانیوالا سیر ہو جاے اور اگر مسکین کو طعام دے تو لازم ہے کہ ایک مد سے
کم نہو اور دو مُد کا دینا احوط ہے اور طعام کے ساتھ نان خورش مثل گوشت یا دال دینا
اولی ہے چوتھی یہ کہ جس کفارہ مین کپڑا پہنانا واجب ہے اگر عورت کو پہناوے تو احوط
یہ کہ پیراہن اور مقنعہ دے اور اگر مرد کو پہناوے تو پیراہن اور قبا یا پیراہن اور جامہ
یا قبا اور بالاپوش دے پانچوین اگر کوئی شخص بندہ آزاد کرنے مین عاجز ہو
اور روزہ رکھنا شروع کرے اور بعد اسکے بندہ آزاد کرنے پر قادر ہو جاے تو اسوقت مین
بہتر ہے کہ روزہ ترک کرکے بندہ آزاد کرے اور جب کفارہ مین ماہ رمضان کے
دو مہینے کے روزے دینے سے عاجز ہو تو ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے اور اگر اس سے بھی
عاجز ہو تو اٹھارہ دن پے در پے روزہ رکھے اور جب یہ بھی نہو سکے تو بقدر وسعت وطاقت
تصدق کرے اور جب یہ بھی نہوسکے تو استغفر اللہ کہے بقصد تکفیر اور اگر کسی
فرمایا ہے کہ جس شخص پر کسی کفارے یا نذر کی وجہ سے دو مہینے برابر روزے رکھنا
واجب ہون اور وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو
چاہیے کہ اٹھارہ روزے رکھے

اور اگر یہ بھی نہو سکے تو عوض مین ہر روزہ کے ایک مُد مسکین کو طعام دے اور
اگر اسکی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو استغفار کرے اور اشہر اور اقوی یہ ہی کہ جس کفارہ کے
دینے مین عاجز ہو تو استغفار کرے مگر کفارہ ظہار مین جب تک کفارہ نہ دیگا عورت سے
وطی کرنا حلال نہوگا ہر چند عاجز ہو اور اگر عاجز ہی ویسکی بعد استغفار زائل ہوجا تو احوط یہ ہی کہ بعد قدرت کفارہ دیوے

باب گیارھوان گناہان کبائر و صغائر مین اور اس بات مین ایک مقدمہ اور چوبیس فصلین ہین مقدمہ بیان شمار معاصی مین علیین مکان

سعید العلما جناب سید حسین صاحب مرحوم رسالہ گناہان کبیرہ مین لکھتے ہین
کہ معنی کبیرہ مین احادیث و اقوال علما مین اختلاف کثیر ہی بعضی کہتے ہین کبیرہ کا اطلاق
اُس گناہ پر ہی کہ جسکے ارتکاب کی وجہ سے خدا نے قرآن مین وعدہ عذاب کیا ہو
اور بعض کہتی ہین کبیرہ وہ گناہ ہی کہ شارع نے جسکی لئے حد مقرر کی ہو یا وعدہ عذاب
اُسکے لئے ہوا ہو اور بعضی کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہی کہ جسے گناہ کرنے والے کے بی عذابی
دین کی طرف معلوم ہوا اور بعضی کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہے کہ حرام ہونا اوسکا بدلیل قطعی
معلوم ہو اور بعضی کہتے ہین کبیرہ وہ گناہ ہی کہ جسکے ارتکاب کی وجہ سے قرآن
یا احادیث مین وعید شدید ہو اور اسی طرح کبائر کی شمار مین بھی اختلاف کثیر ہے
بعضی سات کہتے ہین بعضی بیس ۲۱ بعضی چونتیس ۳۴ اور بعضی چالیس اور بعضی اسّی تک
شمار کرتے ہین اور مجموع ان سب کا بیاسی ۸۲ گناہ ہوتے ہین منجملہ انکے چھبیس گناہ
قرآن سے ثابت ہین یہ سب اجمالاً لکھی جاتی ہین **بیان اون گناہ کبیرہ کا کہ جو
قرآن سے ثابت ہین** اول شرک بخدا اور یہ سب گناہان کبیرہ سے عظیم تر ہی
اور سب عقائد باطلہ اسکے حکم مین داخل ہین اور ریا بھی ایک قسم شرک کی ہی ۲ کسی
کسی مومن کو ناحق قتل کرنا ۳ زنان شوہردار کو زنا کی نسبت دینا ۴ مال یتیم ظلم وستم سے
کھا جانا ۵ زن شوہر دار سے اور محرمات سے مثل مان اور بہن اور بیٹی کی زنا کرنا بلکہ ہر قسم زنا

۶ جہاد واجب مین معرکہ جہاد سے بھاگ جانا ۷ عقوق والدین اور نافرمانی اونکی اور بعض حدیثون مین یہی سات گناہ کبیرہ وارد ہین اور حصر انھین سات مین ظاہرا محمول تقیہ پر ہی ۸ سود دینا اور لینا مگر کافر سے سود لینا جائز ہی ۹ سحر یعنی جادو ۱۰ جھوٹی قسم کھانا ۱۱ شراب پینا ۱۲ جوا کھیلنا ۱۳ حضرت رسولخدا اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام سے بیعت وعہد کرکے اُس بیعت وعہد کا توڑنا ۱۴ احرام مکہ مین وہ امور کرنا کہ جنھین شارع نے منع کیا ہو مثل شکار وغیرہ ۱۵ رحمت خدا سے ایوس ہونا ۱۶ عذاب خدا سے بیپروائی کرنا اور ناپ تول مین کمی کرنا یعنی خرید و فروخت مین کم دینا اور زیادہ لینا ۱۸ غنا یعنی گانا ۱۹ لواطہ اور عذاب اُسکا شدید ہی ۲۰ وہ مال جو کہ مجاہدین جہاد کرکے لاے ہون اسکا چورانا بلکہ ہر قسم کی چوری کرنا ۲۱ غیبت مؤمنین سوا اُن مقامات کے جو مستثنےٰ ہین ۲۲ اُن فرائض کا ترک کرنا کہ جنکا واجب ہونا قرآن سے ثابت ہی مثل نماز وغیرہ ۲۳ اسراف یعنی بیجا مال کا صرف کرنا ۲۴ دروغ نسبت بخدا و رسول بلکہ ہر قسم کا دروغ ۲۵ مرے ہوے حیوان کا اور سور کے گوشت کا اور اُس حیوان کے گوشت کا بلا ضرورت کھانا کہ جو سوا نام خدا کے ذبح کیا گیا ہو ۲۶ گواہی حق کا چھپانا **بیان اُن گناہون کا** کہ بعض احادیث اور اقوال بعض علماے دین سے کبیرہ ہونا اُن کا ثابت ہوتا ہی ۲۷ مال کو حرام مین صرف کرنا ۲۸ جو شخص دیار کفر سے بلاد اسلام مین آکر مقیم ہوا ہو ایسے شخص کا بلاد اسلام سے پھر دیار کفر مین جاکے رہنا اور دور نہین ہی کہ اس زمانہ مین ایسے شہرون مین مقیم ہونا کہ جسمین کوئی عالم نہو کہ اُسسے مسائل دین دریافت کیے جائین اسی حکم مین شامل ہو ۲۹ گناہان صغیرہ پر اصرار کرنا ۳۰ گناہان صغیرہ کو حقیر سمجھنا اور سبب عفو کے انکو خفیف جانکے ترک کرنا ۳۱ کعبہ معظمہ کو خفیف سمجھنا ۳۲ مسلمانون پر ظلم کرنا ۳۳ لہو و لعب مین مثل دف و طنبور و نای وغیرہ مشغول ہونا — ۳۴ رشوت لینا ۳۵ ظالمونکے ظلم کرنے مین مدد کرنا ۳۶ لوگونکے مال مین چوری کرنا

۳۷ لوگون سی خلاف عهد کرنا ۳۸ قطع رحم یعنی عزیزونسے رعایت نکرنا ۳۹ بتانا یعنی
امور آینده کی بسبب تسخیر جن وغیره خبر دینا ۴۰ اُس سال مین که استطاعت
هو جای بدون عذر حج نکرنا ۴۱ مست کرنیوالی چیز کا پینا اگرچه غیر شراب انگور هو ۴۲
کسی شخص پر بهتان و افترا کرنا ۴۳ مباح پانے کا لوگونکو نه لینے دینا ۴۴ پیشاب سی
احتراز نکرنا ۴۵ ایسا کام کرنا که جسکے سبب سی لوگ اس شخص کے مان اور باپ کو گالی دین
۴۶ ایسی وصیت کرنا که جسمین وارثون کا ضرر هو ۴۷ قضاے خدا سے کراهت رکهنا
اور قضاے الهی شکایت کرنا ۴۸ تقدیرات خدا پر اعتراض کرنا ۴۹ تکبر اور غرور کرنا
۵۰ حسد ۵۱ مومنونسے عداوت کرنا اور اونهین ڈرانا ۵۲ سخن چینی که باعث ضرر هو
۵۳ کسی مؤمن کا ناحق کوئی عضو قطع کرنا ۵۴ حرام مین واسطه هونا ۵۵ بری باتون کا
حکم کرنا اور اچهی باتونسے منع کرنا ۵۶ خلاف وعده کرنا بنا بر قول بعض علما ۵۷ مومنون پر
لعنت کرنا اور اونهین گالیان اور آزار دینا ۵۸ مؤمنون پر گمان بیجا ۵۹ مؤمنون کو
سرزنش بیجا کرنا ۶۰ مومنونکے چهپے هوے عیبون کا تجسس کرنا ۶۱ مومنون کا حقیر
جاننا ۶۲ غلام اور لونڈیکو اُس حدسے که جسکے مستحق هون سزا دینا ۶۳ شارع عام یعنی
مسلمانون کا راسته بند کرنا ۶۴ اپنے عیال کو ضائع کرنا اور اونکی خبرگیری نکرنا ۶۵ امر ناحق مین
حمیت کو دخل دینا ۶۶ امر دین مین بدعت پیدا کرنا ۶۷ امر معروف اور نهی منکر ترک کرنا
یعنی اگر کوئی شخص واجبات کو ترک کرے مثل نماز وغیره تو خلق پر واجب هی که اُسکو کهین
که نماز پڑهے اور اگر نمانے تو اُسپر شدت کرین اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی معصیت کا
مرتکب هو تو اوس معصیت سے منع کرنا بهی واجب هے اور امر دین مین نصیحت سے سکوت
کرنا در آن حالیکه شرائط وجوب پائے جائین گناه کبیره هے ۶۸ مجلس شراب مین بے
ضرورت بیٹهنا ۶۹ اهل بدعت کے ساته همنشینی کرنا ۷۰ جهوٹهی گواهی دینا ۷۱ باوجود
مقدرت حق • دم ندینا ۷۲ فحش زبان پر جاری کرنا ۷۳ دو زبان هونا ۷۴ خون بهانا

۵ ے زکوٰۃ واجب کا نہ دینا ۶ ے داخل نسب اور خارج نسب ہونا یعنی اپنی قوم بدل کے دوسری قوم مین داخل ہونا ۷ ے حرام چیزون کا اور کل نجاستون کا کھانا ۸ ے ماہ رمضان کے روزے نرکھنا ۹ ے مسلمانونکو فریب دینا ۱۰ اپنے شہر کے اور اپنی قوم وقبیلہ کے بدلوگونکو شہر غیر اور محلہ غیر اور قوم غیر کے نیکونسے بہتر جاننا ۱۱ غیبت کا سننا ۱۲ عبادتون مین سمعہ وریا کرنا۔

فصل پہلی سود کھانیکے عقاب مین

واضح ہو کہ سود کھانا اکبر کبائر سے ہی قرآن مین کئی مقام پر حق تعالی ربا کی مذمت فرماتا ہی اور حدیثین مذمت ربا مین کثرت سے وارد ہین چنانچہ کافی مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایک درہم ربا گناہ وعقوبت مین ستر زنا سے زیادہ ہی جو کہ محرم سے واقع ہو مثل مان اور بہن کے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سود کھانیوالا اور کھلانیوالا اور لکھنیوالا اور گواہ سود کا سب برابر ہین اور ایک حدیث مین ان سب پر لفظ لعنت وارد ہی اور دوسرے حدیث معتبر مین سودخوار کے حق مین وارد ہوا ہے امام علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر خدا مجھے قدرت وتمکن دیوے تو مین سودخوار کے سر کو جدا کرون اور مذمت ربا مین احادیث کثیرہ وارد ہین اس سے زیادہ کیا مذمت ہوگی کہ ایک درہم ربا ستر زنا کے برابر ہی جو زنا محرم سے واقع ہو وہتے ہے اور احادیث مذمت کے بہت ہین معاذ اللہ من ذلک اور ربا کے معنی یہ ہین کہ جب کسی جنس کو اسی جنس کی عوض مین بیچے یا قرض دے یا کسی اور معاملہ مین دے اور وہ جنس پیمانہ سے بیچتے ہو یا وزن اسکا کیا جاتا ہو تو جسقدر دیا ہی اس سے زیادہ لینا سود ہی اور جب جنس مختلف ہوجاوے تو پھر زیادتی اور کمی مین اختیار ہے یعنی اگر تولہ بھر چاندی کو دو تولہ سونیکے عوض بیع کرین تو بیع صحیح ہی اور اگر ایک روپیہ کو ایک اشرفی سے معاوضہ کرین تو بھی صحیح ہی مگر جب روپیہ کو بیع کرے یا معاوضہ کرے یا قرض دے تو عوض مین اسکے ایک روپیہ سے زیادہ نہین لے سکتا اگر ایک پیسہ

اور دو پیسہ لے تو دو پیسہ لینا سود ہو جائیگا پس جو چیزین کہ تولنے کی نہون اور پیمانہ سے بھی
اُن کا حساب نہوتا ہو مثل کپڑے اور لباس کے تو اُسمین سود نہین ہی یعنی ایک جامہ کو
دو جامہ سے اور ایک گز کپڑے کو دس گز سے بیع کرنا درست ہے۔

طریقہ معاملہ شرعی

تاکہ سود سے نجات ہو جب ایسے معاملہ کی ضرورت ہی کہ جسمین سود لازم آتا ہی یا قرض لینا
منظور ہی اور قرض دینے والا بے سود نہین دیتا ہی تو چاہئے کہ دو جنس سے معاملہ کرے
مثلاً سو روپیہ سے معاملہ کرتا ہی یا قرض لیتا ہی تو ایک شرقی بند روپیہ کی یا گھنی دس روپیہ کے
باقی روپیہ ہون اور مجموع مقابل سو روپیہ کے ہو جاے اوسکے عوض مین ایک سو دس
یا ایک سو بیس یا جسقدر زیادہ ہو دے سکتا ہی اور لے سکتا ہی یا سو روپیہ
اسطور پر دے یا لے کہ ایک روپیہ کے پیسہ ہون باقی ننانوے روپیہ ہون اسکے
عوض مین ایک سو دس روپیہ لینا اور دینا جائز ہی غرض ایک جانب روپیہ کے ہمراہ
کوئی کپڑا یا رومال یا ٹوپی یا مثل اسکے کوئی شئی اگرچہ کم قیمت ہو اور مجموع کی بیع ہو یا معاملہ
اُس سے واقع ہو تو عوض کے روپیہ مین زیادتی جائز ہی اور دونون طرف سے
دو جنسین ہون تو یہ درست ہی عوام اس حیلہ شرعی کو برا جانتے ہین اور طعن و تشنیع
اس فعل پر کرتے ہین یہ طعن اُنکے اغواے شیطان سے ہی جس امر کو خدا و رسول نے
حرام کیا ہی وہ حرام ہی جسکو حلال کیا ہی وہ حلال ہی اس طعن کا نتیجہ یہ ہی کہ آخر کو وقت
ضرورت مرتکب فعل حرام ہوتے ہین اور صریحاً سود کھاتے ہین شیطان کا مطلب
حاصل ہو جاتا ہی مومنین کو چاہئے کہ شیطان کے اغوا پر عمل نکرین اور طریقہ معاملہ
شرعی کو یاد رکھین تا حرام سے نجات ہو اور باعث خوشنودی خدا اور رسول کا ہو
واسطے کہ کئی حدیثون مین معصوم نے اس طریقہ کی اجازت دی ہی اور ایک حدیث کا
خلاصہ مضمون یہ ہی کہ قباحت نہین اگر ہزار درہم اور ایک دینار کو لین عوض مین دو ہزار

درہم کے اور اسی حدیث کے آخر مین ہی نِعْمَ الشَّئُ الْفِرَارُ مِنَ الْحَرَامِ اِلَی الْحَلَالِ
یعنی خوب چیز ہے بھاگنا حرام سے طرف حلال کے واضح ہو کہ یہ طریقہ یعنی دو جنس
کی بیع یا قرض یہ بہت خوب طریقہ ہی علاوہ اسکے اور طریقے بھی سود سے نجات پانیکے ہین
مثلاً یہ سو روپیہ ہبہ کرے دوسرا شخص ایک سو دس روپیہ کو ہبہ کرے یا یہ کہ ایک شخص
دوسرے شخص کو سو روپیہ قرض دے اور وہ شخص اسکو ایک سو دس روپیہ قرض دے
بعد اسکے ہر شخص اپنا حق معاف کر دے مگر یہ لازم ہی کہ دیتے وقت شرط نکرے کہ تم بھی
ہمکو قرض دینا یا ہبہ کرنا مگر پہلی صورت بہتر ہے کہ نقصان کسی طرح کا اسمین نہوگا اور یہ بھی
ایک طریقہ حیلہ شرعی کا ہی کہ زید نے سو روپیہ اپنا بعوض ایک نگینہ یا رومال کے
بیع کیا اور رومال یا نگینہ لیا بعد اسکے اس رومال کو اسی شخص کے ہاتھ پھر ایک سو
دس روپیہ کو بیع کیا کہ وہ شخص چار مہینے کے بعد ایک سو دس روپیہ دے یہ صورت بھی
جائز ہے مسئلہ گیہون اور گیہون کا آٹا اور روٹی سب ایک حکم مین ہین یعنی سیر بھر
آٹا تین پاو روٹی سے بیع کرنا صحیح نہین ہے اگر آٹے کو روٹی کے عوض مین دے تو چاہیے
کہ سیر بھر آٹے کے عوض مین سیر بھر روٹی بھی دے اور جسوقت دودھ کو بالائی سے
یا دہی سے بیع کرے تو چاہیے کہ مساوی ہو اور اسی طرح مسی ظروف کو اگر پیسہ سے
بیع کرے مثلاً چار آنہ یا آٹھ آنہ سے تو چاہیے کہ ظرف اور پیسہ مساوی ہون اور چاندی سے
بیع کرنا بہتر ہی کہ پھر اشکال نرہیگا مسئلہ درمیان مسلم اور کافر کے ربا نہین ہی یعنی
اگر مسلم کافر سے زیادہ لے تو جائز ہی اور اگر کافر کو سود دے تو جائز نہین ہی مسئلہ
درمیان پدر و پسر کے اور درمیان زن و شوہر کے بھی ربا نہین ہی یعنی ہر ایک کو دوسرے
سے زیادہ لینا جائز ہی اور درمیان دادا اور پوتے کے سود جائز نہین ہی اور اسی طرح ماں اور
بیٹا ایک دوسرے سے معاملہ مین زیادہ نہین لے سکتا اسواسطے کہ حدیث مین اجازت خاص
پدر و پسر کے باب مین وارد ہوئی ہی

فصل دوسری مذمت غیبت مین

حق تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی

یا ایہا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم یعنی ای گروہ مؤمنین پرہیز کرو اور ترک کرو بہت سے گمانون سے تحقیق کہ بعضی گمانون سے گناہ ہی اور تجسس اور تفحص عیوب کا آدمیونکے نکرو اور غیبت نکرین بعض لوگ تم مین سے بعض لوگونکے یعنی آپسمین ایک دوسری کی غیبت نکرو آیا دوست رکھتا ہی کوئی شخص تم مین سے کہ اپنے برادر مؤمن مردہ کا گوشت کہاوے حالانکہ اپنے برادر مردہ کے گوشت کہانے سی کراہت رکھتے ہو پس غیبت سے بھی کراہت رکھو کہ یہی حال غیبت کا بھی ہے اور ڈرو اور پرہیز کرو عذاب الٰہی سے بتحقیق کہ حق تعالی زیادہ قبول کرتا ہے توبہ کو اور زیادہ مہربان ہی اور کتاب عین الحیوٰۃ مین منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر غفاری سی ارشاد فرمایا کہ ای ابوذر تم اپنے تئین غیبت سے باز رکھو پس تحقیق کہ غیبت زنا سے سخت تر ہے ابوذر نے عرض کی ماں باپ میرے فدا ہون آپ پر یا رسول اللہ غیبت زنا سے کس لئے سخت تر ہی حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اگر آدمی زنا کرتا ہی اور بعد اسکے توبہ کرتا ہی تو خدا اسکی توبہ کو قبول فرماتا ہے اور غیبت کا گناہ تو تب تک نہین بخشا جاتا جب تک وہ شخص نہ عفو کرے کہ جسکی غیبت کی ہی ای ابوذر گالی دینا مسلمان کو فسق ہی اور قتل کرنا اسکا کفر اور کہانا اسکے گوشت کا گناہ ان الٰہی سے ہی اور حرمت اسکے مال کی مثل اسکے خون کے حرمت کی ہی ابوذر نے عرض کی یا رسول اللہ غیبت کیا چیز ہی حضرت نے فرمایا یاد کرنا اپنے برادر مومن کو ساتھ ایسی چیز کے کہ جسے وہ مکروہ جانے ابوذر نے عرض کی یا رسول اللہ اگر اس شخص مین وہ وصف کہ جو ذکر کیا جاوے موجود ہو تو بھی غیبت کا اطلاق ہوگا حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے برادر مؤمن کو اُس

چیز کے ساتھ یاد کرو کہ جو اُسمین موجود ہو تو تحقیق کہ تمنے اُسکے غیبت کی اور جسوقت کہ تم
اُسکو ساتھ اُس خصلت کے یاد کرو کہ جو اُسمین نہو تو وہ بہتان ہی آی ابوذر جو شخص کہ اپنے
برادر مسلمان کی غیبت کو رد کرے خدای عزّ و جلّ پر واجب ہی کہ اُسے آتش جہنم سے
آزاد فرمائے اے ابوذر جس شخص کے سامنے اُسکے برادر مسلمان کے غیبت کیجاے اور وہ
شخص اُس برادر مسلم کی نصرت کرے تو خداتعالی اُسکی دنیا اور آخرت مین نصرت
و مدد کرے گا اور اگر یہ شخص باوجود استطاعت نصرت نکرے تو خدا دنیا اور آخرت مین
اُسے ذلیل و خوار کرے گا اور بعضی علمانے تعریف غیبت اس عبارت سے کی ہی کہ یاد کرنا
مومن کا اُسکے حالت غیبت مین اس عنوان سے کہ اگر وہ سنے تو ناخوش اور آزردہ ہو
اور اکثر علما رضوان اللہ علیہم نے اسطور پر تعبیر کی ہی کہ آگاہ کرنا حالت غیبت مین انسان معین کے
اُس امر پر کہ اگر وہ امر اُسکے روبرو بیان کیا جاوے تو اُسکو بُرا اور مکروہ معلوم ہو اور
جو کچھ بیان ہو وہ اُس شخص مین پایا بھی جاے اور وہ امر عرف مین نقص اور عیب
سمجھا جاے اور قید انسان معین کے اسواسطے ہی کہ اگر شخص معین نہو تو غیبت نہین ہی
مثلاً کوئی شخص بیان کرے کہ ایک شخص اس شہر کا فلان عیب رکھتا ہی تو اطلاق غیبت نہوگا
ہان اگر اسطور سے کہے کہ سامع قرینہ سے سمجھ جائے تو البتہ غیبت ہو جائیگی ہرچند نام نلے
اور یہ قید کہ عیب اُس شخص مین پایا جاوے اسواسطے ہی کہ اگر وصفت جو بیان ہوئی اُس
شخص مین نہو تو غیبت نہین ہی بلکہ بہتان ہی پس غیبت وہ ہی جو سچ ہو اور آگاہ کرنے کی
لفظ اسواسطے ہی کہ اگر زبان سے نہ کہے بلکہ نقل اُسکے چلنے کی یا کلام کی یا لباس وغیرہ کی
کرے تو یہ بھی غیبت ہی یا خط مین کسی عیب کو لکھے یا آنکھ سے اور ابرو سے اشارہ کرے
تو بھی غیبت ہی اور یہ قید کہ وہ امر عرف مین عیب سمجھا جاے اسواسطے ہی کہ اگر کوئی شخص
کسی کی تعریف کرے اور وہ بُرا مانے تو یہ غیبت نہین ہی اور جو عیب کہ ذکر اوسکا باعث آزردگی
مومن ہو تو وہ غیبت ہی خواہ وہ عیب خلقت مین ہو مثلاً کہے کہ بہرا یا لنگڑا یا کانا خواہ وہ عیب

اعمال و افعال مین ہو مثلاً کہے کہ فلان شخص فاسق ہی یا بہت برا آدمی ہی یا کاذب یا بخیل ہی
خواہ وہ عیب نسب کا ہو مثلاً کہی کہ نسب اُسکا رذیل ہی یا جولاہہ کا بیٹا ہی یا قوم کا پاجی ہے
اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے معنی غیبت اسطرح منقول ہین کہ حضرت نے
فرمایا غیبت وہ ہی کہ شان مین کسی برادر مومن کے وہ امر کہے کہ خدا نے اُسکو پوشیدہ
رکھا ہو اور بہتان وہ ہی کہ حق مین کسی مومن کے وہ بات کہی کہ اُسمین نہو اور کبھی اطلاق
غیبت کا اون معنون پر ہوتا ہی کہ جو شامل بہتان ہی چنانچہ روایت معتبرہ مین منقول ہی کہ راوی نے
حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ غیبت کی تعریف کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ غیبت وہ ہے
کہ کسی مومن کو تم بدی کے نسبت دو کہ وہ برائی اُسمین نہو یا یہ کہ وہ برائی اُسکی ظاہر کرو کہ خدا نے
اُسکو پوشیدہ رکھا ہو اور وہ ابھی حاکم شرع کے سامنے گواہی سے ثابت نہو تا کہ حد اُسپر جاری
کیجاوے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کسی
برادر مومن کی غیبت کرے بغیر اسکے کہ درمیان مین ان دونونکے عداوت ہو تو شیطان اُسکے
نطفہ مین شریک ہی اور پھر بسند معتبر جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ پرہیز کرو
غیبت مسلمانونسے بتحقیق کہ مسلمان اپنی برادر مسلم کی غیبت نہین کرتا اس لئے کہ خدا نے
قرآن مجید مین غیبت کی ممانعت فرمائی ہے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ خدا تعالی خانہ پُر از گوشت اور گوشت فربہ کو دشمن رکھتا ہی بعض اصحاب نے
عرض کی یا ابن رسول اللہ ہم گوشت کو دوست رکھتے ہین ہمارے گھر گوشت سے خالی
نہین رہتے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ مراد نہین ہی جو تم سمجھے ہو بلکہ مراد خانہ پر از گوشت سے
وہ گھر ہے کہ جسمین آدمیون کا گوشت غیبت سے کھاتے ہین یعنی اہل اُس مکانکے لوگونکی
غیبت کرتے ہین اور گوشت فربہ سے متکبر مراد ہی کہ چلنے مین تبختر کرے بسند معتبر جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ آدمیون پر گمان بد لیجانے سے پرہیز کرو بتحقیق
کہ گمان بد بد ترین دروغ ہی اور راہ خدا مین باہم دیگر برادری کرو جیسا کہ خدا نے تمھین حکم فرمایا ہے

اور بُرے نام و لقب سے لوگونکو یاد نکرو اور اونکی عیبونکا تجسس و تفحص نکرو اور باہم فحش اور غیبت
اور تنازع اور دشمنی اور حسد نکرو بہر آئینہ حسد ایمان کو کھاجاتا ہی جسطرح آگ خشک
لکڑیکو کھا جاتی ہی اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ اپنے
برادر مومن کو اُسکے غیبت مین بہ نیکی اور اُن صاف سے یاد کرو کہ جن اوصاف کو تم
غائبانہ اپنی نسبت مین چاہتے ہو اور دوسرے حدیث مین ارشاد فرمایا کہ کوئی ورع اور
پرہیزگاری اس امر سے نافع تر نہین ہی کہ انسان محارم آلہی اور ایذا رسانے
اور غیبت مومن سے پرہیز کرے اور حدیث مین وارد ہی کہ حق تعالی نے حضرت موسی
علی نبینا و علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ صاحب غیبت اگر توبہ کرے گا تو سب اہل بہشت کے
آخر مین داخل بہشت ہوگا اور اگر توبہ نکرے گا تو سب اہل جہنم سے پہلے داخل جہنم ہوگا
اور بسند معتبر حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ روزہ دار اُسوقت تک
عبادت خدا مین ہے کہ جب تک کسی مسلمان کی غیبت نکرے بیان غیبت سُننے کا
واضح ہو کہ اگر غیبت سننے والا اُس غیبت کی تصدیق کرے یا از روے خواہش غیبت
مومن کان لگاکر سنے تو علما مین قول مشہور یہ ہی کہ وہ بھی شل غیبت کرنے والے کے
ہوگا چنانچہ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہما السلام سے منقول ہی کہ غیبت سُننے
والا بھی شل غیبت کرنے والے کے ہے اور ظاہر بعض احادیث معتبرہ اور
کلام اکثر علما کا یہ ہی کہ جبتک ممکن ہو چاہئے کہ سامع رد غیبت کرے اور منع کرے اور
اپنے برادر مومن کی مدد کرے اور اگر نہو سکے تو اُس جگہ سے اُٹھ جاے اگر اُٹھ
جانے پر بھی قادر نہو تو دل سے کراہت کی اور غیبت پر راضی نہو جیسا کہ روایت معتبرہ مین
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ اگر کوئی شخص کسے برادر مومن کے کسی مومن کے سامنے
غیبت کرے اور یہ شخص اُس دوسرے مومن کی نصرت و یاری کرے تو خدا تعالی
اوسکی دنیا و آخرت مین مدد کرے گا اور جو شخص باوجود قدرت مدد نکرے اور رد غیبت

نکرے تو خدا اُسکو دنیا و آخرت مین پست کرے گا بیان کفارۂ غیبت مومن کو لازم ہی
کہ غیبت سے پرہیز کرین اور توبہ کرین چونکہ غیبت حق الناس ہی چاہیئے کہ جس شخص کی
ہتک کی ہی جہان تک ممکن ہو اُسکو ذکر خیر سے یاد کرین اور اُن معائب کو اُسکی خاطر کی
دور کرین اور کفارۂ غیبت یہ ہی کہ اُس شخص سے کہ جسکی غیبت کی ہی بخشوائین اور عفو اور
بحل کرائین چنانچہ حدیث ابوذر سے اور دوسری حدیث سے جو حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی معلوم ہوتا ہی کہ غیبت زنا سے بدتر ہی اور خدا غیبت
کنندہ کی توبہ قبول نہین کرتا یہانتک کہ صاحب حق اوس شخص کو حلال کردے اور
بعض حدیثون سے ثابت ہوتا ہی کہ کفارۂ غیبت اُس شخص کیواسطے کہ جسکی غیبت کی ہے
استغفار کرنا ہی چنانچہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ کسینے جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے پوچھا یا حضرت کفارۂ غیبت کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ
جسوقت تو اُسکو یاد کرے تو حق تعالی سے اُسکے لیے استغفار کر جناب آخوند مجلسی فرماتے ہین
کہ جمع ان حدیثون مین اسطرح ہوسکتی ہی کہ اگر صاحب حق نے سنا ہو اور ابراء ذمہ اُسسے
ممکن ہو تو براءۃ ذمہ اوس سے طلب کرنا چاہیئے ور اگر نہ سنا ہو یا اگر سنا ہو مگر ابراء ذمہ
اُسسے نہین کرسکتا باین وجہ کہ وہ مرگیا ہو یا غائب ہو تو اُسکے لئے استغفار کرنا چاہئے
اور احتیاط یہ ہی کہ اگر اُسنے نہ سنا ہو تو بھی اوس سے بخشوا لے مگر یہ کہ باعث
اوسکی آزردگی اور ایذا کا ہو اور اسصورت مین مجمل طور پر اگر اُسسی ابرای ذمہ کرسکی تاکہ وہ آزردہ نہو
تو احوط یہ ہے کہ باجمال استغفا چاہے اور اسے ترک نکرے واللہ
یعلم بالصواب

بیان اُن مقامات کا جہان غیبت جائز ہی

مخفی نرہے کہ علما نے چند مقام مین غیبت کو استثنا کیا ہی پہلی یہ کہ اگر کسی شخص نے
کسی پر ظلم کیا ہو اور وہ مظلوم کسی شخص کے پاس آئی اور اظہار کرے کہ فلان شخص نے

پہنچے ظلم کیا ہی تاکہ وہ شخص کچھہ تدبیر دفع ظلم کرے اگر وہ شخص قدرت رکھتا ہو کہ اُس ظلم کو
دور کرے تو اُسوقت مین کہنا اور سننا دونون جائز ہین دوسری بروقت
مشورہ نصیحت کرنا یعنی اگر کوئی شخص کسی سے از راہ مشورہ پوچھے کہ زید کیسا شخص ہی
بدمعاملہ ہی یا نیک ہی ہمین منظور ہی کہ زید کے ساتھہ عقد کیا جاے یا کچھہ معاملہ اُس سے
منظور تو ہی لازم ہی کہ مشورہ نیک دے اور اگر بدی زید کی معلوم ہو تو بیان کرے تیسرے
بدعت اہل بدعت کی ہی جو لوگ فریب خلائق کو دیتے ہین اور ضرر دین مین پہونچاتے ہین
مثلاً وعظ مین یا مجمع خلائق مین مضامین باطلہ اور دروغ ذکر کرتے ہین پس واجب ہی
لوگون پر خصوصاً علما پر کہ اظہار و اعلان اونکی بدعت و دروغ کا کرین چوتھی اگر کوئی شخص
مشہور ساتھہ کسی وصف کے ہو اور وہ صفت ظاہر ہو مثل اسکے کہ نابینا ہی یا لنگڑا ہے
تو بعض علما فرماتے ہین کہ اوس صفت کا بیان کرنا جائز ہے اور بعض فرماتے ہین کہ اُس صورت مین جائز ہے
کہ جب تمیز و پہچان اُس آدمی کی اس صفت خاص سے ہو اور جناب اخوند مجلسی علیہ الرحمہ
فرماتے ہین کہ احتیاط یہ ہی کہ جب تک ممکن ہو اوس عبارت سے بیان نکرین کہ وہ
شخص سنے تو آزردہ ہو اور عرفاً موجب نقصان ہو مثلاً کہین کہ فلان شخص اندھا یا کانا
آیا تھا بلکہ اس عبارت کی جگہہ اور عبارت سے تعبیر کرین مثلاً کہین کہ فلان بزرگ جو آنکھہ سے
معذور ہین وہ تشریف لائے تھے مگر بعض حدیثون سے ثابت ہوتا ہے کہ
عیب ظاہر کہنا جائز ہی جیسا کہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ غیبت
وہ ہی کہ برادر مومن کے حق مین ایسی بات کہے جو خدا نے پوشیدہ کی ہو مگر جو چیز
کہ اُس شخص مین ظاہر ہو مثلاً تیزی اور غصہ اور جلدی وغیرہ تو یہ غیبت نہین ہی اور بہتان
وہ ہی کہ جو چیز اُس شخص مین نہو اُسنے بیان کرے پانچوین مستثنی ہی غیبت اُس
جماعت کی جو علانیہ مرتکب گناہ ہوتی ہین اور اظہار گناہون کا کرتے ہین مثل اہل
منصب جور کہ منصب اُنکے عین فسق ہین اور علانیہ مرتکب اوسکے ہوتے پس اگر

اون گناہونکو جو علانیہ کرتے ہین اور سب لوگ جانتے ہین کوئی شخص بیان کرے تو
غیبت نہین ہی مثلاً کہے کہ فلان شخص فلان شہر کا حاکم ہی اور یہہ کہنا اُسے بطلا علم
اور غیبت مین شرط ہی کہ وہ شخص اوس ذکر کو مکروہ جانے اور اگر کوئی مجمع خلق مین
گناہ کرتا ہی اور اخفا نہین کرتا لیکن اگر گناہ کو اُسکے ذکر کرتے ہین تو وہ آزردہ ہوتا ہی
تو مشہور یہ ہی کہ یہ بھی غیبت نہین ہی پس اگر ایسے شخص کی مذمت کرین تو جائز ہے
اور جو گناہ اور عیب جس شخص کا مخفی ہو اگر اُسکو ظاہر کرے تو اس مین اختلاف ہے
جناب اخوند مجلسی اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہین دور نہین ہی کہ مذمت اُسکی اُس گناہ پر
کہ جو گناہ علانیہ کرتا ہی باوصفیکہ شرائط نہی عن المنکر پائے جائین جائز ہو لیکن گناہان مخفی کا
ذکر نکرنا اولی اور احوط ہی اور استثنا مین اس فرد کی احادیث بکثرت وارد ہین چنانچہ
بسند معتبر حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو غائبانہ کوئی
یاد کرے اوس چیز سے کہ اُسمین ہو اور لوگ اُسکو جانتے ہون تو یہ غیبت نہین ہے اور اگر
اوس چیز سے یاد کری یا اوس خصلت سے کہ لوگ اُسکو نجانتے ہون تو یہ غیبت ہی اور اگر
اُس چیز سے یاد کرے کہ اُسمین نہو تو یہ بہتان ہی اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے منقول ہی کہ جسوقت فاسق علانیہ فسق اور گناہ کرے تو اوسکا کچھ احترام
نہین ہی اور غیبت اوسکی حرام نہین ہی اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ التحیۃ والثنا سے
منقول ہی کہ تین آدمیونکی حرمت نہین ہی اول اہل بدعت کہ اپنی طرف سے دین مین کوئی
بدعت پیدا کرے اور دوسرے امام جائر اور تیسرے فاسق کہ جو علانیہ فسق کرتا ہو اور
بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حرمت فاسق کی سب سے کمتر ہی

فصل تیسری مذمت بہتان اور تہمت مومن اور نسبت برادر مومن گمان بد کرنے مین

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن

یا مؤمنہ پر اُس چیز سے بہتان کرے کہ جو اُسمین نہو تو حق تعالیٰ وسکو طینت خیال مین رکھیگا
تاکہ اپنے عہد کو پورا کرے اصحاب نے حضرت سے استفسار کیا کہ طینت خیال کیا چیز ہی
حضرت نے فرمایا کہ طینت خیال وہ چرک ہی کہ جو فرج زنان کارہ سے نکلتی ہی اور بسند معتبر
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن یا مومنہ پر بہتان کرے
اور اُسکے حق مین وہ بات کہے کہ جو اُسمین نہو تو خدا تعالی روز قیامت اُسکو ایک آتش کے
ٹیلے پر بٹھائیگا تاکہ اپنے عہدۂ سخن کو پورا کرے اور دوسری حدیث مین فرمایا
کہ لوگون پر گمان بد لیجانے سے پرہیز کرو گمان بد بدترین دروغ ہی اور بسند معتبر منقول ہی
کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے کسینے سوال کیا کہ درمیان حق و باطل کسقدر فاصلہ ہی
حضرت نے فرمایا کہ چار انگشت کا بعد ازان حضرت نے چار انگلیونکو مابین آنکھ اور کان کے
رکھا اور فرمایا کہ جو کچھ تو اپنی آنکھ سے دیکھے وہ حق ہی اور جو کچھ اپنی کان سے سنے
اکثر باطل ہی اور بسند معتبر اونھین حضرت سے منقول ہی کہ جو شخص برادر مومن پر
اتہام کرے تو اُسکے دل مین ایمان اس طرح گھل جاتا ہی کہ جس طرح نمک پانی مین گھل
جاتا ہی اور دوسرے حدیث مین فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر دینی کو متہم کرے تو اُسکے
حرمت ایمانی زائل ہوجاتی ہی اور بسند معتبر جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے
منقول ہی کہ اپنے برادر مومن کے امور کو محمل نیک پر حمل کرو تاوقتیکہ دوسرا محمل نپاؤ
اور گمان بد نہ لیجاؤ اُس کلمہ سے کہ جو تمہارے برادر مومن سے صادر ہو یہان تک کہ
تمہارے لئے کوئی محمل نیک حاصل ہو اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ اپنے برادر
مومن کے امور کے واسطے کوئی عذر ڈھونڈھو پس اگر کوئی عذر نملے تو بہر تلاش کرو
شاید کہ محمل نیک پایا جائے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ
ہمارے شیعونکی نسبت بدی کا حکم کرنے مین جلدی نکرو کہ اگر ایک قدم اونکا لغزش
کھاتا ہی تو دوسرا قدم ثابت رہتا ہی اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر اور

اسی وجہ سے ہمیشہ رنج مین مبتلی رہتا ہے اور صاحب خلق ہمیشہ خلق اللہ کے ساتھ
منازعت کرتا ہی اور یہ ہو نہین سکتا کہ وہ ہمیشہ غالب ہو لہذا رنج وتعب مین مبتلی رہتا ہی
اور کل اخلاق ذمیمہ اسی طور پر ہین اور حاسد کو چاہیئے کہ تفکر کرے اور سوچے کہ اہل نعمت نے
اسکی تقدیر سے کچھ کم نہین کیا جس خدا نے اِن نعمتونکو اُن لوگونکو عطا فرمایا کہ وہ قادر ہے
کہ دو چند اُن نعمتونکا اسے بھی دے بے اسکے کہ اُنکے نعمتون سے کچھ کم کرے اور یہ
خیال کرے کہ خدا نے مجھکو نعمت جو عنایت نفرمائی تو اس راہ سے ہی کہ میری خیر اسی
مین ہی اگر نعمت دیتا تو میرے واسطے وبال ہوتا اور فکر کرے کہ حسد کرنا اور غم وغصہ کھانا
میرا محسود کے حق مین کچھ ضرر نہین پہونچاتا اور ضرر دنیا وآخرت کا خود اسی شخص کیواسطے
ہوتا ہی اور ان تفکرات سے خداوند تعالی سے متوسل ہو اور اپنے نفس سے مجادلہ کرے
تا حق تعالی اُسکو ان صفات ذمیمہ سے نجات بخشے کہ کوئی صفت از روے عقل کے
اسے بدتر نہین ہی چنانچہ بسند ہای معتبر حضرات ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے
منقول ہی کہ حسد ایمان کو کھا جاتا ہی جیسے آگ لکڑیکو کھا جاتی ہی اور بسند معتبر حضرت
صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ مومن غبطہ کرتا ہے حسد نہین کرتا اور منافق حسد
کرتا ہے غبطہ نہین کرتا

فصل پانچوین سخن چینی اور چغلی کھانی اور مومنین مین عداوت ڈالنی کی مذمت مین

عین الحیوٰۃ مین منقول ہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای ابوذر
صاحب نمیمہ اور سخن چین راحت نہین پاتا عذاب خدا سے آخرت مین اور سخن چین
اُسے کہتے ہین کہ ایک شخص کی بات دوسرے سے نقل کرے تاکہ درمیان مین اُنکے
عداوت پیدا ہو اور بسند صحیح حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ سے
منقول ہی کہ حضرت نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ مین تمکو خبر دون اُن لوگونکی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ نزدیک ترین احوال آدمی کا بکفر یہ ہی کہ کسی شخص دین مین برادری رکھتا ہوا در اُسکے عیوب اور لغزشونکو یاد رکھے تا ایک روز اُسکو اُن عیوب پر ملامت کرے اور بسند معتبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن کا گناہ فاش کرتا ہی تو مثل اسکے ہی کہ خود اُسنے گناہ کیا اور جو کسی مومن کو کسی گناہ پر سرزنش کرے تو نہ مرے گا یہانتک کہ اُس گناہ کا خود مرتکب ہو اور دوسری حدیث مین منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو ملامت اور سرزنش کریگا خدا اوسکو دنیا و آخرت مین سرزنش و ملامت کرے گا

فصل چوتھی مذمت حسد مین

کہ غیبت کا منشاء اصلی اکثر آدمیون مین یہی ہوتا ہی مخفی نرہی کہ حسد بدترین صفات ذمیمہ نفس سے ہی اور پہلا گناہ خدا تعالی کا جو روے زمین پر واقع ہوا گناہ شیطان تھا کہ باعث اُس گناہ کا حسد ہوا تھا اور مشہور یہ ہی کہ اظہار حسد گناہان کبیرہ سے ہی اور منافی عدالت ہی اور اصل اُسکے گناہان قلب اور امراض نفس سے ہی اور آدمی اسی خصلت سے دنیا مین بھی تکلیف و عذاب مین مبتلی رہتا ہی اور حسد اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص چاہی کہ دوسرے شخص سے زوال نعمت ہو جاے اور اُسکا عیش و راحت مین رہنا اُسے ناگوار ہو یعنی شخص معین جو کچھ قسم علم یا مال سے رکھتا ہی وہ اُسکے پاس سے جاتا رہی اور اگر اپنے واسطے بھی چاہئے کہ مثل دوسرے شخص کے اسے بھی علم یا مال حاصل ہو جاے اور اُس شخص کے پاس بھی رہی تو یہ غبطہ ہی اور غبطہ اگر صفات نیک مین ہو تو ممدوح ہی اور حاسد چونکہ محسود سے زوال نعمت چاہتا ہی یعنی جس شخص کو کسی نعمت مین دیکھتا ہی تو آزردہ خاطر ہوتا ہی کہ یہ نعمت اسی کیون حاصل ہی اور یہ امر ممکن نہین ہی کہ نعمت خدا کل آدمیون سے زائل ہو جاے گی لہذا وہ ہمیشہ اپنے عادت بد سے شکنجہ محنت مین گرفتار رہتا ہی اور اسی طرح حریص چاہتا ہی کہ کل مال دنیا میرے قبضہ مین آجاے اور ہرگز یہ مطلب اوسکو میسر نہین ہوتا اسی

کہ جو تم مین بدترین مردم ہین اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ
بدترین مردم وہ جماعت ہی کہ لوگون مین رفتار سخن چینی اختیار کرتے ہین اور دوستون مین
باہمدیگر جدائی ڈالتے ہین اور اُس جماعت کے خواہان عیب ہوتے ہین کہ جو عیوب سے پاک ہین
اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ چار آدمی داخل بہشت نہونگے
کاہن کہ جو باعانت جن خبر دی اور منافق اور جو شخص کہ مداومت کرے شراب پینے مین
اور سخن چین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جسوقت خداوند
تعالیٰ سے مناجات کرتے تھے اُنھون نے ایک شخص کو زیر عرش الٰہی دیکھا عرض کی
پروردگارا یہ کون ہی کہ عرش تیرا اُسپر سایہ کئے ہی خطاب ہوا کہ یہ شخص نیکو کار تھا اپنے ماں
اور باپ کی نسبت مین اور سخن چینی نہین کرتا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی
کہ تین آدمی داخل بہشت نہونگی جو خون کرے یا شراب پیئے یا سخن چینی کرے اور بسند
صحیح منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ شب معراج مین نے ایک عورت کو
دیکھا کہ سر اُسکا مثل سر خوک کے تھا اور بدن اُسکا مانند بدن خر کے تھا اور ہزار ہزار طرح کے
عذابون مین معذب تھی صحابہ نے عرض کی کہ عمل اُس عورت کا کیا تھا کہ مستحق ایسے عذاب کی
ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ وہ سخن چین اور دروغگو تھی

فصل چھٹی مذمت افشاے راز مومن مین

واضح ہو کہ آداب ہمنشینی اور مصاحبت کے بہت ہین اور عمدہ آداب مجلس یہ ہی کہ راز
اہل مجالس فاش نکرین کہ اسپر بڑے بڑے مفاسد مترتب ہوتے ہین اور ہمنشینون مین
امور مخفی اکثر زبان پر آتے ہین آپس مین ایک دوسرے کی دوستی اور آشنائی پر اعتماد
کرکے اپنا راز مخفی نہین رکھتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اظہار اور ذکر اُس راز کا باعث
قتل نفوس اور تلف اموال اور عداوت عظیم ہوتا ہی اور یہ بھی ایک قسم سخن چینی کی ہے
اور جو راز کہ برادر مومن اس شخص کو سپرد کرے وہ اُسکے ایک امانت ہی اور نقل کرنا اُسکا

بدترین خیانت ہی اسواسطی کہ جسطرح تو نے برادر مومن کا راز دوسرے سے بیان کیا
وہ دوسرا تیسرے سے کہیگا اسی طرح تیرے برادر مومن کا راز اُسکے دشمن تک پہونچیگا
اور فاش ہو جائیگا ہان اگر غرض دینی اوس راز کے اظہار سے متعلق ہو تو
نقل کرنا اُسکا جائز ہی چنانچہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی
کہ جو کچھہ مجالس مین گذرتا ہی امانت ہی مگر تین مجلسون کا ذکر امانت نہین ہی اول وہ مجلس
کہ جسمین خون ریزی ہو اور دوسرے وہ مجلس کہ جسمین فرج حرام کو حلال کیا جائے
تیسرے وہ مجلس کہ جسمین کسی مال کو بناحق وحرام لینا چاہین اور حضرت امام موسیٰ کاظم
علیہ السلام سے منقول ہی کہ تین آدمی سایۂ عرش الٰہی مین ہونگے جسروز کہ سوای سایۂ عرش
کوئی سایۂ نہوگا ایک تو وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کو کدخدا کرے دوسرے وہ شخص
کہ اپنے برادر مومن کو خادم ہدیہ کرے تیسرے وہ شخص کہ اپنے برادر مومن کا راز پوشیدہ
کرے اور واضح ہو کہ جسطرح اسرار مومن کا چھپانا لازم ہی اُسی طرح اپنے راز کا بھی اخفا
لازم ہی اور لوگونکو اپنے اون امور مخفی پر کہ جنکا اظہار باعث خوف وضرر ہو مطلع نکرنا چاہیے
اور ہر دوست پر اعتماد کرنا یہ بھی خلاف مقتضاے عقلمندی سے

فصل ساتوین مذمت ترک ملاقات مومن مین

حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے ابوذر سے ارشاد فرمایا کہ ای ابوذر اعمال اہل
دنیا خداے عزوجل کے سامنے روز دوشنبہ وپنجشنبہ عرض کئے جاتے ہین جو کچھہ
کہ اہل دنیا ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک عمل مین لاتے ہین پس ہر بندۂ مومن کے
گناہ بخشے جاتے ہین مگر اُن دو شخصون کے گناہ نہین بخشے جاتے کہ جو دو برادر ایمانی مین
باہمدیگر عداوت وکینہ رکھتا ہو پس حکم ہوتا ہی کہ ان دونونکے اعمال چھوڑ دئے جائین یہانتک
کہ یہ آپسمین صلح کرین اور ان دونونکے درمیان سے کینہ برطرف ہو ای ابوذر اپنے
برادر مومن سے بسبب آزردگی دوری اختیار نکر بتحقیق کہ برادر مومن سے دوری

اختیار کرنے کی وجہ سے اعمال مقبول نہیں ہوتے ای ابوذر مین تجھی کنارہ کشی برادر مومن سے منع کرتا ہوں
اگر تو کسی برادر مومن سے بمجبوری دوری اختیار کر تو وہ تیری دوری تین دن تک نہو اور جو شخص
اپنے برادر مومن سے تین روز تک بخشم و غضب کنارہ کرے اور اُسی اثنا مین مر جاے تو وہ سزاوار آتش
جہنم ہی اور بسند معتبر منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم چاہتے ہو
کہ مین تمکو اُن لوگون سے مطلع کرون کہ جو بدترین مردم ہین اصحاب نے عرض کی ہان یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ حضرت نے فرمایا بدترین مردم وہ شخص ہی کہ جو لوگون کو دشمن رکھے اور
لوگ اُسے دشمن رکھین اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجکو وصیت کی کہ زینہار لوگون سے مخاصمہ و منازعہ نکرو
کہ یہ امر عیوب کو ظاہر کرتا ہی اور عزت کو زائل کرتا ہی اور دوسری حدیث مین منقول ہی
کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اگر دو مسلمان ایک دوسرے سے دوری
اختیار کرین اور تین روز اُسی حال پر باقی رہین اور صلح نکرین تو اسلام سے نکل جاتے ہین
اور اُن دونون مین محبت برطرف ہو جاتی ہی اور جو اُن مین سے بات کرنے مین اپنے برادر مومن سے
سبقت کرے تو قیامت مین جلدتر داخل بہشت ہوگا اور بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ شیطان اُسوقت تک خوشحال رہتا ہی جب تک دو مسلمان ایک دوسرے سے
کنارہ کش رہتے ہین اور جسوقت باہم آپسمین ملاقات کرتے ہین تو زانو ہای شیطان مین
لرزہ و رعشہ ہوتا ہی اور بند اور جوڑ اوسکے ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہین اور فریاد کرتا ہی
کہ واے ہو مجھپر یہ کیا مصیبت ہی کہ جو مجکو درپیش ہوئی اور دوسری حدیث مین ارشاد فرمایا
کہ میرے نزدیک دو آدمیون مین اصلاح کرنا بہتر ہی اس امر سے کہ مین دو دینار تصدق کرون

فصل آٹھوین مذمت عقوق یعنی نافرمانی والدین مین

واضح ہو کہ رعایت حرمت والدین عمدہ شرائع دین سے ہی اور والدین کا راضی رکھنا
عبادت عظیمہ ہی والدین کا عاق ہونا اور اُنکو آزردہ رکھنا گناہ کبیرہ ہی اور حق تعالی قرآن مجید مین

جابجا احسان والدین کا حکم فرماتا ہی اور اُنکے نسبت مین اُف کہنے کو منع کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی
وَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ اور دوسرے مقام پر ارشاد کرتا ہی کہ اگر مان باپ کافر ہون
اور تجھسے کہین کہ کافر ہوجا تو اُن کا یہ کہنا نہ مان لیکن دنیا مین اُنکے ساتھہ سلوک نیک کر
اور کتاب حلیۃ المتقین مین مذکور ہی کہ ایک شخص خدمت حضرت رسولخدا مین حاضر ہوا
اور اُسنے عرض کی کہ مجھی کچھہ وصیت فرمائی حضرت نے فرمایا کہ مین تجھسی وصیت
کرتا ہون کہ نسبت بخدا شرک نکر ہرچند تجکو آگ مین جلائین اور اگر کوئی کلمہ مجبوری
تیری زبان پہ جاری ہو تو چاہئے کہ دل تیرا ایمان پر ثابت ہو اور تجکو وصیت کرتا ہون
کہ مان باپ کی اطاعت کر اور اُنکی ساتھہ نیکی کر خواہ زندہ ہون خواہ مردہ ہون اور
دوسری حدیث مین منقول ہی کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا سے پوچھا
کہ حق باب کا فرزند پر کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ اُسکا نام نہ لے اور آگے اُسکی نہ چلے اور
قبل اسکے کہ وہ بیٹھے یہ نہ بیٹھے اور وہ کام نکرے کہ لوگ اُسکے باپ کو گالیان دین
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تمھین اپنے مان باپ کے ساتھہ احسان
کرنے سے خواہ زندہ ہون خواہ مردہ کون سا امر مانع ہے بعد انتقال اونکے لئے نماز
پڑھو اور روزہ رکھو اور اُنکی طرف سے حج کرو کہ ثواب اِسکا اونکو ملیگا اور بسبب اِسکے کہ تم نے
اپنے مان باپ کے ساتھہ احسان کیا تمھین بھی اجر ملیگا دوسری روایت مین وارد ہوا ہے
کہ ایک شخص خدمت حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر ہوا اُسنے عرض کی کہ
یا رسول اللہ مجھے جہاد کا نہایت شوق ہی حضرت نے فرمایا راہ خدا مین جہاد کر اگر مارا جائیگا
تو حق تعالی کے نزدیک زندہ ہی تجکو بہشت سے روزی ملیگی اور اگر مر جائیگا تو اجر اسکا
خدا پر ہی اور اگر تو زندہ پھرے گا تو گناہون سے نکل جائیگا مثل اُس روز کے کہ اپنی
مان کے شکم سے متولد ہوا اُسنے عرض کی کہ میرے مان باپ پیر ہین اور مجھسے اُنس رکھتے ہین
اور وہ نہین چاہتے ہین کہ مین اُنسے جدا ہون حضرت نے فرمایا تجھے سزاوار ہی کہ تو

اپنے مان باپ کے پاس رہ مجھکو قسم ہی اُس خدا کی کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری
جان ہی کہ تیری مان باپ کا تجھسے ایک شب در ورانس کرنا بہتر ہی اس امر سے کہ تو سال
راہ خدا مین جہاد کرے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مان باپ کا حق کوئی
فرزند ادا نہین کر سکتا مگر دو چیز و نمین اوّل یہ کہ باپ بندہ ہو اور فرزند اُسکو لیکر آزاد کردے
دوسرے یہ کہ مان باپ پر قرض ہو اور فرزند اوسکو ادا کرے اور دوسری حدیث مین
فرمایا کبھی ایسا ہوتا ہی کہ فرزند مان باپ کے زندگی مین اونکے ساتھہ نیکی کرتا تھا اور بعد اونکی
مرنے کے قرض اُنکا ادا نکیا اور اونکے لئے عمل خیر و استغفار نکی پس خدا اوسکو مان
باپ کا عاق لکھتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ فرزند مان باپ کی حیات مین عاق ہوتا ہی
اور جب والدین مرجاتے ہین تو قرض اُنکا ادا کرتا ہی اور انکے لئے استغفار کرتا ہی
پس خدا اُسکو نیکوکار لکھتا ہی اور حدیث مین وارد ہی کہ تین چیزین ہین کہ حق تعالی نے
کسی حال مین اُن کی اجازت نہین دی پہلی امانت کا ندینا خواہ وہ امانت بدکار کی ہو
خواہ نیکوکار کی ہو دوسری اپنے عہد و پیمان پر وفا نکرنا خواہ وہ عہد و پیمان نیک شخص
سے کیا ہو خواہ بد سے کیا ہو تیسری مان باپ کے ساتھہ نیکی نکرنا خواہ وہ نیکوکار
ہون خواہ بدکار ہون اور ایک حدیث مین فرمایا کہ جب قیامت برپا ہوگی تو ایک دروازہ
بہشت کھولا جائیگا پس ہر جاندار اُسکی خوشبو سونگھیگا اگرچہ پانسو برس کی راہ پر بھی ہو
مگر جو کہ عاق پدر و مادر ہے وہ بوئی بہشت سے محروم رہیگا اور حدیث مین وارد ہوا ہے
کہ جو شخص مان باپ کو اوس حال مین کہ جسوقت وہ اس پر ظلم و ستم کرتے ہون نگاہ غیظ سے
دیکھی تو خدا کوئی نماز اوسکی قبول نکریگا اور حدیث مین وارد ہی کہ والدین کی طرف نگاہ
تیز سے دیکھنا بھی عقوق مین داخل ہی اور حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک شخص کو دیکھا کہ بیٹا اُسکا
اُسکے ساتھہ چلتا تھا اور اُسکے ہاتھہ پر تکیہ کئے تھا حضرت نے اُس لڑکے سے تا زمانۂ حیات

کبھی کلام نہین کیا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے پدر سے نیکی کرو تا تمھارے
فرزند تمسے نیکی کرین اور فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ سکرات موت اُسپر آسان ہو تو چاہیے کہ
اپنے اقارب سے احسان کرے اور اپنے ماں باپ سے نیکی کرے اگر ایسا کرے گا تو
موت کی سختیان اُسپر آسان ہونگی اور گر زندگی مین اُسکو پریشانی نہ پہونچیگی اور حدیث صحیح مین
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ چار خصلتین ہین کہ جس مومن مین وہ خصلتین
جمع ہون تو حق تعالی اُسکو اعلی علیین بہشت مین اور غرفۂ عزت و شرف مین جگہہ دیتا ہی
ایک تو یہ کہ کسی یتیم کو پناہ دے اور اُسکے احوال کی طرف مانند پدر متوجہ رہی دوسری یہ کہ
کسی فقیر شکستہ حال پر رحم کرے اور اُسکی اعانت کرے اور اُسکے کاموں کا متکفل رہی تیسری
یہ کہ اپنے ماں باپ کے مصارف کا متحمل ہو اور اُنسے مدارات کرے اور اُنکے ساتھہ نیکی کرے
اور اونکو کبھی آزردہ نکرے اور ایک یہ کہ اپنے غلام کی اعانت کرے اور سفاہت و تندی
اُسسے نکرے اور اُسکی اعانت کرے اُن خدمتون مین جو اُسسے متعلق کرتا ہی اور کار دشوار کی
اُسکو تکلیف ندے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ جو فرزند نیکوکار از روے
شفقت و مہربانی اپنے ماں باپ پر نظر کرے تو ہر نظر پر ثواب ایک حج مقبول کا اُسکے لئے لکھا
جاتا ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ اگرچہ ہر روز سو دفعہ نظر کرے تو بھی ہر نظر مین
ایک حج مقبول کا ثواب لکھا جائیگا حضرت نے فرمایا کہ خدا بزرگ تر ہی اور کریم تر ہے اور دوسری
حدیث مین وارد ہی کہ نظر کرنا روئے عالم پر عبادت ہی اور نظر کرنا امام عادل پر عبادت ہی
اور نظر کرنا پدر و مادر پر از راہ مہربانی و ترحم عبادت ہی اور نظر کرنا برادر مومن پر کہ اوس برادر
مومن کو رضاے خدا کے لئے دوست رکھتا ہو عبادت ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا کہ اُسکو جریح کہتے تھے وہ اپنے صومعہ مین مشغول
عبادت کرتا تھا ایک دن ماں اُسکے آئے وہ مشغول نماز تھا ماں نے آواز دی اونے جواب
ندیا دوسری مرتبہ ماں اُسکے آئی اور اُسکو بلایا وہ مشغول نماز رہا اور جواب ندیا پھر

تیسری مرتبہ مادر جریح آئی اور اوسنے جریح کو پکارا لیکن جریح نے اپنی مان کے پکارنے
پر التفات نہ کیا اور اوسکو جواب ندیا اور مشغول نماز رہا اوسکی مان نے کہا کہ مین
خدا سے چاہتی ہون کہ تجھسے اس گناہ کا مواخذہ فرمائے دوسرے دن ایک عورت
زناکار آئی اور اُسکے صومعہ کے پاس آکے بیٹھی اُس مقام پر اُس زن زناکار کے
یہان ایک لڑکا پیدا ہوا اُسنے بیان کیا کہ یہ لڑکا جریح کا ہے کہ وہ میرے ساتھ مرتکب
زنا ہوا تھا یہ امر بنی اسرائیل مین مشہور ہوا لوگ کہتے تھے کہ جو شخص تمام خلق کو زنا کی ممانعت
کرتا تھا وہ خود مرتکب زنا ہوا پادشاہ نے حکم دیا کہ جریح کو سولی دیجاے جب یہ خبر
مادر جریح نے سنی تو وہ آئی اور پیٹنے لگی جریح نے کہا کہ اے مادر خاموش رہ کہ یہ بلا تیری
دعا سے مجھپر نازل ہوئی جب لوگون نے یہ سنا تو اس واقعہ کا سبب پوچھا جریح نے
جو واقعہ گذرا تھا اُسکو بیان کیا لوگون نے کہا ہمین کسطرح معلوم ہو کہ تو سچ کہتا ہے جریح نے
کہا اُس لڑکیکو لاؤ جب اُس لڑکیکو لائے تو جریح نے پوچھا کہ تو کسکا فرزند ہے
بحکم الٰہی طفل گویا ہوا اور اُسنے بیان کیا کہ مین فلان شخص کا فرزند ہون کہ وہ فلان
شخص کی بکریان چراتا ہے پس جریح نے قتل سے نجات پائی اور قسم کھائی کہ جب تک
زندہ ہون مانکی خدمت کرونگا اور مانسے جدا نہونگا

فصل نوین مذمت کذب مین

اخبار کثیرہ اور کلام بعض اصحاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ جھوٹ بولنا گناہان کبیرہ سے ہے اور
اخبار متعددہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جھوٹ بولنا غیر مزاح و خوش طبعی اور خوش طبعی
و ہزل مین یہ دونون حرام ہین اور مذمت اور حرمت کذب مین احادیث اور آیات
بکثرت وارد ہین مگر بعض مقام مین بعض افراد کذب جائز ہین بلکہ جھوٹ بولنا کبھی
واجب بھی ہو جاتا ہے مثل اسکے کہ سچ کہنے مین کسی مومن کا ضرر یا خوف قتل نفس محترم
متصور ہو تو ایسے مقام مین سچ کہنا حرام ہے اور جھوٹ بولنا کہ جو باعث نجات مومن قتل سے ہو

یا قید سے یا کسی ضرر سے ہو تو واجب ہی مثل اسکے کہ کسی مومن کا مال ہمارے پاس ہی
اور اگر ظالم کو معلوم ہوا اور وہ ہم سے طلب کرتا ہی تو اس صورت مین جائز ہے
کہ ہم کہیں کہ ہمارے پاس نہین ہی یا حاکم ظالم ہم سے پوچھتا ہی کہ فلان مسلمان کا مال
بتا دو تو ہمین کہنا چاہئے کہ ہم نہین جانتے اگرچہ معلوم بھی ہو بلکہ اس مقام پر جھوٹی قسم
کھانا بھی جائز ہی تاکہ خود یا دوسرا مومن ضرر سے محفوظ رہی مگر ایسے وقت ضرورت
مین بھی اگر ہو سکے تو توریہ کرنا بہتر ہے اور توریہ اُسے کہتے ہین کہ اسطرح کی بات کہی کہ واقع مین
سچ ہو اور ظاہر مین جھوٹ ہو یا ایسی بات کا ارادہ کرے کہ جو واقع مین سچ ہو مثلاً
کہے کہ ہمارے پاس روپیہ نہین ہی اور یہ مراد لے کہ روپیہ تیرے دینے کا یا تیرے
مال سے میرے پاس نہین ہی یا مثل اسکے جو بات واقع مین ہو اُسکا ارادہ کرے
دوسرا وہ مقام کہ جہان جھوٹ بولنا جائز ہی وہ اصلاح ذات البین ہی یعنی
دو مومنون مین صلح کرانا پس اگر دو مومنون مین نزاع ہو یا ایک نے دوسرے کو بدکہا
ہو تو زبانی ایک کے دوسرے سے حرف نیک کہنا چاہئے مثلاً کہی کہ فلان شخص
آپکی تعریف کرتا تھا اور کوئی کلمہ بد اُسنے آپکے حق مین نہین کہا تو اسطرح کا خلاف
واقع کہنا بھی جائز ہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ کلام تین
قسم پر ہے سچ اور جھوٹ اور اصلاح راوی نے عرض کی اصلاح کیا چیز ہی حضرت نے
فرمایا کہ اصلاح یہ ہے کہ کسی شخص نے سنا کہ فلان شخص نے مجکو برا کہا اور وہ
شخص بہت آزردہ ہوا تو اوس شخص سے کہنا چاہئی کہ مینے سنا ہی فلان شخص تمکو
بہ نیکی و خوبی یاد کرتا تھا اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ خدا اصلاح مین جھوٹ کو دوست
رکھتا ہی واضح ہو کہ سوا ان مقامات کی یا مقام تقیہ کی جھوٹ بولنا حرام ہی اور احادیث
مذمت کذب مین بکثرت ہین منجملہ اُسکے یہ حدیث ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی
فرمایا ای ابوذر جو شخص خاموش رہا اُسنی نجات پائی اور اگر تم کلام کرو چاہئیے

کہ سچ بیان کرو اور زبان پر کبھی حرف دروغ جاری نکرو حضرت ابوذر فرماتی ہین کہ مینے
عرض کی یا رسول اللہ کیا توبہ ہی اوس شخص کیلئے جو عمداً جھوٹ بولے حضرت نے فرمایا کہ
استغفار اور نماز ہاے پنجگانہ اس گناہ کو محو کرتے ہین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
منقول ہی کہ دروغ شراب سے بدتر ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ دروغگوئی
باعث خرابی ایمان ہی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت نے فرمایا
جھوٹ بولنا خدا اور رسول پر گناہان کبیرہ سے ہی اور بسند معتبر حضرت امیر المومنین علیہ
السلام سے منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کوئی بندہ ایمان کا ذائقہ نہین پاتا
جب تک کہ جھوٹ کو مزاح مین ترک نکرے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص زیادہ جھوٹ بولتا ہی خوبیا
اسکی اور حسن اوسکا برطرف ہو جاتا ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حق تعالی جھوٹونکو
بابت فراموشی مین مبتلی کرتا ہی تاکہ جلد رسوا ہوں جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ عین الحیوۃ مین
فرماتے ہین کہ منجملہ اشیاء مذموم بلکہ مشتمل بدعت حرمت نقل کرنا قصہ ہاے دروغ کا ہی
مانند داستان امیر حمزہ اور اسی طرح جملہ قصص دروغ آمیز چنانچہ حضرت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہی کہ بدترین روایت روایت دروغ ہی لیکن قصص راست کہ
لغو اور باطل ہین مثل شاہنامہ وغیرہ یا مثل قصص مجوس و کفار تو انکی نسبت مین بعض
فرماتے ہین کہ اسطرح کے قصے بھی بیان کرنا حرام ہین کتب معتبرہ امامیہ مین حضرت امام
محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہی اور حضرت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ
روایت کرتے ہین کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یاد کرنا علی بن ابیطالب
عبادت ہی اور منافق کی علامت یہ ہی کہ ذکر علی سے گریز کرے اور متنفر ہو اور قصص
دروغ اور افسانہ ہاے مجوس کو سنے بعد اسکے امام علیہ السلام نے اس آیہ کو پڑھا
اذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت لوگون نے حضرت سے اس آیہ کی تفسیر دریافت کی حضرت نے فرمایا

کہ آیا تم نہین جانتے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ اپنی مجلسون مین
ذکر فضائل علی بن ابیطالب کیا کرو بدرستیکہ یاد کرنا علی بن ابیطالب کا میرا یاد کرنا ہی اور
میرا یاد کرنا خدا کا یاد کرنا ہی پس جو لوگ کہ بھاگتے ہین اور دل اونکے ذکر علی بن ابیطالب
علیہ السلام سے منقبض ہوتے ہین اور اُنکے غیر کے ذکر سے خوش ہوتے ہین
تو یہ لوگ آخرت کا ایمان نہین رکھتے اور اُنکے واسطے عذاب خوار کنندہ ہی

فصل دسوین عقاب زنا اور مساس کرنے اور بوسہ لینے مین

زن نامحرم کی حق تعالی فرماتا ہی لا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا کتاب
عین الحیواۃ مین مذکور ہی کہ زنا گناہان کبیرہ ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ جو کوئی اپنے رحم مین نطفہ حرام کو قرار دے تو اُسکے لئی بروز قیامت وہ
عذاب ہی کہ جو بدترین مردم کا عذاب ہوگا اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے
منقول ہی کہ زنا سے پرہیز کرو اسواسطے کہ زنا روزی کو زائل کرتا ہی اور دین کو باطل
کرتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ زنا کا چھہ عذابون مین مبتلا ہوتا ہی
تین عذاب دنیا کے اور تین عذاب آخرت کے عذاب دنیا تو یہ ہین کہ چہرہ زانی کا
نور جاتا رہتا ہی اور وہ فقر مین مبتلی ہوتا ہی اور اُسکی فنا نزدیک ہوتی ہی اور عذاب آخرت
یہ ہین اول غضب پروردگار ہی دوم دشواری حساب ہی سوم ہمیشہ نار جہنم مین رہنا ہی اور
حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ جب میرے بعد میری امت مین
زنا کی کثرت ہوگی تو مرگ مفاجات زیادہ ہو جاویگی جناب صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ حضرت یعقوب اپنے بیٹے سے فرماتے تھے کہ ای فرزند زنا نکر اگر مرغ زنا کرتا ہی
تو پر اوسکے گر جاتے ہین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حواریین خدمت حضرت
عیسی علی نبینا و علیہ السلام مین حاضر ہوئے اور اُنھون نے عرض کی ای معلم خیر استاد
ہمین ہدایت فرمائی حضرت عیسی نے فرمایا کہ تمکو حضرت موسی نے حکم کیا ہی کہ خدا کی

قسم دروغ نکھاؤ اور مین حکم کرتا ہون کہ نہ سچ کھاؤ نہ جھوٹ قسم کھاؤ اور تحقیق موسی پیغمبر خدا نے
حکم کیا ہی کہ زنا نکرو اور مین حکم کرتا ہون کہ خیال زنا اپنے دل مین بھی نلاؤ چہ جائیکہ زنا کرو تحقیق
کہ جو شخص خیال زنا اپنے دلمین لاتا ہی تو مثل اسکے ہی کہ کسی خانۂ مزین بہ طلا مین آگ روشن
کیجاسے اور دھوان اُس آگ کا اُن نقوش اور زینت کو زائل کردے اگرچہ وہ گھر نجلے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے ابن عمر سے فرمایا کہ اے مفضل تو جانتا ہی کہ یہ کسواسطے
کہا ہی کہ جو شخص کسی کی حرمت کے ساتھہ زنا کرے تو لوگ ایک روز اُسکی حرمت کے
ساتھہ بھی زنا کرینگے مفضل نے عرض کی یا ابن رسول اللہ مین نہین جانتا حضرت نے فرمایا کہ
بنی اسرائیل مین ایک مرد اور ایک زن زانیہ تھی وہ مرد اکثر بقصد زنا اُس عورت زنا
کار کے پاس جاتا تھا ایک روز جب اُس عورت کے پاس آیا تو خدا نے اُس عورتکی زبان پر
جاری کیا کہ جب تو اپنے گھر جائیگا تو ایک شخص کو اپنی عورت کے پاس دیکھیگا وہ مرد
حالت تشویش مین اُس عورت زانیہ کے مکان سے نکلا اور خلاف وقت ایک
اپنے گھر مین داخل ہوا ناگاہ ایک شخص کو اپنی عورت کے ساتھہ ہم بستر دیکھا دونونکو حضرت
موسے کی پاس لیگیا اوسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور اونھون نے بیان کیا کہ جو شخص زنا کرتا ہی
ایک روز اُسکی حرمت کے ساتھہ بھی لوگ زنا کرتے ہین پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
حضار کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ مردمان غیر کی عورتون سے عفت اختیار کرو تاکہ تمہاری عورتین
باعفت رہین اور حضرت رسول خدا صلی علیہ وآلہ سے فرمایا کہ بوی بہشت دماغ مردم مین
ہزار برس کی راہ سے پہونچتی ہی لیکن عاق پدر و مادر اور قاطع رحم اور پیر مرد زناکار بوی
بہشت سے محروم رہتے ہین اور حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جو شخص
بحرام کسی عورت کی دبر مین جماع کرے یا کوئی مرد کسی لڑکے سے اغلام کرے تو خداوند
کریم بروز قیامت اُسے مردار سے کندہ تر محشور فرمائیگا کہ مردم اُسکی بو سے ستاذی
ہونگے یہانتک کہ وہ شخص جہنم مین داخل ہو اور اُس سے کوئی عمل قبول نفرمائیگا اور اُسکے

تمام اعمال حبط کرے گا اور اُسکو ایک تابوت مین داخل کرے گا اور فرمائیگا کہ اُس شخصکو
میخہاے آہن سے اُس تابوت مین چسپیدہ کردین اور اُسکو ایسا عذاب ہوگا کہ اگر
ایک رگ اُسکی رگو نمین سی چار لاکھہ آدمیون پر رکھے جاے تو ہر آئینہ سب ہلاک ہوجاتین
اور اُس شخص پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا اور جو شخص زن یہودی یا نصرانی یا مجوسی
یا مسلمان سے زنا کرے خواہ آزاد ہو خواہ بندۂ خدا اے عزوجل اُسکے قبر پر تین لاکھہ
در جہنم کھولے گا کہ اُن درون سی سانپ اور بچھو اور شہاب آتشین اُسکے قبر مین داخل
ہونگے اور وہ قیامت تک جلا کرے گا اور جب محشور ہوگا تو اہل قیامت اُسکی فرجکی
بدبو سے متاذی ہونگے تا وقتیکہ وہ داخل جہنم ہو اور جو شخص کسی ہمسایہ کی گھر مین
نظر کرے اور نظر اوسکی کسی مرد کے اندام نہانی پر یا کسے عورت کی گیسو یا اُسکے بدن پر
پڑے تو خدا تعالی اوسکو اُن منافقین کے ساتھہ داخل جہنم کرے گا کہ جو مسلمانو کے
مخفی امور کا تفحص کرتے تھے اور دنیا سے نہ اُٹھیگا جب تک رسوا نہوگا اور
آخرت مین عیوب اُسکے فاش ہون گے اور جو شخص کسی عورت یا کسی کنیزہ
کہ اُسپر حرام ہو قدرت بہم پہونچاے اور خوف الٰہی سے اُسی ترک کرے تو
خداوند کریم آتش جہنم اُسپر حرام کرے گا اور اُسکو خوف قیامت سے امن کریگا
اور اُسکو داخل بہشت فرمائیگا اور جو شخص بحرام کسی عورت پر ہاتھہ رکھے تو جب
صحراے محشر مین آئیگا تو ہاتھہ اُسکا اُسکی گردن مین بندھا ہوگا اور جو شخص کسی نامحرم
عورت سے خوش طبعی کرے تو حق تعالی ہر کلمہ پر ہزار برس تک اُسے محشر مین
حبس کریگا اور اگر کوئی عورت راضی ہو کہ مرد اُسی بوس و کنار کرے یا بحرام
اُس سے ملاقات کرے یا اُسکے ساتھہ خوش طبعی کرے تو اُس عورت پر بھی اُس
مرد کا گناہ ہوگا اور اگر مرد اُسکو مجبور کرے تو اُس عورت کا گناہ بھی اس مرد پر ہوگا
اور جو کہ آنکھہ بھر کے کسی عورت کو بحرام دیکھے تو خداوند قہار قیامت مین اُسکی آنکھون پر

پیپ ... گے گا اور اسکے آنکھ آگ سے بھرے گا تا وقتیکہ حساب خلائق سے فارغ ہو
بعد اسکے فرمائیگا کہ اسے جہنم میں لیجاؤ اور جو شخص کسی شوہر دار عورت سے زنا کریگا تو
فرج زن و مرد سے پرنالہ چرک ریم کا پانسو برس کی راہ تک جاری ہوگا اور سب
اہل جہنم اسکے بدبو سے متاذی ہونگے اور غضب آلہی اوس پر بہت شدید ہوگا شوہر
دار ہوا ور نامحرم کیطرف نظر کری اور اگر ایسا کرے گی تو خدا اسکے اعمال کا ثواب حبط کریگا
اور اگر کوئی عورت مرد بیگانہ کو فرش شوہر پر سلاوے تو خدا کو لازم ہے کہ اسکو آگ مین
مبتلا کرے بعد اسکے کہ قبر مین عذاب فرمائی

فصل گیارھوین عقاب لواطہ و سحق مین

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا
حرمت اور گناہ اغلام زنا سے زیادہ ہے اسواسطے کہ حق تعالی نے بسبب اغلام
ایک امت کو ہلاک کیا اور بسبب زنا دنیا مین کسیکو ہلاک نہین فرمایا حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص لڑکے سے جماع کرے تو روز قیامت
جنب محشور ہوگا اور دنیا کا پانی اسی پاک نکریگا اور خدا اوسپر غضب نازل کریگا
اور اسکو لعنت کریگا اور اسکے لئے جہنم کو مہیا کریگا اور جہنم اسکے لئے بدترین محل
بازگشت ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ خدا وندعالمیان
فرماتا ہے مین اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہون کہ فرش استبرق اور حریر بہشت پر
وہ شخص نہ بیٹھیگا کہ جسکے ساتھ لوگون نے وطی کی ہو اور حضرت امام جعفر صادق علیہ
السلام نے فرمایا کہ جسوقت قیامت ہوگی تو ان عورتونکو لائینگے کہ جنھون نے
عورتون سے مساحقہ کیا ہے حالت انکی یہ ہوگی کہ اونکے بدن مین آگ کا لباس ہوگا
اور اونکے سر پر مقنعہ آتشین ہوگا اور آگ کے زیر جامے پہنے ہونگی اور عمود
آتشین انکے ہوف فرج مین داخل کیے ہونگے اور انہین جہنم مین ڈالدینگے

اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ لواطہ یہ ہے کہ پیچھے ڈبر کے مرد سے مباشرت کرے اور دبر مین مباشرت کرنا کفر ہی

فصل بارھوین نامحرم کیطرف نظر کرنے اور نامحرم سی مساس کرنیکی عقاب مین

واضح ہو کہ نفس انسان مین اس آنکھہ سی مفاسد عظیمہ راہ پاتی ہین بلکہ اکثر معاصی کا دروازہ آنکھہ ہی اور اکثر معاصی نفس مین اسی آنکھہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہین اور نامحرم عورتونپر نظر کرنا حرام ہی اور اسی طرح پسران سادہ رو زلف دار پر بلذت و شہوت نظر کرنا بھی حرام ہی چنانچہ بسند معتبر حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سی منقول ہی کہ کوئی آدمی نہین ہی مگر یہ کہ زنا سی بہرہ و نصیب حاصل کرتا ہی چنانچہ آنکھہ کا زنا نامحرم پر نظر کرنا اور منھہ کا زنا بوسہ لینا اور ہاتھہ کا زنا نامحرم کو مس کرنا ہی خواہ فرج ان اعضا کی تصدیق کرے خواہ تکذیب کرے یعنی زنا فرج کا ہو یا نہو اور بسند معتبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا حذر اور پرہیز کرو نظر کرنے سے اغنیا اور بادشاہون کے لڑکون پر اور اونکی ساتھہ صحبت کرنے سے کہ فتنہ ان لڑکون کا دختران پردہ نشین سے بدتر ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین ارشاد فرمایا کہ مکرر نظر کرنا دلمین شہوت بوتا ہے اور فتنہ اور فریفتہ ہونے کے لئے بھی نظر کرنا کافی ہی اور دوسری حدیث مین ارشاد فرمایا کہ بے خوف نہو وہ جماعت کہ جو لوگونکی عورتونکو نگاہ کرتے ھین اسبات سے کہ اور لوگ بھی انکے عقب مین انکی عورتون پر نظر کرین گے اور منجملہ نظر ہاے بد کہ جو مورث فساد ہوتی ہے از روے خواہش زینت ہاے دنیا پر نظر کرنا ہے کہ باعث میل دنیا اور ارتکاب محرمات ہوتی ہے

فصل تیرھوین مذمت ظلم اورچوری اورخیانت اورغصب حقوق مین

واضح ہو کہ ظلم وتعدی بندگان خداپر گناہ عظیم ہی اورکسی مومن کو قتل کرنا یا مال اُسکا لینا یا اذیت پہونچانا اَبرو اُسکی ضایع کرنا وہ گناہ ہی کہ خدا اُسسے درگذر نگریگا جب تک کہ وہ مظلوم راضی نہو کتاب عین الحیواۃ مین منقول ہی کہ جو شخص کسی شخص پر ظلم کرتا ہی خدا اُسکو بسبب اُس ظلم کے کسی بلا مین مبتلی فرماتا ہی خواہ وہ بلا جانمین ہو خواہ مال مین ہو خواہ اولاد مین ہو اور منقول ہی کہ تین گناہ ہین کہ عقوبت انکی دنیا مین بہت جلد ملتی ہی ایک نافرمانی والدین دوسری خلق خدا پر ظلم کرنا تیسرے کفران نعمت خدا و خلق خدا کرنا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح کرے اور اپنے دلمین کسی شخص کی نسبت ارادہ ظلم نرکھتا ہو تو خدا اوسکے اُسدن کی گناہ بخشدیتا ہی مگر یہ کہ وہ خون ناحق کرے یا کسی یتیم کا مال بحرام کھاے اور مکرر حدیثون مین وارد ہی کہ دعاے مظلوم ظالم کی نسبت قبول ہوتی ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جسقدر ظالم مظلوم کا مال لیتا ہی اُسسی زیادہ مظلوم کو دین ظالم سے بہرہ ونصیب حاصل ہوتا ہی یعنی ظالم کا نقصان دینی نقصان مظلوم سے زیادہ ہوتا ہی اور احادیث معتبرہ مین وارد ہی کہ جب مومن مارا جاتا ہی تو سب گناہون سے پاک ہوجاتا ہی اور سب گناہ اُسکی قاتل کی گردن پر لکھے جاتے ہین اور جو شخص کہ مومن کو طمانچہ مارے یا کوئی امر مکروہ اُسکی نسبت واقع کرے تو جب تک کہ اُس مومن کو راضی نکرلے اور توبہ و استغفار نکرے ملائکہ اُسپر لعنت کرتے ہین اور جو شخص کہ مومن کو طمانچہ مارے تو خدا استخوان اُسکے بروز قیامت جدا جدا کریگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مومن کو بقصد ایذا رسانی اپنی حکومت وغلبہ سے ڈراوے تو جگہ اُسکی جہنم مین ہوگی اور اگر ڈراوے اور ایذا بھی پہونچاوے تو جہنم مین فرعون وآل فرعون کے ساتھ رہیگا اور دوسری حدیث مین

مذکور ہی کہ جو شخص کسی مومن کے ضرر پہونچانے مین اعانت کرے اگرچہ نصف کلمہ کو ہو تو قیامت کے دن جسوقت اوٹھیگا تو اُسکے آنکھونکی درمیان مین لکھا ہوگا کہ یہ شخص ہماری رحمت سے نا امید ہی اور پھر منقول ہی کہ خداوند عالم فرماتا ہی کہ جو میرے بندۂ مومن کو ذلیل کرتا ہی مثل اسکے ہی کہ اُسنے علانیہ مجھسی جنگ کی بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص کسی برادر مومن کا مال بظلم تصرف مین لائے اور اُسی واپس نکرے تو اُس شخص نے اپنے لئے روز قیامت آتش جہنم کو مہیا کیا اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو شخص کسی مومن کے مال پر متصرف ہو تو خداوند کریم ہمیشہ کے لئے اپنا روی رحمت اُسی پھیر لیگا اور اُسکے اعمال کو دشمن رکھیگا اور اُسے اوسکی اعمال خیر پر ثواب ندیگا تاوقتیکہ توبہ نکرے اور اُس مال کو مالک کی طرف رد نکردے اور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتی ہین کہ جو شخص کسی مسلمان کے حق کو حبس کرے اور مالک کو ندے تو حق تعالی روزی کی برکت اوسپر حرام کرتا ہی اور حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس کسی کا حق ہو اور مالک اُسے طلب کرے اور یہ شخص ندے یا دینے مین تاخیر کری تو ہر روز اُس شخص پر عشار کا گناہ لکھا جاتا ہی اور عشار اُسے کہتے ہین کہ جو مال مسلمین سے بظلم ذہ یکے لیتا ہو اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص حق مومنین حبس کرے تو خداوند کریم بروز قیامت اوسے پانسو برس تک کھڑا رکھیگا یہانتک کہ اوسکی عرق کی نہرین جاری ہون اور جانب رب جلیل سے منادی ندا کریگا کہ یہ وہ ظالم ہے کہ جسنے حق خدا کو حبس کیا ہی پس چالیس دن اُسکو ملامت کی جائیگی بعد اسکے اُسکو جہنم مین لیجائینگے

فصل چودھوین مزدوری ندینے اور ہمسایگی زمین لے لینے کے عقاب مین

من لا یحضرہ میں منقول ہی کہ جو شخص مزدور پر ظلم کرے اور مزدور کے مزدوری نہ دے
تو خدا اُسکے اعمال کا ثواب حبط کرتا ہی اور بوئی بہشت اُسپر حرام فرماتا ہے
باوجود اسکے کہ بوئی بہشت پانسو برس کی راہ سے آتی ہی اور جو شخص کہ ہمسایہ کی ایک
بالشت زمین میں خیانت کرے اور لپنے گھر میں داخل کرے تو بروز قیامت حق تعالے
اُس زمین کو ساتوین طبقہ تک اُس شخص کے گردن میں طوق بناکر ڈالیگا اور
وہ شخص اُسی شکل سے مقام حساب مین آئیگا اور حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے
منقول ہی جسوقت چار چیزین داخل خانہ ہون تو وہ گھر آباد نہیں ہوتا خیانت کرنا
اور چوری کرنا اور شراب پینا اور زنا کرنا

فصل پندرہوین مذمت شراب مین

خداوند عالم قرآن مین شراب کی مذمت فرماتا ہی اور احادیث سے ثابت ہوتا ہی
کہ شراب پینا بدترین معاصی ہی جو شخص ایک جرعہ شراب پئے تو خدا اُس پر لعنت
کرتا ہی اور ملائکہ وانبیا علیہم السلام اُسپر لعنت کرتے ہین اور کافی مین منقول ہے کہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے شراب پر لعنت کی اور شراب کے نچوڑنے والے
اور جس شخص کے واسطے نچوڑے جاوے اُسپر اور شراب کے بیچنے والے اور
مول لینے والے اور پلانے والے اور اُسکی قیمت کھانیوالے اور پینے والے
اور اُس شخص پر کہ جو شراب کو اُٹھائے اور جسکی واسطے اوٹھا کر لیجائین ان سب پر
لعنت کی ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص
کسی مسکر کو یعنی نشہ کرنیوالی چیز کو پیئے تو خدا تعالی نماز اوسکی چالیس دن قبول
نفرماوے گا اور اگر وہ شخص چالیس دن کے اندر مرجاے تو موت اُسکی جاہلیت کے
موت ہوگی اور اگر توبہ کریگا تو خدا اے عزوجل اُسکی توبہ کو قبول فرمائیگا اور
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ شراب خواری ہر بُرائی اور شر کی

کلید ہی جو لوگ دنیا مین کسی نشۂ کرنی والی چیز سے سیراب ہوتی ہین تو وہ پیاسے مرتی ہین
اور پیاسے محشور ہوتے ہین اور پیاسے داخل جہنم ہوتے ہین اور حضرت صادق
علیہ السلام سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ قسم بخدا
میری شفاعت اُس شخص کو نصیب نہین ہوگی کہ جو نشہ کرنیوالی چیز کو پیئے قسم بخدا کہ وہ شخص
ہرگز وارد حوض کوثر نہوگا اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ شراب پیے
مداومت کرنیوالا خدا سے جسدن ملاقات کریگا تو کفر کی حالت سی حاضر بارگاہ
رب العزۃ ہوگا اور دوسری حدیث مین حضرت صادق علیہ السلام سے وارد ہی
کہ شراب خوار مثل بت پرست کی ہے

فصل سولھوین گانے اور بجانیکی مذمت مین

عین الحیواۃ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا
جس گھر مین غنا ہوگا وہ گھر نزول بلاہاے دردناک سے محفوظ نرہیگا اور دعا اُس مقام
مستجاب نہوگی اور فرشتے وہان نازل نہونگی اور جناب صادق علیہ السلام سے
تفسیر مین آیہ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور یعنی اجتناب کرو
رجس و پلید سے کہ وہ بت ہین اور اجتناب کرو قول زور اور گفتار باطل سی منقول ہی
کہ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مراد قول زور سے غنا ہی اور دوسری حدیث مین
حضرت نے فرمایا کہ لہو و غنا کا سننا دل مین نفاق پیدا کرتا ہی جسطرح پانی سبزی کو
روئیدہ کرتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے استفسار کیا گیا مول لینا
کنیزان غنا کنندہ کا کیسا ہی حضرت نے فرمایا خریدنا اور بیچنا کنیزان مغنیہ کا حرام ہے
اور تعلیم کرنا کفر ہی اور گانا سننا باعث نفاق ہی اور ایک حدیث مین فرمایا کہ
غنا کرنیوالی عورت ملعون ہی اور جو اُسکی کمائی کھائے وہ بھی ملعون ہی اور حضرت
امام رضا علیہ السلام سے بسند معتبر منقول ہی کہ جو شخص اپنی نفس کو گانے سے

پاکیزہ اور باز رکھی اور غنا نہ سنی تحقیق کہ بہشت مین ایک درخت ہی کہ خدا ہوا کو حکم
فرمائیگا کہ اُس درخت کو حرکت دے پس اُس درخت سے ایسی آواز خوش
سنی گا کہ کبھی نہ سنی ہو اور جسنے غنا کو سنا ہی وہ شخص اُس آواز کے سننے سے محروم
رہیگا۔ حق الیقین مین جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ حرام ہونے مین
استعمال الات لہو مثل طنبور وعود ونامے ودف وغیرہ کا اتفاق علما ہی مگر اسکے گناہ کبیرہ
ہونے مین اختلاف ہی اور جو علما غنا کو کبیرہ جانتے ہین ان چیزونکو بھی کبیرہ
جانتے ہین اس عبارت سے جناب مجلسی علیہ الرحمہ کے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال
ان چیزون کا غنا سے شدید تر ہی اور احادیث مذمت مین ان آلات کی بکثرت ہین
چنانچہ کتاب من لا یحضرہ مین مروی ہے کہ جسکے گھر مین چالیس دن طنبور رہے
تحقیق کہ وہ گھر سزاوار غضب الٰہی ہوگا

فصل سترہوین جوا کھیلنے کی اور شطرنج اور نرد بازی کے عقاب مین

جوا کھیلنی کی سب قسمین حرام ہین اور قرآن مجید مین متعدد مقام پر میسر کی مذمت وارد ہی
اور احادیث مین منقول ہی کہ جن چیزون پر شرط لگائی جاے وہ سب میسر ہین اور
کتاب حلیۃ المتقین مین مذکور ہی کہ احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ مسابقت اور
شرط لگانا جائز نہین ہی مگر گھوڑے اور استر اور الاغ اور اونٹ اور ہاتھی اور
تیر اندازی مین اور احادیث مذمت اقسام قمار مین بکثرت وارد ہین چنانچہ کافی مین
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے شطرنج
اور نرد بازی سے ممانعت فرمائے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی
کہ کسی شخص نے حضرت سے شطرنج کا حال پوچھا حضرت نے فرمایا کہ مجوسیت اہل مجوس
کے لئے رہنے دو کہ حق سبحانہ وتعالی مجوسیت پر لعنت فرماتا ہی اور امام موسیٰ کاظم سے

روایت ہی کہ کسی شخص نے اہل بصرہ مین سے حضرت سے عرض کی کہ مین حضرت پر فدا ہون مجھے ایک جماعت کے ہمراہ بیٹھنے کا اتفاق ہوتا کہ وہ شطرنج کھیلتے ہین اور مین نہین کھیلتا مگر دیکھتا ہون حضرت نے فرمایا تجھے اُس صحبت سے کیا کام ہی کہ جس صحبت کے لوگون پر حق تعالی نظر رحمت نہین کرتا حق الیقین مین مذکور ہی کہ جس قمار سے بالخصوص ممانعت وارد ہی مثل شطرنج و نرد و اربعہ عشر اوسکا سکہانا اور سیکھنا او کھیلنا اگرچہ بازی معین نکرین حسب سابق حرام ہی اور بعضی اخبار سے ظاہر ہوتا ہی کہ نرد و شطرنج گناہ کبیرہ ہی اور باقی اقسام قمار مثل اسکے کہ دوڑنے مین یا کشتی لڑنے مین یا کسی بھاری چیز کے اوٹھانے مین یا گند کھیلنی مین اگر شرط لگائی جاوے اور بازی معین ہو تو حرام ہی اور اگر بازی مقرر نہو محض کھیل کے طور پر ہو تو اُسکے حرام ہونے مین اختلاف ہی اور بعض علمانی تصریح کی ہی کہ انگشتر بازی اور طاق جفت اور پانسے کے اندر پھر دیگا امتحان کہ کون زیادہ ٹھہرتا ہی یہ سب حرام ہین اگرچہ شرط نہ قرار دین اور حدیث صحیح مین حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ شطرنج بیچنا حرام ہی اور قیمت اُسکی کھانا حرام ہی اور اُسکی حفاظت کفر ہی اور اُسکا کھیلنا شرک ہی اور جو شخص کہ شطرنج کھیلی اُسپر سلام کرنا گناہ ہی اور شطرنج کبیرہ مہلکہ ہی جو شخص اسمین ہاتھ ڈالے مثل اسکے ہی کہ اُسنے گوشت خوک مین ہات ڈالا جب تک ہاتھ نہ دھوئے نماز اوسکے مقبول نہوگی اور جو شخص کہ نرد و شطرنج کو دیکھے مثل اسکی ہے کہ اُسنے اپنی مان کی فرج پر نظر کی اور جو شخص شطرنج کھیلتے دیکھے اور جو کھیلتا ہو اُسپر سلام کرے تو یہ دونون گناہ مین برابر ہین اور جو شخص مجلس شطرنج مین کھیلنی کی قصد سے بیٹھے تو اپنے جگہہ جہنم مین مہیا سمجھ لے اور یہ زندگانی اُسکی اُسکے لئے بروز قیامت باعث حسرت ہوگی حضرت فرماتے ہین اون لوگونکے ساتھہ ہرگز ہمنشینی اختیار نکر کہ جو اس کھیل سے مغرور ہین اسوجہ سے کہ مجلس شطرنج اون مجالس مین سے ہی کہ اہل اُسکے ہر ساعت منتظر غضب الٰہی رہتے ہین

فصل اٹھارھوین مذمت غش اور مذمت تطفیف مین

یعنی کم تولنا واضح ہو کہ غش حرام ہی اور معنی غش یہ ہین کہ ادنی چیز کا اعلی چیز مین چھپا دینا یعنی کھوٹی چیز کا کھری چیز مین ملانا مثلاً پانی کا دودھ مین ملا دینا اور احادیث اسکے مذمت مین متواتر وارد ہین کتاب مکاسب مین باسناد متعددہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی لیس من المسلمین من غشہم یعنی مسلمین سے نہین ہی وہ شخص کہ جو غش کرے اور مسلمانون کو فریب دی اور حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسلمان سے غش کری یا اسے فریب دی یا مسلمانسے مکر کرے تو وہ شخص ہم مین سے نہین ہی اور عقاب الاعمال مین اونھین حضرت سے منقول ہی کہ جو شخص کسی مسلمان سے خرید یا فروخت مین غش کرے وہ ہم مین سی نہین ہی اور وہ بروز قیامت قوم یہود کے ساتھ محشور ہوگا اسواسطے کہ جو شخص غش آدمیونسے کرے وہ مسلمان نہین ہی یہانتک کہ اسی حدیث مین ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن سے غش کری یا اسے فریب دی تو خداوند عالم اسکے رزق سے برکت زائل کریگا اور معیشت اُس پر مسدود فرماویگا اور اسکے امور مین متوجہ نہوگا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی حضرت نے ایک مردارد فروش سے فرمایا کہ تو اپنی تئین غش سی باز رکھ بہ تحقیق کہ جو شخص غش کریگا اسکے مال مین بھی غش کیا جائیگا اور اگر مال مین غش نہوا تو اوسکے اہل مین غش کیا جائیگا اور واضح ہو کہ تطفیف حرام ہی اور تطفیف سے یہ مراد ہی کہ بائع کا مشتری کو ناپنے مین یا تولنے مین کم دینا خداوند عالم قرآن مین فرماتا ہے

ویل للمطففین الآیۃ

فصل انیسوین حرمت سحر مین

سحر حرام ہی کتاب مکاسب مین شیخ مرتضی نجفی روایت کرتے ہین کہ معصوم علیہ السلام نے سن مین ایک حدیث کے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سحر کو سیکھی خواہ کم ہو خواہ زیادہ بتحقیق کہ وہ شخص کافر ہے اور حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ تین شخص داخل جنت نہونگے

اول شراب خوار دوسری ساحر تیسری قاطع رحم

فصل بیسوین عقاب ترک نماز مین

یہ مضمون باب صلواۃ مین مذکور ہوچکا ہی کچھہ مختصر اس باب مین بھی تاکیداً لکھا جاتا ہی کافی مین حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جو شخص نماز کی تحقیر کرے وہ میری شفاعت سی محروم رہیگا اور حوض کوثر پر وارد نہوگا من لایحضر مین منقول ہی کہ کسینے حضرت صادقؑ سے سوال کیا کہ کیا سبب ہی کہ آپ زانی کو کافر نہین کہتے اور تارک الصلوٰۃ کو آپ کافر کہتے ہین اس امر پر کیا دلیل ہی حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ زانی اور مثل زانی سکے بسبب خواہش نفس مرتکب گناہ ہوتے ہین اور تارک الصلوٰۃ ترک نماز نہین کرتا مگر یہ کہ نماز کو حقیر سمجھتا ہی

فصل اکیسوین زکوٰۃ وخمس نہ دینکی عقاب مین

واضح ہو کہ زکوٰۃ نہ دینا فقرا مومنین پر ظلم ہی اور احادیث مذمت ظلم کی بیان ہوچکی ہین وہی کافی ہین علاوہ اسکے اور احادیث زکوٰۃ نہ دینے کی عقاب مین بحث زکوٰۃ مین بیان ہوئی اور احادیث مین وارد ہی کہ حفاظت اموال زکوٰۃ سے ہی اور جو مال کہ تلف ہوتا ہی وہ زکوٰۃ نہ دینکی وجہ سے تلف ہوتا ہی اور اگر لوگ زکوٰۃ دیا کرین تو کوئی مسلمان فقیر ومحتاج نرہی اور زکوٰۃ دینا باعث قبولیت نماز ہے اور خمس حق اہلبیت علیہم السلام وحق سادات ہی خمس نہ دینا بدترین اقسام ظلم ہی

فصل بائیسوین عقاب ترک حج مین

ہدایۃ الامہ مین جناب رسولخدا سے منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جو شخص مرجاے اور اُس شخص نے باوجود استطاعت وتندرستی حج نکیا ہو تو وہ شخص اوس جماعت سے ہی کہ جنکے حقمین خدا نے فرمایا ہے ونحشرہ یوم القیٰمۃ اعمیٰ یعنی ہم محشور کرینگے اوسکو بروز قیامت اندھا اور کتاب مذکور مین منقول ہی کہ حضرت رسولخدا فرماتے ہین کہ یا علی جو شخص حج کے بجالانی مین تاخیر کرے یہانتک کہ مرجاے تو پروردگار بروز قیامت اُس شخص کو یہودی یا نصرانی کی جماعت

اٹھائیگا اور بعض حدیثین اس مضمون کی کتب ۔۔ مین بیان ہوے ہین

خاتمہ

واضح ہو کہ دریافت کرنا مسائل حلال و حرام کا اور معرفت واجبات و محرمات اول فرائض سے ہی اور اہم عبادت یہ ہی کہ معصیت سے پرہیز کرے اور فرائض خدا کو بجالاوے اور کل معصیتین قبیح و بد ہین اور عقوبت ہر گناہ کی شدید ہی کسی گناہ کو کم نہ سمجھے خواہ صغیرہ ہو خواہ کبیرہ اور جس معصیت کو حقیر جانکے کریگا عقوبت اُسکی زیادہ ہو جائیگی اگرچہ صغیرہ ہو اور جس صغیرہ پر اصرار کرے وہ کبیرہ ہو جاتا ہی پس چاہئے کہ معاصی سے احتراز کرے اور حقوق ناس سے ہمیشہ باحذر رہے اور توبہ و استغفار مین اون شرائط کے ساتھہ کہ جو بحث توبہ مین بیان ہو چکی مشغول رہا ہو اسطرح کہ حدیث مین وارد ہی لا صغیرۃ مع الاصرار ولا کبیرۃ مع الاستغفار حاصل اس حدیث کا یہ ہی کہ صغیرہ بسبب اصرار صغیرہ نہین رہتا اور کبیرہ بسبب استغفار بخشدیا جاتا ہے

بشکر خدا کہ جلد اول کتاب تحفۃ احمدیہ ختم ہوئی مومنین کی خدمت مین یہ التماس ہی کہ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائین اور پابند ان احکام کے رہین اور مؤلف و بانی کو دعاے خیر سے یاد کرین

والحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ علیٰ محمد
وآلہ الطیبین
الطاہرین

تمت

